

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صَحِيْحُ الْبُخَارِيِّ

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلد سوم ○ حصہ اول

کتاب الطلاق
کتاب الذبائح
کتاب الطب

کتاب النکاح
کتاب الحقیقہ
کتاب الاشربہ

کتاب التفسیر
کتاب الاطعمہ
کتاب الضاحی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۴۲۴۵
احادیث معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحيح البخاری

جلد سوم

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الیاس اعلیٰ علمی فاضل دارالعلوم دیوبند

دارالانشاء

مقابل مولوی مسافر خانہ ۵ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دارالاشاعت
طباعت: شکیل پرنٹنگ پریس
ناشر:- دارالاشاعت کراچی ۷

ترجمہ کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۷
مکتبہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۷
ادارۃ المعارف کورنگی کراچی ۷
ادارۃ اسلامیات ۱۹ انارکلی لاہور ۷

فہرست عنوانات تفہیم البخاری شرح صحیح بخاری جلد سوم

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
	اکلیسواں پارہ		۲۵	قاری سے کہنا کہ بس کرو	۲۶	۵۰	رضاعت کی حرمت	۵۱
			۲۶	کتھن مدت میں قرآن ختم کرنا چاہیے	"	۵۱	دو سال کے بعد رضاعت نہیں	۵۲
			۲۷	قرآن کی تلاوت کے وقت رونا	۳۸	۵۲	رضاعت کا تعلق شوہر سے	۵۳
			۲۸	فخر کے لئے قرآن پڑھنا	۳۹	۵۳	دو دھ پلانے والی شہادت	"
			۲۹	دلجمی تک تلاوت کرنا چاہیے	۴۰	۵۴	حلال و حرام عورتوں کا ذکر	۵۵
			۲۳	کتب النکاح	۵۵	۵۵	بیویوں کی بیٹیاں	۵۶
			۳۰	نکاح کی ترغیب	۴۱	۵۶	دو بہنوں کو اکٹھا کرنا حرام ہے	۵۷
			۳۱	جز نکاح کی استطاعت رکھے	۴۲	۵۷	بیوی کی چھو بھی سے نکاح	۵۸
			۳۲	نکاح کی استطاعت نہ ہونا	"	۵۸	نکاح شغار	"
			۳۳	کئی بیویاں رکھنا	۴۴	۵۹	کیا عورت اپنا آپ بہرہ کر سکتی ہے	۶۰
			۳۴	عمل کا مدار نیت ہے	"	۶۰	احرام میں نکاح	"
			۳۵	تنگ دست کی شادی	۴۵	۶۱	نکاح متور کی مانعت	"
			۳۶	ایشا رد بھائی چارہ کی ایک صورت	"	۶۲	عورت کا اپنے آپ کو پیش کرنا	۶۳
			۳۷	عبادت کے لیے نکاح سے پرہیز	۴۶	۶۳	بیٹی یا بہن اہل غیر کو دینا	۶۴
			۳۸	کنواریوں سے نکاح	۴۷	۶۴	عورت کو پیغام نکاح	۶۵
			۳۹	غیبات سے نکاح	"	۶۵	غلبہ کو دیکھنا	۶۶
			۴۰	کم عمر کی زیادہ عمر والے سے شادی	۴۸	۶۶	عورت کا نکاح بیڑی کے درست نہیں	۶۷
			۴۱	کس سے نکاح کیا جائے	۴۹	۶۷	دلی سے نکاح	۶۸
			۴۲	باندیوں سے تعلق نکاح	"	۶۸	نابالغ بچوں کا نکاح	۶۹
			۴۳	باندی کا مہر	۵۰	۶۹	بیٹی کا نکاح امام سے	۷۰
			۴۴	تنگ دست کا نکاح	۵۱	۷۰	بادشاہ بھی ولی ہے	۷۱
			۴۵	نکاح میں کفو دین	۵۲	۷۱	باپ بغیر رضاعتی کا نکاح مذکور ہے	۷۲
			۴۶	مال میں کفو	۵۳	۷۲	بیٹی کا نکاح جبراً کرنا	۷۳
			۴۷	عدت کی نوبت سے پرہیز	۵۴	۷۳	نیم روٹی کا نکاح	۷۴
			۴۸	آزاد عورت غلام کے نکاح میں	۵۵	۷۴	دلی کا مہر باندھنا	۷۵
			۴۹	چار عورتیں بیک وقت نکاح میں	"	۷۵	پیغام نکاح پر پیغام نہ دیا جائے	۷۶

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۷۶	پیغام نکاح کا ذکر	۷۶	۱۰۴	دعوت شادی قبول کرنا	۸۹	۱۲۱	کنزاری کے بعد ثیب سے نکاح	۱۰۶
۷۷	خطبہ نکاح	۷۷	۱۰۵	عورتوں اور بچوں کی شمولیت ولیمہ	۹۰	۱۲۲	متحد بیویوں سے تعلق خاص	۱۰۷
۷۸	نکاح اور ولیمہ میں دقت	۷۸	۱۰۶	دعوت سے لوٹ آنا	۹۰	۱۲۳	دن میں بیویوں سے تعلق	۱۰۷
۷۹	مہر کی ادائیگی کا ذکر	۷۹	۱۰۷	نئی دھن ولیمہ میں	۹۱	۱۲۴	بیماری میں کسی بیوی سے اجازت	۱۰۷
۸۰	قرآن پر نکاح کرنا	۸۰	۱۰۸	شادی کا مشربوب	۹۱	۱۲۵	کسی بیوی سے محبت کی زیادتی	۱۰۸
۸۱	انگوٹھی مہر میں	۸۱	۱۰۹	عورتوں کی خاطر داری	۹۲	۱۲۶	حاصل نہ ہونے والی چیز پر غور کرنا	۱۰۸
۸۲	نکاح کی شرطیں	۸۲	۱۱۰	عقدتوں کے بارے وصیت	۹۲	۱۲۷	خیریت	۱۰۹
۸۳	وہ شرطیں جو جائز نہیں	۸۳	۱۱۱	خود کو اور بیوی بچوں کو دوزخ سے بچاؤ	۹۲	۱۲۸	عورت کی ناراضگی	۱۱۱
۸۴	شادی والے کے لیے زرد رنگ	۸۴	۱۱۲	بیوی کے ساتھ حسن سلوک	۹۳	۱۲۹	غیرت کے مسائل میں	۱۱۲
۸۵	باب ۸۵	۸۵	۱۱۳	اپنی بیٹی کو نصیحت	۹۳	۱۳۰	مرد کم ہو جائیں گے۔	۱۱۲
۸۶	دو لہا کو دعا دینا	۸۶	۱۱۴	شوہر کی اجازت بغیر نفلی روزہ	۹۴	۱۳۱	غرم کے سوا	۱۱۳
۸۷	دھن کا بناؤ سنگی ر	۸۷	۱۱۵	عورت کا بستر سے الگ ہونا	۹۴	۱۳۲	لوگوں کی موجودگی میں	۱۱۳
۸۸	غزوے سے پہلے دھن کے پاس	۸۸	۱۱۶	شوہر کے گھر آنے کی اجازت	۹۵	۱۳۳	عورتوں کی چال	۱۱۴
۸۹	زئصال کی دھن	۸۹	۱۱۷	باب ۱۱۷	۹۵	۱۳۴	تہمت کا خوف نہ چھوٹو	۱۱۴
۹۰	سفر میں دھن کے ساتھ	۹۰	۱۱۸	شوہر کی ناشکری	۹۶	۱۳۵	عورتوں کا باہر نکلنا	۱۱۵
۹۱	دن کے دقت غلوت	۹۱	۱۱۹	بیوی کا خاوند پر حق	۹۶	۱۳۶	عورتوں کا مسجد کیلئے اجازت چاہنا	۱۱۵
۹۲	دھن کا نخل کا بچھونا	۹۲	۱۲۰	بیوی شوہر کے گھر کی نگران	۹۷	۱۳۷	رضاعت کا ذکر	۱۱۵
۹۳	دھن کا بناؤ سنگی ر کر نیوالیاں	۹۳	۱۲۱	مرد کی برتری	۹۷	۱۳۸	کوئی عورت شوہر سے دوسری {	۱۱۶
۹۴	دو لہا یا دھن کا تحفہ	۹۴	۱۲۲	آپ کی بیویوں سے ایک ماہ علیحدگی	۹۸	۱۳۹	عورت کی بات نہ کرے	۱۱۶
۹۵	دھن کے لیے کپڑے	۹۵	۱۲۳	عورتوں کو مارنا	۹۸	۱۴۰	کسی مرد کا کہنا الخ	۱۱۶
۹۶	جب خاوند بیوی کے پاس آئے	۹۶	۱۲۴	عورت کی اطاعت نہ کرے؟	۹۹	۱۴۱	طویل سفر کے بعد رات کو الخ	۱۱۶
۹۷	ولیمہ ضروری ہے	۹۷	۱۲۵	شوہر کی طرف سے نفرت کا خطرہ	۱۰۰	۱۴۲	بابیسواں پارہ	۱۱۷
۹۸	ولیمہ ایک بکری کے گوشت سے	۹۸	۱۲۶	عزل کا حکم	۱۰۰	۱۴۳	بچہ کی خواہش	۱۱۸
۹۹	ایک بیوی کا ولیمہ دوسری سے زیادہ	۹۹	۱۲۷	سفر کے لیے انتخاب بیوی	۱۰۱	۱۴۴	جس کا شوہر گھر موجود نہ ہو	۱۱۹
۱۰۰	ایک بکری سے کم کا ولیمہ	۱۰۰	۱۲۸	عورت اپنی باری دے سکتی ہے	۱۰۱	۱۴۵	عورت کی زینت خاوند کے لئے ہے	۱۱۹
۱۰۱	دعوت ولیمہ قبول کرنا	۱۰۱	۱۲۹	بیویوں میں انصاف	۱۰۲	۱۴۶	نابالغ بچے	۱۲۰
۱۰۲	دعوت میں شرکت نہ کرنا گناہ ہے	۱۰۲	۱۳۰	ثیب کے بعد کنزاری سے شادی	۱۰۲	۱۴۷	بچی کو غصہ سے مارنا	۱۲۰
۱۰۳	سری پائے سے دعوت	۱۰۳						

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۱۵۶	طلاق کا طریقہ	۱۲۱	۱۸۴	لعان اور طلاق	۱۴۶	۲۱۲	دست رضاعت	۱۶۹
۱۵۷	حائضہ کی طلاق	"	۱۸۵	مسجد میں لعان کرنا	۱۴۸	۲۱۳	مفقود الخیر کی بیوی کا خرچ	"
۱۵۸	بیوی کے سامنے طلاق	۱۲۲	۱۸۶	سنگسار	۱۴۹	۲۱۴	عورت کا گھر کا کام	۱۷۰
۱۵۹	مریض کی طلاق	۱۲۳	۱۸۷	لعان کرنے والی کا مہر	۱۵۰	۲۱۵	عورت کے لیے خادم	"
۱۶۰	بیوی کو طلاق کا اختیار دینا	۱۲۵	۱۸۸	لعان کرنے والوں سے	۱۵۱	۲۱۶	مرد کا بال بچوں کی خدمت کرنا	۱۷۱
۱۶۱	طلاق کے الفاظ کے بارے میں	۱۲۶	۱۸۹	لعان کرنے والوں میں جدائی	۱۵۲	۲۱۷	اگر مرد خرچ ذکر سے	"
۱۶۲	تر "نہر پر حرام ہے"	"	۱۹۰	وطا کا لعان کرنے والی کا ہوگا	"	۲۱۸	شوہر کے مالی سے خرچ لینا	۱۷۲
۱۶۳	لم تحرم ما اصل اللہ	۱۲۷	۱۹۱	اے اللہ معاملہ صاف فرما دے	"	۲۱۹	عورت کا کپڑا	"
۱۶۴	قبل نکاح کے طلاق نہیں	۱۲۸	۱۹۲	بیوی کو تین طلاق دینا	"	۲۲۰	عورت کی مدد	"
۱۶۵	کسی کے چہرے سے بیوی کو بہن کہہ دیا	۱۲۹	۱۹۳	مطلقہ کو اگر حیض نہ آئے	۱۵۳	۲۲۱	سنگ دست کا خرچ کرنا	۱۷۳
۱۶۶	زبردستی کی طلاق	۱۳۰	۱۹۴	حمل والیوں کی میعاد	"	۲۲۲	وارث کے ذمہ	"
۱۶۷	خلع	۱۳۱	۱۹۵	مطلقہ عورتیں	۱۵۴	۲۲۳	لا وارث بچے	۱۷۴
۱۶۸	اختلافات کا ذکر	۱۳۲	۱۹۶	فاطمہ بنت قیس کا واقعہ	۱۵۵	۲۲۴	واپس کا دودھ پلانا	"
۱۶۹	کینیز کی بیع	"	۱۹۷	مطلقہ اگر خوف کھائے	۱۵۶	کتاب الاطعمہ		
۱۷۰	غلام کے نکاح میں کینیز کا اختیار	۱۳۵	۱۹۸	مطلقہ اگر حمل سے ہو	"	۲۲۵	پاکیزہ چیزیں کھاؤ	۱۷۵
۱۷۱	بریرہ کی سفارش آپ نے فرمائی	۱۳۶	۱۹۹	اگر دو طلاق دی ہوں	۱۵۷	۲۲۶	کھانا خرد کرتے وقت ہم اللہ کا	۱۷۶
۱۷۲	باب ۱۷۲	"	۲۰۰	حائضہ سے رجعت	۱۵۸	۲۲۷	برتن میں سامنے سے کھانا	۱۷۷
۱۷۳	مشترک عورتوں سے نکاح نہ کر د	"	۲۰۱	بیوہ کا سوگ	"	۲۲۸	جس نے تل کر کھایا	"
۱۷۴	اسلام قبول کرنے والی	۱۳۷	۲۰۲	عدت میں سرمہ لگانا	۱۵۹	۲۲۹	کھانے میں دانتا ہاتھ استعمال کرنا	۱۷۸
۱۷۵	نصرانی یا عربی عورت	۱۳۸	۲۰۳	عدت میں خوشبو لگانا	۱۶۰	۲۳۰	شکم سیر ہو کر کھانا	"
۱۷۶	ایلا کا ذکر	۱۳۹	۲۰۴	عدت میں رنگے کپڑے	۱۶۱	۲۳۱	اندھے تل کر کھانا	۱۸۰
۱۷۷	مفقود الخیر کا حکم	۱۴۰	۲۰۵	مرنے والوں کی بیویاں	"	۲۳۲	چپاتی اور خوان	"
۱۷۸	تہبار	۱۴۱	۲۰۶	زنا کی کٹائی	۱۶۲	۲۳۳	ستو	۱۸۲
۱۷۹	طلاق میں اشارہ	۱۴۲	۲۰۷	مہر اگر غلوت ہو چکی ہو	۱۶۳	۲۳۴	کھانا سلوم ہونے کے بعد کھانا	"
۱۸۰	لعان	۱۴۳	۲۰۸	اللہ تعالیٰ کا فرمان	"	۲۳۵	ایک کا کھانا دوسرے کے لیے	۱۸۳
۱۸۱	لعان کرنے والے کی قسم	۱۴۴	۲۰۹	نفس کے مسائل	۱۶۴	۲۳۶	مومن ایک آنت میں کھاتا ہے	"
۱۸۲	لعان کر نیوالے کی قسم کھانا	"	۲۱۰	بیوی بچوں پر خرچ کرنا واجب ہے	۱۶۵	۲۳۷	مومن کا کھانا	"
۱۸۳	لعان کی ابتداء	"	۲۱۱	مرد کا خرچ حج کرنا	۱۶۶	۲۳۸	ٹیک لگا کر کھانا	۱۸۵

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۲۳۹	بھنا گوشت	۱۸۵	۲۶۷	کھجور کے درخت کا گوند	۲۰۱	۲۹۱	مکڑی کی چوڑائی سے شکار	۲۱۵
۲۴۰	خزیرہ	"	۲۶۸	عجڑہ کھجور	۲۰۲	۲۹۲	تیرکان سے شکار	"
۲۴۱	پنیر	۱۸۶	۲۶۹	دو کھجور ایک ساتھ کھانا	"	۲۹۳	کنکری اور غلہ سے شکار	۲۱۶
۲۴۲	چندر اور جو	۱۸۷	۲۷۰	مکڑی	"	۲۹۴	کتے سے شکار	"
۲۴۳	گوشت کا نرچا	"	۲۷۱	کھجور کے درخت کی برکت	"	۲۹۵	کتا اگر شکار سے کھائے	۲۱۷
۲۴۴	دست کی ہڈی کا گوشت	"	۲۷۲	ایک وقت دو طرح کا کھانا	۲۰۳	۲۹۶	جب شکار ایک دو روز بعد ملے	۲۱۸
۲۴۵	پھری سے گوشت کاٹنا	۱۸۸	۲۷۳	مہانوں کو گروہ گروہ بنا کر کھانا	"	۲۹۷	شکار کے ساتھ دوسرا کتا پاتا	"
۲۴۶	کھانے میں عیب نہ نکالنا	۱۸۹	۲۷۴	لبھسن وغیرہ	۲۰۴	۲۹۸	مشغول شکار	۲۱۹
۲۴۷	جو میں پھونکنا	"	۲۷۵	پیلو کا درخت	"	۲۹۹	پہاڑوں پر شکار	۲۲۰
۲۴۸	نبی کریم کیا کھاتے تھے؟	"	۲۷۶	کھانے کے بعد کلی کرنا	"	۳۰۰	دور یا کا شکار	۲۲۱
۲۴۹	تلبینہ	۱۹۱	۲۷۷	انگلیاں چاٹنا	۲۰۵	۳۰۱	ٹڈی کھانا	۲۲۲
۲۵۰	ثرید	"	۲۷۸	رومال	"	۳۰۲	نجرسیوں کے برتن	"
۲۵۱	کھانے کی چیز رکھنا	۱۹۲	۲۷۹	کھانے کے بعد دعا	"	۳۰۳	ذبیحہ پر بسم اللہ، اللہ اکبر	۲۲۳
۲۵۲	حیس	"	۲۸۰	خادم کے ساتھ کھانا	۲۰۶	۳۰۴	جو جانوروں کے نام ذبح کیا گئی	۲۲۴
۲۵۳	چاندی کے برتن میں کھانا	۱۹۳	۲۸۱	کھانے کے بعد شکر یہ	"	۳۰۵	اللہ کے نام پر ذبح کرنا چاہیے	"
۲۵۴	پیلو کا گوشت	۱۹۴	۲۸۲	ایک کی دعوت ہو تو دوسرے کا حکم	"	۳۰۶	پتھر اور دھوا جو خون بہا دے	۲۲۵
۲۵۵	کھانے کا ذکر	۱۹۵	۲۸۳	اگر کھانا حاضر ہو	۲۰۷	۳۰۷	عورت اور کنیز کا ذبیحہ	۲۲۶
۲۵۶	سالن	"	۲۸۴	کھانا کھا چکنے کے بعد	"	۳۰۸	دانت وغیرہ سے ذبیحہ	"
۲۵۷	میٹھی چیز اور شہید	۱۹۶		کتاب الحقیقہ	"	۳۰۹	گنواروں کا ذبیحہ	"
۲۵۸	کدو	۱۹۷	۲۸۵	اگر حقیقہ کا ارادہ نہ ہو	۲۰۹	۳۱۰	اہل کتاب کا ذبیحہ	۲۲۸
۲۵۹	مکلف کا کھانا	"	۲۸۶	حقیقہ میں	۲۱۰	۳۱۱	پالتو جانور جو بدک جائے	"
۲۶۰	دوسروں کو کھانا	"	۲۸۷	فرع	۲۱۱	۳۱۲	سحر اور ذبح	۲۲۹
۲۶۱	شوربہ	۱۹۸	۲۸۸	عتیرہ	۲۱۲	۳۱۳	زندہ جانور کا کھانا	۲۳۰
۲۶۲	گوشت کے خشک ٹکڑے	"		تہذیب ۲۳		۳۱۴	مرغی	۲۳۱
۲۶۳	دستر خوان سے نکال کر دینا	۱۹۹		۱۱		۳۱۵	باب ۳۱۵	۲۳۲
۲۶۴	تازہ کھجور لکڑی کے ساتھ	"		کتاب الذبائح		۳۱۶	پالتو گدھوں کا گوشت	۲۳۳
۲۶۵	باب ۲۶۵	"	۲۸۹	شکار پر بسم اللہ کہنا	۲۱۳	۳۱۷	درندہ اگر گوشت کھائے	۲۳۴
۲۶۶	تازہ اور خشک کھجور	۲۰۰	۲۹۰	مکڑی سے شکار کرنا	۲۱۴	۳۱۸	مردار کی کھال	"

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۳۱۹	مشک	۲۳۵	۳۳۵	جب شراب حرام ہوئی	۲۵۱	۲۴۲	مبتکر مشروب	۲۶۷
۳۲۰	خوگوش	"	۳۳۶	شہد کی شراب	۲۵۲		کتاب الموصیٰ	
۳۲۱	گروہ	۲۳۶	۳۳۷	جو عقل کو مخمور کر دے	۲۵۳	۳۴۳	مریض کا کفارہ	۲۶۸
۳۲۲	جب ایگھی میں چوہا گر جائے	"	۳۳۸	جو شراب کا نام بدل لے	"	۳۴۵	مرض کی شدت	۲۶۹
۳۲۳	جانوروں کے چہروں پر داغ	۲۳۷	۳۳۹	نبید بنانا	۲۵۴	۳۴۶	سخت آزمائش	۲۷۰
۳۲۴	مجاہدین کی جماعت الخ	"	۳۴۰	ممانعت کے برتنوں کی اجازت	"	۳۴۷	بیار پرسی	"
۳۲۵	کوئی اونٹ اگر بدک جائے	۲۳۸	۳۴۱	کھجور کا شربت	۲۵۵	۳۴۸	بے ہوشی کی عیادت	۲۷۱
۳۲۶	پاک چیردوں سے کھاؤ	۲۳۹	۳۴۲	ہر نشہ کی ممانعت	۲۵۶	۳۴۹	مرگی کا مریض	"
	کتاب الاضاحی	۲۵۳		شیرہ کا حکم	"	۳۸۰	تائینا کی فضیلت	۲۷۲
۳۲۷	قربانی سنت ہے	۲۴۰	۳۴۳	دودھ پینا	۲۵۷	۳۸۱	عورتوں کی عیادت کرنا	"
۳۲۸	قربانی کے جانور	"	۳۴۴	میٹھے پانی کی طلب	۲۵۸	۳۸۲	بچوں کی عیادت	۲۷۳
۳۲۹	مسافر اور عورتوں کی قربانی	۲۴۱	۳۴۵	دودھ کے ساتھ پانی کی آمیزش	۲۶۰	۳۸۳	لسبقی والوں کی عیادت	"
۳۳۰	قربانی کے دن گوشت کی خواہش	"	۳۴۶	میٹھی چیز کا شربت	۲۶۱	۳۸۴	مشک کی عیادت	۲۷۴
۳۳۱	بقربانہ کے دن قربانی	۲۴۲	۳۴۷	کھڑے ہو کر پینا	"	۳۸۵	مریض کے پاس جماعت	"
۳۳۲	عید گاہ میں قربانی	"	۳۴۸	اونٹ پر بیٹھ کر پینا	۲۶۲	۳۸۶	مریض پر اٹھ رکنا	"
۳۳۳	آپ کی قربانی	"	۳۴۹	پینے میں داہنی طرف سے	"	۳۸۷	مریض سے کیا کہا جائے	۲۷۵
۳۳۴	بکری کے ایک سالہ بچہ کی قربانی	۲۴۳	۳۵۰	جلس میں اگر بڑا آدمی ہو	"	۳۸۸	عیادت کے لیے سوار ہونا	۲۷۶
۳۳۵	قربانی کا جانور اپنے اٹھ سے ذبح کرنا	۲۴۴	۳۵۱	حوض سے منہ لگا کر پینا	۲۶۳	۳۸۹	مریض کا کچھ کہنا	۲۷۷
۳۳۶	دوسرے کی قربانی ذبح کرنا	"	۳۵۲	بچوں کی خدمت کرنا	"	۳۹۰	مریض کا کہنا کہ چلے جاؤ	۲۷۸
۳۳۷	نماز عید کے بعد قربانی کرنا	"	۳۵۳	برتن ڈھکنا	"	۳۹۱	مریض سے دعا کرنا	"
۳۳۸	نماز سے پہلے کی قربانی	۲۴۶	۳۵۴	مشک میں منہ لگانا	۲۶۴	۳۹۲	مریض کی موت کی تنہا	"
۳۳۹	ذبیحہ پر پاؤں رکنا	۲۴۷	۳۵۵	مشک کے منہ سے پینا	"	۳۹۳	مریض کے لیے دعا	۲۸۱
۳۴۰	ذبح کے وقت اللہ اکبر	"	۳۵۶	برتن میں سانس لینا	۲۶۵	۳۹۴	مریض کی عیادت کے لیے وضو کرنا	"
۳۴۱	قربانی کا ہانور حرم میں بھیجنا	"	۳۵۷	دو یا تین سانس میں پینا	"	۳۹۵	بخار اور دوا دینا ہونے کی دعا	"
۳۴۲	کتنی گوشت کھایا جائے	"	۳۵۸	سوسے کے برتن میں پینا	"		کتاب الطب	
	کتاب الاشیہ	۲۴۰	۳۵۹	چاندی کے برتن میں پینا	"	۳۹۶	ہر بیماری کا علاج ہے	۲۸۲
۳۴۳	بلاشبہ شراب حرام ہے	۲۵۰	۳۶۰	پایلوں میں پینا	۲۶۶	۳۹۷	کیا مرد و عورت کا یا عورت مرد کا	"
۳۴۴	انگوڑی شراب	۲۵۱	۳۶۱	آپ کے پیالہ میں پینا	"		علاج کر سکتی ہے؟	"

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۳۹۸	تین چیزوں میں شفا	۲۸۳	۴۲۶	طاعون میں صبر	۲۹۹	۳۵۲	گدھی کا دودھ	۳۱۶
۳۹۹	شہد سے علاج	"	۴۲۷	قرآن اور سحوفات سے دم	"	۳۵۳	جب مکھی برتن میں پڑ جائے	۳۱۷
۴۰۰	اونٹ کے دودھ سے علاج	۲۸۴	۴۲۸	سودہ فاتحہ سے دم	"			
۴۰۱	اونٹ کے پیشاب سے علاج	"	۴۲۹	جھاڑنے میں بکریوں کی شرط	۳۰۰			
۴۰۲	کلونجی	۲۸۵	۴۳۰	نظر بد کے لیے	"			
۴۰۳	مرضی کے لیے تلبینہ	"	۴۳۱	نظر لگنا حق ہے	۳۰۱			
۴۰۴	ناک میں دوا ڈالنا	۲۸۶	۴۳۲	سانپ اور بکھیر میں جھاڑنا	"			
۴۰۵	دریائی قسط	"						
۴۰۶	کس وقت پچھنے لگوانا	"						
۴۰۷	سفر میں پچھنے لگوانا	۲۸۷	۴۳۳	نبی کریم کا دم کرنا	۳۰۲			
۴۰۸	بیماری میں پچھنے لگوانا	"	۴۳۴	جھاڑنے میں پیسہ تک مارنا	۳۰۳			
۴۰۹	سر میں پچھنے لگوانا	"	۴۳۵	ٹکلیف میں دم کرنا	۳۰۵			
۴۱۰	آدھے سر کی درد کے پچھنے	۲۸۸	۴۳۶	عورت جو مرد پر دم کرے	"			
۴۱۱	سر منڈانا	"	۴۳۷	جس نے دم نہیں کیا	"			
۴۱۲	داغ لگوانا	۲۸۹	۴۳۸	شگون	۳۰۶			
۴۱۳	آنکھ دکھنا	۲۹۰	۴۳۹	قال	۳۰۷			
۴۱۴	ہڈام	"	۴۴۰	ہمارے کوئی اصل نہیں	"			
۴۱۵	من آنکھ کی شفا ہے	۲۹۱	۴۴۱	کہانت	"			
۴۱۶	دوا میں ڈالنا	"	۴۴۲	جادو	۳۰۹			
۴۱۷	باب ۱۷	۲۹۲	۴۴۳	شرک اور جادو	۳۱۰			
۴۱۸	عذرہ	۲۹۳	۴۴۴	کیا جادو کو نکالا جاسکتا ہے	"			
۴۱۹	دستوں کا علاج	"	۴۴۵	جادو	۳۱۱			
۴۲۰	صغریٰ کوئی اصل نہیں	۲۹۴	۴۴۶	بعض تقریریں بھی جادو ہوتی ہیں	۳۱۲			
۴۲۱	ذات الجنب	"	۴۴۷	عجمہ سے جادو کرنا	"			
۴۲۲	خون بند کرنے کے لیے	۲۹۵	۴۴۸	ہمارے کوئی اصل نہیں	۳۱۳			
۴۲۳	بٹنار	"	۴۴۹	امراض میں تدبیر	۳۱۴			
۴۲۴	ناموافق زمین میں جانا	۲۹۶	۴۵۰	نبی کریم کو زہر دیئے جانے پر	"			
۴۲۵	طاعون کے متعلق	"	۴۵۱	زہر پینا	۳۱۵			

اکیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱- سورۃ فاتحہ فی فضیلت:

باب فُضِّلَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ:

۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي خَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ابْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أُمَلِّقُ قَدْحًا فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أُمَلِّقُ قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ إِذَا دَعَاكُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ قَالَ لَا أَعْلَمُكَ إِلَّا أَنْتَ عَظَمَ سُورَةُ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تُخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَآخَذَ بِيَدِي قُلْتُ أَرَدْنَا أَنْ تُخْرَجَ تِلْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِأَنَّكَ قُلْتَ لَا أَعْلَمُكَ إِلَّا عَظَمَ سُورَةُ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَ الْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُذِيتُ بِهِ

۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے غیب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے حفص بن عامر نے اور ان سے ابوسعید امین معنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، میں نماز پڑھ رہا تھا اس لیے میں نے کوئی جواب نہیں دیا دھرم میں نے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا، اس پر آنحضرت نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم نہیں دیا ہے کہ "اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں پکاریں تو ان کی پکار پر لبیک کہو" پھر آنحضرت نے فرمایا: مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کی سب سے عظیم سورت میں تمہیں کیوں نہ بتا دوں! پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور جب ہم مسجد سے باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے ابھی فرمایا تھا کہ مسجد سے باہر نکلنے سے پہلے آنحضرت مجھے قرآن کی سب سے عظیم

سورت بتائیں گے۔ آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ وہ سورت "الحمد للہ رب العالمین" ہے۔ یہی "سبع مثنیٰ" ہے اور یہی وہ "قرآن عظیم" ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔
۲۔ مجھ سے محمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان سے معبد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ایک سفر میں تھے۔ رات میں ہم نے (ایک قبیلہ کے پڑوس میں) پڑاؤ کیا۔ پھر ایک لوندی آئی اور کہا کہ قبیلہ کے سردار کو چھوڑ ڈالو اس لیے اور ہمارے قبیلہ کے لوگ موجود نہیں ہیں، کیا تم میں کوئی جھاڑ چونک کرنے والا بھی ہے؟ ایک صاحب اس کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ ہم جانتے تھے کہ وہ جھاڑ چونک نہیں جانتے لیکن انھوں نے قبیلہ کے سردار کو جھاڑا تو اسے صحت ہو گئی اس نے اس کے بدلہ میں تیس بکریاں دینے کا حکم دیا اور ہمیں دودھ پلایا جب وہ جھاڑ چونک کر واپس آئے تو ہم نے ان سے کہا، کیا واقعی کوئی منتر جانتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں۔ میں نے تو صرف سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کر دی تھی۔ ہم نے کہا کہ اچھا جب تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھ لیں، ان بکریوں کا کوئی پرچہ نہ ہو چنانچہ ہم نے

۲۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا دُهَيْبُ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا فِي مَسِيرٍ لَنَا فَتَزَلْنَا لِحَاوَتْ جَارِيَةً فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدَ الْحَقِّ سَلِيحُهُ وَإِنْ لَفَرْنَا خَيْبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ رَايَ فِقَامٍ مَعَهَا رَجُلٌ مَا كُنَّا نَأْتِيهِ بِرُفْيَةٍ فَرَفَاهُ فَبَرَأَ فَا مَرَّ لَهُ بِشَلْهِينَ شَاةً وَشَقَانَا لَبْنَا فَلَمَّا رَجِعَ قُلْنَا لَهُ أَكُنْتَ تُخْبِرُنَا رُفْيَةً أَكُنْتَ تُرْفِي قَالَ لَا مَا رَفَيْتُ إِلَّا بِأَمْرِ الْكُتَيْبِ قُلْنَا لَا تَخْذُوا شَيْئًا حَتَّى نَأْتِيَ أَوْ نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَاهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُفْيَةٌ أَفَسُمُّوْا مَا صُرِفُوا لِحَاسِهِمْ وَقَالَ مَعَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا

ہشامؓ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَحْتَدِثُ
اور مہر نے بیان کیا، ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی۔
ان سے معبد بن سیرین نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث بیان کی۔

باب فُضِّلَ الْبَقْرَةُ ۲۔ سورہ بقرہ کی فضیلت ۲

۳۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں شہد نے خبر دی انھیں
سلیمان نے انھیں ابراہیم نے انھیں عبدالرحمن نے اور انھیں ابوسعود
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بھی دو
آیتیں پڑھیں۔ اور ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان
نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے
عبدالرحمن بن زید نے اور ان سے ابوسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورہ بقرہ کی دو آیتیں رات میں
پڑھ لیں وہ اس کے لیے کافی ہو جائیں گی۔ اور عثمان بن عیث نے بیان
کیا ان سے عوف نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سیرین نے، اور
ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھے صدقہ فطر کی حفاظت پر مامور فرمایا پھر ایک شخص آیا اور دونوں
ہاتھوں سے غلہ اٹھانے لگا۔ میں نے (اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کروں گا پھر (انھوں نے حدیث
بیان کی جیسا کہ اس سے پہلے کتاب الوکالت میں تفصیل کے ساتھ گذر چکی
ہے) اس نے کہا جو صدقہ فطر چرانے آیا تھا کہ جب تم اپنے ستر پہن سونے
کے لیے لیٹو تو آیہ الکرسی پڑھ لیا کرو۔ پھر صبح تک کے لیے اللہ تعالیٰ کی
طرف سے تمھاری ایک حفاظت کرنے والا مقرر ہو جائے گا اور شیطان

۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ
سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ
مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ مَسْعُودٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
يَزِيدٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ
الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَّتْهُ دَعْوَةُ الشَّيْطَانِ
حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ وَكَلَّمَني رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ
زَكَاةٍ رَمَمَاتٍ فَأَتَانِي ابْنُ جَعْفَرٍ يَعْتُو مِنِّي الطَّلَامَ
فَأَخَذَتْهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَصَ الْحَدِيثَ فَقَالَ إِذَا
أَدَيْتَ إِلَى ذِيكَ فَأَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ لَنْ
يُذَالَ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ
حَتَّى تُصْبِحَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَدَقَ وَهُوَ كَذَّابٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ ۝

تمھارے قریب بھی نہ آ سکے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا اس نے تجھیں صحیح بات بتائی اگرچہ وہ سب سے بڑا جھوٹا ہے۔ وہ
شیطان تھا ۝

باب فُضِّلَ سُورَةُ الْكَهْفِ ۳۔ سورہ کہف کی فضیلت ۳

۴۔ ہم سے عمر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث
بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے برابر بن عازب
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی سورہ کہف پڑھ رہے تھے۔ ان
کے ایک طرف ایک گھوڑا رسی سے بندھا ہوا تھا اس وقت بادل کا ایک

۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ
حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ
يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَلَمَّا جَانِبَهُ حَصَانٌ مَرْبُوطٌ
بِشَظْطَيْنِ فَنَحَّشَتْهُ نَحَابَةً فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو

مکڑا ان پر سایہ لگن ہوا اور قریب سے قریب تر ہونے لگا ان کا گھوڑا اس کی وجہ سے بدکنے لگا۔ پھر صبح کے وقت وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وہ (بادل کا گھوڑا) سکینت تھی جو قرآن کے ساتھ نازل ہوئی تھی۔

۴۔ سورہ فتح کی فضیلت :

۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے اور ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں چل رہے تھے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ چل رہے تھے۔ رات کا وقت تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرتؐ سے کچھ پوچھا لیکن آنحضرتؐ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا، آپ نے کوئی جواب نہیں دیا، تیسری مرتبہ پوچھا اور جب اس مرتبہ بھی کوئی جواب نہیں دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا (اپنے آپ کو) تیری ماں تجھے روئے، تو نے حضور اکرمؐ سے تین مرتبہ امرار کیا۔ اور آنحضرتؐ نے کسی مرتبہ بھی جواب نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اپنی اڑنی کو موڑا اور لوگوں سے آگے ہو گیا مجھے خوف تھا کہ کہیں میرے بارے میں کوئی آیت نہ نازل ہو جائے۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ میں نے ایک پکارنے والے کو سنا جو پکار رہا تھا، بیان کیا کہ میں نے سوچا مجھے تو خوف تھا ہی کہ میرے بارے میں وحی نازل ہوگی بیان کیا۔ چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا (سلام کے جواب کے بعد) آنحضرتؐ نے فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے پوری اس کائنات سے زیادہ

عزیز ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ پھر آپ نے آیت ”اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا“ کی تلاوت کی :

۵۔ ”سورہ قل ہوا اللہ احد“ کی فضیلت۔ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کی روایت عمرہ بواسطہ عائشہ رضی اللہ عنہا کرتی ہیں۔

۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں عبدالرحمن نے، انھیں عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی مسعود نے انھیں ان کے والد نے اور انھیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ایک صاحب (خود ابوسعید رضی اللہ عنہ) نے ایک دوسرے صاحب (قتادہ بن نعمان

وَجَعَلَ قَرْنَهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ الْبَكَّةُ تَنْزَلَتْ بِالْقُرْآنِ :

باب فضائل سورۃ الفتح :

۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ وَحُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ لَكَ أُمُّكَ تَنْزَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَكْتُ بَعْضِي حَتَّى كُنْتُ أَمَامَ الثَّانِي وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزَلَ فِي قُرْآنٍ فَمَا نَشِئْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ قَالَ فَقُلْتُ لَعَنُ خَفِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِي قُرْآنٍ قَالَ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَعَنُ أَنْزَلْتُ عَلَى اللَّيْلَةِ سُورَةُ كُحِّي أَحَبُّ إِلَيَّ وَمَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا :

باب فضائل قل هو الله احد - فيه

عمره عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم :

۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي مَسْعُودَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ :

رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ وہ سورہ قُلْ ہواللہ بار بار دہرا رہے ہیں۔ صبح ہوئی تو وہ صاحب (ابوسعید رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اس کا ذکر کیا کیونکہ وہ صاحب اسے معمولی عمل سمجھتے تھے (کہ ایک چھوٹی سی سورت کو بار بار دہرایا جائے) انہوں نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ سورہ قرآن مجید کی ایک تہائی کے برابر ہے اور ابوہریرہؓ کے اضافہ کے ساتھ روایت کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے مالک ابن انس نے، ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبد الرحمن بن ابی معصم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ مجھے میرے جانی قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سحر کے وقت سے کھڑے "قل ہو اللہ احد" پڑھتے رہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں پڑھتے تھے۔ پھر جب صبح ہوئی تو

يُرِدُّهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّ ذَلِكَ لَهُ دَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّيذِي نَفْسِي يَبْدُوهُ لَأَنَّهُمَا لَتَعْدِلُ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ وَرَأَى أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي مَسْعُودَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ شُعْبَانَ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرَأُ مِنَ التَّحَرِيرِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا

دوسرے صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (باقی حصہ) سابقہ حدیث کی طرح :

۷۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم اور ضحاک مشرق نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کیا تمہارے لیے یہ ممکن نہیں کہ قرآن کا ایک تہائی حصہ ایک رات میں پڑھا کرو صحابہ کو یہ عمل بڑا مشکل معلوم ہوا، اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں کون اسکی طاقت رکھتا ہوگا۔ انہوں نے اس پر فرمایا کہ "قل ہو اللہ احد اللہ الصمد" قرآن مجید کا ایک تہائی ہے۔ خبری نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ کے کاتب ابو جعفر محمد بن ابی حاتم سے سنا، انہوں نے ابراہیم نخعی سے مسئلہ اور ضحاک مشرق سے مسئلہ سنا۔

۶۔ مسودات کی تفصیل :

باب فُضِّلَ الْمُعَوَّذَاتِ

۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَغْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ دَيْفَتْ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ بِبِيَدِي

۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے، انھیں عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار پڑتے تو معوذات کی سورتیں پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے۔ پھر جب (مرض الوفا میں) آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر انہوں کے ہاتھوں سے انہوں کے

جسد مبارک پر پھرتی تھی برکت کی امید میں :

۹۔ ہم سے قتیبہ بن سید نے روایت کی کہ اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات جب بستر پر آرام کے لیے بیٹھتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ایک ساتھ کر کے "قلیٰ ہمدانہ" (سورہ احلام) قل اعوذ برب الفلق (سورہ الفلق) اور قل اعوذ برب الناس (سورہ الناس) پڑھ کر ان پر پھونکتے تھے۔ اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔ سر اور چہرہ اور جسم کے آگے کے حصے سے شروع کرتے۔ یہ عمل آپ تین مرتبہ کرتے تھے :

۱۰۔ قرآن کی تلاوت کے وقت سکینت اور فرشتوں کا نزول :

۱۰۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یزید بن ابیہان نے حدیث بیان کی کہ ان سے محمد بن ابراہیم نے کہ اسید بن حفص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رات کے وقت آپ سورہ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے اور آپ کا گھوڑا آپ کے پاس ہی بندھا ہوا تھا۔ اتنے میں گھوڑا بدکنے لگا تو آپ نے تلاوت بند کر دی۔ اور گھوڑا بھی رگ گیا۔ پھر آپ نے تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ اس مرتبہ بھی جب آپ نے تلاوت شروع کی تو گھوڑا بھی خاموش ہو گیا۔ تیسری مرتبہ آپ نے جب تلاوت شروع کی تو پھر گھوڑا بدکا۔ آپ کے صاحبزادے بھی چونکہ گھوڑے کے قریب ہی تھے اس لیے اس ڈر سے کہ کہیں انھیں کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے آپ نے تلاوت بند کر دی اور صاحبزادے کو دلوں سے ہٹا دیا۔ پھر ادر پر نظر اٹھائی تو کچھ نہ دکھائی دیا۔ صبح کے وقت یہ واقعہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا ابن حفص! تم پڑھتے رہے ہوتے، تم نے تلاوت بند کی ہوتی، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے ڈر لگا کہ کہیں گھوڑا میری کمرہ کھل دے۔ وہ اس سے بہت قریب تھا۔ میں نے سر ادر پر اٹھایا اور پھر کبھی کی طرف گیا۔ پھر میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو ایک چھتری می دکھائی دی جس میں چراغ کی طرح کی چیزیں تھیں۔ پھر جب میں دوبارہ باہر آیا تو وہ چیز مجھے نہیں دکھائی دی۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا انھیں معلوم بھی ہے وہ کیا چیز تھی؟ اسید

رَجَاءَ بَرَكَتِهَا :

۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ عُمَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَدَّى إِلَى فَلَاحِ شَبَهٍ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ فَلَاحُ مَرَاتٍ :

باب نُزُولِ السَّكِينَةِ وَالْمَلَائِكَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ :

۱۰۔ وَقَالَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ الْبَقَرَةِ الْبَقَرَةَ دَفَرَسُهُ مَرْبُوطٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَتْ وَسَكَتَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَتْ وَكَانَ ابْنُهُ يَخْبِي قُرْبًا مِنْهَا فَاشْفَقَ أَنْ تَصِيبَهُ فَلَمَّا اجْتَرَأَ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَا يَرَاهَا لَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَاشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَطْلُعَ يَخْبِي وَكَانَ مِنْهَا خَيْرٌ بِيَا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانْصَرَفَتْ إِلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَمَةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَارِيحِ خَدَجْتُ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدَارَى مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ يَذْكُ الْمَلَائِكَةُ ذَكَرْتُ بِصَوْتِكَ وَكَوْ تَرَاتٍ لَا صَبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ الْهَادِ وَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثُ

عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ خُبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ
أُسَيْدِ بْنِ حُصَيْنٍ:
أَخْبَسَ دَيْكِيَّةً وَدَوَاكِيَّ عَنْ حُجَيْفَةَ بْنِ أَوْرَابٍ الْبَاهِلِيِّ بَيَّنَّ كَيْفَ كَرِهَ
عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حُفَيْرُ بْنُ الرَّحْمَنِ عَنْهُ

۸۔ امت کا یہ دعویٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو قرآن چھوڑا، وہ سب بلا استثناء دو لوگوں کے درمیان
صحیفہ میں محفوظ ہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ كُفِّرْتُكَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَا بَيْنَ
الدُّفْتَيْنِ

۱۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی۔ ان سے عبد العزیز بن رفیع نے بیان کیا کہ میں اور شداد بن
معقل، ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، شداد بن معقل
نے آپ سے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے سوا کوئی اور چیز
بھی چھوڑی تھی؟ جو قرآن کا جزو ہے لیکن اس کے ساتھ محفوظ نہ رکھا گیا ہو
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم نے (وہی مسئلہ) جو کچھ بھی چھوڑا
تھا وہ سب بلا استثناء دو لوگوں کے درمیان صحیفہ میں محفوظ ہے عبد العزیز
ابن رفیع بیان کرتے ہیں کہ ہم محمد بن حنفیہ کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے اور آپ سے بھی پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت نے جو بھی وہی متلو چھوڑی، وہ
سب دو لوگوں کے درمیان (قرآن مجید کی صورت میں) محفوظ ہے۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
هَنْ عَلِيٍّ الْعَزِيزِيُّ بْنُ رُفَيْعٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَشَدَادُ
ابْنُ مَعْقِلٍ عَلَى بَنِي عَبَّاسٍ فَقَالَ لِي شَدَادُ بْنُ
مَعْقِلٍ أَتَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
شَيْءٍ قَالَ مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدُّفْتَيْنِ قَالَ
وَدَخَلْنَا عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْحَفِيفِ فَقَالْنَا فَقَالَ
مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدُّفْتَيْنِ

۹۔ قرآن مجید کی فضیلت دوسرے تمام کلاموں پر

بَابُ تَفْضِيلِ الْقُرْآنِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ

۱۲۔ حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو خَالِدٍ حَدَّثَنَا
كُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا تَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي
يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَأَلَّا تُرْجِعَهُ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَذَرْيَعُهَا
طَيِّبٌ وَ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَأَلَّا تُرْجِعَهُ طَعْمُهَا
طَيِّبٌ وَ لَا ذَرْيَعُهَا وَ مَثَلُ الْفَاحِشِ الَّذِي يَقْرَأُ
الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْبَيْحَاتِ لَا يُرْجِعُهَا طَيِّبٌ وَ طَعْمُهَا
مُرٌّ وَ مَثَلُ الْفَاحِشِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ
الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَ لَا ذَرْيَعُهَا

۱۲۔ ہم سے ابو خالد ہدیب بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے
حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن
مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ
عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی (مومن کی) مثال جو
قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔ سنتے کی ہے جس کا مزاج بھی لذت بخش ہو تب ہے
اور جس کی خوشبو بھی نشاط افروز ہوتی ہے۔ اور جو قرآن کی تلاوت نہیں کرتا
اس کی مثال کھجور کی سی ہے جس کا مزاج تو عمدہ ہوتا ہے لیکن اس میں خوشبو
نہیں ہوتی اور اس فاجر (منافی) کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے لیکن
کے پھل کی سی ہے کہ اس کی خوشبو نشاط بخش ہوتی ہے لیکن مزاج کڑوا ہوتا

۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَمَرَ

۱۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔
ان سے سفیان نے، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ

میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گندہ شتہ استون کی عمر کے مقابلہ میں تمھاری (امت محمدیہ کی) عمر ایسی ہے جیسے عصر سے سورج ڈوبنے تک کا وقت اور تمھاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص نے کچھ مزدور کام پر لگانے چاہے اور ان سے کہا کہ ایک قیراط مزدوری پر میرا کام آدھے دن تک کون کرے گا؟ یہ کام یہودیوں نے کیا۔ پھر اس نے کہا کہ اب میرا کام آدھے دن سے عصر تک (ایک ہی قیراط کی مزدوری پر) کون کرے گا؟ یہ کام نصاریٰ نے کیا۔ پھر تم نے عصر سے مغرب تک ڈو دو قیراط مزدوری پر کام کیا۔ پچھلے لوگوں نے کہا کہ ہم نے کام زیادہ کیا لیکن مزدوری کم پائی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تمھارا کچھ حق مارا گیا ہے انھوں نے کہا کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر یہ میرا فضل ہے۔ میں جسے چاہوں دوں۔

۱۰۔ کتاب اللہ پر عمل کی وصیت +

۱۴۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے مالک بن مغول نے حدیث بیان کی، ان سے طلحہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت فرمائی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرف کی پھر لوگوں پر وصیت کیسے فرض کی گئی کہ مسلمانوں کو تو وصیت کا حکم ہے اور خود بخود غصہ نے کوئی وصیت نہیں کی؟ انھوں نے فرمایا کہ آنحضورؐ نے کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہنے کی وصیت کی تھی۔

۱۱۔ جو قرآن مجید کو گام نہ نہیں پڑھتا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد

”کیا ان کے لیے کافی نہیں ہے کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی، جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔“

۱۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی اور ان سے ابوبکر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں بھیجی توجہ سے اس نے نبی کو قرآن خوش الحانی سے پڑھنے لٹا، ابوسلمہ بن عبدالرحمن کے ایک شاگرد کہتے تھے کہ (یعنی یہ کام) منہم یہ ہے کہ باوازا بلند پڑھتے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَالٍ مِنْ خَلَاءٍ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَوةِ الْعَصْرِ وَمَغْرِبِ الشَّمْسِ وَمَقْلُكُمْ دَمْلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عَنَاءً فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيَرٍ أَطَقَعِيكَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى الْعَصْرِ قَعَمَلَتِ النَّصَارَى ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ مِنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ بِقِيَرٍ أَطَلَبِينَ قِيَرًا طَلَبِينَ قَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقْلَى عَطَاءً قَالَ مَنْ ظَلَمْتُمْكَوْ مِنْ حَقِّكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَذَاكَ فَهَلْ لِي أَدِينُهُ مِنْ شَيْءٍ .

بَابُ الْوَصَاةِ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ :

۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُنْتُ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَمْ رُدَّ إِلَيَّ وَلَعَبُؤُوسٍ قَالَ أَدُمِّي بِكِتَابِ اللَّهِ .

اور خود بخود غصہ نے کوئی وصیت نہیں کی؟ انھوں نے فرمایا کہ آنحضورؐ نے کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہنے کی وصیت کی تھی۔

۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا يَأْتِي النَّبِيَّ مَا أَزِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَشَّى بِالْقُرْآنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ يُرِيدُ يَجْمُرُ بِهِ .

۱۵۔ طائوس رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مصل روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ قرآن مجید کی تلاوت میں کس طرح کی آواز (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِيَنْفِي مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَنْفِي بِالْقُرْآنِ قَالَ سُفْيَانُ تَفْسِيرُهُ يَسْتَفْعِي بِهِ +

بَابُ اِغْتِبَاطِ صَاحِبِ الْقُرْآنِ +

۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْكِتَابَ فَقَامَ بِهِ آتَاهُ اللَّيْلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يَتَمَتَّتُ بِهِ آتَاهُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ +

۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَيْهِ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَنْلُوهُ آتَاهُ اللَّيْلُ وَآتَاهُ النَّهَارُ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ لَيْتَنِي أُذِنْتُ وَمَعِيَ مَا أُذِقُ فَلَا تَقْعِلْتُ وَمَعِيَ مَا يَمْلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ

۱۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنی جتنی توجہ سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کی طرف سے سنا، سفیان نے فرمایا کہ ”تفسیر“ کا مفہوم ہے ”تفسیر“۔

۱۲۔ صاحب قرآن پر رشک +

۱۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا ان سے سالم بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا، رشک تو بس دُوبی پر ہوتا چلبیٹے، ایک تو دجسے اللہ نے قرآن مجید کا علم دیا اور وہ اس کے ساتھ رات کی گھڑیوں میں گھڑا رہا اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے محتاجوں پر رات دن صدقہ کرتا رہا۔

۱۸۔ ہم سے علی بن ابیہیم نے حدیث بیان کی ان سے روح نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے انہوں نے ذکوان سے سنا اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رشک تو بس دُوبی پر ہونا چاہیے ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا اور وہ رات دن اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے کہ اس کا پڑوسی سس کہہ رہا ہے کہ کاش مجھے بھی اس جیسا علم ہوتا اور میں بھی اس کی طرح عمل کرتا اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ

دلیہ از صغر سابقہ سب سے زیادہ پسندیدہ ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس تلاوت کو سن کر اللہ کی خشیت پیدا ہو۔ حدیث رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت ہے کہ قرآن مجید کو اہل عرب کے ہجر اور ان کی آواز کے مطابق پڑھو۔ اہل عشق اور اہل کتاب کے لب و لہجہ کو قرآن مجید کی تلاوت میں استعمال کرنے سے پرہیز کرو میرے بھائی! ایسی پیدا ہوگی جو قرآن مجید کو گویوں کی طرح گا گا کر پڑھے گی یہ تلاوت ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گی اور ان کے دل نقشے میں مبتلا ہوں گے۔ دراصل تلاوت ممنوع ہے جس میں گویوں کی نقل کی جائے، کوئی شخص جب گانے کا عادی ہو جاتا ہے تو گانا اس کے دل و دماغ پر اس طرح حاوی ہو جاتا ہے کہ وہ ہر وقت بس لگتا تا ہی رہتا ہے اور اگر کسی چیز کو اچھے لب و لہجہ میں پڑھنے کی کوشش کرے گا تو لازماً اس کے گانے کا محضو لہجہ عود کرے گا قرآن مجید کی تلاوت میں اسی روش کی ممانعت ہے خوش الحانی پسندیدہ ہے لیکن اگر گویوں کا لب و لہجہ اختیار کر لیا جائے تو ممنوع اور گناہ ہے۔ حدیث میں ”نبی“ کے بجائے بعض روایتوں میں ”عبد“ (بندہ) آیا ہے گویا خوش الحانی کے ساتھ بندے کی تلاوت اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت پسندیدہ ہے لیکن بس یہی ضروری ہے کہ اس خوش الحانی کے ڈانڈے غنا گویوں کے لب و لہجہ کے ساتھ نہ مل جائیں اور عرب بھی غنیوں اور دوسری اپنے گانے کی محضو محفلوں میں گانوں سے لطف اندوز ہوتے تھے اور ظاہر ہے کہ ممانعت میں وہ لب و لہجہ بھی شامل ہے جو اہل عرب گانے کے لیے استعمال کرتے ہیں +

اسے حق کے لیے ٹٹا رہا ہے (اسے دیکھ کر دوسرا شخص کہا اٹھتا ہے کہ کاش مجھے بھی اس کے جتنا مال حاصل ہوتا اور میں بھی اسی کی طرح عمل کرتا۔
۱۳۔ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

يُحْيِيهِ فِي الْحَيِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُوتِيتُ وَمَثَلُ مَا أُوتِيَ فَلَوْلَئِ قَعِلْتُ وَمَثَلُ مَا يَعْصَلُ
بَابُ خَيْرِكُمْ مَن تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ
وَعَلَّمَهُ

۱۹۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے مرثدہ بیان کی، کہا کہ مجھے علقمہ بن مرثدہ نے خبر دی، انھوں نے سعد بن عبیدہ سے سنا، انھوں نے ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے اور انھوں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے بہتر ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ سعد بن عبیدہ نے بیان کیا کہ ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے لوگوں کو عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت سے حجاج بن یوسف کے عراق کے گورنر ہونے تک قرآن مجید کی تعلیم دی آپ فرمایا کرتے تھے کہ یہی حدیث ہے جس نے مجھے اس بلکہ (قرآن مجید کی تعلیم کے لیے) بٹھا کر رکھا ہے۔

۱۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدَةَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَن تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ مَا قُلْنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي امْرِئٍ عُثْمَانٍ حَتَّى كَانَ الْحَجَّاجُ قَالَ وَذَلِكَ أَكْثَرُ أَتَعُدُّنِي مَقْعِدِي هَذَا

۲۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ بن مرثدہ نے، ان سے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان سے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُفَّانٍ رَوَى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ أَفْضَلَكُمْ مَن تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

۲۱۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ انھوں نے اپنے آپ کو اللہ اور اس کے رسول کے لیے مہر کر دیا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھے عورتوں میں کوئی حاجت نہیں ہے۔ ایک صاحب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر انھیں (مہر میں) ایک کپڑا لاکے دو انھوں نے عرض کی کہ مجھے تو یہ میر نہیں ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا پھر انھیں کچھ دو۔ ایک لڑکے کی انگوٹھی ہی سہی، وہ اس پر بہت پریشان ہوئے کہ یہ نہ ان کے پاس یہ بھی نہیں تھی، آنحضرتؐ نے فرمایا، اچھا تمھارے پاس قرآن کتنا محفوظ ہے؟ انھوں نے عرض کی فلاں فلاں سورتیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر میں نے تمھارا ان سے اس قرآن کی وجہ سے نکاح کیا جو تمھارے پاس محفوظ ہے۔

۲۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حُوَيْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ لِي مَا قَدْ دَعَيْتَ نَفْسَهَا إِلَيْهِ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي فِي التَّلَاسُفِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ رَوَّجِيهَا قَالَ أَعْطَاهَا ثَوْبًا قَالَ لَا أَجِدُ قَالَ أَعْطَاهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِثْلَ حَيْثُ مَا عَمِلَ لَهُ فَقَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ فَتَعَدِّي وَجَعَلُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

۲۲۔ تلاوت قرآن، حافظ کی مدد سے

بَابُ الْقِرَاءَةِ عَنْ ظَهْرِ الْقَلْبِ

۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي فَتَنْظُرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَاطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ الْمَرْأَةُ أَنَّهَا كَدْ يَقِصُّ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْ يَكُونُ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَوَزَّجْنِيهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَذْهَبَ إِلَى أَهْلِكَ نَافِظًا هَلْ يَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا أَرَادَنِي قَالَ سَهْلٌ سَأَلَهُ وَدَاوُودُ فَلَمَّا سَمِعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعْتَمِدُ بِإِذَا رَأَيْتَ إِنْ تَبَسَّطْتَ لَوْ يَكُونُ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ فَإِنْ تَبَسَّطْتَ لَوْ تَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ جُلُوسُهُ ثُمَّ قَامَ فَدَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوْتَبِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْفُرَانِ قَالَ مَعِيَ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا قَالَ أَتَقْرَأُ هُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ مَلَكَتْ كَهَا بِمَا مَلَكَ مِنَ الْفُرَانِ

نے فرمایا جاؤ میں نے تمہارے نکاح میں انہیں اس وجہ سے دیا کہ تمہیں قرآن کی سورتیں یاد ہیں۔
باب لَا سِتْرَ كَارِ الْفُرَانِ وَ
 تَعَاهِدُهُ

۲۲۔ م سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو حازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو ہبہ کرنے کے لیے حاضر ہوئی ہوں۔ آنحضورؐ نے ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور پھر نظر نیچی کر لی اور سر جھکا دیا۔ جب ان خاتون نے دیکھا کہ ان کے بارے میں کوئی فیصلہ آنحضورؐ نے نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئیں۔ پھر آنحضورؐ کے صحابہ میں سے ایک صاحب اسٹھ اور عرض کی یا رسول اللہ! اگر آنحضورؐ کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو میرے ساتھ ان کا نکاح کر دیں۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کچھ دھرم کے لیے بھی ہے؟ انہوں نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ! اللہ گواہ ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا اپنے گھر جاؤ اور دیکھو شاید کوئی چیز میرے ہاں ہو۔ وہ صاحب گئے اور واپس آگئے اور عرض کی نہیں اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! وہ نے بھی مجھے لہوئے کی انگوٹھی ہی سہی۔ وہ صاحب گئے اور پھر واپس آگئے اور عرض کی نہیں، اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! وہ نے ایک انگوٹھی بھی مجھے میرے نہیں، البتہ یہ ایک تہمد میرے پاس ہے، سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی چادر بھی (اڑھنے کے لیے) نہیں تھی۔ ان صحابی نے کہا کہ خاتون کو اس میں سے آدھا دے دیجیے جس قدر اکر م نے فرمایا کہ تمہارے اس تہمد کا وہ کیا کرے گی اگر تم اسے پہنتے ہو تو اس کے قابل نہیں رہنا اور اگر وہ پہنتی ہے تو تمہارے قابل نہیں۔ پھر وہ صاحب بیٹھ گئے۔ کافی دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد اسٹھ۔ آنحضورؐ نے انہیں جاتے ہوئے دیکھا تو بلوایا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں قرآن مجید کتنا یاد ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں مجھے یاد ہیں، انہوں نے ان کے نام گنائے۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کیا تم انہیں زبانی پڑھ لیتے ہو؟ عرض کی جی ہاں۔ آنحضورؐ

۵۔ قرآن مجید کی ہمیشہ تلاوت کرتے رہنا اور اس سے غافل نہ ہونا۔

۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَارِقِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَمْلِكُ مِثْلَ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمِثْلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَلَّقَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ ۚ

۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدُوَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْ مَا لِأَحَدِهِمْ إِنْ يَقُولَ لَسِيَتْ آيَةً كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ لَسِي وَاسْتَدَّ كِرْدُ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَوُّتًا مِنْ مُدِّ وَرِ الْجَبَالِ مِنَ النَّعْرِ ۚ

۲۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ مِثْلَهُ تَابَعَهُ بِشْرُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَدُوَةَ عَنْ شَيْبَانَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ

۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ قَوَائِدِي تَفْهِي بِسِيٍّ لَهُمْ أَشَدُّ تَفْهِيًّا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقْلِهَا ۚ

بَابُ الْقِرَاءَةِ عَلَى الدَّائِمَةِ ۚ
۲۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي يَاسِينَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَوْحِلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فُتِحَ مَكَّةَ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَى رَأْسِهِ سُورَةَ الْفَتْحِ ۚ

بَابُ تَعْلِيمِ الصِّبْيَانِ الْقُرْآنَ ۚ
۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَاتَةَ عَنْ أَبِي بَرْغَزٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَنَا

۲۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی، انھیں تارِق نے اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صاحب قرآن (حافظ قرآن) کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اڑنے والے مالک جیسی ہے اگر اس کی نگرانی رکھے گا تو دوک سکے گا۔ ورنہ وہ بھاگ جائے گا۔

۲۴۔ ہم سے محمد بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدترین سے کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ (کہنا چاہیے) مجھے بھلا دیل گیا اور قرآن مجید کا مذاکرہ و محافظہ جاری رکھو، کیونکہ انسان کے دلوں سے دور ہو جانے میں وہ اونٹ سے بھی بڑھ کر ہے۔

۲۵۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے جریر نے حدیث بیان کی اور ان سے منصور نے سابقہ حدیث کی طرح۔ اس روایت کی متابعت بشر نے کی، ان سے ابن المبارک نے بیان کیا اور ان سے شعبہ نے اور اس کی متابعت ابن جریر نے کی، ان سے عوف نے، ان سے شقیق نے، احمد نے عبداللہ بن مسعود سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ۚ

۲۶۔ ہم سے محمد بن علف نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید نے ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید کی تلاوت کو لازم پکڑو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے وہ اونٹ کے اپنی رسی توڑ کر بھاگ جانے سے زیادہ تیزی سے بھاگتا ہے۔

۱۶۔ سواری پر تلاوت ۚ

۲۷۔ ہم سے حجاج بن نہال نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابویاس نے خبر دی کہا کہ میں نے عبداللہ بن موفیل سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن دیکھا کہ آپ سواری پر سورۃ الفتح کی تلاوت کر رہے تھے ۚ

۱۷۔ بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم ۚ

۲۸۔ مجھ سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعواتہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بزرغہ نے، ای سے سعید بن جبیر نے بیان کیا

کہ جن سورتوں کو تم ”مفصل“ کہتے ہو وہ سب ”محکم“ ہیں، آپ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میری عمر دس سال کی تھی اور میں نے محکم سورتیں پڑھ لی تھیں۔

۲۹۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں ہمیشہ نے حدیث بیان کی، انہیں ابو بشر نے خبر دی، انہیں سعید ابن جبر نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ میں نے محکم سورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یاد کر لی تھیں۔ میں نے پوچھا کہ محکم سورتیں کونسی ہیں؟ فرمایا کہ ”مفصل“

۱۸۔ قرآن مجید کو جہوں۔ اور کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا؟ اور اللہ کا ارشاد ہم آپ کو قرآن پڑھا دیں گے پھر آپ اسے نہ بھولیں گے سوائے ان کے جنہیں اللہ چاہے گا۔

۳۰۔ ہم سے ربیع بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں پڑھتے سنا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں سورۃ کی فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں۔ ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے حدیث بیان کی ان سے علی بنی نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے (اضافہ کے ساتھ) بیان کیا کہ میں نے فلاں سورۃ کی (فلاں فلاں آیتیں) ساقط کر دی تھیں اس روایت کی متابعت علی بن مسہر اور عبدہ بن ہشام کے واسطے سے کی۔

۳۱۔ ہم سے احمد بن الحارث نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو رات کے وقت ایک سورت پڑھتے سنا تو فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں جو مجھے فلاں فلاں سورتوں میں سے بھلا دی گئی تھیں۔

۳۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے لیے یہ

الَّذِي تَدْعُوهُ الْمُفَصَّلُ هُوَ الْمُحْكَمُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ وَقَدْ قَرَأْتُ الْمُحْكَمَ

۲۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدٍ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ جَمَعْتُ الْمُحْكَمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ مَا الْمُحْكَمُ قَالَ الْمُفَصَّلُ

بَابُ مَنِيَانِ الْقُرْآنِ هَلْ يَقُولُ لَيْسَتْ آيَةٌ كَذَا وَكَذَا وَقَوْلُ اللَّهِ خَالِي سَنَقِرُكَ فَلَا تَنْسَى إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ

۳۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً مِنْ سُورَةِ كَذَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيْنِي عَنْ هِشَامٍ وَ قَالَ اسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا تَابَعَهُ عِيْنِي بْنُ وَسْطِهِ وَ عُبَادَةُ عَنْ هِشَامٍ

۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي نَجَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي سُورَةِ الْبَلَدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً كُنْتُ أُنْسِيْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا

۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدٍ هُوَ يَقُولُ

مناسب نہیں کہ یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا بلکہ اسے بھلا دیا گیا۔

۱۹۔ جن کے نزدیک سورہ بقرہ یا فلاں فلاں سورہ (نام کے ساتھ)

کہنے میں کوئی حرج نہیں :

۳۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ اور عبدالرحمن بن یزید نے، اور ان سے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سورہ بقرہ کی آخر کی دو آیتوں کو جو شخص رات میں پڑھ لے گا۔ وہ اس کے لیے کافی ہوں گی۔

۳۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ نے مسور بن مخزوم اور عبدالرحمن بن عبد القاری کی حدیث کی خبر دی کہ ان دونوں حضرات نے عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں سورہ فرقان پڑھتے سنا، میں ان کی تلاوت کو غور سے سننے لگا تو معلوم ہوا کہ وہ ایسے بہت سے طریقوں سے تلاوت کر رہے تھے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا تھا، ممکن تھا کہ میں نمازی میں ان کا سر کپڑ لیتا۔ لیکن میں نے ان کا انتظار کیا اور جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کے گلے میں چادر لپیٹ دی اور پوچھا، یہ سوتیں جنہیں ابھی ابھی تمہیں پڑھتے ہوئے میں نے سنا، تمہیں کس نے سکھائی ہیں، انھوں نے کہا کہ مجھے اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے۔ میں نے کہا تم جھوٹ بول رہے ہو، خود حضور اکرم نے مجھے بھی یہ سورتیں پڑھائی ہیں جو میں نے تم سے سنیں۔ میں انھیں کھینچتے ہوئے حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میں نے خود سنا کہ یہ شخص سورہ فرقان ایسی قرات سے پڑھ رہا تھا جس کی تعلیم میں آپ نے نہیں دی ہے۔ آنحضورؐ مجھے بھی سورہ فرقان پڑھا چکے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہشام! پڑھ کے سناؤ، انھوں نے اسی طرح اس کی قرات کی جس طرح میں ان سے سن چکا تھا، آنحضورؐ نے فرمایا اسی طرح یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا عمرؓ! اب تم پڑھو۔ میں نے اسی طرح

لَسِيْتُ آيَةً كَيْتَ دَكَيْتَ بَلْ هُوَ لَيْتٌ :

۱۹۔ مَنْ تَعَبَّرَ بِآيَاتِ يَعْقُولُ

سُورَةِ الْبَقَرَةِ دَسُورَةً كَذَا وَكَذَا :

۳۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنَ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ تَدَارِيَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ :

۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ حَدِيثِ النَّسَوِيِّ بْنِ مَخْرَمَةَ وَهَبُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ يَقْرَأُوهَا فَإِذَا هُوَ يَتَرَاهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ كَمَا يَقْرَأُ نَبِيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْدْتُ أَسْأِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ فَكَلَبْتُهُ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَ نَبِيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ قَوْلَ اللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْتِ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفُودُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ كَمَا تَقْرَأُ نَبِيُّهَا وَإِنَّكَ أَقْرَأْتَ نَبِيَّ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ يَا هِشَامُ أَقْرَأْهَا فَقَرَأَهَا الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ أَقْرَأْ يَا عُمَرُ

قراوت کی جس طرح آنحضرت نے مجھے سکھایا تھا۔ آنحضرت نے فرمایا اسی طرح یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید سات طریقوں سے نازل ہوا ہے۔ پس تمہارے لیے جو آسان ہو اس کے مطابق پڑھو۔

۳۵۔ ہم سے بشر بن آدم نے حدیث بیان کی، انھیں علی بن مسہر نے خبر دی ہے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قاری کو رات کے وقت مسجد میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے سنا تو فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلادیں جنہیں میں نے فلاں فلاں سورتوں سے چھوڑ رکھا تھا۔

۲۰۔ قرآن مجید کی تلاوت ادائیگی خارج کے ساتھ۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور قرآن مجید کی تلاوت ادائیگی خارج کے ساتھ صاف صاف کیجیے" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور قرآن تو ہم نے اسے جدا جدا رکھا ہے تاکہ آپ اسے لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں" اور یہ کہ قرآن مجید کو شعر کی طرح جلدی جلدی پڑھنا مکروہ ہے۔ "یفرق" بمعنی یفصل ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "قرنناہ" بمعنی فصلناہ۔

۳۲۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے داسل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاعلیٰ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ ہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چاشت کے وقت حاضر ہوئے، ایک صاحب نے کہا کہ رات میں نے (تمام) مفصل سوزنیں پڑھ ڈالیں۔ اس پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جیسے اشار جلدی جلدی پڑھتے ہیں ویسے پڑھ لی ہوں گی۔ ہم نے قراوت سنی ہے اور مجھے (طویل اور مختصر سورتوں کی) وہ نظائر یاد ہیں جن کی تلاوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے، اٹھارہ سورتیں مفصل کی تھیں اور دو ان سورتوں کی جن کے شروع میں حصہ ہے۔

۳۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے مولیٰ بن ابی عائشہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "آپ قرآن کو

فَقَرَأْتُمَا الَّتِي آتَيْنَاهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُتِرْتُ نَحْنُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقُرْآنَ أُتِرَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَاقْرَؤُوا مَا تيسَّرَ مِنْهُ ۝

۳۵۔ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ إِدَمَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مِسْهَرٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِئًا يَقْرَأُ مِنَ التَّيْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ تَقْدَرُ أَذْكَرُفِي كَذَا ذَكَرْنَا آيَةً اسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةٍ كَذَا وَكَذَا ۝

بَابُ التَّنْوِيلِ فِي الْقِرَاءَةِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا وَقَوْلُهُ وَقَرَأْنَا قُرْآنَهُ لَتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مَكْنٍ قَرَأَ مَا يُكْرَهُ أَنْ يُعَذَّ كَهَذَا الشَّعْرُ يُفَرِّقُ يُفْصَلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَرَأْنَاهُ فَفَصَلْنَاهُ ۝

۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الشَّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عَدَدْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ رَجُلٌ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ فَقَالَ هَذَا أَكْهَدُ الشَّعْرِ إِنَّا قَدْ سَمِعْنَا الْقِرَاءَةَ وَإِنِّي لَأَحْفِظُ الْقُرْآنَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِي عَشْرَةَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ وَسُورَتَيْنِ مِنَ الْخَصَرِ ۝

۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تُحَرِّانِي بِهِ لِسَانَكَ

لَتَعْلَمَ بِهِ قَالِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جَبْرِئُ بِالْوَحْيِ دَكَانَ مِمَّا تَحَرَّكَ بِهِ لِسَانُهُ وَشَفَقَتْهُ فَيَسْتَدُ عَلَيْهِ دَكَانَ يَعْرِفُ مِنْهُ فَأَنزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ الَّتِي فِيهَا لَا تُسْمِعُ بِعَوْنِ الْوَيْحَةِ لَا تَحَرَّكَ بِهِ لِسَانُكَ لَتَعَجَلَ بِهِ إِنْ عَلَيْنَا تَجْمَعُهُ دَقْرَانَهُ فَإِذَا قَرَأْنَا قَاتِبُهُ تَرَانَهُ فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ تَحْمَلُ عَلَيْنَا بَيَانَهُ قَالَ إِنْ عَلَيْنَا أَنْ تُبَيِّنَهُ لِبِسَانِكَ قَالَ دَكَانَ إِذَا أَنَا جَبْرِئُ أَلْهَقُ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللَّهُ ۖ

آتے تو آپ سر جھکا لیتے اور جب پہلے جلتے تو پڑھتے جیسا کہ اللہ نے وعدہ کیا تھا ۖ

بَابُ مَدِّ الْقِرَاءَةِ ۖ

۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَوْرِئُ بْنُ حَازِمٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَمُدُّ مَدًّا ۖ

جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ بلایا کیجیے۔ بیان کیا کہ جب جبریل علیہ السلام وحی لے کر نازل ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان اور ہونٹ بلایا کرتے تھے، اس کی وجہ سے آپ کے لیے وحی لینے میں بہت بار پڑتا تھا اور یہ آپ کے چہرے سے بھی محسوس ہوتا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت جو سورہ "لا اقسام یوم القیامت" میں ہے نازل کی کہ "آپ قرآن کو جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ بلایا کیجیے، یہ تو ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا، تو جب ہم اسے پڑھنے لگیں تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجیے۔ پھر آپ کی زبان سے اس کا بیان کر دینا بھی ہمارے ذمہ ہے۔" بیان کیا کہ پھر جب جبریل علیہ السلام آتے تو آپ سر جھکا لیتے اور جب پہلے جلتے تو پڑھتے جیسا کہ اللہ نے وعدہ کیا تھا ۖ

۲۱۔ قرآن مجید پڑھنے میں مد کرنا۔

۳۸۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے مرثع بیان کی ان سے جبر بن حازم نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت قرآن مجید کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت ان الفاظ میں مد کیا کرتے (دیکھ کر پڑھتے جن میں مد ہوتا۔

۳۹۔ ہم سے عمرو بن عامر نے حدیث بیان کی، ان سے مہام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے کہ انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کیسی تھی؟ آپ نے بیان کیا کہ مد کے ساتھ پھر آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا اور کہا کہ بسم اللہ میں اللہ کی لام کو مد کے ساتھ پڑھتے۔ الرحمن (میں میں) کو مد کے ساتھ پڑھتے اور الرحیم (میں رح) کو مد کے ساتھ پڑھتے ۖ

۲۲۔ قرأت کے وقت حلق میں آواز نہ گھماتا۔

۴۰۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ایاس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی یا اونٹ پر سوار تلاوت کر رہے تھے، سواری چل رہی تھی اور آپ سورہ فتح پڑھ رہے تھے یا (راوی نے یہ بیان کیا کہ) سورہ فتح میں سے پڑھ رہے تھے نرمی اور آہستگی

۳۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هُشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَمُدُّ بِسْمِ اللَّهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمَنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ ۖ

بَابُ التَّرْجِيحِ ۖ

۴۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ أَوْ جَمَلِهِ دَهِيَّ تَسِيرُ بِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ قِرَاءَةً لَيْتَةً يَقْدُرُ

وَهُوَ يَجْعَلُ ۝

کے ساتھ قرات کر رہے تھے اور آوازِ کمرق میں گھاتے تھے بلکہ

۲۳۔ خوش الحانی کے ساتھ تلاوت ۔

بَابُ حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ ۝

۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا أَبَا مُوسَى لَقَدْ أَدْنَيْتُ مِنْ مَرَامِئِ مَرَامٍ إِلَى دَاوُدَ ۝

بَابُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْمَعَ الْقُرْآنَ مِنْ غَيْرِهِ ۝

۲۲۔ حَدَّثَنَا مُعْتَمِدُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عُثَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَى الْقُرْآنِ قُلْتُ اقْرَأْ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ ۝

بَابُ قَوْلِ الْمُفَرِّقِ لِلْقَارِي حَبْلُكَ ۝

۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سَعْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُثَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَى قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْرَأْ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ نَحْوَ فَرَأَتْ سَوْدَةَ التَّيْسَاءِ حَتَّى آتَيْتُ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ حَبْلُكَ إِنْ أَنْ قُلْتُمْ لِيْنِي قَادَا عَيْنَاكَ تَذَرَانِ ۝

بَابُ قَوْلِ الْكَوْنِ الْقُرْآنَ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى قَاتِلُوا مَا يَنْفَعُ مِنْهُ ۝

۲۱۔ ہم سے محمد بن خلف ابو بکر نے حدیث بیان کی ان سے ابو یحییٰ حمصی نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبد اللہ ابن ابی بردہ نے، ان سے ان کے دادا ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو موسیٰ! مجھے داؤد علیہ السلام جیسی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔

۲۲۔ جس نے قرآن مجید کو دوسرے سے سنتا پسند کیا۔

۲۲۔ ہم سے عمر بن حفص بن عیاض نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے، ان سے الاعمش نے بیان کیا، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن مجید پڑھ کے سناؤ میں نے عرض کی، میں آپ کو قرآن سناؤں، آپ پر تو قرآن نازل ہوتا ہے آنحضور نے فرمایا کہ میں دوسرے سے سنتا پسند کرتا ہوں۔

۲۵۔ قرآن مجید پڑھوانے والے کا پڑھنے والے سے کہنا کہ بس کرو۔

۲۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے الاعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ کو پڑھ کر سناؤں، آپ پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ آنحضور نے فرمایا ہاں سناؤ۔ چنانچہ میں نے سورۃ النساء پڑھی۔ جب میں آیت ”فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید و جئنا بک علی ہؤلآئ شہیداً“ پر پہنچا تو آنحضور نے فرمایا کہ اب بس کرو۔ میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آنحضور کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۲۶۔ کتنی مدت میں قرآن مجید ختم کیا جانا چاہیے؟ اور اللہ

تعالیٰ کا ارشاد کہ پس پڑھو جو کچھ بھی اس میں سے آسان ہو

لہ بعض روایتوں میں ہے کہ پڑھتے ہوئے آ، آ، آ کرتے تھے۔ غالباً سواری کی حرکت سے یہ آواز پیدا ہوتی تھی۔ تصد! آپ اس طرح نہیں پڑھ رہے ہوں گے ۝

۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزَنَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي رَجُلٍ مِنْكُمْ فَكَانَ يَتْلُوهُ بِحَسْبِ الْوَجْدِ فَقَدْ كَفَّرَ بِذُنُوبِهِ كَمَا كَفَّرَ بِذُنُوبِهِ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي نَفْسِهِ فَقَدْ كَفَّرَ بِذُنُوبِهِ كَمَا كَفَّرَ بِذُنُوبِهِ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي بَيْتِهِ فَقَدْ كَفَّرَ بِذُنُوبِهِ كَمَا كَفَّرَ بِذُنُوبِهِ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي مَسْجِدِهِ فَقَدْ كَفَّرَ بِذُنُوبِهِ كَمَا كَفَّرَ بِذُنُوبِهِ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ كَفَّرَ بِذُنُوبِهِ كَمَا كَفَّرَ بِذُنُوبِهِ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي رَجُلٍ مِنْكُمْ فَكَانَ يَتْلُوهُ بِحَسْبِ الْوَجْدِ فَقَدْ كَفَّرَ بِذُنُوبِهِ كَمَا كَفَّرَ بِذُنُوبِهِ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي نَفْسِهِ فَقَدْ كَفَّرَ بِذُنُوبِهِ كَمَا كَفَّرَ بِذُنُوبِهِ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي بَيْتِهِ فَقَدْ كَفَّرَ بِذُنُوبِهِ كَمَا كَفَّرَ بِذُنُوبِهِ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي مَسْجِدِهِ فَقَدْ كَفَّرَ بِذُنُوبِهِ كَمَا كَفَّرَ بِذُنُوبِهِ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ كَفَّرَ بِذُنُوبِهِ كَمَا كَفَّرَ بِذُنُوبِهِ

۴۴۔ ہم سے علی المدینی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہرہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے خود کیا کہ کتنا قرآن پڑھنا کافی ہو سکتا ہے پھر میں نے دیکھا کہ ایک سورت میں تین آیتوں سے کم نہیں ہیں۔ اس لیے میں نے یہ رائے قائم کی کہ کسی کے لیے تین آیتوں سے کم پڑھنا مناسب نہیں۔ علی المدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھیں منصور نے خبر دی، انھیں ابانیم نے، انھیں عبدالرحمن بن یزید نے، انھیں علقمہ نے خبر دی اور انھیں ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے (علقمہ نے بیان کیا) کہ میں نے آپ سے ملاقات کی تو آپ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا کہ آنحضورؐ نے فرمایا تھا کہ جس نے سورہ بقرہ کے آخر کی دو آیتیں پڑھ لیں رات میں۔ وہ اس کے لیے کافی ہیں۔

۴۵۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابو حواری نے حدیث بیان کی، ان سے میمون نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے میرا نکاح ایک شریف خاندان کی عورت سے کر دیا تھا۔ پھر وہ میری بری سے بار بار اس کے شوہر یعنی خود آپ کے متعلق پوچھتے تھے۔ میری بری کہتی کہ بہت اچھا مرد ہے۔ البتہ جب سے ہم یہاں آئے انھوں نے اب تک ہمارے بستر پر قدم بھی نہیں رکھا ہے اور نہ ہمارا حال معلوم کیا۔ جب بہت دن اسی طرح ہو گئے تو والد نے اس کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ مجھ سے اس کی ملاقات کراؤ۔ چنانچہ میں اس کے بعد آنحضرتؐ سے ملا۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ روزہ کس طرح رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ روزانہ دریافت فرمایا۔ قرآن مجید کس طرح ختم کرتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ ہر رات اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہر چینی میں تین دن روزے رکھو، اور قرآن ایک مہینے میں ختم کرو۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے اس سے زیادہ کی ہمت ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر دودن بلا روزے کے رہو، اور ایک دن روزے سے۔ میں نے عرض کی مجھے اس سے بھی زیادہ کی ہمت ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا پھر وہ روزہ رکھو جو سب سے افضل ہے یعنی داؤد علیہ السلام کا روزہ، ایک دن روزہ رکھو اور

۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ دَاخِلَ حَيْثُ أَتَى امْرَأَةً ذَاتَ حَيْسٍ فَكَانَ يَتَعَاهَدُ نَبْتَهُ فَيَسْأَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا فَتَقُولُ نَعَمْ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ كَوَيْطٍ لَنَا فِرَاشًا ذَلُمُ يَفْتَنِي لَنَا كَفْنَا مِنْ أَتَيْنَاهُ فَنَلَا طَالَ ذَلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلْقَيْتُ بِهِ فَلَقِيْتُهُ بَعْدَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَكَيْفَ تَحْتِمُ قَالَ كُلَّ يَلَدَةٍ قَالَ مُمْرٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةً وَاقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَ أُطْيُنٍ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ مُمْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْجُمُعَةِ قُلْتُ أُطْيُنُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَنْظِرَ يَوْمَيْنِ وَ مُمْرٍ يَوْمًا قَالَ قُلْتُ أُطْيُنُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ مُمْرٍ أَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ صِيَامَ يَوْمٍ وَلَا نَفْطَارَ يَوْمٍ دَاخِرًا فِي كُلِّ سَبْعٍ لَيَالٍ مَرَّةً فَكَيْتَنِي قِيلَتْ رُخْصَةً رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ لِأَنِّي كُيُوتُ وَصَعُفْتُ فَكَانَ يَقْرَأُ عَلَى بَعْضِ

أَهْلِيهِ السَّبْعَ مِنَ الْقُرْآنِ بِالتَّهَارِ وَالَّذِي يَقْرُؤُهُ
يَعْرِضُهُ مِنَ التَّهَارِ يَكُونُ أَحَقَّ حَلِيهِ بِالنَّبِيلِ
فَإِذَا أَسَاكَ أَنْ يَتَقَوَّى أَفْطَرَا مَا مَا حَصَى وَ
صَامَ وَشَدَّ لَتَ كَرَاهِيَةِ أَنْ يَتْرَكَ شَيْئًا فَارَقَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلِيهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي ثَلَاثٍ وَفِي خَمْسٍ وَكَثَرَهُمْ
عَلَى سَبْعٍ ۝

ایک دن بارہ روزے کے رہو، اور قرآن مجید سات دن میں ختم کرو آپ
فرماتے: کاش! میں نے حضور اکرمؐ کی رخصت قبول کر لی ہوتی۔ کیونکہ اب
میں بولہوا اور کمزور ہو گیا ہوں۔ چنانچہ آپ اپنے گھر کے کسی فرد کو قرآن مجید
کا ساتواں حصہ دن میں سنا دیتے تھے۔ جتنا قرآن مجید آپ رات کے
وقت پڑھتے اسے پہلے دن میں سن لیتے تھے تاکہ رات کے وقت آسانی
سے پڑھ سکیں اور جب وقت ختم ہو جاتی اور نڈھال ہو جاتے، قوت مائل
کرنی چاہتے تو کئی کئی دن روزہ نہ رکھنے اور ان دنوں کو شمار کرتے اور پھر
لتنے ہی دن ایک ساتھ ہدوڑہ رکھتے کیونکہ آپ کو یہ پسند نہیں تھا کہ جس چیز کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عہد کر لیا ہے اس میں سے
کچھ بھی چھوڑیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے تین دن ہیں (ختم قرآن کا ذکر کیا ہے) اور بعض نے پانچ دن میں، لیکن اکثر نے سات
دن میں ختم کی روایت کی ہے ۝

۴۶- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا غَيْبَانُ
عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَثَرِ الْقُرْآنِ حَدَّثَنِي
إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ قَالَ دَاخِسِيْنِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَا مِنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ
فِي شَهْرٍ قُلْتُ لِي أَجِدُ قُوَّةَ حَتَّى قَالَ فَاقْرَءُوا
فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ ۝

۴۶- ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے
حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے محمد بن عبد الرحمن نے، ان سے
ابو سلمہ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: قرآن مجید تم کتنے دن میں
ختم کر لیتے ہو؟ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے
خبر دی، انھیں شیبان نے، انھیں یحییٰ نے، یحییٰ نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ
ابن عبد الرحمن نے، انھیں ابو سلمہ نے۔ یحییٰ نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ
محمد بن عبد الرحمن نے کہا کہ میں نے ابو سلمہ سے سنا اور ان سے عبد اللہ بن
عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
قرآن مجید ایک مہینے میں ختم کرو۔ میں نے عرض کی کہ مجھ میں (اس سے
زیادہ کی) طاقت ہے۔ فرمایا کہ پھر سات دن میں ختم کیا کرو اور اس
زیادہ بلند پروازی نہ کرو ۝

۴۷- قرآن مجید کی تلاوت کے وقت روزا ۝

۴۷- بِأَكْبَلِ الْبُكَاءِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ ۝

۴۷- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ
عَنْ شَيْبَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى لَبُعَى الْحَدِيثِ عَنْ عَمْرٍو
ابْنِ مُرَّةٍ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

۴۷- ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ نے خبر دی، انھیں
سفیان نے، انھیں سلیمان نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں عبیدہ نے، اور
انھیں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے۔ یحییٰ نے حدیث کا بعض حصہ
عمرو بن مرہ کی واسطہ سے روایت کیا (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ)
مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی
ان سے یحییٰ نے، ان سے سفیان نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے

قَالَ الْأَعْمَشُ وَبَعْضُ الْحَدِيثِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي السُّحُبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ عَلَىَّ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ إِنِّي أَشْتَرِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي قَالَ فَقَرَأْتُ النَّبَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ كَلَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ امْتَةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ لِي كُفْتُ أَوْ أَمْسَلْتُ فَرَأَيْتُ عَيْنِي تَذَرِي قَانِ :

کہ سہم جاؤ آنحضرت نے کُفْتُ فرمایا یا "امس" (راوی کو شک ہے) میں نے دیکھا کہ آنحضرت کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ التَّمْلِیْیَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ عَلَىَّ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي :

بَابُ مَنْ دَايَا بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ تَأْتَلَّى بِهِ أَوْ فَخَرَّ بِهِ :

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا بَنِي إِجْرَ الزَّمَانِ قَوْمٌ هَدَنَاءُ الْأُسْتَانِ سَقَمَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قُلِّ الْأَبْرِيَّةِ يَمُرُّونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَجَاوِزُ لَنَا هُهُمْ حَتَّى جَرَهُمْ فَأَيُّمَا لَقِبْتُمُوهُمْ فَأَقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ :

۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود نے۔ اعمش نے بیان کیا کہ حدیث کے بعض حصے مجھ سے عربوں مرہ تھے بیان کیے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوالفضلی نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کرو۔ میں نے عرض کی، آنحضرت کے سامنے میں کیا تلاوت کروں۔ آنحضرت پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ دوسرے سے سنوں، بیان کیا کہ پھر میں نے سورۃ النساء پڑھی اور جب آیت "فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید" جئنا بک علی ہؤلآء شہیداً پر پہنچا تو آنحضرت نے فرمایا میں نے دیکھا کہ آنحضرت کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۴۸۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے ان سے عبیدہ سلمانی نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کی میں سناتا ہوں، آنحضرت پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں دوسرے سے سننا پسند کرتا ہوں۔

۴۸۔ جس نے دکھا دے، طلب دنیا یا آخر کے لیے قرآن مجید پڑھا۔

۴۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے حیثمہ نے، ان سے سدید بن غفلہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک جماعت پیدا ہوگی نوجوانوں اور کم عقلوں کی۔ یہ لوگ نہایت عمدہ اور چیدہ باتیں کیا کریں گے لیکن اسلام سے وہ اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے تیر شکار کو یاد کر کے نکل جاتا ہے، ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ تم انھیں جہاں بھی پاؤ قتل کرو۔ کیونکہ ان کا قتل قیامت میں اس شخص کے لیے باعث ثواب ہوگا جو انھیں قتل کرے گا۔

۵۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے، انھیں محمد بن ابراہیم بن حارث تبی نے،

الحارث التیمی عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن
عن ابی سعید الخدریؓ انہ قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ینخرج منکم قوم
تحفرون صلا تلو مع صلا ھیہ وصیا مکم مع
صیاہم وعکمکم مع حلیہم ویقرءون القرآن
لا یحیا وزحاجہم یمرقون من السان
کما یمرق الثملہ من الزمیتہ ینظر فی
التصل فلا یرى شیئا فینظر فی القدر فلا
یرى شیئا فینظر فی الریش فلا یرى شیئا
یتمازی فی الفوق

انہیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اعلان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضور نے فرمایا
کہ تم میں ایک جماعت پیدا ہوگی، تم اپنی ناز کو ان کی غماز کے مقابلہ میں
کم تر سمجھو گے، ان کے دوزوں کے مقابلہ میں تمہیں اپنے دوزے اور ان
کے عمل کے مقابلہ میں تمہیں اپنے عمل حقیر اور معمولی نظر آئیں گے اور وہ قرآن
مجید کی تلاوت بھی کریں گے لیکن قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا،
دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کر پاد کرتے ہوئے
نکل جاتا ہے (اور وہ بھی اتنی مغال کے ساتھ کہ تیر انداز تیر کے پھل میں
دیکھتا ہے تو اس میں بھی (شکار کے خون وغیرہ کا) کوئی اثر نظر نہیں آتا اس
اوپر دیکھتا ہے وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا، تیر کے پیر پر دیکھتا ہے اور وہاں
بھی کچھ نظر نہیں آتا۔ پس سو فار میں کچھ شبہ گذرتا ہے۔

۵۱۔ ہم سے مسود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔
ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ
عنہ نے اعلان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اس مومن کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے اور اس پر عمل بھی
کرتا ہے، مسکترے کی ہے جس کا مزہ بھی لذیذ ہوگا اور خوشبو بھی نرعت انگیر
اور وہ مومن جو قرآن پڑھتا تو نہیں لیکن اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال
کھجور کی ہے جس کا مزہ تو عمدہ ہے لیکن خوشبو کے بغیر۔ اور اس منافق کی
مثال جو قرآن پڑھتا ہے ناز بہ بھول کی ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے
لیکن مزا کرٹا ہوتا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن بھی نہیں پڑھتا۔
اندرائیں کی ہے جس کا مزہ بھی کرٹا ہوتا ہے (مادوی کو شک ہے کہ لفظ مزم
ہے یا خبیث) اور اس کی بو بھی خراب ہوتی ہے۔

۲۹۔ قرآن مجید اس وقت تک پڑھو، جب تک دل

لگے

۵۲۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث
بیان کی، ان سے ابو عمران جوئی نے اور ان سے جناب بن عبد اللہ رضی
اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید اس وقت

لے یعنی جس طرح تیر شکار کرتے ہیں، اسی طرح قرآن پڑھنا ہے، ہر مال ان کو ان کا ہوگا کہ اسلام میں آئے ہی توقف کیے بغیر باہر ہو جائیں گے اور جس طرح تیر شکار کے خون
وغیرہ کا بھی کوئی اثر محسوس نہیں ہوتا وہی مال ان کی تلاوت قرآن کا ہوگا ہے فائدہ اور بے اثر۔

الْقُرْآنَ مَا اُتِلَتْ قُلُوبُكُمْ فَاِذَا اُخْتَلَفْتُمْ
فَقَوْمُوا عَنْهُ ۝

۵۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ أَبِي مُطَيْعٍ عَنْ أَبِي
عُمَرَ بْنِ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ التَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا اُتِلَتْ عَلَيْهِ
قُلُوبُكُمْ فَاِذَا اُخْتَلَفْتُمْ فَقَوْمُوا عَنْهُ تَابَعَهُ
الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ
وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَابَانُ وَقَالَ غَدَمٌ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ يَمُوتُ جُنْدُبًا قَوْلُهُ
دَقَالَ ابْنُ عُيَيْنٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الصَّامِتِ عَنْ عُمَرَ قَوْلُهُ وَجُنْدُبٌ أَصَحُّ دَأْبُهُ ۝

تک پڑھو جب تک اس میں دل لگے۔ جب جی اچاٹ ہونے لگے تو
پڑھنا بند کر دو ۝

۵۳۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن مہدی
نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلام بن ابی مطیع نے حدیث بیان کی۔ ان
سے ابو عمران جوئی نے اور ان سے جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید اس وقت تک پڑھو جب تک اس میں
دل لگے جب جی اچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا بند کر دو۔ اس روایت کی
متابعت حارث بن عبید اور سعید بن زید نے ابو عمران کے حوالہ سے کی
اور حماد بن سلمہ اور ابان نے اپنی روایت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا
حوالہ نہیں دیا اور غندرنے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے ابو عمران
نے کہ میں نے جندب رضی اللہ عنہ سے ان کا قول سنا انھوں نے اس
روایت میں آنحضور کا حوالہ نہیں دیا، اور ابن عدون نے بیان کیا ان سے
ابو عمران نے، ان سے عبد اللہ بن صامت نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کا قول (اس روایت میں بھی حضور اکرم کا حوالہ
نہیں ہے) اور جندب رضی اللہ عنہ کی روایت اسناداً زیادہ صحیح ہے اور کثرت طرق میں بھی بڑھی ہوئی ہے۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِيِّ بْنِ سَبْرَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةً سَمِعَ
التَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَا مَهَا فَاحْذَرْتُ
بَيْدِي مَا نَطَلَقْتُ يَدِي إِلَى التَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ كَلَّا كَمَا نُحْسِنُ قَارِئًا أَكْبَرُ عَلَيْهِ
قَالَ فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَعُوا فَأَهْلَكْتَهُمْ ۝

۵۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے عبد الملک بن ميسرة نے حدیث بیان کی ان سے نزال
ابن سبرہ نے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک صاحب کو ایک
آیت پڑھتے سنا۔ وہی آیت انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اس کے خلاف سنی تھی (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں نے
ان کا ہاتھ پکڑا اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا۔
حضور اکرم نے فرمایا کہ تم دونوں صحیح ہو (اس لیے اپنے اپنے طریقوں کے
مطابق) پڑھو شعبہ کہتے ہیں کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ آنحضور نے فرمایا (اختلاف و نزاع نہ کیا کرو) کہ تم سے پہلے کی امتوں نے اختلاف کیا
اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کر دیا۔

يُسَبِّحُ اللَّهَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ

نکاح کا بیان

۳۰۔ نکاح کی ترغیب۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ
مِنَ النِّسَاءِ"

کتاب النکاح

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي النِّكَاحِ يَقُولُهُ
تَعَالَى فَاَنْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ
النِّسَاءِ ۝

۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ جَاءَ ثَلَاثَةٌ رَهْطٌ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَاتَبَهُمْ تَفَاتُوهَا فَقَالُوا دَارَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أَصَلِي النَّبِيَّ أَبَدًا وَ قَالَ الْآخَرُ أَنَا أَتَخَوَّرُ النَّبِيَّ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذًّا وَكُذًّا أَمَّا اللَّهُ فَإِنِّي لَا خُفَاكَهُ لِي وَلَا تَفَاكَكَ لَهُ لِكَيْتِي آمُومٌ وَأُنْطِرُ وَأَمْسِي ذَارِقُهُ وَ أَتَزَوَّجُ النَّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنِّي سُنِّيَتِي فَلَيْسَ مِنِّي ۝

۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَيِّمٍ حَسَنَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ هَمَّ الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى دَرَنُ خِفَتُهُمْ إِلَّا تَقْسِطُوا إِلَيَّ أَلَيْسَ لِي مَا تَكُونُوا مَا كَلَّابُ تَكُونُ مِنَ النَّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَّةَ دَرَبِعٍ فَإِنْ خِفْتُمْ إِلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا قَالَتْ يَا أَبَا نُبَيْثٍ أَلَيْسَ تَكُونُ فِي خَجَرٍ وَ لَيْتَهَا دَرَبِعٌ فِي مَا لَهَا وَ جَمَاعًا يَأْمُرُونَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَىٰ مِنْ سُنَّتِهِ مَدَارِهَا فَتَهْذُوا أَنْ يَتَكَبَّرُوا هُنَّ إِلَّا أَنْ تَقْسِطُوا لَهُنَّ فَيَكْبَرُوا الصُّدَاقُ وَ أَوْزُومًا يَنْكَاحُ مَنْ سَوَاهُنَّ مِنَ النَّسَاءِ ۝

۵۵۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں حمید بن ابی حمید طویل نے خبر دی، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ تین حضرات (علی بن ابی طالب، عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف، حضور اکرم کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے۔ جب انھیں حضور اکرم کا معمول بتایا گیا تو جیسے انھوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا حضور اکرم سے کیا مقابلہ، انھوں نے کہا کہ تو تمام اگلی پچھلی نوزائشیں معاف کر دی گئی ہیں۔ ایک صاحب نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کر دوں گا، دوسرے صاحب نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور کبھی غامض نہیں ہونے دوں گا۔ تیسرے صاحب نے کہا کہ میں عورتوں سے کن رہ کشی اختیار کر لوں گا اور کبھی نکاح نہیں کر دوں گا پھر حضور اکرم تشریف لائے اور ان سے پوچھا، کیا تم نے یہی باتیں کہی ہیں؟ ہاں اللہ گواہ ہے، اللہ سے میں تم سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ اس کے لیے تم سے زیادہ میرے اندر تقویٰ ہے لیکن میں اگر دوسرے رکھتا ہوں تو بلا روزے کے بھی رہتا ہوں، نماز بھی پڑھتا ہوں درات میں، اور روزنا بھی ہوں۔ اور عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔ میرے طریقے سے جس نے اعراض کیا وہ مجھ میں سے نہیں ہے ۝

۵۶۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، انھوں نے حسان بن ابراہیم سے سنا انھوں نے یونس بن یزید سے، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ نے خبر دی اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق پوچھا "اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم نبیوں کے باب میں انصاف نہ کر سکو گے تو جو عورتیں تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کر لو۔ دو دو سے، خواہ تین تین سے خواہ چار چار سے، لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر ایک ہی پر بس کر دو۔ یا جو کثیر بختارے ملک میں ہو، اس صورت میں زیادتی نہ ہونے کی توقع قریب تر ہے۔" عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، بیٹے آیت میں ایسی یتیم لڑکی کا ذکر ہے جو اپنے ولی کی زیر پرورش ہو وہ لڑکی کے مال اور اس کے حسن کی وجہ سے اس کی طرف مائل ہو اور اس سے معمولی مہر پر شادی کرنا چاہتا ہو تو ایسے شخص کو اس آیت میں ایسی لڑکی سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے ہاں اگر اس کے ساتھ انصاف کر سکتا ہو اور پورا مہر ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اجازت ہے درج ایسے لوگوں سے کہا گیا ہے کہ اپنی زیر پرورش

یتیم لکھیں گے سوا دوسری لڑکیوں سے شادی کریں۔

باب قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ
لَإِنَّهُ أَغْضَى لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ
وَهَلْ يَتَزَوَّجُ مِنْ أَرَبٍ لَهُ فِي

النِّكَاحِ ؟

۵۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ
كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ فَلَقِيَهُ عُمَانُ يَمِينِي فَقَالَ يَا أَبَا
عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَخَبَّرْتُ عَنْهُ فَقَالَ عُمَانُ
هَلْ لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي أَنْ تُزَوِّجَكَ بِكُنَا
تُزَوِّجُكَ مَا كُنْتُ تَعْمُدُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ
لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى هَذَا اسْتَأْذَنَ لِي فَقَالَ يَا
عَلْقَمَةُ فَأْتِيهِ بِتِلْكَ وَهُوَ يَقُولُ أَمَا لَيْتُ تِلْكَ
ذَلِكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ
وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ
فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ ؟

نکاح کر لینا چاہیے اور جا استطاعت نہ رکھتا ہوا سے روزہ رکھنا چاہیے کیونکہ یہ خواہش نفسانی میں کمی کا باعث ہے۔

باب مَنْ لَمْ يَسْتَطِعِ الْبَاءَةَ
فَلْيَصُمْ ؟

۵۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا
أَبْنُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي هَمَادٌ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَ
الْأَسْوَدِ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَابًا تَوَحَّدُ نَبِيًّا
فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ
فَإِنَّهُ أَغْضَى لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ

۳۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ تم میں جو شخص نکاح کی
استطاعت رکھتا ہوا سے نکاح کر لینا چاہیے، کیونکہ یہ نظر کو
نیچی رکھنے والا اور شر مگاہ کو محفوظ رکھنے والا ہے۔ اور
کیا ایسا شخص بھی نکاح کر سکتا ہے جسے اس کی ضرورت
نہ ہو؟

۵۷۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ارمیہ والد نے
حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم
نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ میں عبد الرحمن بن مسعود رضی
اللہ عنہ کے ساتھ تھا، ان سے عثمان رضی اللہ عنہ نے منی میں ملاقات کی۔
اور فرمایا ابو عبد الرحمن! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ پھر دونوں حضرات
تنبہائی میں چلے گئے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا ابو عبد الرحمن!
کیا آپ منظور کریں گے کہ ہم آپ کا نکاح کسی کنواری لڑکی سے کریں، جو
آپ کو گزرے ہوئے ایام کے نفاذ و شباب کی یاد دلا دے۔ چونکہ
عبد اللہ رضی اللہ عنہ اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے اس لیے آپ نے
مجھے اشارہ کیا اور فرمایا علقمہ! جب میں ان کی خدمت میں پہنچا تو وہ فرما
رہے تھے کہ اگر آپ کا یہ مشورہ ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے
فرمایا تھا اے نوجوانو! تم میں جو بھی نکاح کی استطاعت رکھتا ہو، اسے

۳۲۔ جو نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہوا سے روزہ

رکھنا چاہیے۔

۵۸۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان
کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ
سے عمار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن یزید نے حدیث بیان
کی، کہا کہ میں علقمہ اور اسود (رحمہما اللہ) کے ساتھ عبد اللہ بن مسعود رضی
اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے ہم سے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ میں نوجوان تھے اور ہمیں کوئی چیز میسر نہیں تھی۔ حضور
اکرم نے ہم سے فرمایا نوجوانوں کی جماعت! تم میں جسے بھی نکاح کی استطاعت
ہو اسے نکاح کر لینا چاہیے کیونکہ یہ نظر کو نیچی رکھنے والا اور شر مگاہ کی

یَسْتَلْطَمُ قَعْلِيْهِ بِالْقَوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاهٌ ۖ
چاہیے کہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لیے خواہشات نفسانی میں کمی کا باعث ہوگا۔

۳۳۔ کئی بیویاں رکھنے کے سلسلے میں ۶

باب كَثْرَةُ النِّسَاءِ ۖ

۵۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ
ابْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ
مَيْمُونَةَ بِسَرَفٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ زَوْجَةُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ لَعَنَهَا
فَلَا تُزَعَّرُ عَرْوُهَا وَلَا تُزَلُّ لُؤْهَاهَا وَارْقُفُوا فَإِنَّهُ
كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ كَافٍ
يَقْسِمُ لِيَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ ۖ

۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي كَيْلَةٍ
وَاحِدَةٍ ذَلِكَ تِسْعُ نِسْوَةٍ وَقَالَ ابْنُ خَلِيْفَةَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ
أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ رَبْعَةَ عَنْ طَلْحَةَ الْأَيْمَنِ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ
تَزَوَّجْتَ قُلْتُ لَا قَالَ فَتَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هَذِهِ
الْأَمَةِ أَكْثَرُهَا نِسَاءً ۖ

باب مَنْ هَاجَرَ أَوْ عَمِلَ حَيْرًا

لِتَزَوِّجَ امْرَأَةً فَلَهُ مَا نَوَى ۖ

۶۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زُرَيْعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

۵۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن
یوسف نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے عطاء نے
خبر دی کہا کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ امام المؤمنین مہمور رضی اللہ
عنها کے جنازہ میں شریک تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ جب تم ان کی میت اٹھاؤ، تو
زور زور سے حرکت نہ دینا بلکہ آہستہ آہستہ نرمی کے ساتھ جنازہ کو
لے کر چلنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں نو بیویاں تھیں، اٹھ کے
لیے تھا پستے باری مقرر کر رکھی تھی لیکن ایک کی باری نہیں تھی بلکہ

۶۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے
حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے
ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ایک
ہی رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے۔ حضور اکرم کی نو بیویاں تھیں
اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان
کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس
رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ۶

۶۱۔ ہم سے علی بن حکم انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ
نے حدیث بیان کی، ان سے رقبہ نے، ان سے طلحہ ایمنی نے، ان
سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
دریافت فرمایا کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی کہ نہیں۔ آپ
نے فرمایا شادی کر لو، کیونکہ اس امت میں بہتر وہ شخص ہے جس کی بیویاں
زیادہ ہوں۔

۳۴۔ جس نے کسی عورت سے شادی کی نیت سے ہجرت کی

یا کوئی نیک کام کیا تو اسے اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا۔

۶۲۔ ہم سے یحییٰ بن قزعة نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث
بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے محمد بن ابراہیم بن حارث نے،

لے ازواج مطہرات میں سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیدی تھی کیونکہ آپ بڑھی ہوئی تھیں اس کا ذکر اس حدیث میں ہے۔

ان سے علقم بن وقاص نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عمل کا مدار نیت پر ہوتا ہے اور ہر شخص کو وہی ملتا ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے، اس لیے جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہوگی اسے اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل ہوگی، لیکن جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کی نیت سے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے ارادہ سے ہوگی اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔

۳۵۔ ایسے تنگدست کی شادی کرانا جس کے پاس صرف

قرآن مجید اور اسلام ہے اس باب میں سہل رضی اللہ عنہ کی

بھی ایک حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ہے۔

۴۳۔ ہم سے محمد المنثی نے حدیث بیان کی، ان سے بکئی نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے کرتے تھے اور ہمارے ساتھ بیویاں نہیں تھیں، اس لیے ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم اپنے آپ کو ختمی کیوں نہ کریں؟

آنحضور نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔

۳۶۔ کسی شخص کا اپنے بھائی سے یہ کہنا کہ تم پسند کرو۔ تم میری

جس بیوی کو بھی چاہو گے میں اسے تمہارے لیے طلاق دے

دوں گا۔ اس کی روایت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

سے بھی ہے۔

۴۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے

حمید طویل نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا،

بیان کیا کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے مدینہ آئے تو نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کے درمیان

بھائی چارہ کو ادا کیا، سعد انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو بیویاں تھیں، انھوں

نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ ان کے اہل (بیوی) اور مال میں سے

آدھا لے لیں۔ اس پر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے

اہل اور آپ کے مال میں بکثرت دے، مجھے تو باز اس کا راستہ بتا دو۔ چنانچہ

آپ بانٹا دئے اور یہاں آپ نے کچھ پیر اور کچھ گھنٹے کا نفع کیا یا چندوں کے

الحادث عن علقم بن وقاص عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم العمل بالنية واما لامري ما اتوى فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله صلى الله عليه وسلم ومن كانت هجرته الى دنيا يصيبها او امرأة يبتليها فهجرته الى ماها جبر اليه :

باب ۳۵ تزويج المفسر الذي معه

القرآن والإسلام ينيه سهل بن

النبي صلى الله عليه وسلم :

۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَبِيصُ بْنُ أَبِي

مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَخْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كُنَّا نَسَاءُ حَقْلًا نَأَى رَسُولُ اللَّهِ

أَلَّا نَسْتَحْصِي نَفْسَنَا عَنْ ذَلِكَ :

باب ۳۶ قَوْلُ الذَّجَلِ لِأَخِيهِ انْظُرْ

أَخِي زَوْجِي شَتَّتَ حَتَّى أَنْزَلَ لَكَ عَنْهَا

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ :

۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

حُمَيْدِ الطَّلَوِيلِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْأَنْصَارِيِّ

وَعِنْدَ الْأَنْصَارِيِّ امْرَأَتَانِ فَعَرَمَنَ عَلَيْهِ أَنْ

يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي

أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُرْتُ فِي عَتَى اسْتَوَيْ قَاتَى اسْتَوَى

فَدَرَجَ شَيْئًا مِّنْ أَوْقَطٍ وَهَيْئًا مِّنْ سَمْنٍ فَرَأَاهُ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ

بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر زبردنگ کی چکنا ہٹ کا اثر دیکھ کر دریافت فرمایا کہ عبدالرحمن یہ کیا ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کر لی ہے۔ حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا کہ انھیں فہر کیا دیا، عرض کی کہ ایک گھلی برابر سونا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا پھر ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

۳۷۔ عبادت کیلئے نکاح سے گریزا دلنے آپ کو خفیہ بنا نا پسندیدہ نہیں ہے

۶۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، ان سے سعید بن مسیب نے سنا۔ بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا (عبادت کے لیے نکاح نہ کرنا) کی زندگی سے منع فرمایا تھا۔ اگر آنحضور انھیں اجازت دیتے تو ہم بھی اپنی شہوانی خواہشات کو دبا دیتے۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زید نے بیان کیا، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور انھوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ آپ نے تنہا کی اجازت نہیں دی تھی۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کی اجازت نہیں دی تھی۔ اگر آنحضور انھیں تنہا کی اجازت دیتے تو ہم بھی اپنی شہوانی خواہشات کو دبا دیتے۔

۶۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے کیا کرتے تھے اور ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا اس لیے ہم نے عرض کی۔ ہم اپنے آپ کو خفیہ کیوں نہ کرالیں۔ لیکن آنحضورؐ نے ہمیں اس سے منع فرمایا پھر ہمیں اس کی اجازت دیدی کہ ہم کسی عورت سے ایک کپڑے پر ایک مدت تک کے لیے نکاح کر لیں۔ آپ نے ہمیں قرآن مجید کی ایک آیت پڑھ کر سنائی کہ ”ایمان لانے والو! وہ پاکیزہ چیزیں مت حرام کر دو جو تمھارے لیے اللہ تعالیٰ نے حلال کی ہیں اور حد سے تجاوز نہ کرو بلاشبہ اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“ اور صبح نے کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبر دی، انھیں یونس بن یزید نے، انھیں ابن شہاب نے انھیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابویزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نوجوان ہوں

وَصُرْتُ مِنْ صُغُرٍ فَقَالَ مَهْجَرٌ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ نَزَوْتُ أَنْصَارِيَّةً قَالَ فَمَا سَأَلْتَ قَالَ وَزَنْ نَوَاحِي مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَدْلِفْ وَكُلْ بِشَاةٍ

باب مَا يَكُونُ مِنَ اللَّهِ بَقْلٌ وَالْخِصَاءُ

۶۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ التَّبَتُّلَ وَكَوَادِرَ لَهُ لَا خُتَصِيْنَا حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ لَقَدْ رَدَّ ذَلِكَ لِيَعْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَوَادِرَ لَهُ التَّبَتُّلَ لَا خُتَصِيْنَا

۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا نَعْتَرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَنَا شَيْءٌ فَقُلْنَا أَلَا لَسْتَ خَصِيْنَا فَهَنَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَحِمْنَا أَنَّا أَنْ تَكَلَّمَ الْمَرْأَةُ بِالتَّوْبِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَقَالَ أَصْبَغُ أَخْبَرَنِي بَنُو دَهَبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ شَاتٌ وَدَانَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي الْعَنَتِ فَلَا أَحَدٌ مَّا أَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ فَسَلِّتْ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ وَمِثْلُ ذَلِكَ فَسَلِّتْ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ وَمِثْلُ

اور مجھے اپنے پرزنا کا خوف رہتا ہے۔ میرے پاس کوئی چیز ایسی بھی نہیں جس پر میں کسی عورت سے شادی کروں۔ حضور اکرم میری یہ بات سنکر خاموش رہے۔ دو بارہ میں نے اپنی ہی بات دہرائی۔ لیکن آپ اس مرتبہ بھی خاموش رہے۔ سہ بارہ میں نے عرض کی آپ پھر بھی خاموش رہے۔ میں نے چوتھی مرتبہ عرض کی تو آپ نے ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہ! جو کچھ تم کرد گے اسے درج محفوظ میں لکھ کر قلم خشک ہو چکا ہے، خواہ تم حتی ہو جاؤ یا باز رہو:

باب ۳۸ زَكَرِيَّا الْبَكَارِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُثَيْلَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَائِشَةَ لَوْ يَكْفِيكَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرًا غَيْرَكَ:

۳۸۔ کنوازیوں کا نکاح، ابن ابی مثیلہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، آپ کے سوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کنوازی لڑکی سے شادی نہیں کی:

۶۷۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر آپ کسی وادی میں اتریں اور اس میں ایک درخت ایسا ہو جس میں سے کھایا جا چکا ہو، اور ایک درخت ایسا ہو جس میں سے کچھ بھی نہ کھایا گیا ہو تو آپ اپنا اونٹ ان درختوں میں سے کس درخت میں چرائیں گے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اس درخت میں جس میں سے اچھی چرائی نہیں گیا ہوگا۔ آپ کا اشارہ اس طرف تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے سوا کسی کنوازی لڑکی سے شادی نہیں کی۔

۶۸۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے خواب میں دو مرتبہ تم دکھائی گئیں، ایک شخص تمھاری صورت میں اٹھنے پڑنے میں اٹھنے ہوئے ہے اور کہتا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں نے ریشمی کپڑے کو کھولا تو اس میں تم تھیں۔ میں نے خیال کیا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا ہی کرے گا۔

باب ۳۹ النَّبَاتِ - وَقَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ قَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْرِضَنَّ عَلَيَّ بَنَاتِي تَكُنَّ وَلَا أَحْوَاتِي تَكُنَّ:

۳۹۔ یا ہی عورتیں۔ ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی ازواج کو مخاطب کر کے) فرمایا۔ اپنی بیٹیاں اور بیٹیاں مجھ سے نکاح کے لیے مت پیش کیا کرو۔

۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُدْوَةٍ فَتَعَجَّلْتُ عَلَى بَعْضِ لِي فَطُوفٌ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِّنْ خَلْفِي فَتَنَسَّ بَعْضُ لِي بِعَنْزَةٍ كَمَا نَتَّ مَعَهُ فَأَنْطَلَقَ بَعْضُ لِي كَأَجْوَدٍ مَا أَنْتَ رَاكِبٌ مِّنَ الْإِبِلِ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يُعْجِلُكَ قُلْتُ كُنْتُ حَضَيْتُ عَنْهُ بِعُذْرٍ قَالَ يَكُنْ أَمْ نَيْبًا قُلْتُ نَيْبٌ قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تَلَا عَلَيْهَا وَتَلَا عَلَيْكَ قَالَ فَلَمَّا دَهَبْنَا لَيْسَ دُخْلُ قَالَ أَمْهَلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا أَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِّكُنَّ تَحْتَشِطُ الشَّعْفَةَ وَتَسْتَحِدُّ الْمُعْبِيَةَ ۝

۶۹۔ ہم سے ابو الثعمان نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے سیار نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عذوے سے واپس جو رہے تھے۔ میں اپنے اونٹ کو جو سست تھا، تیز چلانے کی کوشش کر رہا تھا، اتنے میں میرے پیچھے سے ایک سوار مجھ سے آگیا اور اپنا نیزہ میرے اونٹ کو چھو دیا۔ اس کی وجہ سے میرا اونٹ چل پڑا جیسا کہ کسی عہدہ قسم کے اونٹ کی چال تم نے دیکھی ہوگی۔ اچانک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا جلدی کیوں کر رہے ہو؟ میں نے عرض کی ابھی میری شادی نئی ہوئی ہے۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کنواری سے یا شادی شدہ سے؟ میں نے عرض کی کہ شادی شدہ سے۔ آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ کسی کنواری سے کیوں نہ کی تم اس کے ساتھ کھیل کود کرتے اور وہ تمہارے ساتھ کرتی۔ (جابر رضی اللہ عنہ بھی کنوارے تھے) بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ میں داخل ہوتے والے تھے تو حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ حضورؐ کی دیر طہر جاؤ امدات ہو جائے تب داخل ہو تاکہ پریشان بالوں والی نگہا کرے اور جن کے شوہر موجود نہیں تھے وہ اپنے بال صاف کر لیں۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو آدَمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حُجَارٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ تَزَوَّجْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَزَوَّجْتَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ كَيْتِيًّا قَالَ مَا لَكَ وَلِلْعَذْرَى وَلِغَارِبِهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ فَقَالَ عَمْرُو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا جَارِيَةً تَلَا عَلَيْهَا وَتَلَا عَلَيْكَ ۝

۷۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے حواری نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے شادی کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے سعدیانت فرمایا کہ کس سے شادی کی ہے؟ میں نے عرض کی کہ ایک شادی شدہ عورت سے۔ حضورؐ نے فرمایا کنواری سے اور اس کے ساتھ کھیل کود سے تم نے کیوں پرہیز کیا۔ حواری نے بیان کیا کہ پھر میں نے آنحضورؐ کا یہ ارشاد عمرو بن دینار سے بیان کیا تو انھوں نے کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے، مجھ سے انھوں نے آنحضورؐ کا ارشاد اس طرح بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم نے کسی کنواری سے شادی کیوں نہ کی، تم بھی اس کے ساتھ کھیل کود کرتے اور وہ بھی تمہارے ساتھ کھیلتی۔

باب تزويج الصغار من الكبار

۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ حَدَّثَنَا الثَّيْبِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَرَّابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَائِشَةَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ لَمَّا آتَا

۷۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے عراب نے اور ان سے عروہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے رشتہ کے لیے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آنحضورؐ سے

أَخْوَكُ فَقَالَ أَنْتَ أَخْيُ فِي دِينِ اللَّهِ وَكِتَابِهِ دَعَى
لِي حَلَالٌ ۝

بَابُ إِلَى مَنْ يَنْكِحُ وَآخِ الْتَسَاءِ
خَيْرٌ وَمَا يَسْعَى أَنْ يَتَخَيَّرَ لِنُطْقِهِ
مِنْ غَيْرِ ابْتِجَابٍ ۝

۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا
أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ
تَزَكِيَنَّ إِلَى صَارِحٍ نِسَاءً تَزَكِيَنَّ أَخْنَاهُ عَلَى
وَلَدٍ فِي صَغِيرِهِ مَا رَعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدٍ ۝

بَابُ ابْتِغَاذِ الشَّرَاقِ وَمَنْ آخَتْ
تَجَارِيَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا ۝

۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ الْهَمْدِيُّ
حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا
رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهُ وَبَيْدَةٌ فَعَلَمَهَا فَاحْسَنَ
تَعْلِيمُهَا وَادْرَبَهَا فَاحْسَنَ تَأْدِيبُهَا ثُمَّ آخَتْهَا
وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ دَأِيمَانِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ
الْبَيْتِ أَمِنْ بَيْنِيهِمْ وَأَمِنْ فِي فَلَهُ أَجْرَانِ وَ
أَيُّمَا مَمْلُوكٍ أَدَّى حَقَّ مَوْلَاهُ دَحَى رَيْبِهِ فَلَهُ
أَجْرَانِ قَالَ الشَّعْبِيُّ خُذْهَا بِغَيْرِ عَمَلٍ قَدْ كَانَ
الزَّجَلُ يُرْجَلُ فِيمَا دَوَّجَتْهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَنِظَلٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَتْهَا ثُمَّ
أَصَدَّقَهَا ۝

۴۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَيْلِبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

عرض کی کہ میں آپ کا بھائی ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کے دین اور اس کی
کتاب کے مطابق تم میرے بھائی ہو اور عائشہ (رضی اللہ عنہا) میرے لیے حلال ہے۔
۴۱۔ کس سے نکاح کیا جائے اور کون عورت بہتر ہے اور
مرد کے لیے کس عورت کو اپنی نسل کے لیے اپنی رفیقہ حیات
بنانا مستحب ہے۔

۴۲۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے
ابو الزبیر نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اونٹ پر
سوار ہونے والی (عرب) عورتوں میں بہترین عورت تزلن کی صراح عورت
ہے، اپنے بچے سے بہت زیادہ محبت کرنے والی اور اپنے شوہر کے مال میں
اس کی بہت عمدہ نگہبان دگران ۝

۴۳۔ باندیوں کو ہمستری کے لیے منتخب کرنا اور اس شخص کا ثواب
جس نے اپنی باندی کو آزاد کیا اور پھر اس سے شادی کر لی ۝

۴۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد
نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن صالح ہمدانی نے حدیث بیان کی
ان سے شعبی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان
کی۔ بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس
بھی کوئی باندی ہو، وہ اسے تعلیم دے اور خوب اچھی طرح دے، اسے
ادب سکھائے اور پوری نرمی اور لگن کے ساتھ سکھائے اور اس کے بعد
اسے آزاد کر کے اس سے شادی کرے تو اسے دہرا ثواب ملتا ہے اور اہل
کتاب ہیں سے جو شخص بھی اپنے نبی پر ایمان رکھتا ہو اور پھر مجھ پر بھی ایمان
لائے تو اسے دہرا ثواب ملتا ہے اور جو غلام بھی اپنے آقا کے حقوق بھی
ادا کرتا ہے اور اپنے رب کے حقوق بھی ادا کرتا ہے اسے دہرا ثواب
ملتا ہے۔ شعبی نے دلپے شاگرد سے اس حدیث کو سنانے کے بعد فرمایا کہ
بغیر کسی مشقت اور محنت کے اسے سیکھ لو۔ اس سے پہلے طالب علموں کو اس
سے کم کے لیے مدینہ تک کا سفر کرنا پڑتا تھا اور ابو بکر نے بیان کیا، ان
سے ابو حنین نے، ان سے ابو بردہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس شخص نے باندی کو آزاد کیا (نکاح کرنے کے لیے)، اور وہی آزادی اس کا مہر رکھا ہے۔

۴۵۔ ہم سے سعید بن تلید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن وہب نے

ابْنُ مَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيدُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ
أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حَمَّادٍ
ابْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ إِلَّا ثَلَاثَةٌ كَذَبْتُ بَيْنَهُمَا
إِبْرَاهِيمَ مَرَّ بَجَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارِدَةٌ كَذَبْتُ كَرَّ الْحَدِيثِ
فَاعْطَاهَا هَاجِرًا قَالَتْ كَفَّ اللَّهُ يَدَ الْكَافِرِ
وَإِذَا خَدَمَنِي أَجَرَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَنِلْتُكَ أُمُّكُمْ
يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ ۝

خبر دی، کہا کہ مجھے جریر بن حازم نے خبر دی، انھیں ایوب نے، انھیں محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے حاد بن زید نے ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے تین مرتبے کے سوا کبھی ذمہ معنی بات نہیں نکلی، ایک مرتبہ آپ ایک ظالم بادشاہ کی سلطنت سے گزے، آپ کے ساتھ آپ کی بیوی سارہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ پھر پوری حدیث بیان کی کہ بادشاہ سے آپ نے سارہ رضی اللہ عنہا کو اپنی بہن یعنی دینی بہن کہا، اس بادشاہ نے پھر سارہ رضی اللہ عنہا کو باجر (ہاجرہ رضی اللہ عنہا) کو دیا۔ سارہ رضی اللہ عنہا نے (ہاجرہ رضی اللہ عنہا) کو دیا اور اجر (ہاجرہ رضی اللہ عنہا) کو میری خدمت کے لیے دلویا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہی (ہاجرہ رضی اللہ عنہا) بخاری ماں ہیں۔ اے آسمان کے پانی کے بیو! (یعنی اہل عرب) ۝

۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا ثِيَابِي عَلَيْهِ بِصِفَتِهِ بَنَتْ حِجِّي فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَبَيْتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْرٍ وَلَا لَحْمٍ أَوْ بِأَنْطَاجٍ فَأَلْفِي فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالشَّمْنِ فَكَانَتْ وَبَيْتَهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِيَّاكَ أُمَمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا إِنْ حَجَّجَهَا فَنَحْنُ مِنْ أُمَمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يُحْجِّجْهَا فَهِيَ وَمِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا أَدْخَلَهَا وَطَّلَى لَهَا خَلْعَهُ وَمَتَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهُمَا ۝

۵۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ کے درمیان تین دن تک قیام کیا اور یہیں ام المؤمنین صفیہ بنت حبیب رضی اللہ عنہا کے ساتھ خلعت کی۔ پھر میں نے آنحضرت کے ولیمہ کی مسلمانوں کو دعوت دی اس دعوت ولیمہ میں نہ روٹی تھی اور نہ گوشت تھا۔ کستر خوان بچھانے کا حکم ہوا اور اس پر کھجور، پنیر اور گھی رکھ دیا گیا اور یہی آنحضرت کا ولیمہ تھا۔ بعض مسلمانوں نے پوچھا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا اہبات المؤمنین میں سے ہیں یعنی آنحضرت نے ان سے نکاح کیا ہے، یا باندی کی حیثیت سے آپ نے ان کے ساتھ خلعت کی ہے؟ اس پر کچھ لوگوں نے کہا کہ اگر آنحضرت ان کے لیے پردہ کا انتظام کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اہبات المؤمنین میں ہیں اور اگر پردہ کا اہتمام نہ کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ باندی کی حیثیت سے آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر جب کوہ کا وقت ہوا تو آنحضرت نے ان کے لیے اپنی سواری پر بیٹھے کے لیے جگہ بنائی اور آپ کے لیے پردہ ڈالا تاکہ لوگوں کو نظر نہ آئیں ۝

بَابُ مَنْ جَعَلَ عَتَقَ الْأَمَةِ صَدًّا قَرْنًا ۝

۴۳۔ جس نے باندی کی آزادی کر اس کا مہر

قرار دیا۔

۴۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے

۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

حدیث بیان کی، ان سے ثابت اور شعیب بن حجاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صنہیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

۴۴۔ تنگ دست کا نکاح کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی

روشنی میں کہ: اگر وہ تنگ دست ہیں تو اپنے فضل سے اللہ انھیں

مالدار کر دیگا۔

۴۵۔ ہم سے تنبیہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو آپ کے لیے وقف کرنے حاضر ہوئی ہوں۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم نے نظر اٹھا کر انھیں دیکھا۔ پھر آپ نے نظر کو نیچا کیا اور پھر اپنا سر جھکا لیا۔ جب ان خاتون نے دیکھا کہ آنحضور نے ان کے لیے کوئی فیصلہ نہیں کیا تو بیٹھ گئیں اس کے بعد آپ کے ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو ان سے میرا نکاح کر دیجیے۔

آنحضور نے دریافت فرمایا تمھارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! آنحضور نے ان سے فرمایا کہ اپنے گھر جاؤ اور دیکھو ممکن ہے تمھیں کوئی چیز مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آگئے اور عرض کی اللہ گواہ ہے میں نے کچھ نہیں پایا۔ آنحضور نے فرمایا دیکھ لو اگر لوہے کی ایک انگوٹھی بھی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آگئے اور عرض کی اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! میرے پاس لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ البتہ میرے پاس ایک تہمد ہے، انھیں (خاتون کو) اس میں سے آدھا دے دیجیے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی نہیں تھی۔ حضور اکرم نے فرمایا یہ تمھارے اس تہمد کا کیا کریں گی، اگر تم اسے پہن گے تو ان کے لیے اس میں سے کچھ نہیں بچے گا اور وہ پہن لیں تو تمھارے لیے کچھ نہیں رہے گا۔ اس کے بعد وہ صحابی بیٹھ گئے۔ کافی دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد جب وہ کھڑے ہوئے تو آنحضور نے انھیں دیکھا کہ وہ واپس جا رہے ہیں۔ آنحضور نے انھیں بلوایا۔ جب وہ آئے تو آپ نے حدیث بیان فرمایا کہ تمھیں قرآن مجید کتنا یاد ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں

عَنْ ثَابِتٍ وَرُشَيْبِ بْنِ الْحُجَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عَتَقَهَا صَدَاقَهَا؛

باب ۴۴ تزويج المسير لقوله تعالى:

إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ

فَضْلِهِ؛

۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ

قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَهْبَ لَكَ

لَفْصِي قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّيْتُ لَهَا رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ (الْمَرْأَةُ)

أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ

أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا

حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ

قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ خِفَافٌ أَذْهَبَ إِلَى أَهْلِكَ

فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَمَّ بَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا

وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظِرْ دَاوُودَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ

ثُمَّ رَجَعَ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا

مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِنْ رَأَيْتُ قَالَ سَهْلٌ مَا لَكَ

يَدَاؤُ فَلَمَّا يَضَعُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ يَا ذَاكَ إِنْ كَيْسَتْ لَكَ يَكُنْ

عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ كَيْسَتْ لَكَ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ

فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَأَى

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ

فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَا خَا مَعَكَ مِنَ الْقَدَرِ

قَالَ مَعِيَ سُورَةٌ كَذًا وَسُورَةٌ كَذًا عَدَا هَا فَقَالَ

لَقَدْ وَهَبْنَا عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ لَعَنَهُمُ قَالَ اِذْهَبْ
فَقَدْ مَكَتْكَهَا بِمَا مَكَتَ مِنَ الْقُرْآنِ ۝

بابُ الْوُكُفَاءِ فِي الدِّينِ وَقَوْلُهُ
وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا
فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ
قَدِيرًا ۝

۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الرُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُزُّوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا حُدَيْفَةَ بْنَ عُثْبَةَ بْنَ رِيبْعَةَ
ابْنَ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مَقَرَّ شَهْمًا بَدْرًا قَمَرًا
الَّتِي مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَّتْ سَالِمًا وَأَنْكَحَتْ
بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ
رِيبْعَةَ وَهُوَ مَوْلَى لَامِرَةَ مِنْ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَّتْ
الَّتِي مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ
كَبَّتْ رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاكَ النَّاسُ إِلَيْهِ
دَوْرَتٍ مِنْ قَبْلِ ذَلِكَ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ أَدْعُوهُمْ
إِلَّا بِأَيْهِهِ إِلَى قَوْلِهِ دَعَاكَ النَّاسُ إِلَى أَبِيهِمْ
فَمَنْ تَمَرُّ يُعْلَمُ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلًى وَآخًا فِي
الدِّينِ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سَهْلٍ عَنْ سَهْلٍ بْنِ عَمْرٍو
أَلْقَرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى حَدِيثِ
الَّتِي مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّمَا نَرَى سَالِمًا وَلَكِنَّا نَرَى اللَّهَ فِيهِ مَا
قَدْ عَلِمْتَ فَنَدَّ لَوَ الْحَدِيثُ ۝

موتیں یاد ہیں، انھوں نے گن کر بتائیں۔ آنحضرتؐ نے پوچھا کیا تم انھیں حافظہ
سے پڑھ سکتے ہو؟ انھوں نے عرض کی جی ہاں! آنحضرتؐ نے فرمایا پھر جاؤ میں نے
انھیں تمھارے نکاح میں دیا اس قرآن کی وجہ سے جو تمھیں یاد ہے۔

۷۹۔ نکاح میں کفو دین کے اعتبار سے۔ اور اللہ تعالیٰ
کا ارشاد ”اور وہی ہے جس نے انسان کو پانی سے
پیدا کیا پھر اسے دودھ پالیا اور سرسراہ میں تقسیم
کیا“

۷۸۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔
ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زہر نے خبر دی اور انھیں
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس رضی اللہ
عنہ نے، جو ان صحابہ میں سے تھے جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ غزوہ بدر میں شرکت کی تھی۔ سالم رضی اللہ عنہ کو لے پاگ بنایا۔
اور پھر ان کا نکاح اپنے بھائی کی لڑکی ہند بنت الولید بن عتبہ بن ربیعہ
رضی اللہ عنہا سے کر دیا۔ سالم رضی اللہ عنہ ایک انصاری خاتون کے آزاد
کردہ غلام تھے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید رضی اللہ عنہ کو
دجو آپ ہی کے آزاد کردہ غلام تھے، اپنا لے پاگ بنایا تھا۔ جاہلیت کے
زمانہ میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو لے پاگ بنا لیتا تو لوگ اسے
اسی کی طرف نسبت کر کے بلاتے تھے اور لے پاگ اس کی میراث میں
بھی حصہ پاتا۔ آخر جب یہ آیت اتری کہ ”انھیں ان کے آباء کی طرف منسوب
کر کے بلاؤ“ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”ووالیکم“ تک، تو لوگ انھیں ان کے آباء
کی طرف منسوب کرنے لگے۔ جس کے باپ کا علم نہ ہوتا تو اسے ”مولا“ اور
”دینی بھائی“ کہا جاتا۔ پھر سہلہ بنت سہیل بن عمرو القرشی ثم العامری رضی اللہ
عنہا جو ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم تو سالم کو اپنا بیٹا
سمجھتے تھے اور جیسا کہ آپ کو علم ہے اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی ہے پھر ابو الیمان نے پوری حدیث بیان کی۔

۷۹۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسماء سامہ
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ابن کے والے اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صحابہ بنت زہر رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے فرمایا، شاید

۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَبَا عَةَ
بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكَ أَرَدْتِ الْحَجَّ

قَالَتْ وَاللّٰهِ لَا آجِدُنِيْ اِلَّا وَجَعَةً فَقَالَ لَهَا حَيْثُ وَ
اَسْتَرْحِيْ قَوْلِيْ اَللّٰهُمَّ عَجِّلِيْ حَيْثُ حَبَسْتِنِيْ وَ
كَأَنْتَ تَحْتَ الْمِقْدَادِ مِنَ الْاَسْوَدِۗ

تھا اور ارادہ حج کا ہے؟ انھوں نے عرض کی اللہ گواہ ہے میرا مرض شدید ہے
آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ پھر بھی حج کر سکتی ہو، البتہ شرط نکالینا کہ جیب
مناسب حج کی ادائیگی دشوار ہو جائے گی تو حلال ہو جائیں گی، یہ کہہ
کر (مرض کی وجہ سے) رُک جائیں گے۔ ضیاء رضی اللہ عنہا مقدمہ ابن مسعود

٨٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُبَيْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يُشْكِلُ الْمَرْأَةَ أَرْبَعٌ لِمَا لَهَا وَلِحَسَمِهَا وَجَمَالِهَا
وَرِدِّئِهَا فَاطْفَرُ يَدَاتِ الدِّينِ تَرَبَّتْ يَدَاكَ ۖ

۸۰۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی ان سے پہنچی نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، ان سے سید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت سے نکاح چار چیزوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ اس کے مال کی وجہ سے اور اس کے خاندانی شرف کی وجہ سے اور تم دیندار عورت سے نکاح کرو، تمہارے ہاتھ مٹی میں ملیں :

وجہ سے اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے۔

۸۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَهْلِ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا قَالُوا حَرِيٌّ اِنْ خُطِبَ اَنْ يُثَنِّكَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ يُثَقِّمَ وَاِنْ قَالَ اَنْ يُسَمَّعَ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ ثُقَلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا قَالُوا حَرِيٌّ اِنْ خُطِبَ اَنْ لَا يُثَنِّكَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَا يُثَقِّمَ وَاِنْ قَالَ اَنْ لَا يُسَمَّعَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا اَخِيْرٌ مِنْ مِلِّ الْاَرْضِ مِثْلُ هَذَا ۝

۸۱۔ ہم سے ابراہیم بن محرز نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے، ان سے مہمل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب (جو صاحب مال و جاہت تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے، آنحضرتؐ نے اپنے پاس موجود صحابہ سے دریافت فرمایا کہ ان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ یہ اس لائق ہیں کہ اگر یہ نکاح کا پیغام بھیجیں تو ان سے نکاح کیا جائے۔ اگر کسی کی سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کی جائے اور اگر کوئی بات کہیں تو غور سے سنا جائے۔ بیان کیا کہ حضور اکرم اس پر خاموش رہے۔ پھر ایک دوسرے صاحب گذرے جو مسلمانوں کے غیر اور غریب لوگوں میں شمار کیے جاتے تھے۔ آنحضرتؐ نے دریافت کیا کہ اگر کسی کے ہاں نکاح کا پیغام بھیجے تو اس سے نکاح نہ کیا جائے؟ ان کی بات کہے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ حضور اکرمؐ نے اس پر فرمایا یہ شخص

فرمایا کہ ان کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ مصباح نے عرض کی کہ یہ اور اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے۔ اگر (فقیر و محتاج) دنیا بھر کے اُس جیسوں سے بہتر ہے۔

۴۶۔ مال میں کھو۔ اور غریب کا مال دار عورت سے نکاح کرنا۔

باب الْأَكْفَاءِ فِي الْمَالِ وَتَرْوِجِهِ
الْمُقَدِّمِ الْمُسْتَرْجِيَةِ

۸۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے میث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عروہ نے خبر دی کہ انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے آیت ”اور اگر تمہیں خوف ہو“

٨٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شَرَاهِبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَهْ أَنَّهُ سَأَلَ عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَإِنَّ خِفْتُمْ أَنْ تَقْطَعُوا

کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں تم انصاف نہیں کر سکو گے کہ متعلق سوال کیا۔
عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹے! اس آیت میں اس یتیم لڑکی کا حکم بیان ہوا
ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہوا ورنہ اس کا ولی اس کی خوبصورتی اور سامان
کی وجہ سے اس کی طرف متوجہ ہو اور اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو، لیکن
اس کے مہر میں کمی کرنے کا بھی ارادہ ہو، ایسے ولی کو اپنی زیر پرورش یتیم
لڑکی سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے، البتہ اس صورت میں انھیں
نکاح کی اجازت ہے۔ جب وہ ان کا مہر پورا ادا کرنے کے سلسلے میں
انصاف سے کام لیں آیت میں ایسے ولیوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنی زیر پرورش
یتیم لڑکی کے سوا کسی اور سے نکاح کریں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان
کیا کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بعد سوال کیا تو
اللہ تعالیٰ نے آیت ”وَلْيَسْتَفْتُواكُمُ فِي النِّسَاءِ“ سے ”وَتَرْغَبُونَ ان تَنْكِحُوهُنَّ“
تک نازل کی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا کہ یتیم لڑکیاں اگر
خوبصورت اور صاحب مال ہوں تو ان کے ولی بھی ان کے ساتھ نکاح میں
اور ان کے نسب میں رغبت رکھتے ہیں اور مہر پورا ادا کر کے۔ لیکن ان میں
حسن کمی ہو اور مال بھی نہ ہو تو پھر ان کی طرف رغبت نہیں ہوتی اور وہ انھیں
چھوڑ کر دوسری عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جس طرح یتیم لڑکیوں کے ولی انھیں اس وقت چھوڑ دیتے ہیں جبکہ ان کی
طرف کوئی میلان خاطر نہ ہو، اسی طرح انھیں اس کی بھی اجازت نہیں ہے کہ اگر ان کی طرف میلان خاطر ہو تو ان سے نکاح کر لیں، سو اس کے کہ وہ ان
یتیم لڑکیوں کے ساتھ انصاف کریں اور مہر کے سلسلے میں بھی ان کا پورا پورا حق انھیں دیں۔

۴۷۔ عورت کی نحوست سے پرہیز کے متعلق۔ اور اللہ تعالیٰ کا

ارشاد کہ ”بَلَا شَيْءَ بِمُحَارَبَةِ يَهُودِيٍّ يَهُودِيٍّ أَوْ نَحَارَبَةِ يَهُودِيٍّ يَهُودِيٍّ“

تمہارے دشمن ہیں۔“

۸۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان
کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے
صاحبزادے حمزہ اور سامان نے اعلان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نحوست عورت میں، گھر میں اور
گھوڑے میں ہو سکتی ہے۔

۸۴۔ ہم سے عبد بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زبیر
نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر بن محمد عسقلانی نے حدیث بیان کی
ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

فِي الْبَتَاخِي قَالَتْ يَا اَبْنَ اُحْنِي هَذِهِ الْيَتِيمَةُ
تَكُونُ فِي حَجَرٍ وَلَيْتَهَا فَيَرْعُبُ فِي حَجَرِهَا وَمَا لَهَا
وَيُرِيدُ اَنْ يُنْقِصَ صَدَاقَهَا فَتُهَوِّعُ عَنْ نِكَاحِهَا
اِلَّا اَنْ يُقْسِطَ فِي اَكْمَالِ الصَّدَاقِ وَ اَمْرُهَا
بِنِكَاحٍ مِنْ سِوَاهُنَّ قَالَتْ لَسْتُ اَسْتَفْتِي النَّاسَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُ ذَلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ
وَلْيَسْتَفْتُوْكَ فِي النِّسَاءِ اِلَى وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ
تَنْكِحُوْهُنَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَهُمْ اَنْ الْيَتِيْمَةُ اِذَا
كَانَتْ قَاتَ بَجَالٍ وَمَالٍ رَغْبُوْا فِي نِكَاحِهَا وَ
كَسِبَهَا فِي اَكْمَالِ الصَّدَاقِ وَاِذَا كَانَتْ مَرْغُوْبَةً
عَنْهَا فِي فَلَاحِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرْكُوْهَا وَاَخَذُوا
غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَيْسَ لَهُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهَا اِذَا
بَرَّغَبُوْنَ عَنْهَا فَكَيْسَ لَهُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهَا اِذَا
رَغِبُوْا اَنْهَا اِلَّا اَنْ يُقْسِطُوْا لَهَا مَا يُعْطُوْهَا حَقَّهَا
اَلَا فَنُفِي فِي الصَّدَاقِ :

بَابُ مَا يَنْتَفِي مِنْ شَوْمِ الْمَرْأَةِ وَ

تَوَلِيهِ تَعَالَى اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ

عَدُوٌّ اَتَكُمُ :

۸۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَ سَالِيَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّوْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَ
الْبَتَارِ وَالْفَرَسِ :

۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ
ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ
عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرُوا الشَّوْمَ عِنْدَ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے درخواست کا ذکر کیا گیا تو آنحضور نے فرمایا کہ اگر درخواست کسی چیز میں ہوتی، تو گھر، عورت اور گھوڑے میں ہوتی۔

۸۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابو حازم نے اور انھیں سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر درخواست کسی چیز میں ہوتی تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوتی۔

۸۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان تیمی نے بیان کیا، انھوں نے ابو عثمان نہدی سے سنا اور انھوں نے ابو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے مردوں کے لیے عورتوں کے فنز سے بڑھ کر نقصان دہ اند کوئی نکتہ نہیں چھوڑا۔

۴۸۔ آزاد عورت، غلام کے نکاح میں ہے

۸۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ربیعہ بن ابو عبد الرحمن نے، انھیں قاسم بن محمد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شریعت کے تین مسائل وابستہ ہیں، انھیں آزاد کیا اور پھر اقبیلہ دیا گیا رک اگر چاہیں تو اپنے شوہر سے جن کے نکاح میں وہ غلامی کے زمانہ میں تھیں، اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بریرہ رضی اللہ عنہا کے بارہ میں) کہ "ولا" آزاد کرنے والے کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔ اور حضور اکرم گھر میں داخل ہوئے تو ایک ہانڈی (گوشت کی) چولہے پر تھی۔ پھر آنحضور کے لیے روٹی اور گھر کا سالن لایا گیا۔ آنحضور نے اس پر دریافت فرمایا رچو لھے پر ہانڈی (گوشت کی) بھی تو میں نے دیکھی تھی۔ عرض کی گئی کہ وہ ہانڈی اس گوشت

کی تھی جو بریرہ کو صدقہ میں ملا تھا اور آنحضور صدقہ نہیں کھاتے حضور اکرم نے فرمایا وہ ان کے لیے صدقہ تھا اور اب ہمارے لیے بلیہ ہے۔

۴۹۔ چار سے زیادہ عورتیں نکاح میں نہیں رکھی جاسکتیں

بوجہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "ودودا و تینین اور چار چارہ اور علی بن حسین علیہما السلام نے فرمایا کہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ "ودودا تینین یا چار چارہ" اللہ تعالیٰ کے ارشاد

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَ الشَّوْمُ فِي شَيْءٍ فَيَا الدَّارَ وَالْمَرْأَةَ وَالْفَرَسَ ۚ

۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ كَانَ فِي شَيْءٍ فَيَا الدَّارَ وَالْمَرْأَةَ وَالْمُسْكِنَ ۚ

۸۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُرْمَانَ التَّمِيمِيَّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ ۚ

بابُ الْأُحْرَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ ۚ

۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سَنٍ عِنْتُكَ فَخُتِرَتْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَوْلَا لِمَنْ أَعْتَقْتُ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبُرْمَةٌ عَلَى النَّارِ فَقُرِئَتْ إِلَيْهِ خُبْرٌ قَادِمٌ مِنْ أَدَمَ الْبَيْتِ فَقَالَ كَمْ أَرَا الْبُرْمَةَ قُفِيلَ لَحْمٌ تُصَدَّقُ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلِي الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَذِهِ ۚ

بابُ لَا يَتَزَوَّجُ الْكَافِرُ مِنَ الْكَافِرَةِ ۚ

يَقُولُهُ تَعَالَى مَثْنً وَثُلُثٌ وَرُبْعٌ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَمْنَى مَثْنً أَوْ ثُلُثٌ أَوْ رُبْعٌ وَقَوْلُهُ جَلَّ

”اولی اجنتہ شئی وثلث وربع“ میں بھی ثنی اور ثلث اور ربع (دو اور تین) اور ہے۔

ذِکْرُهُ اَوْ لَوْ اَجْحَہْ مَثْنٰی وَثَلَاثَ وَرَبْعَ
تَعْنٰی مَثْنٰی اَوْ ثَلَاثَ اَوْ رُبَاعَ ۚ

۸۸۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبدہ نے خبر دی۔ انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے“ کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد یتیم بڑھک ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو۔ ولی سے اس کے مال کی وجہ سے شادی کرنا چاہیے لیکن اس کے حقوق کی ادائیگی اور حسن معاملت نہ کرنا چاہتا ہو اور نہ اس کے مال کے بارے میں انصاف کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیئے کہ اس کے سوا ان عورتوں سے شادی کرے جو اسے

۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ خَفْصَةَ أَلَّا تُنْسَبُوا فِي الْيَتِيمَةِ قَالِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَهُوَ وَلِيُّهَا فَيَتَرَدُّ وَجْهَهَا عَلَى مَا لَهَا وَيُسَبِّحُ مُعَبِّدًا وَلَا يَصُولُ فِي مَا لَهَا فَلْيَتَزَوَّجْ مَا كَابَ لَهُ مِنَ الْيَسَاءِ سِوَاهَا مَثْنٰی وَثَلَاثَ وَرُبَاعَ ۚ

پسند ہوں۔ در دو، تین یا چار سے

۵۰۔ ”اور تمہاری وہ عورتیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے“ اور رضاعت سے وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں۔

بَابُ وَأَمَّا تِلْكَ الَّتِي أَرْضَعَتْكُمْ
وَيَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ
النَّسَبِ ۚ

۸۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابوبکر نے، ان سے عمرہ بنت عبدالرحمن نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضور اکرم ان کے یہاں تشریف رکھتے تھے اور آپ نے سنا کہ کوئی صاحب ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں، بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ شخص آپ کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا میرا خیال ہے کہ یہ فلاں شخص ہے آپ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے ایک رضاعی چچا کا نام یا اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا فلاں جو آپ کے رضاعی چچا تھے۔ اگر زندہ ہوتے تو میرے یہاں آ جاسکتے تھے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ ہاں رضاعت ان تمام چیزوں کو حرام کر دیتی ہے جنہیں نسب حرام کرتا ہے۔

۸۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَآلُهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَلْعَبْ حَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانًا حَبِيبًا لَعَبْتُهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَى فَقَالَ لَعَبَ الرِّضَاعَةَ تَحْرِمُ مَا تَحْرِمُ الْوِلَادَةُ ۚ

۹۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے جابر بن ربیع نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ آنحضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے اور بشر بن عمر نے

۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُتَزَوَّجُ ابْنَةُ حَمْزَةَ قَالَ لَأَنْهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ وَقَالَ يُشْرِبُنِي عُمَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ قَوْلَهُ :

بیان کیا۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے تنادہ سے سنا اور انھوں نے اسی طرح جابر بن زید سے سنا :

۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَكِيمَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنُحِبُّ أُمَّ حَكِيمَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ أَوْ تَحِبُّينَ ذَلِكَ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُحَلِّبَةٍ وَاجِبٌ مَن شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكَ لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ يَا تَا مُحَمَّدٌ أَنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَوْلَا تَحَاكُمُ لَكُنَّ زَيْنَبِي فِي جَوْزِي مَا حَنَنْتُ لِي أَنَّهَا لَا بِنْتَ أُخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَآبَا سَلَمَةَ ثَوْبِيَّةٌ فَلَا تَعْرِضْنِ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَحْوَايَكُنَّ قَالَ عُرْوَةُ وَثَوْبِيَّةٌ مَوْلَاةٌ لَزَيْنٍ كَهَيْبٍ كَانَ أَبُو هَيْبٍ أَعْتَقَهَا فَارْضَعْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو هَيْبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرْحِيْبَةٍ قَالَ لَهُ مَاذَا لَقِيتِ قَالَ أَبُو هَيْبٍ لَمْ أَلْقَ بَعْدَ كَوْنِي عَمْرًا فِي سُفْيَتِ فِي هَذِهِ بَعَثَ قَتِيْلَ ثَوْبِيَّةَ :

۹۱۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی انھیں زینب بنت ابی سلمہ نے خبر دی اور انھیں ام المؤمنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے خبر دی کہ انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری بہن ابوسفیان کی لڑکی سے نکاح کر لیجیے۔ حضور اکرم نے فرمایا کیا تم اسے پسند کر دگی کہ تمہاری سوکن تمہاری بہن بنے، میں نے عرض کی، تمہا آپ کے نکاح میں تو میں اب بھی نہیں ہوں اور سب سے زیادہ عزیز مجھے وہ شخص ہے جو بھلائی میں میرے ساتھ میری بہن کو بھی شریک رکھے۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ میرے لیے یہ جائز نہیں ہے (یعنی دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا) میں نے عرض کی، سنا گیا ہے کہ آنحضور ابوسلمہ کی صاحبزادی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں؟ حضور اکرم نے فرمایا کیا تمہارا اشارہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لڑکی کی طرف ہے۔ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ اگر وہ میری پرورش میں نہ ہوتی جب بھی وہ میرے لیے حلال نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا تم لوگ میرے لیے اپنی لڑکیوں اور اپنی بہنوں کو مت پیش کیا کرو۔ عروہ نے بیان کیا کہ ثویبہ ابولہب کی کنیز تھی، ابولہب نے انھیں آزاد کر دیا تھا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا، ابولہب کی موت کے بعد اسے ایک رشتہ دار (عباس رضی اللہ عنہ) نے خواب میں دیکھا کہ برے حال میں ہے اور خواب میں ہی اس سے پوچھا کہ کیسی گزری؟ ابولہب نے کہا تم لوگوں سے جدا ہونے کے بعد میں نے کوئی خیر نہیں دیکھی صرف اس انگلی کے درویدہ سیراب کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ میں نے اس کے اشارہ سے ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا۔

بَابُ مَنْ قَالَ لَا رِضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ يَقُولُهُ تَعَالَى حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ آدَا أَنْ يُتِمَّ الرِّضَاعَةَ دِمَا يُحَرِّمُ مِنْ قَلِيلِ الرِّضَاعِ وَكَثِيرِهِ :

۵۱۔ جنھوں نے کہا کہ دو سال کے بعد رضاعت کا اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”دو پورے سال اس شخص کے لیے جو چاہتا ہو کہ رضاعت پوری کرے“ اور رضاعت کم ہو جب بھی حرمت ثابت ہوتی ہے اور زیادہ ہو جب بھی۔

۹۲۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے ان سے ان کے والد نے، ان سے مسروق نے ان سے

۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو ان کے یہاں ایک مرد بیٹھ ہوئے تھے، آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا اور ایسا محسوس ہوا کہ آپ نے اس بات کو پسند نہیں فرمایا اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یہ میرے (رضاعی) بھائی ہیں۔ حضور اکرم نے فرمایا اپنے بھائیوں کے معاملہ میں احتیاط سے کام لیا کرو کہ رخصت اس وقت ثابت ہوتی ہے جب دودھ ہی غذا ہو۔

۵۲۔ رضاعت کا تعلق شوہر سے :

۹۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے، انھیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابوالقیس کے بھائی اربعہ رضی اللہ عنہ نے ان کے یہاں اندرانے کی اجازت چاہی وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا تھے۔ واقعہ یہ کہ حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے انھیں اندرانے کی اجازت نہیں دی۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آنکھوں کو ان کے ساتھ اپنے طرز عمل کے

متعلق بتایا۔ آنکھوں نے مجھے حکم دیا کہ میں انھیں اندرانے کی اجازت دوں۔

۵۳۔ دودھ پلانے والی کی شہادت :

۹۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسمعیل بن ابی ہریم نے حدیث بیان کی، انھیں ابوب نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن ابی ملیک نے کہا کہ مجھ سے عبید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ ان سے متیبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے (عبد اللہ بن ابی ملیک نے) بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث عقبہ رضی اللہ عنہ نے بھی سنی ہے لیکن مجھے عبید کی حدیث زیادہ یاد ہے۔ عقبہ ابن حارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر ایک حبشی عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے فلانی بنت فلاں سے نکاح کیا ہے اس کے بعد ہمارے دل ایک عورت آئی اور مجھ سے کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ حالانکہ وہ جھوٹی ہے۔ آنکھوں نے اس پر چہرہ مبارک پھیر لیا۔ پھر میں آپ کے سامنے آیا اور عرض کی وہ عورت جھوٹی ہے۔ آنکھوں نے فرمایا اس (تمھاری بیوی) سے کیسے معاملہ بنے گا۔ جبکہ یہ (حبشیہ) دغوی کہتی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ اپنی بیوی کو اپنے سے الگ کر دو (حدیث کے راوی) اسماعیل نے اپنی شہادت اور بیچ کی انکلی سے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَأَنَّهُ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ سَكَتًا كَرِهَةً ذَلِكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ آخِي قَالَ أَنْظُرُونِ مِنْ إِخْوَانِكُنَّ فَإِنَّمَا الرِّمَاحَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ :

بَابُ ثَمَانٍ فِي الْفَعْلِ :

۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ أَخَا أَبِي الْقَيْسِ جَاءَهُ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ وَهُوَ عَمَلُهَا مِنَ الرِّمَاحَةِ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ فَأَبَيْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِأَلَّنِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَذِنَ لَهُ :

بَابُ ثَمَانٍ شَهَادَةُ الْمُرْضِعَةِ :

۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ إِسْهَاطِيمٍ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبِيدُ بْنُ أَبِي مُرَيْمٍ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ سَمْعَتَهُ مِنْ عُقْبَةَ لِكَيْتِي لِحَدِيثِ عَبِيدٍ أَحْضَطُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فَلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْ نِسَاءُ امْرَأَةٍ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ لِي إِيَّيْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا دِجِي كَذِبَةٌ فَأَعْرَضَ عَنْ فَاتَيْتُهُ مِنْ قَبْلِ دِجِيهِ قُلْتُ لَأَتَمَّهَا كَذِبَةٌ قَالَ كَيْفَ بَعَثَا وَقَدْ رَعِمْتَ أَمَّهَ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا دَعَا عَنْكَ وَأَشَارَ لِسُفْيَانَ بِصَبِيحَةِ التَّبَابِكَةِ وَالْوَسْطَى يَحْكِي أَيُّوبُ :

أَمْرًا لَهُ دِيرُودَى عَنْ يَحْيَى النُّكْدِي
عَنِ الشَّعْبِيِّ بَابِي جَعْفَرٍ فِيمَنْ يَلْعَبُ
بِالصُّبْحِيِّ إِنْ أَدْخَلَهُ فَلَا يَتَزَوَّجُ وَجَقَّ
أُمُّهُ وَيَحْبِي هَذَا غَيْرُ مَعْرُوفٍ لَمْ
يُنَا بَعْرَ عَلَيْهِ وَقَالَ عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ إِذَا زَنَى بِهَا لَمْ تُحْرَمْ عَلَيْهِ
إِمْرَأَتُهُ وَيُذَكَّرُ عَنْ أَبِي نَصْرَانَ ابْنِ
عَبَّاسٍ حَرَمَتْهُ ذَا بُو نَصْرَةَ هَذَا لَمْ
يُحْرَمْ يَسْمَعُهُ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ دِيرُودَى
عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ
وَالْحَسَنِ وَبَعْضُ أَهْلِ الْعِرَاقِ تَحْرِمُ
عَلَيْهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَحْرِمُ حَتَّى
يُكْرِمَ بِالْأَرْضِ يَعْنِي بِجَامِعٍ وَجَوَّزَهُ
ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَهَرُودَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَالَ
الزُّهْرِيُّ قَالَ عَلِيٌّ لَا تَحْرِمُ وَهَذَا
مَوْسَلٌ ۝

ایک رات اپنے نکاح میں جمع کیا تھا لیکن جابر بن عبد اللہ نے
اس صورت کو ناپسند فرمایا ہے۔ کیونکہ ایسی صورتوں میں قطع
صلہ رحمی کا اندیشہ ہے۔ گو یہ صورتیں حرام نہیں ہیں کیونکہ اللہ
تعالیٰ کا ارشاد ہے "اس کے (آیت میں مذکورہ محرمات کے)
سوا تمھارے لیے حلال کی گئی ہیں" مگر میں نے ابن عباس
رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی
کی بہن سے زنا کیا تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ اور
بجلی کندہ سے روایت ہے کہ شعبی اور ابو جعفر نے فرمایا کہ کوئی
شخص اگر کسی لڑکے کے ساتھ اغلام کر لے تو اس کی ماں سے
ہرگز نکاح نہ کرے۔ یہ بجلی (روایت کے راوی) غیر معروف
(بحیثیت عدالت) ہیں اور ان کی روایت کی کوئی روایت مصاب
بھی نہیں کرتی، اور مکرمر، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے
بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کی ماں سے زنا کر لیا تو
اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوتی لیکن ابو نصر کے واسطے سے
بیان کیا جاتا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایسی صورت
میں بیوی کو اس شخص پر حرام قرار دیا تھا۔ ان ابو نصر کا ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے سماع غیر معروف ہے۔ اور عمران بن حصین، جابر بن زید، حسن بصری اور بعض اہل عراق سے مروی ہے کہ ان حضرات نے
فرمایا کہ (مذکورہ بالا صورت میں یعنی جب کسی شخص نے اپنی بیوی کی ماں سے زنا کر لیا تو اس کی بیوی کا نکاح) اس پر حرام ہو جاتا ہے۔ اور
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسے شخص کی بیوی اس پر اس وقت تک حرام نہیں ہوگی۔ جب تک وہ اس کی ماں سے واقعی ہم بستری
نہ کرے۔ ابن مسیب، عروہ اور زہری نے (صورت مذکورہ میں) اپنی بیوی کے ساتھ تعلق باقی رکھنے کو جائز قرار دیا ہے۔ زہری نے بیان
کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی بیوی کا اس کے ساتھ رہنا حرام نہیں ہوگا۔ یہ حدیث مرسل ہے ۝

بَابُ ذَرَبَاتِ بَنِيكَمُ الَّتِي فِي حُجُورِكُمْ
مِنْ نِسَائِكُمُ الَّتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ الدُّخُولُ وَالْمَسِيَسُ وَ
النِّسَاءُ هُوَ الْجِمَاعُ وَنَسَاءُ بَنَاتٍ
وَأَكْبَاهَا مِنْ بَنَاتِهِ فِي التَّحْرِيمِ يَقُولُ
الَّتِي مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ دَسَلَهُ لَمْ حَبِيبَةً
لَا تُعْرِضَنَّ عَلَى بَنَاتِكَ وَكَذَلِكَ
حَلَالٌ وَلَكِنَّ الْبَنَاتِ مَنْ حَلَالٌ

۵۵۔ اور تمھاری بیویوں کی بیٹیاں جو تمھاری پردش میں رہی
ہیں اور جو تمھاری ان بیویوں سے ہوں جن سے تم نے محبت
کی ہے "ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "دخول، مسیس،
اور نساء" سے مراد جماع ہے اور جنھوں نے کہا ہے کہ بیوی
کے لڑکے کی لڑکیاں بھی حرام ہونے میں شوہر کے لڑکیوں کی
طرح ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام حبیبہ رضی اللہ
عنها سے فرمایا تھا کہ تم لوگ میرے لیے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کی
نہ پیش کرو۔ اسی طرح پوتوں کی بیویاں بیٹیوں کی بیویوں کی طرح

الْأَبْنَاءُ وَهَلْ تَسْتَوِي الرِّبَاةُ وَإِنْ لَمْ
يَكُنْ فِي حَجَرِهِ دَرَقَمٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِيبَةٌ لَهَا إِلَى مَنْ يَكْفُلُهَا
وَسَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ
ابْنَتِهِ ابْنًا ۝

۹۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ
قَالَ فَاِنْعَلْ مَاذَا أَكُلْتَ تَنْكِحُ قَالَ أَحْبَبْتَنِي قُلْتُ
لَسْتُ لَكَ بِمُحَلِّبَةٍ وَآحَبْتُ مَنْ شَرِكَنِي نِكَاحُ أَخِي
قَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قُلْتُ بَلَّغْنِي أَتَاكَ تَخْطُبُ
قَالَ ابْنَتُهُ أُمُّ سَلَمَةَ قُلْتُ لَعَمْرُكَ قَالَ كَذَبْتُ
رَبِيبَتِي مَا حَدَّثْتُ لِي أَرْضَعْتَنِي وَأَبَاهَا تَوْبِيخُهُ فَلَا
تَعْرِضْنِ عَلَيَّ بَنَاتِي كُنَّ وَلَا أَخَوَاتِي كُنَّ وَقَالَ
الْكَبَيْثُ حَدَّثَنَا هَشَامٌ ذُرَّةُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ ۝

ہیں۔ اور کیا ایسی لڑکیوں کو بھی ”رہیبہ“ کہا جاسکتا ہے جو
اپنی ماں کے شوہر کی پرورش میں نہ ہو؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنی ایک رہیبہ (زینب بنت ام سلمہ) کو نکاحات کے لیے
ایک صاحب کے حوالہ کیا تھا اور حضور اکرم نے اپنے نواسے
(حسن بن علی رضی اللہ عنہا) کو بیٹا کہا تھا۔

۹۵۔ ہم سے حمید نے بیان کیا ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے
ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے زینب
رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے
عرض کی یا رسول اللہ! ابو سفیان کی صاحبزادی کی طرف آپ کا کچھ میلان
ہے؛ حضور اکرم نے فرمایا پھر میں اس کے ساتھ کیا کروں گا۔ میں نے عرض
کی کہ اس سے آپ نکاح کر لیں۔ حضور اکرم نے فرمایا کیا تم سے پسند
کر دوں گا؟ میں نے عرض کی میں کوئی تنہا قوموں نہیں (دیکھ میری دوسری
سوکھیں ہیں ہی) اور میں اپنی بہن کے لیے یہ پسند کرتی ہوں کہ وہ بھی میرے
ساتھ آپ کے تعلق میں شریک ہو جائے۔ اس پر آنحضور نے فرمایا کہ وہ
میرے لیے حلال نہیں ہیں (کیونکہ دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں نہیں رکھا
جاسکتا) میں نے عرض کی کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ آنحضور نے فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لڑکی کے پاس؟
میں نے عرض کی کہ جی ہاں آنحضور نے فرمایا۔ اگر وہ میری رہیبہ (بہوی کے سابق شوہر سے لڑکی) نہ ہوتی جب بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی۔ مجھے
اور اس کے والد کو تو بہرے دو دھ پلا یا تھا۔ تم لوگ میرے لیے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو۔ اور لیث نے بیان کیا ان سے ہشام
نے حدیث بیان کی کہ ان (ام سلمہ کی صاحبزادی) کا نام ورہ بنت ابی سلمہ تھا ۝

۵۶۔ (اور تم پر حرام ہے کہ) ”تم دو بہنوں کو ایک ساتھ (نکاح میں)
جمع کرو۔ سو اس کے جو گزر چکا“ (ذکر وہ مضاف ہے)

۹۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انھیں
عروہ بن زبیر نے خبری اور انھیں زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے
خبری کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ!
میری بہن (عروہ) بنت ابی سفیان سے آپ سے نکاح کر لیں۔ آنحضور نے
فرمایا اور تمہیں بھی پسند ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں کوئی میں تنہا تو ہوں
نہیں۔ اور میری خواہش ہے کہ آپ کی بھلائی میں میرے ساتھ میری بہن بھی
شریک ہو جائے۔ آنحضور نے فرمایا کہ یہ میرے لیے حلال نہیں ہے میں نے

بَاب ۵۶ دَانَ تَجْمَعُونَ بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ
إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۝

۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْكَبَيْثُ
عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ
أَخْبَرَتْ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ
أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
أُخِي بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ وَتُحِبِّينِ قُلْتُ لَعَمْرُ
لَسْتُ بِمُحَلِّبَةٍ وَآحَبْتُ مَنْ شَرِكَنِي فِي خَيْرٍ
أُخِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكَ
لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّ لَنَا لَتَحَدَّثُ

عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ گواہ ہے اس طرح کی باتیں سننے میں آتی ہیں کہ آپ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی عاجزادی درہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے دیانت فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ٹوکی سے! میں نے عرض کی کہ جی ہاں! فرمایا اللہ گواہ ہے۔ اگر وہ میری پرورش میں نہ ہوتی جب بھی میرے لیے حلال نہیں تھی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی ٹوکی ہے۔ مجھے

اور ابو سلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا، تم لوگ میرے لیے اپنی ٹوکوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو؟

۵۷۔ پھوپھی کے نکاح میں ہوتے ہوئے کسی عورت سے

نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

۹۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں عامر نے خبر دی انھیں شعبی نے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایسی عورت سے نکاح کرنے سے منع کیا تھا جس کی پھوپھی یا خالہ اس کے نکاح میں ہو۔ اور داؤد اور ابن عون نے شعبی کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے؟

۹۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابوالترناد نے، انھیں اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع نہ کیا جائے۔

۹۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی انھیں زہری نے کہا کہ مجھے قیس بن ذریب نے حدیث بیان کی اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے کہ کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع کیا جائے (زہری نے کہا کہ) ہم سمجھتے ہیں کہ عورت کے باپ کی خالہ بھی حرام ہونے میں، اسی وجہ سے ہے کیونکہ عروہ نے مجھ سے حدیث بیان کی ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رضاعت سے بھی ان تمام رشتوں کو حرام کہ جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں؟

۵۸۔ نکاح شغارہ

۱۰۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ

آتاکَ مُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ؟ فَقُلْتُ لَعَنَ قَالَ قَدْ لَعَنَ كَذَبْتُمْ تَكُنْ فِي حَجْرِي مَا حَدَّثْتُ لِي لَهَا لَا بِنْتَ أَخِي مِنَ الرَّمَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثَوْبِيَّةٌ فَلَا تَعْرِضْنِ عَلَيَّ بَنَاتِيكَ وَلَا أَخَوَاتِيكَ؟

اور ابو سلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا، تم لوگ میرے لیے اپنی ٹوکوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو؟

باب لَا تَنْكِحُ الْمَرْأَةَ عَلَى

حَمَتِهَا؟

۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَامِرٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا وَقَالَ دَاوُدُ وَابْنُ عُيَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؟

۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا؟

۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ ابْنُ دُؤَيْبٍ أَنَّ سَمْعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا - فَزَيَّ حَالَةَ ابْنِهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ لِأَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هَرَمُوا مِنَ الرَّمَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ؟

بابُ الشَّغَارَةِ؟

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَامِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

مَنْ لَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَارِ وَالشَّعَارِ أَنْ يُزَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوَّجَهُ الزَّانُو ابْنَتَهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا مَدَائِيْ.

باب ۱۰۱۔ حَلُّ لِسْرَاةٍ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِأَحَدٍ.

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا ابْنُ قُضَيْبٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ حَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ مِنَ الْأَنْصَارِيِّينَ وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَمَا تَسْتَنْجِي الْمَرْأَةَ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ فَلَمَّا نَزَلَتْ تَرْجِي مَنْ تَفَاءَلُ مِنْهُنَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَى رَمَكَ إِلَّا لِيَسَارِعَ فِي هَذَاكَ رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْمَوْدُبِيُّ وَحُمَيْدُ بْنُ بَشِيرٍ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ بِزَيْدٍ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ.

باب ۱۰۲۔ نِكَاحُ الْمُحْرِمِ.

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ أَخْبَرَنَا عُمَرُو حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَبْنَانَا ابْنُ عَبَّاسٍ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَهْوً مُحْرَمًا.

باب ۱۰۳۔ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ أَخْرَجَاهُ.

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ وَأَخُوهُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَإِبْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتَعَةِ وَعَنِ الْمُحْرَمِ الْأَهْلِيِّ زَمَنَ حَبِيرٍ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے "نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔ شغار یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی لڑکی کا نکاح اس شرط کے ساتھ کرے کہ دوسرا شخص اس سے اپنی لڑکی کا نکاح کر دے گا اور دونوں کے درمیان مہر کا بھی کوئی معاملہ نہ ہو ۵۹۔ کیا کوئی عورت کسی کے لیے اپنے آپ کو ہبہ کر سکتی ہے؟

۱۰۱۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ حوالت حکیم رضی اللہ عنہا ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کیا تھا۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ایک عورت اپنے آپ کو کسی مرد کے لیے ہبہ کرتے شرعاً نہیں۔ پھر جب آیت "ترجی من تشاء منہن" نازل ہوئی تو میں نے کہا یا رسول اللہ! میں تو دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی رضا کے معاملے میں جلدی کرتا ہے۔ اس کی روایت ابو سعید مودب اور محمد بن بشر اور عبدہ نے ہشام سے کی، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ بعض نے اپنی روایت میں دوسرے کی روایت کے مقابلہ میں اضافہ کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۱۰۲۔ حالت احرام میں نکاح۔

۱۰۲۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی انہیں ابن عیینہ نے خبر دی، انہیں عمرو نے خبر دی اور ان سے جابر بن زید نے حدیث بیان کی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور اس وقت آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۱۰۳۔ آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح متعہ سے منع کر دیا تھا۔

۱۰۳۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے زہری سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے حسن ابن محمد بن علی اطلال کے بھائی عبد اللہ نے اپنے والد (محمد بن الحنفیہ) کے واسطے سے خبر دی کہ علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ اور بیاہ تو گھر کے گوشہ سے جنگ خیبر کے زمانہ میں منع فرمایا تھا؟

۴۰-۱۔ ہم سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حزمہ کے بیان کیا، کہ انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سے عورتوں کے ساتھ نکاح متہ کرنے کے متعلق سوال کیا گیا تھا تو آپ نے اس کی اجازت دی پھر آپ کے ایک مولیٰ نے آپ سے پوچھا کہ اس کی اجازت سخت مجبوری یا عورتوں کی کمی یا اسی جیسی صورتوں میں ہر گز تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں !۔

۵۰-۱۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے بیان کیا، ان سے حسن بن محمد نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ اور سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم ایک لشکر میں تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہیں متہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے اس لیے تم نکاح متہ کر سکتے ہو اور ابن ابی ذئب نے بیان کیا کہ مجھ سے ایاس بن سلمہ بن الاکوع نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مرد اور عورت متفق ہو جائیں (ایک ساتھ رہنے پر) اور کوئی مدت متعین نہ کریں تو اسے تین دن تک ساتھ رہنے پر عمل کیا جائے گا۔ پھر اگر وہ تین دن سے زیادہ اس اتفاق کو رکھنا چاہیں یا ختم کرنا چاہیں، تو انھیں اس کی اجازت ہے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں یہ حکم صرف ہمارے (صحابہ) ہی کے لیے تھا یا تمام لوگوں کے لیے ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کہتے ہیں کہ اس کا حکم علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کر دیا کہ یہ مرسوم ہو چکا ہے :

۶۲- عورت کا اپنے آپ کو کسی صالح مرد کے لیے پیش کرنا :

۶۰-۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مرحوم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ثابت بنانی سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں انس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور ان کے پاس ان کی صاحبزادی بھی تھیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے آپ کو انھوں کے لیے پیش کرنے کی غرض سے حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ اس پر انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بولیں کہ: کیسی بے حیا عورت تھی، ہائے

۴۰-۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَزْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سَأَلَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَقَالَ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ لَنَا ذَلِكَ فِي الْحَالِ الشَّدِيدِ وَفِي النِّسَاءِ بَلَّةٌ أَدْ نَحْنُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ عَوْرَتُونَ كَمِي يَا اِسى جیسی صورتوں میں ہر گز تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں !۔

۵۰-۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا سَفِيَانٌ قَالَ عَمْرُو عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَا كُنَّا فِي جَيْشٍ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا مَا تَسْتَمْتِعُونَ قَالَ ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ حَدَّثَنِي إِيَّاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ تَوَافَقَا فَعِشْرَةً مَا بَيْنَهُمَا ثَلَاثَ لَيَالٍ فَإِنْ أَحَبَّا أَنْ يَتَزَايِدَا أَدْبَتَا بَيْنَهُمَا نَسَارًا مِمَّا أَدْرَجَ أَشْيُهُمَا كَانَ لَنَا خَامِسُهُ أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَ بَيَّنَّهُ عَلِيُّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسْرُوحٌ :

بَابُ عَرَضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ

الصَّالِحِ :

۶۰-۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتَ الْبُنَانِي قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِيهِ عِنْدَهُ ابْنَةُ لَهُ قَالَ أَتَى جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَاكَ فِي حَاجَةٍ فَقَالَتْ بِنْتُ أَبِي مَا أَقَلَّ حَيَاةَهَا وَ سَوَاتَاةُ وَ سَوَاتَاةُ قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكَ رَغِبْتُ فِي النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعَرَصَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهَا؛

بلے شرعی! لمئے بے شرعی! انس رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا وہ تم سے بہتر تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف انھیں توجہ تھی اس لیے انھوں نے اپنے آپ کو آنحضور کے لیے پیش کیا۔

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَتَاتٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ مِرْعَنَ سَهْلٍ أَنَّ امْرَأَةً عَرَصَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَدَّ جَنِيهَا فَقَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالِ أَذْهَبُ فَإِلَيْكَ دَلُوا خَائِمًا مِنْ حَيِّدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَائِمًا مِنْ حَيِّدٍ قَالَتْ لَكِنْ هَذَا لَأَرَايَ دَلَّهَا يَنْصُفُهَا قَالَ سَهْلٌ وَمَا لَهُ رِذَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَصْنَعُ يَا نَارِكُ إِنْ لَيْسَتْ لَهُ كُفْرٌ عَلَيْهَا وَمِنْهُ شَيْءٌ دَرَكٌ لَيْسَتْ لَهُ كُفْرٌ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا كَانَ جُلُوسُهُ قَامَ فَرَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَاةٌ أَوْدَعِي لَكَ فَقَالَ لَكَ مَا ذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ مَعِيَ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا لِسُورَةٍ يُعَادُّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ كُنْتَ كَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟

۱۰۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے، کہ ایک خاتون نے اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیش کیا۔ پھر ایک صاحب نے آنحضور سے کہا کہ یا رسول اللہ! ایک نکاح مجھ سے کر دیجیے، آنحضور نے دیانت فرمایا تمھارے پاس (مہر) کسے لیے، کیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں، آنحضور نے فرمایا کہ جاؤ اور تلاش کرو، خواہ لمبے کی ایک انگوٹھی ہی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آ گئے۔ اور عرض کی اللہ گواہ ہے میں نے کوئی چیز نہیں پائی مجھے لمبے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ البتہ یہ میرا ہمد میرے پاس ہے اس کا آدھا انھیں دے دیجیے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی (کڑنے کی جگہ اور منہ کے لیے) نہیں تھی۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ یہ تمھارے اس ہمد کا کیا کرے گی، اگر یہ اسے پس لے گی تو تمھارے لیے اس میں سے کچھ باقی نہیں بچے گا اور اگر تم پہنو گے تو اس کے لیے کچھ نہیں بچے گا پھر وہ صاحب بیٹھ گئے، دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد اٹھے (اور جانے لگے) تو آنحضور نے انھیں دیکھا اور بلایا، یا انھیں بلایا گیا درود کی کمان الفاظ میں شک تھا) پھر آپ نے ان سے پوچھا کہ تمھارے پاس قرآن کتنا محفوظ ہے انھوں نے عرض کی کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں۔ چند سورتیں انھوں نے گنائیں، آنحضور نے فرمایا کہ تم نے تمھارے نکاح میں انھیں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمھیں یاد ہے۔

باب ۶۳ عَرَمَنِ الْإِنْسَانِ ابْنَتَهُ أَوْ اخْتَتَهُ

عَلَى أَهْلِ الْخَيْرِ

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَسْمَاءَ سَمِعَتْ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ بْنِ عُمَرَ يَحْكُمُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ جُنَيْنٌ تَأْتِمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ حُنَيْنِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنَ الْمُصَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَوَّعَ بِالْمَدِينَةِ

۶۳۔ کسی انسان کا اپنی بیٹی یا بہن کو اہل خیر کے لیے پیش کرنا

۱۰۸۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم ابن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کيسان نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی، انھوں نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق سنا کہ جب آپ کی صاحبزادی حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا (اپنے شوہر) خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے بیوہ ہو گئیں اور خنیس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور آپ کی وفات مدینہ

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ
فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِيَّ أَمْرِي
فَلَمَّ شُئْتُ لِيَايَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ قَدْ بَدَأَ لِي أَنْ لَا
أَتَزَوَّجَ بِنُورِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ
فَقُلْتُ إِنَّ شَيْئًا زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتُ هَمْرٍ
فَعَمَّتْ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَى شَيْئٍ وَكُنْتُ أَوْجَدَ
عَلَيْهِ مَنِّي عَلَى عُثْمَانَ فَلَمَّ شُئْتُ لِيَايَ ثُمَّ خَطَبَهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهَا إِيَّاهُ
فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّتْ وَجَدْتُ عَلَى جَبِّهِ
عَرَضْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ
عُمَرُ قُلْتُ لَعَلَّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْفَعْنِي أَنْ
أَرْجِعْ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتُ عَلَى إِلَّا رَأَيْتُ كُنْتُ
عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لَوْ فُتِّي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا ۝

منورہ میں ہوئی تھی۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عثمان بن
عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ کے لیے حفصہ رضی اللہ عنہا کو
پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ میں اس معاملہ میں غور کروں گا۔ میں نے کچھ
دنوں تک انتظار کیا پھر مجھ سے انھوں نے ملاقات کی اور کہا کہ میں اس
فیصلہ پر پہنچا ہوں کہ آج کل نکاح نہ کروں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ پھر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا کہ اگر آپ پسند کریں تو
میں آپ کی شادی حفصہ سے کروں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ اور
مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ ان کے اس طرز عمل پر مجھے عثمان رضی اللہ عنہ
کے معاملہ سے بھی زیادہ رنج ہوا، کچھ دنوں تک میں خاموش رہا۔ پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حفصہؓ سے نکاح کا پیغام بھیجا اور میں نے آنحضرتؐ
سے اس کی شادی کر دی۔ اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور
کہا کہ جب تم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا معاملہ میرے سامنے پیش کیا تھا تو
اس پر میرے طرز عمل سے تمہیں تکلیف ہوئی ہوگی کہ میں نے تمہیں اس کا
کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ ہوئی
تھی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے جو کچھ میرے سامنے رکھا تھا
اس کا جواب میں نے صرف اس لیے نہیں دیا تھا کہ میرے علم میں تھا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا ہے اور میں حضور اکرم کے راز کو افشاء نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اگر آنحضرتؐ چھوڑ دیتے
تو میں حفصہؓ کو قبول کر لیتا ۝

۱۰۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی
ان سے یزید بن ابی حنیبلہ نے، ان سے عروک بن مالک نے اور انھیں
زیب بنت ابی سلمہ نے خبر دی کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں معلوم ہوا ہے کہ آنحضرتؐ درہ بنت ابی سلمہ
سے نکاح کرنے والے ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کیا میں اس سے اس کے
باوجود نکاح کر سکتا ہوں کہ ام سلمہ میرے نکاح میں پہلے ہی سے ہیں اور اگر
میں ام سلمہ سے نکاح نہ کیے ہوتا جب بھی وہ میرے لیے حلال نہیں تھی
اس کے والد ابوسلمہ رضی اللہ عنہ میرے رضاعی بھائی ہیں۔

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ
ابْنِ أَبِي حَنِيبَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ زَيْنَبَ
ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ
يَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ تَخَدَّ شَنَا
أَتَيْتُكَ نَارِيحَ حُدَّةٍ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلِي أُمَّ سَلَمَةَ كَوُ
لَهَا نَزَحٌ أُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِي لِأَنَّ أَبَا هَا
أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ ۝

۱۱۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (اور تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں
کہ تم ان (زینب عدت) عورتوں کے پیغام نکاح کے بارے
میں کوئی بات اشارہ کہو یا یہ ارادہ) اپنے دلوں میں ہی

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خُطْبَةِ
النِّسَاءِ أَدَّأَلْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِيمَ

پرشیدہ رکھو، اللہ کو تو علم ہے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد "غفور
علیم" تک۔ "اکنتم" بمعنی اضرتم ہے۔ ہر وہ چیز جس کی
حفاظت کرو اور چھپاؤ وہ "مکنون" کہلاتی ہے۔

۱۱۰۔ مجھ سے طلق نے بیان کیا، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے
منصور نے، ان سے مجاہد نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "فیما
عرضتم" کی تفسیر میں فرمایا کہ کوئی شخص کسی ایسی عورت سے جو عدت میں ہو،
کہے کہ میرا ارادہ نکاح کا ہے اور میری خواہش ہے کہ مجھے کوئی صلح عودت
میسر آجائے اور قاسم نے فرمایا کہ (تقریبن یہ ہے کہ) وعدہ عودت سے
کہے کہ تم میری نظریں خریف ہو اور میرا میلان تمہاری طرف ہے اور اللہ
تمہیں بھلائی پہنچائے گا یا اس طرح کے جملے۔ عطاء نے فرمایا کہ تقریبن د
کتنا یہ سے کہے صاف صاف کہے (مثلاً) کہے کہ مجھے منوریت ہے۔
اور تمہیں بشارت ہو اور تم اللہ کے فضل سے کھری ہو اور عورت اس کے
جواب میں کہے کہ تمہاری بات میں نے سنی ہے (بہر احمہ کوئی وعدہ
نکرے۔ ایسی عورت کا دلی بھی اس کے علم کے بغیر کوئی وعدہ نہ کرے اور
اگر عورت نے زنا عدت میں کسی مرد سے نکاح کا وعدہ کر لیا اور پھر بعد
میں اس سے نکاح کیا تو دونوں میں تفریق نہیں کرائی جائے گی (بلکہ نکاح صحیح ہوگا، حسن نے فرمایا کہ "فلا تواعدہن من اسے مراد زنا ہے۔ ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ "الکتاب اجلہ" سے مراد عدت کا پورا ہونا ہے۔

۶۵۔ شادی سے پہلے عورت کو
دیکھنا +

۱۱۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حامد بن زید نے حدیث
بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ (نکاح سے پہلے) میں نے تمہیں خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ
دجبریل علیہ السلام، رشیم کے ایک کڑے میں تمہیں لیے آیا اور مجھ سے کہا
کہ یہ تمہاری بیوی ہے۔ میں نے اس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو تم
تمہیں۔ میں نے کہا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے خود ہی
پورا کرے گا۔

۱۱۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان
کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک

اللہ الْآيَةِ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ حَلِيمٌ
اَكُنْتُمْ اَصْحَابَكُمْ وَكُلُّ شَيْءٍ مِّنْهُ
دَاخِرٌ مِّنْهُ فَهُوَ مَكْنُونٌ

۱۱۰۔ وَقَالَ لِي طَلْقٌ حَدَّثَنَا تَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ
عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيمَا عَزَّ مِنْهُمْ يَقُولُ
إِنِّي أُرِيدُ التَّزْوِيجَ وَلَوْ رَدَّدْتُ أَتَيْتُ تَيْسَرَ لِي
أَمْرًا مَّا حَيْثُ دَقَّ الْقَيْدُ يَقُولُ إِنْ تَرَكَ عَلَى كَرِيحَةٍ
فَرَأَيْتُ نِيكَ أَرَاغِبٌ وَإِنَّ اللَّهَ لَسَائِقٌ إِلَيْكَ خَيْرًا
أَوْ تَحْزَنُ لَكَ وَقَالَ عَطَاءٌ يُعْرَمُ وَلَا يَبُوحُ يَقُولُ
إِنَّ لِي حَاجَةً وَأَبْشِرْ وَأَنْتَ بِحَمْدِ اللَّهِ نَافِقَةٌ وَ
تَقُولُ هِيَ قَدْ أَسْمَعُ مَا تَقُولُ وَلَا تَعِدُ شَيْئًا وَلَا
يُؤَاعِدُ وَلَيْسَ بِهَا بَعِيرٌ عَلَيْهَا وَإِنْ قَاعَدَتْ رَجُلًا
فِي عِدَّتِهَا فَتَرَ لَكَ حَاجَتَهَا بَعْدَ لَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا
وَقَالَ الْحَسَنُ وَلَا تَوَاعِدُ ذَهْنَ مِرًّا أَلَّا تَدِينَا كَر

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْكِتَابُ أَجَلُهُ تَقْضَى الْوَدْعَةُ
مِنْ اس سے نکاح کیا تو دونوں میں تفریق نہیں کرائی جائے گی (بلکہ نکاح صحیح ہوگا، حسن نے فرمایا کہ "فلا تواعدہن من اسے مراد زنا ہے۔ ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ "الکتاب اجلہ" سے مراد عدت کا پورا ہونا ہے۔

يَادِبُ السَّطْرِ إِلَى الْمِرْآةِ قَبْلَ
التَّزْوِيجِ +

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْيُكَ فِي الْمَنَامِ
يُبْعِي إِلَيْكَ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَزِيرٍ فَقَالَ لِي
هَذِهِ أَمْرُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ دُبُحِكَ الثُّوبَ
فَوَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ إِنَّ نِيكَ هَذَا مِنْ عِنْدِ
اللَّهِ يُمِصُّهُ

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا تَنْتِيَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ
أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَمْرًا جَاءَتْ

خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو مہر کرنے آئی ہوں۔ حضور اکرمؐ نے ان کی طرف دیکھا اور نظر اٹھا کر دیکھا پھر نظر نیچے کر لی اور سر کو جھکا لیا۔ جب خاتون نے دیکھا کہ حضور اکرمؐ نے ان کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو بیٹھ گئیں۔ اس کے بعد آنحضورؐ کے صحابہ میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! اللہ گواہ ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اپنے گھر جاؤ اور دیکھو شاید کوئی چیز مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! میں نے کوئی چیز نہیں پائی۔ آنحضورؐ نے فرمایا اور دیکھ لو، اگر ایک سوہے کی انگوٹھی بھی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے سوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ البتہ یہ میرا تہمد ہے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی نہیں تھی ان صحابی نے کہا کہ ان خاتون کو اس تہمد میں سے آدھا عنایت فرما دیجیے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا یہ تمہارے تہمد کا کیا کرے گی، اگر تم اسے پہن گے تو اس کے لیے اس میں سے کچھ باقی نہیں رہے گا اور اگر یہ پہن لے گی تو تمہارے لیے کچھ باقی نہ رہے گا۔ اس کے بعد وہ صاحب بیٹھ گئے اور دیکھ بیٹھے رہے۔ پھر کھڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں واپس جاتے ہوئے دیکھا اور انہیں بلانے کے لیے فرمایا، انہیں بلایا گیا۔ جب وہ آئے تو آنحضورؐ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس قرآن مجید کتنا ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں۔ انہوں نے ان سورتوں کو گنا یا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کیا تم ان سورتوں کو زبانی پڑھ لیتے ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آنحضورؐ نے پھر فرمایا کہ جاؤ میں نے اس خاتون کو تمہارے نکاح میں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمہارے پاس ہے۔

۶۶۔ جن حضرات نے کہا کہ عورت کا نکاح ملے بغیر صحیح نہیں۔

بوجہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ”پس انہیں روکے مت رہو“ اس آیت میں بیاہی اور کنواری دونوں طرح کی عورتیں داخل ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”اور عورتوں کا نکاح مشرکین سے مت کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں“ اور ارشاد ہے کہ ”اور اپنے میں سے

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِدْتُ لِأَهْبَ لَكَ تَسْبِيحًا فَنَظَرْتُ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَاطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ الْمَرْأَةُ لَمْ يَبْقَ فِيهَا شَيْءٌ جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَدَرِّجْنِيهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَذْهَبَ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ يَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ انْظُرْ دَكْوًا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا أَرَارِي قَالَ سَهْلٌ تَالَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِأَرَارِكَ إِنْ كُنْتَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَكَنْتَ كُنْتَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ فَجَلَسَ ثُمَّ قَامَ فَرَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوْتِرًا فَأَمَرَ بِهِ خَدَّجِي فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مِثْرَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا عَدَدُهَا قَالَ أَتَقْرَأُوهَا عَنْ طَهْرٍ قُلَيْدِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ مَلَكَتْكُمْهَا بِمَا مَلَكَتْ مِنَ الْقُرْآنِ

باب مَنْ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ

يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فَلَا تَعْزِلُوهُنَّ مَدَّخَلٍ بَيْنَهُمُ النِّقَابِ وَكَذَلِكَ أَيْبُرُ وَقَالَ وَلَا تُنْكِحُوا النَّسْرَةَ حَتَّى يُوْمِنُوا وَقَالَ وَانْكِحُوا الْأَيَّالِي مِنْكُمْ

لائٹوں اور میاؤں کا نکاح کراؤ۔

۱۱۳۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے امین وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عتبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ابن شہاب نے ان سے، کہا کہ مجھے عہدہ بن زبیر نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ زمانہ جاہلیت میں نکاح چار طرح ہوتے تھے۔ ایک صورت تو یہی تھی جیسے آج کل لوگ کرتے ہیں، ایک شخص دوسرے شخص کے پاس اس کی زیر پرورش لڑکی یا اس کی بیٹی کے نکاح کا پیغام بھیجتا اور اس کا ہر دے کر اس سے نکاح کرتا، دوسرا نکاح یہ تھا کہ کوئی شوہر اپنی بیوی سے جب وہ حیض سے پاک ہو جاتی تو کہتا کہ فلاں شخص کے پاس (جو اشراف میں سے ہوتا) جلی جاؤ اور اس سے صحبت رکھو۔ اس مدت میں شوہر اس سے جدا رہتا اور اسے چھو تا بھی نہیں۔ پھر جب دوسرے مرد سے اس کا محل ظاہر ہو جاتا جس سے وہ ماضی طور پر صحبت کرتی رہتی تو محل کے ظاہر ہونے کے بعد اس کا شوہر اگر چاہتا تو اس سے صحبت کرتا، ایسا اس لیے کرتے تھے تاکہ ان کا لڑکا اچھی نسل سے پیدا ہو یہ نکاح ”نکاح استبصار“ کہلاتا تھا۔ نکاح کی ایک قسم یہ بھی کہ چند افراد جن کی تعداد دس سے کم ہوتی کسی ایک عورت کے پاس آنا جانا رکھتے اور اس سے صحبت رکھتے پھر جب وہ عورت حاملہ ہوتی اور بچہ جنمی، تو وضع محل پر چند دن گزرنے کے بعد اپنے تمام آشناؤں کو بلا لاتی۔ اس موقع پر ان میں سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا تھا، سب اس کے پاس جمع ہوتے اور وہ ان سے کہتی کہ جو تمہارا حاملہ تھا وہ تمہیں معلوم ہے اور اب میں نے بچہ جنا ہے، اے فلاں! یہ بچہ تمہارا ہے۔ وہ جن کا چاہتی نام لے دیتی اور اس کا لڑکا اسی کا سمجھا جاتا۔ وہ شخص اس سے انکار کی جرات نہیں کر سکتا تھا۔ چوتھا نکاح یہ تھا کہ بہت سے لوگ کسی عورت کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔ عورت اپنے پاس کسی بھی آنے والے کو رکھتی نہیں تھی۔ یہ کہیاں ہوتی تھیں۔ اس طرح کی عورتیں اپنے دروازوں پر جھنڈے لگائے رہتی تھی جو نشانی سمجھے جاتے تھے، جو بھی چاہتا ان کے پاس جاتا اس طرح کی عورت جب حاملہ ہوتی اور بچہ جنمی تو اس کے پاس آنے جانے

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ دَهَبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ رَوَّعَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُذَّةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّكَاحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ عَلَى أَرْبَعَةٍ أَحَدُهُمْ كَيْفَ كَانَ مِنْهَا نِكَاحُ التَّائِسِ أَيُّوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ مَرْيَتَهُ أَوْ ابْنَتَهُ فَيُصِدُّهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا وَنِكَاحُ الْأَحْرَكَ أَنَّ الرَّجُلَ يَقُولُ لَا مَرَاتِي إِذَا طَلَقْتُ مِنْ طَهْرَتِي أَرْسَلِي إِلَى فُلَانٍ فَاسْتَبْصِرْنِي مِنْهُ وَ يَنْكِحُهَا زَوْجَهَا وَلَا يَسْتَبْصِرُ أَبَدًا حَتَّى يَنْبَغِينَ حَمْلُهَا مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْصِرُ مِنْهُ فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا دُجُجُهَا إِذَا أَحَبَّ وَلَا كَمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ رَغِيَّةٌ فِي تَحَايَةِ الْوَلَدِ فَكَانَ هَذَا النِّكَاحُ نِكَاحُ الْإِسْتِبْصَارِ وَنِكَاحُ الْخُرْجَتِيمِ الرَّهْطُ مَا دُونَ الْعَشْرِ فَيُصِدُّ خُلُونَ عَلَى الْمُرَاةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا وَإِذَا حَمَلَتْ وَدَضَعَتْ وَمَرَّ عَلَيْهَا لَيَالِي بَعْدَ أَنْ تَفْعَرَ حَمْلُهَا أَرْسَلَتْ الْكَبِيرَةَ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَسْتَنْبِغَ حَتَّى يَخْتَفِعُوا عَنْهَا نِكَاحُ الْقَوَائِمِ قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدَتْ فَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ تَسْتَبِغُ مَنْ أَحَبَّتْ بِإِسْمِهِ فَيَلْبِغُ بِهِ وَلَدُهَا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَنْبِغَ بِهِ الرَّجُلُ وَنِكَاحُ التَّائِسِ يَخْتَفِعُ النَّاسُ الْكَوَائِمُ فَيُصِدُّ خُلُونَ عَلَى الْمُرَاةِ لَا تَمْتَنِعُ وَمَنْ جَاءَهَا وَهِيَ الْبَغَايَا لَمْ يَنْصِبَنَّ حَتَّى آتَاهَا بِهَيْتٍ رَايَاتٍ يَكُونُ عَلِمًا فَمَنْ آتَاهَا هُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَإِذَا حَمَلَتْ لِأَحَدِهِنَّ وَدَضَعَتْ حَمْلَهَا جَمَعُوا لَهَا وَدَعَا أَرْهَمُ الْفَقَاةَ ثُمَّ

یونس نے، ان سے حسن نے آیت "فلا تغفلوا عن" کی تفسیر کے سلسلہ میں بیان کیا کہ مجھ سے معقل بن لبید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میں نے اپنی ایک بہن کا نکاح ایک شخص سے کر دیا تھا۔ اس نے اسے طلاق دے دی۔ لیکن جب مدت پوری ہوئی تو وہ شخص میری بہن سے پھر نکاح کا پیغام لے کر آیا۔ میں نے اس سے کہا کہ میں نے تم سے (اپنی بہن کا) نکاح کیا، اسے عھداری بری بنایا اور تمہیں عزت دی۔ لیکن تم نے اسے طلاق دے دی اور اب پھر تم اس سے نکاح کا پیغام لے کر آئے ہو۔ مگر نہیں خدا کی قسم اب میں تمہیں کبھی اسے نہیں دوں گا۔ وہ شخص بذات خود بھی مناسب تھا اور عزت بھی اس کے یہاں والہیں مانا جا سکتی تھی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ "تم عورتوں کو دو کو موت" میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اب میں کر دوں گا۔ بیان کیا کہ پھر انھوں نے اپنی بہن کی شادی اس شخص سے کر دی۔

فَلَا تَعْصُلُوهُنَّ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ نَزَلَتْ فِيهِ قَالَتْ زَوْجَتُ أَحْمَدَ ابْنِي مِنْ تَجْلٍ لَطَلَتْهَا حَتَّى إِذَا انْفَضَّتْ عَنْهَا جَاءَتْ وَيَخْطُبُهَا فَخَلَّتْ لَهُ زَوْجَتُكَ وَفَرَشَتْكَ وَكَرُمْتَكَ فَطَلَقَتْهَا ثُمَّ حُشَّتْ تَخْطُبُهَا لَا قَالَ اللَّهُ لَا تَعُودُ لِيكَ أَبَدًا وَكَانَ رَجُلٌ لَا بَأْسَ بِهِ وَكَانَتْ الْمَرْأَةُ تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَمَا نَزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ فَلَا تَعْصُلُوهُنَّ فَخَلَّتْ الْأَنْ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَزَوَّجَهَا لِأَيَّتِهِ ۝

۶۷۔ جب دلی خود لوہی سے نکاح کرنا چاہے۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا۔ آپ ان خاتون کے زیادہ حقدار تھے۔ چنانچہ آپ نے ایک صاحب سے کہا اور انھوں نے آپ کا نکاح پڑھایا۔ ابو عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ام حکیم بنت قارظ سے کہا کیا تم اپنا معاملہ میرے حوالہ کرتی ہو؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں نے تم سے نکاح کیا۔ عطا نے فرمایا کہ (ایسی صورت میں) کسی کو گواہ بنا لینا چاہیے کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا یا اس کے خاندان کے کسی فرد سے کہنا چاہیے کہ وہ نکاح کرادے، سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں اپنے آپ کو انھوں کو ہمہ کرتی ہوں۔ پھر ایک

باب ۶۸۔ إِذَا كَانَ الْوَلِيُّ هُوَ الْخَاطِبُ وَخَاطَبَ الْمُغِيرَةَ بِنْتُ شُعْبَةَ امْرَأَةً هُوَ أَدْلَى النَّاسِ بِهَا فَا مَرَدَجَلًا فَزَوَّجَهُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لَدِمَ حَكِيمٍ بِنْتِ قَارِظٍ أَتَجْعَلِينَ أَمْرَكَ لِي قَالَ قَالَتْ لَعَنَ فَقَالَ قَدْ تَزَوَّجْتِ وَ قَالَ عَطَاءٌ لِيُشْهِدُ آتَى قَدْ تَكَلَّمْتَ أَذْلِيًا مَرَدَجَلًا مِنْ عَشِيرَتِهَا وَقَالَ سَهْلٌ قَالَتْ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَبْ لَكَ نَفْسِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَكَ نَفْسِي لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوَّجْنِيهَا ۝

۱۱۔ (۱)۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے آیت "اور آپ سے عورتوں کے بارے میں مسئلہ پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ اللہ ان کے بارے میں تمہیں مسئلہ بتا سکے" آخر آیت تک۔ فرمایا کہ یہ آیت تیم لوہی کے بارے میں نازل ہوئی جو کسی مرد کی

حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِمْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجَرِ الرَّجُلِ قَدْ شَرَّ كُنْهُ فِي مَالِهِ خَيْرٌ عَبَّ

عَنْهَا أَنْ تَنْزَوْجَهَا وَيَكْرِهَ أَنْ يُنْزَوْجَهَا غَيْرَ
كَيْدٍ خُلِّ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ يَتِيمُهَا فَتَرَاهَا هُوَ اللَّهُ
عَنْ ذَلِكَ ۝

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ حَدَّثَنَا
فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا
سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جُلُوسًا تَجَازَعْنَا أَمْرًا تَعْرِضُ لِنَفْسِهَا عَلَيْهِ
فَنَحْمَقُ فِيهَا النَّظَرَ وَرَفَعَهُ لَهَا يَرُدُّهَا فَقَالَ
رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ لَرَجُلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
أَعْنِدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ مَا عِنْدِي مِنْ شَيْءٍ قَالَ
وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ قَالَ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ
وَلَكِنِ أَشَقُّ بَرْدِي هَذِهِ فَأَعْطَيْتُهَا التِّصْفَتَ
وَأَخَذْتُ التِّصْفَتَ قَالَ لَا أَهْلَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ
كُنِيَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ رَوَّجْتُهَا بِمَا
مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ۝

فرمایا کہ پھر جاؤ۔ میں نے تمہارا نکاح ان سے اس قرآن کی وجہ سے کیا جو تمہارے ساتھ ہے۔
باب ۱۸ نکاح الرجل وکدہ الصغار
يَقُولُهُ تَعَالَى وَالَّذِينَ لَمْ يَحْضَرُوا
كَجَعَلَ عِدَّتَهَا ثَلَاثَةً أَشْهَرُ قَبْلَ
الْبُلُوغِ ۝

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُوْسَفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ
سِنِينَ دَاخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَ
مَكَلَّتْ عِنْدَهُ تِسْعًا ۝

باب ۱۹ تزويج الزَّابِ ابْنَتَهُ مِنَ الْإِمْلَامِ
وَقَالَ عُمَرُ خَطِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى حَفْصَةَ فَأَنكَحَتْهُ ۝

پرورش میں ہو۔ وہ مرد اس کے مال میں بھی شریک ہو اور اس سے خود نکاح کرنا
چاہتا ہو اور اس کا نکاح کسی دوسرے سے کرنا پسند کرتا ہو کہ کہیں
دوسرے شخص اس کے مال میں داخل نہ بن جائے اس عرض سے وہ لوگ کو روکے
رکھے تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اس سے منع کیا ہے ۝

۱۱۸۔ ہم سے احمد بن مقدم نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان
نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے
سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک خاتون آئیں اور اپنے آپ کو
آنحضورؐ کے لیے پیش کیا۔ آنحضورؐ نے انھیں نظر نیچی اور ادر پر کر کے دیکھا
اور کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ کے صحابہ میں سے ایک صحابی نے عرض کی
کہ یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آنحضورؐ نے دریافت
فرمایا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس تو
کچھ بھی نہیں۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ آپ کی انگوٹھی بھی نہیں؟ انھوں
نے عرض کی کہ ہاں۔ آپ کی انگوٹھی بھی نہیں۔ البتہ میں اپنی چادر بچھاؤں
کے اُدھی انھیں دیدوں گا اور اُدھی خود رکھوں گا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں
تمہارے پاس کچھ قرآن بھی ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ ہے۔ آنحضورؐ نے

۶۸۔ کسی شخص کا اپنے چھوٹے بچوں کا نکاح کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا
ارشاد ہے (عدت کے سلسلے میں) کہ ”اور وہ عورتیں جنہیں
ابھی حیض نہ آتا ہو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بالغ ہونے سے
پہلے کی عدت تین مہینے رکھی ہے ۝

۱۱۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے نکاح کیا
تو ان کی عمر چھ سال تھی، نو سال کی عمر میں رخصت ہو کر آنحضورؐ کے پاس
آئیں اور نو سال تک آنحضورؐ کے ساتھ رہیں۔

۶۹۔ باپ کا اپنی بیٹی کا نکاح امام سے کرنا اور عروسی اللہ سے
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا پیغام
نکاح میرے پاس بھیجا اور میں نے ان کا نکاح آنحضورؐ سے کر دیا ۝

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُعْتَبِرُ بْنُ أَصْبَدٍ حَدَّثَنَا وَهَبُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ ذَاتِي بَحَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ قَالَ هِشَامٌ وَدُنْتُ أَتَحَا كَأَنَّهُ يَسْمَعُ سِنِينَ

باب اس سلطان دینی لے قلیل الشیہ
صلی اللہ علیہ وسلم زواج کا ہما
مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي وَهَبْتُ مِنْ نَفْسِي فِقَامَتَ طَوِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ كَرَّ بِحُذْنِهَا إِنَّ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصَدِّقُهَا قَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِذَا رَأَيْتُ فَقَالَ إِنْ أُعْطِيتَ إِتْيَاكَ جَلَسْتُ لَا زَادَ لَكَ فَالْتَمَسِي شَيْئًا فَقَالَ مَا أَجَدَ شَيْئًا فَقَالَ أَلْتَمَسِي وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَلَوْ بَعِدَ فَقَالَ أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَ سُورَةُ كَذَا السُّورِ سَنَاهَا فَقَالَ زَوَّجْنَا كَمَا يَمَّا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

انھوں نے عرض کی کہ جی ہاں! فلاں فلاں سورتیں ہیں، ان سورتوں کا انھوں نے نام لیا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر ہم نے تمھارا نکاح ان خاتون سے ان سورتوں کی وجہ سے کیا جو تمھارے پاس ہیں

باب لا ینکح الادیب دغیرہ انیکر
والنئیب الا برضاھا

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَوَى حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحِ الْأَبْرَارَ حَتَّى تُسْتَأْذِنَ وَلَا تُنْكَحِ الْأَبْرَارَ حَتَّى تُسْتَأْذِنَ

۱۲۰۔ ہم سے معتبیر بن اسبد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آن نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی، رخصت کر کے لائے تو عمر نو سال تھی۔ ہشام بن عروہ نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ آپ آنحضرت کے ساتھ نو سال تک رہیں

۷۰۔ سلطان بھی دلی ہے، بوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خاتون سے، اس ارشاد کے کہ ”میں نے تمھارا نکاح اس سے اس قرآن کی وجہ سے کیا جو تمھارے ساتھ ہے۔“

۱۲۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا کہ میں اپنے آپ کو آنحضرت کے لیے بہہ کرتی ہوں۔ پھر وہ دیر تک کھڑی رہیں اس کے بعد ایک صاحب نے کہا کہ اگر آنحضرت کو ان کی ضرورت نہ ہو تو ان کا نکاح مجھ سے فرما دیں۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا کہ تمھارے پاس انھیں بھر میں دینے کے لیے کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس اس تہمد کے سوا اور کچھ نہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر تم اپنا یہ تہمد انھیں دے دو گے تو تمھارے پاس پہننے کے لیے تہمد بھی نہیں رہے گا۔ کوئی اور چیز تلاش کر لو، انھوں نے کہا کہ میرے پاس اور کچھ بھی نہیں آنحضرت نے فرمایا کہ کچھ تو تلاش کر لو، ایک لوہے کی انگوٹھی ہی ہے، انھیں وہ بھی نہیں ملی تو آنحضرت نے دریافت فرمایا کیا تمھارے پاس کچھ قرآن مجید ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ جی ہاں! فلاں فلاں سورتیں ہیں، ان سورتوں کا انھوں نے نام لیا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر ہم نے تمھارا نکاح ان خاتون سے

۷۱۔ باب یا کوئی دوسرا شخص کنواری یا بیابا عورت کا نکاح
اس کی مرضی کے بغیر نہ کرے

۱۲۲۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غیر کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت

نہ مل جائے اور کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ مل جائے۔ صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کنواری عورت کی اجازت کی کیا صورت ہوگی؟ آنحضورؐ نے فرمایا اس کی صورت یہ ہے کہ وہ خاموش رہ جائے (جب بھی اس کی اجازت سمجھی جائے گی)۔

۱۲۳۔ ہم سے عمرو بن ربیع بن طارق نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے بیٹھنے نے خبر دی، انھیں ابن ابی ملیک نے، انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے مولا ابو عمرو نے ادران سے عائشہ رضی اللہ عنہا کے انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کنواری لڑکی (کہتے ہوئے) شرفاق ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس کے خاموش ہو جانے سے اس کی رضامندی سمجھی جاسکتی ہے۔

۷۲۔ اگر کسی نے اپنی بیٹی کا نکاح جبراً کر دیا تو اس کا نکاح ناجائز ہے۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِي عَمْرِو مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ ابْنُكَ تَسْتَحْيِي قَالَ رَضَاهَا صَتَهَا

بَابُ إِذَا زَوَّجَ ابْنَتَهُ دَهِجَ كَارِهَةً

فِيكَاحِ مَرْدُودٍ

۱۲۴۔ ہم سے اسمعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمان بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے ان سے عبدالرحمن اور مجمع ابی یزید بن حارثہ نے، ان سے خنساء بنت خذام انصاریہ رضی اللہ عنہا نے کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا تھا وہ یتیم تھیں، انھیں یہ نکاح منظور نہیں تھا اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آنحضورؐ نے اس نکاح کو ناجائز قرار دیا۔

۱۲۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انھیں یزید بن خضر ابی یحییٰ نے خبر دی، ان سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن بن یزید اور مجمع بن یزید نے حدیث بیان کی کہ خذام نامی ایک مہمانی نے اپنی ایک لڑکی کا نکاح کر دیا تھا، سابق حدیث کی طرح۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجُعَيْجٍ ابْنِ يَزِيدَ ابْنِ جَارِيَةَ عَنْ خُنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامِ الْأَنْصَارِيَِّّةِ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا دَهِجَ فَتَبَيَّنَتْ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ قَالَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ يَكَا حَهُ

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى أَنَّ الْفَيْسَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ وَجُعَتَمَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَجُلًا يُدْعَى خِذَامًا أَتَاكَ ابْنَتَهُ لَهَا نَحْوُهُ

۷۳۔ یتیم لڑکی کا نکاح۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں۔ اور اگر تھیں نوحہ ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انعام نہ کر سکو گے تو ان کا نکاح کر دو۔ اور جب کسی نے ولی سے کہا کہ فلاں عورت سے میرا نکاح کر دو اس پر ولی تعویضی دیر خاموش رہا (اور پھر قبول کیا) یا یہ کہا کہ تمھارے پاس کیا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ میرے پاس فلاں فلاں چیز ہے۔ یا دونوں خاموش رہے پھر ولی نے کہا کہ میں نے اس عورت سے

بَابُ تَزْوِيجِ الْيَتِيمَةِ يَقُولُهُ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا

وَإِذَا قَالَ يَتِيمٌ زَوْجَتِي خَلَانَةً

فَمَكَثَ سَاعَةً أَوْ قَالَ مَا مَعَكَ فَقَالَ

مَعِيَ كَذَا وَكَذَا أَوْ لَيْسَ شَيْءٌ قَالَ

زَوَّجْتُكُمَا فَمَوْجَاؤُهُ فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تمھارا نکاح کیا تو یہ جائز ہے اس باب میں سہل رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ہے۔

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الْزُّهْرِيِّ وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنِي عُثَيْلٌ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ
قَالَتْ لَهَا يَا أُمَّتَاهُ وَإِنْ جِئْتُمَا إِلَّا تُقْسِطُوا فِي
الْبَيْتِ إِلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا
ابْنَ أُخْتِي هَذِهِ الْبَيْتَةُ تَكُونُ فِي خَيْرٍ وَلِيَّتَهَا
تَبْرَعُ فِي حِمَايِهَا وَمَا لَهَا وَبِرَّيْدٍ أَنْ يَنْتَقِصَ
مِنْ صَدَاقِهَا فَتَهْوَ عَنْ نِكَاحِهَا إِلَّا أَنْ
يُقْسِطُوا لَهَا فِي الرِّمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمُورَ بَيْتِهَا
مِنْ سِوَاهُ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَغْنَى
النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى وَتَرْغَبُونَ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِي هَذِهِ الْأَيَّةِ أَنْ
الْبَيْتَةُ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ مَالٍ وَجَاهٍ رَغِبُوا
فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا وَالصَّدَاقِ وَإِذَا كَانَتْ
مَرْغُوبًا عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَاهِ تَرَكَوْهَا
وَإِذَا خُذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ كُلُّمَا يَتَرَدَّدُ عَلَيْهَا
حِبٌّ يَرْغَبُونَ مِنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا
إِذَا رَغِبُوا إِلَيْهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيَعْطُواَهَا
حَقَّهَا إِلَّا دَفَى مِنَ الصَّدَاقِ ۝

چوڑ دیتے ہیں تو ان کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ جب ان کی طرف رجحان ہو تو ان سے شادی کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں

باب إِذَا قَالَ النِّكَاحُ يُلَوِّحُ رَدَّ جُنَى
فَلَا تَمَنَّا فَقَالَ قَدْ رَدَّ جُنْكَ بِكَذَا وَكَذَا
جَازَ النِّكَاحُ وَإِنْ لَمْ يَقُلْ لِرَدِّ جُنَى
أَرَضِنْتَ أَوْ قِلْتِ ۝

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَتَّابُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ

۱۲۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی۔
انھیں زہری نے، اور بیہقی نے بیان کیا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان
کی، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، عرض کی یا ام المومنین! ”اور اگر تمہیں
خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے“ سے ”ما ملکت
ایمانکم“ تک کہ اس آیت میں کیا حکم بیان ہوا ہے؟ عائشہ رضی اللہ
عنہا نے فرمایا میرے بھانجے! اس آیت میں یتیم لڑکی کا حکم بیان ہوا
جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو اور ولی کو اس کے حسن اور اس کے مال
کی وجہ سے اس کی طرف توجہ ہو اور وہ اس کا مہر کم کر کے اس سے نکاح
کرنا چاہتا ہو تو ایسے لوگوں کو ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح سے روکا گیا
ہے، سوئے اس صورت کے کہ وہ ان کے مہر کے بارے میں انصاف کریں
اور اگر انصاف نہیں کر سکتے تو انھیں ان کے سوا دوسری عورتوں سے
نکاح کا حکم دیا گیا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ لوگوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بعد مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے
آیت ”اور آپ سے عورتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں“ سے ”وَرَبُّنَا
تک نازل کی، اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ حکم نازل کیا کہ یتیم لڑکیاں جب
صاحب مال و صاحب جمال ہوتی ہیں تو ان کے ولی ان سے نکاح کرنے
اور ان کے نسب اور ان کے مہر کے معاملہ میں دلچسپی رکھتے ہیں لیکن جب
مال اور جمال کی کمی کی وجہ سے انھیں وہ پسند نہ ہوں تو انھیں چھوڑ دیتے
ہیں۔ بیان کیا کہ وہ لڑکیاں جب انھیں پسند نہیں ہوتیں اور اس لیے وہ انھیں

۱۲۷۔ اگر تکلیف دہی سے یہ کہے کہ فلا عورت سے میرا نکاح
کر دو اور ولی کہے کہ میں نے تمہارا نکاح اس سے اتنے اتنے
میں کیا تو یہ نکاح جائز ہے۔ خواہ وہ شوہر سے یہ نہ پوچھے
کہ تم اس پر راضی ہو یا تم نے قبول کیا۔

۱۲۷۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے
حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہل بن ابی ہریرہ نے کہ
ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے

آپ کو آنحضرتؐ کے لیے پیش کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھے اب عورتوں کی ضرورت نہیں۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کہ تمھارے پاس کپڑے انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اس عورت کو کچھ دو، خواہ لہوے کی ایک انگلی بھی سی۔ انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ آنحضرتؐ نے پوچھا تمھارے پاس قرآن کتنا محفوظ ہے؟ عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر میں نے انھیں تمھارے نکاح میں دیا اس وجہ سے کہ تمھارے پاس قرآن مجید محفوظ ہے۔

۷۵۔ اپنے کسی بھائی کے پیغام نکاح پہنچ جانے کے بعد کسی کو پیغام نہ بھیجنا چاہیے، یہاں تک کہ وہ اس عورت سے نکاح کرے یا اپنا ارادہ بدل دے۔

۱۲۸۔ ہم سے کمی بن ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے نافع سے سنا انھوں نے حدیث بیان کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے کہ ہم کسی کے بھاد پر بھاؤ لگائیں (اور کسی شخص کو اپنے کسی (دینی) بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجنا چاہیے یہاں تک کہ پیغام نکاح بھیجنے والا پہلے ارادہ بدل دے یا اسے پیغام بھیجنے کی اجازت دے دے۔

۱۲۹۔ ہم سے یحییٰ بن جکیمر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے جعفر بن ربیع نے، ان سے اعرج نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا بدگمانی سے بچتے رہو کہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور (لوگوں کے رازوں کی) کھود کر بد نہ کرو اور نہ (لوگوں کی) بچی گفتگوؤں کی کان لگا کر سنو۔ آپس میں دشمنی نہ پیدا کرو۔ بلکہ بھائی بن کر رہو۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام نہ بھیجے، یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے۔

۷۶۔ پیغام نکاح نہ دینے کی وضاحت :-

۱۳۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی۔ انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی انھوں نے عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب حفصہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہوئیں تو میں ابو بکر رضی اللہ عنہ

نَفْسَهَا فَقَالَ مَا لِيَ الْيَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوَّجْنِيهَا قَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ أَعْطَاهَا دَلْوٌ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ فَمَا جِئْتُكَ مِنَ الْفُرَّانِ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقَدْ مَلَكَتُكُمَا بِمَا مَلَكَ مِنَ الْفُرَّانِ ۝

بَابُ لَا يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَةٍ آخِيَةٍ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَدَّعِ

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مَكِّي بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَحْدِثُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ نَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعٍ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خُطْبَةٍ آخِيَةٍ حَتَّى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ ۝

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا ثَوْرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ دَانِظَنَ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْثَرُ الْخَبَائِثِ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خُطْبَةٍ آخِيَةٍ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ ۝

بَابُ تَنْسِبِ تَرْكِ الْخُطْبَةِ ۝

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأْتِمَتْ حَفْصَةُ قَالَ عُمَرُ

سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا نکاح حفصہ بنت عمر سے کر دوں۔ پھر کچھ دنوں کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہا کہ آپ نے جو وصیت میرے سامنے رکھی تھی اس کا جواب میں نے صرف اس وجہ سے نہیں دیا تھا کہ مجھے معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر کیلئے نہیں چاہتا تھا کہ حضور اکرم کا راز کھولوں۔ ان اگر حضور انھیں چھوڑ دیتے تو میں انھیں قبول کر لیتا۔ اس روایت کی متابعت یونس، موسیٰ بن عقیہ، ابراہیم بن عتیق نے زہری کے واسطے سے کی ہے۔

۷۷۔ خطبہ :

۱۳۱۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ دوا فرادینہ کے مشرق کی طرف سے آئے، اور خطبہ دیا۔ (تقریر کی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ بعض تقریروں میں جا دو ہوتا ہے :

۷۸۔ نکاح اور ولیمہ میں دف بجانا :

۱۳۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن ذکوان نے حدیث بیان کی، کہا کہ بیع بنت معوذ بن عفرہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جب میں دہلین بنا کر بٹھائی گئی آنحضرتؐ اندر تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھے اسی طرح جیسے تم اس وقت میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو۔ پھر ہمارے یہاں کی کچھ لڑکیاں دف بجانے لگیں اور میرے باپ ادب چچا جو جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے، کا مژبہ پڑھنے لگیں، اتنے میں ان میں سے ایک لڑکی نے پڑھا "اور ہم میں ایک نبی ہے جو ان باتوں کی خبر رکھتا ہے جو کچھ کل ہونے والا ہے"۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ چھوڑ دو، اس کے سوا جو کچھ تم پڑھ رہی تھیں وہ بڑھو۔

۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور عورتوں کو ان کا مہر خوشدلی سے دو۔ اور مہر زیادہ رکھنا، اہلک سے کم مہر لگنا جائز ہے۔ (اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تم ان میں سے کسی کو اگر

لَتَبْتَ ابَا بَكْرٍ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَتَاكَ حَتَّى حَصَصَ بِنِكَ عُمَرُ فَلَيْتَ لِيَالِي ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لِمَ لَمْ يَمْنَعِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فَبِمَا عَرَضَتْ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأَفْتِي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَوْنُهَا تَعْلِيْقُهَا تَابِعَهُ يُؤَلِّسُ وَمُوسَى بْنُ حَقْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ :

بَابُ الْخُطْبَةِ :

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِجْعًا :

بَابُ صَرَبِ الدُّفِّ فِي النِّكَاحِ وَالتَّوَلُّمَةِ :

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشَرُّ بْنُ مَفْضَلٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ قَالَ قَالَ تَالَيْتُ الرَّبَّ بِنِكَ عُمَرَ فَقَالَ ابْنُ عَفْرَةَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَتَّى بَنِيَ عَلَى فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَا جَلَسْتُ مَتَى فَعَلَّتْ جَوَازِيَاتُ تَنَايَضُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَنْدُبُ مَنْ قَتَلَ مِنَ الْبَاقِي يَوْمَ بَدْرٍ إِذْ قَالَتْ لِحَدَّثَنِي وَفِيَّ نَبِيٍّ يَعْلَمُ مَا فِي عَدِي فَقَالَ دَعْنِي هَذِهِ دَعْوِي يَا لَيْذِي كُنْتِ تَقُولِينَ :

خبر رکھتا ہے جو کچھ کل ہونے والا ہے۔" آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ چھوڑ دو، اس کے سوا جو کچھ تم پڑھ رہی تھیں وہ بڑھو۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً وَكَثْرَةُ الْمَهْرِ وَآدُلِي مَا يَجُوزُ مِنَ الصَّدَاقِ - وَقَوْلُهُ

تَعَالَىٰ وَاتَّبِعُوا أَحَدًا مِّنْ قَبْلُ فَلَا تَأْخُذُ بِمِثْلِ شَيْئٍ ۚ وَكَوَلِّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ
أَوْ تَغْيِرُوا لَهٗنَّ ۚ وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَّ

خَاتِمًا مِّنْ حَدِيثِهِ ۚ

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَىٰ وَزْنٍ نَّوَاةٍ فَرَأَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاشَةِ الْعُرْسِ
فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَىٰ وَزْنٍ
نَّوَاةٍ دَعَنْ تَزَادَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ
ابْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَىٰ وَزْنٍ نَّوَاةٍ مِّنْ
ذَهَبٍ ۚ

بَابُ التَّزْوِيجِ عَلَى الْقُرْآنِ دَیْغِیرِ
صَدَاقِ ۚ

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ
السَّاعِدِيَّ يَقُولُ إِنِّي لَبِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَدْ وَهَبْتُ نَفْسَهَا لَكَ
فَوَفِّئْهَا رَأْيَكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَدْ وَهَبْتُ نَفْسَهَا لَكَ فَوَفِّئْهَا
رَأْيَكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتِ الثَّالِثَةُ
فَقَالَتْ لَهَا قَدْ وَهَبْتُ نَفْسَهَا لَكَ فَوَفِّئْهَا رَأْيَكَ
فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُكَيِّبُنِيهَا قَالَ
هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا قَالَ أَذْهَبَ فَاطْلُبُ
دَلْوًا خَاتِمًا مِّنْ حَدِيثِهِ ۚ فَذَهَبَ فَطَلَبَ ثُمَّ جَاءَ
فَقَالَ مَا دَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتِمًا مِّنْ حَدِيثِهِ ۚ

بہت زیادہ مہر دو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔ اور اللہ
تعالیٰ کا ارشاد: "یا تم نے ان کے لیے کچھ دہر کے طور پر مقرر
کیا ہو۔" اور سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ دوسرے کی ایک انگوٹھی ہی ہے:

۱۳۳۔ ہم سے سیام بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شبہ نے
حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس
رضی اللہ عنہ نے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون سے
ایک گٹھلی کے وزن کے برابر (سونے کے مہر پر) نکاح کیا، پھر نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی بشاشت ان میں دیکھی تو ان سے دریافت
فرمایا: انھوں نے عرض کی کہ میں نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے برابر
پر نکاح کیا اور قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت اس طرح نقل کی
ہے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے وزن
کے برابر سونے پر نکاح کیا تھا (سونے کی توڑ کے ساتھ)

۸۰۔ تسمان مجید پر نکاح کرنا۔ اور بلا مہر
(نکاح کرنا)

۱۳۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، انھوں نے ابو حازم سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں
نے سہل بن سعد سعدی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں
لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، اتنے
میں ایک خاتون کھڑی ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اپنے آپ کو
آنحضرتؐ کے لیے ہمہ کرتی ہوں، آنحضرتؐ اب جو چاہیں کریں، حضور اکرمؐ نے
انھیں کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ پھر کھڑی ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ!
میں نے اپنے آپ کو آنحضرتؐ کے لیے ہمہ کر دیا آنحضرتؐ جو چاہیں کریں، حضور
اکرمؐ نے اس مرتبہ بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ تیسری مرتبہ کھڑی ہوئی اور
عرض کیا کہ انھوں نے اپنے آپ کو آنحضرتؐ کے لیے ہمہ کر دیا آنحضرتؐ جو چاہیں
کریں۔ اس کے بعد ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول
اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ حضور اکرمؐ نے ان سے دریافت
فرمایا انھیں پاس کچھ دہر کے لیے ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں۔

قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ مَعِيَ سُورَةُ
كَذَٰلِكَ أَوْ سُورَةٌ كَذَٰلِكَ قَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ أَتَمَّكَتُكَهَا
بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ۖ

آنحضرت نے فرمایا کہ جاؤ اور تلاش کرو، ایک لوسہ لک انگوٹھی بھی اگر مل جائے
وہ گنتے اور تلاش کیا۔ پھر واپس آ کر عرض کی کہ میں نے کچھ نہیں پایا۔
لوسہ کی انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا تمھارے پاس
کچھ قرآن ہے؛ انھوں نے عرض کی کہ جی ہاں، میرے پاس فلاں فلاں سورتیں ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر جاؤ۔ میں نے تمھارا نکاح ان سے اس
قرآن کی وجہ سے کیا جو تمھارے پاس محفوظ ہے ۖ

بَابُ الْيَهْرِ بِالْعُرُوضِ وَخَاتِمِهِ
مِنْ حَدِيثٍ ۖ

۸۱۔ سامان اور اسباب اور لوسہ کی انگوٹھی
مہر میں۔

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ذَكِيَّةُ عَنْ سُفْيَانَ
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ تَزَوَّجَ وَكَوَّ
يَخَاتِمُهُ مِنْ حَدِيثٍ ۖ

۱۳۵۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان کی
ان سے سفیان نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد نے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب سے فرمایا نکاح کرو خواہ
لوسہ کی ایک انگوٹھی پر ہی ہو۔

بَابُ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ وَقَالَ
عُمَرُ مَقَاطِعُ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ
وَقَالَ الْمُسَوِّمُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صَهْرًا لَهُ فَأَتَى عَلَيْهِ
فِي مَصَاهِرَتِهِمْ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي
فَصَدَقَنِي وَدَعَانِي فَوَلَّى لِي ۖ

۸۲۔ نکاح کے وقت کی شرطیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ
حقوق کے ختم کے وقت بھی شرائط کا لحاظ رکھا جائے گا اور
مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنے ایک داماد کا ذکر کیا اور ان کی تعریف کی اور خوب
کی۔ فرمایا کہ جو بات انھوں نے مجھ سے کہی سچ کہی اور جو
وعدہ کیا پورا کیا۔

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْدٍ وَهْشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ
حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَرْبٍ عَنْ
أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُثْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَحَقُّ مَا أَوْفَيْتُمْ مِنَ الشُّرُوطِ
أَنْ تَوْفُوا بِهِ مَا اسْتَخْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ ۖ

۱۳۶۔ ہم سے ابوالوید ہشام بن عبد الملک نے حدیث بیان کی۔
ان سے لکبی نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی سرب نے،
ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمام شرطوں میں وہ شرطیں سب سے زیادہ
پوری کی جانے کی مستحق ہیں جن کے ذریعہ تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا،
یعنی نکاح کی شرطیں۔

بَابُ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي
النِّكَاحِ وَقَالَ ابْنُ مَسُودٍ لَا تَشْطَرُطُ
الْمَرْأَةُ طَلَاقَ اخْتِبَاهَا ۖ

۸۳۔ وہ شرطیں جو نکاح میں جائز نہیں، ابن مسعود رضی
اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط
نہ لگائے۔

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ مُمْنٍ عَنْ زَكْوَيْيَا
هُوَ ابْنُ أَبِي رَيْدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابِرَاهِيمَ عَنْ
أَبِي مَلَكَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۱۳۷۔ ہم سے عبید اللہ بن مومن نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے
جو ابورائدہ کے صاحبزادے ہیں، ان سے سعد بن ابراہیم نے ان سے
ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ اپنی کسی بہن کی طلاق کا مطالبہ اس لیے کرے تاکہ اس کی جگہ اپنے لیے خالی کرے کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے مقدمہ میں ہوگا۔

۸۴۔ شادی کرنے والے کے لیے زرد رنگ اور اس کی روایت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۱۳۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی، انھیں حمید طویل نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے اوپر زرد رنگ کا نشان تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ انھوں نے انصار کی ایک خاتون سے نکاح کیا ہے۔ انھوں نے دریافت فرمایا اسے مہر کتنا دیا؟ انھوں نے کہا کہ ایک گٹھلی کے برابر سونا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر وہ یہ کر دو۔ خواہ ایک کبری ہی کا ہو۔

۸۵

۱۳۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح پر دعوت دلیہ کی اور مسلمانوں کے لیے کھانے کا انتظام کیا دیکھانے سے فراغت کے بعد، آنحضرت باہر تشریف لے گئے جیسا کہ نکاح کے بعد آپ کا دستور تھا۔ پھر آپ امہات المؤمنین کے حجر میں تشریف لے گئے آپ نے ان کے لیے دعا کی اور انھوں نے آپ کے لیے دعا کی۔ پھر آپ واپس تشریف لائے تو (دعوت حضرات میں سے) دو صحابہ کو دیکھا کہ وہ اس گھر میں جہاں دعوت تھی بیٹھے ہوئے تھے، اس لیے آپ پھر واپس تشریف لے گئے (انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) مجھے پوری طرح یاد نہیں کہ میں نے خود آنحضرت کو خبر دی یا کسی اور نے خبر دی کہ وہ دونوں حضرات چلے گئے۔

۸۶۔ دُلہا کو کس طرح دعا دی جائے۔

۱۴۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی جو زید کے صاحبزادے ہیں، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بہر زرد رنگ کا نشان دیکھا تو دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ حَقَّهَا كَمَا تَسْأَلُهَا مَا قَدَّرَ لَهَا ۚ

باب الصُّفْرَةِ لِلْمَنْزُوجِ وَرَدَاةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ أَمْرٌ صُفْرَةٍ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ سُقَّتْ إِلَيْهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لِمَ ذَكَرَ بِشَاةٍ ۚ

باب

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَدْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِينَتَ فَأَوْسَعَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَخَرَجَ كَمَا يَصْنَعُونَ إِذَا تَزَوَّجَ فَأَتَى حُجْرَ امْهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ يَبْدُو عَوَادِيْدُ عَوْنٍ لَمْ تُصَرِّفْ قَرَأَى رَجُلَيْنِ فَوَجَعَهُمَا لَا أَدْرِي أَخْبَرْتُهُ أَوْ أَخْبَرَ بَعْدُ وَجَعَهُمَا ۚ لَمَّا لَمَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ تَزَوَّجَ ۚ

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَمْرَ صُفْرَةٍ قَالَ مَا هَذَا قَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ

انھوں نے عرض کی کہ میں نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونے کے مہر پر نکاح کیا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تمہیں برکت دے۔ دعوتِ ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری ہی کی ہو۔

۸۷۔ دُھن کا بناؤ سنگار کرنے والی عورتوں اور دُھن

کو دعا۔

۱۴۱۔ ہم سے فروہ نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی کی تو میری والدہ میرے پاس آئیں اور مجھے گھر کے اندسے لگائیں۔ گھر کے اندر تبدیلہ انصار کی خواتین موجود تھیں۔ انھوں نے دُھن کے ساتھ موجود عورتوں سے کہا، خبرد برکت کے ساتھ اور اچھے نعیم کے ساتھ۔

۸۸۔ جس نے غزوہ سے پہلے دُھن کے پاس جانا پسند کیا۔

۱۴۲۔ ہم سے محمد بن عطاء نے حدیث بیان کی ان سے ابن المبارک نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عطاء نے، ان سے ہشام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گذشتہ انبیاء میں سے ایک نبی علیہ السلام نے غزوہ کیا اور غزوہ سے پہلے اپنی قوم سے کہا کہ میرے پاس کوئی ایسا شخص نہ چلے جس نے کسی عورت سے نکاح کیا اور ابھی اس کے پاس خلوت میں نہ گیا ہو اور اس کے ساتھ خلوت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

۸۹۔ جس نے نوسال کی عمر کی بیوی کے ساتھ

خلوت کی۔

۱۴۳۔ ہم سے قیس بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے اور ان سے عروہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی اور جب ان کے ساتھ خلوت کی تو ان کی عمر نو سال تھی اور وہ آنحضرتؐ کے ساتھ نو سال تک رہیں۔

اِمْرَاَةٌ عَلَى وَزْنِ ثَوْبَةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ يَارَكَ اللَّهُ لَكَ اَوْلَادُكَ وَنُشَاةُ

باب الدعاء للنساء اللاتي يهدين العروس والعروس

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا قُرَّةٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ تَزَوَّجَتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَتْنِي أُخْتِي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ نَقَلْنَ عَلَى الْخَبَرِ وَالْبُرْكَو دَعَوْنِي عَلَى خَيْرٍ طَائِفَةٍ

باب من أحب النماء قبل العزو

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتَّبِعُنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَتَّبِعَنِي يَحَا وَتَوَلَّيْنِي يَحَا

ابھی اس کے پاس خلوت میں نہ گیا ہو اور اس کے ساتھ خلوت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

باب من بنى امرأة وهي بنت

تسع سنين

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عَقَبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَهِيَ ابْنَةُ سِتٍّ وَبَنِي يَحَا وَهِيَ ابْنَةُ تِسْعٍ وَكَثُرَتْ حُفْدَةُ تِسْعًا

لہ یہ حدیث اس سے پہلے ہی متعدد طرح سے آچکی ہے اور ایک موقع پر نوٹ میں اس کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ عرب جیسے گرم خطے میں عورتیں عموماً نوسال کی عمر میں بالغ ہو جایا کرتی تھیں اور اس عمر میں ان کی شادی ہو جایا کرتی تھی اور وہ رخصت ہو کر اپنے شوہروں کے یہاں پہلی جاتی تھیں۔ ابتداء بلوغ کا تعلق موسمِ ادراب و ہوا کے ساتھ بھی بہت حد تک ہے۔ بہت زیادہ گرم خطوں میں عورتیں اور مرد جلد بالغ ہو جاتے ہیں اس کے برعکس بہت زیادہ سرد خطوں میں بلوغ اوسطاً اٹھارہ بیس سال میں ہوتا ہے۔

باب النِّسَاءِ فِي الشَّعْرِ

۹۰۔ سفر میں دلہن کے ساتھ خلوت کرنا

۱۴۴۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں اسماعیل بن جعفر نے خبر دی، انھیں حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ اور خیبر کے درمیان (راستہ میں) تین دن تک قیام کیا اور وہاں ام المؤمنین صفیہ بنت حبیبہ کے ساتھ خلوت کی۔ میں نے مسلمانوں کو آنحضورؐ کے ولیمہ پر بلایا لیکن اس دعوت میں ردی اور گوشت بھی نہیں تھا، آنحضورؐ نے دسترخوان کھانے کا حکم دیا۔ اور اس پر کھجور، پنیر اور گھی ڈال دیا گیا اور یہی آنحضورؐ کا ولیمہ تھا، مسلمانوں نے (صفیہ رضی اللہ عنہا کے متعلق کہا) کہ اہبات المؤمنین میں سے ہیں یا آنحضورؐ نے (انھیں کنیز ہی رکھا ہے) کیونکہ آپ بھی جنگ خیبر کے قیدیوں میں سے تھیں اس پر بعض حضرات نے کہا کہ اگر آنحضورؐ ان کے لیے پردے کا اہتمام کریں تو پھر وہ اہبات المؤمنین میں سے ہوں گی اور اگر آپ ان کے لیے پردہ نہ کرائیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کنیز کی حیثیت سے ہیں چنانچہ جب کوچ ہوا تو آنحضورؐ نے ان کے لیے اپنی سواری پر بیٹھے بلکہ بنائی اور لوگوں کے اور ان کے درمیان پردہ ڈالوایا۔

۹۱۔ دن کے وقت دلہن کے پاس جانا، سواری اور روشنی

کے اہتمام کے بغیر

۱۴۵۔ مجھ سے فروہ بن ابی العزرائے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی کی تھی، میری والدہ میرے پاس آئیں اور مجھے ایک گھر میں داخل کر دیا۔ پھر مجھے کسی چیز نے خرفزدہ نہیں کیا سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے۔ یہ چاشت کا وقت تھا۔

۹۲۔ محل کے کچھونے اور اس جیسی چیزیں عورتوں کے لیے

۱۴۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن المنکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے جب انھوں نے شادی کی) فرمایا تم نے جھالدار چادریں بھی لے لیں، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمارے پاس جھالدار چادریں کہاں! آنحضورؐ نے فرمایا کہ جلد ہی ہو جائیں گے۔

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْبَرِ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حَبِيبٍ فَدَعَا الْمُؤْمِنِينَ إِلَى وَاجِمَةٍ مِمَّا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبَرٍ وَلَا تَحْمِلُ أَمْرًا بِالنِّسَاءِ فَالْتَمَعُوا فِيهَا مِنَ الثَّمَرِ وَالْأَقِطِ وَاللَّسْمِ فَكَانَتْ وَاجِمَةً فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ لِمَ دَعَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا لَئِنْ حَجَبَهَا فَرَى مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يُحَجِّبَهَا فَرَى مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا أُرْخِلَ دَخَلُوا لَهَا خَلْفَهُ وَهَمَّ الْحُجَّابُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ التَّائِبِينَ

باب النِّسَاءِ بِالنِّسَاءِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ

وَلَا نِيزَانٍ

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي الْمَعَارِ حَدَّثَنَا عَمِّيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتَنِي أُتْحَى فَأَدْخَلَنِي الدَّارَ فَلَوْ يَدْخُلُ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُجِي

باب الْأَنْعَامِ دَخُولَهَا لِلنِّسَاءِ

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلِ اتَّخَذَ ثَوْبًا طَافًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَآفَى كُنَّا أَنْطَاطَ قَالَ لَهَا سَتَكُونُ

باب ۹۳ التَّيْنَةُ الَّتِي يُهْدِيَنِ الْمَرْأَةُ إِلَى زَوْجِهَا :

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِثٍ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا زَفَّتْ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكَ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهُ :

باب ۹۴ الْهَدْيَةُ لِلْعَرُوسِ وَقَالَ

إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَّهُ الْجَعْدُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَكَرَبْنَا فِي مَسْجِدِ بَنِي رِفَاعَةَ فَمَوْعَتُهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِحَبَاتٍ أُمِّ سُلَيْمٍ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا يَرْثَبُ فَقَالَتْ لِي أُمُّ سُلَيْمٍ لَوْ أَهْدَيْتَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَقُلْتُ لَهَا لَا فَعَلْتُ فَعَمَدَاتُ إِلَى تَمْرَةٍ مِمَّنْ دَاقِطٍ فَاتَّخَذَتْ حَبِيشَةً فِي بُرْمَةٍ فَأَرْسَلَتْ بِهَا مَعِيَ إِلَيْهِ فَأُظْلِمْتُ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لِي ضَعُهَا ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَالَ ادْعُ لِي رَجُلًا سَتَاهُمْ وَادْعُ لِي مَنْ لَعِينَتْ قَالَ فَعَمَدْتُ الَّذِي أَمَرَنِي فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَامِضٌ بِأَهْلِهِ فَدَايْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَمَ يَدِي عَلَى تِلْكَ الْحَبِيشَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ جَعَلَ يَذْغُوا عَشْرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ

۹۳۔ وہ عورتیں جو دلہن کا بناؤ سنگار کر کے شوہر کے پاس پہنچاتی ہیں :

۱۴۷۔ ہم سے فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی ان سے اسراریل نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انصار نے ایک (تیم) لڑکی کی شادی ایک انصاری صحابی سے کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! تمہارے پاس لہو (دھڑ) بجانے والا نہیں تھا، انصار دف کو پسند کرتے ہیں :

۹۴۔ دولہا یا دلہن کو تحفہ دینا۔ ابراہیم نے بیان کیا،

ان سے ابو عثمان نے، ان کا نام جعد ہے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، ابو عثمان نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ (لہو کی) مسجد بنی رفاعہ میں ہمارے پاس سے گزرے تو میں نے سنا کہ وہ بیان کر رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گند جب ام سیم رضی اللہ عنہا (انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) کی طرف سے ہوتا تو آپ ان کے پاس جاتے اور انہیں سلام کہتے۔ پھر انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے دولہا بنے تو مجھ سے ام سیم نے کہا کہ کیوں نہ ہم حضور اکرم کو کوئی ہدیہ دیں۔ میں نے کہا کہ مزدودو۔ چنانچہ کھجور، گھی اور پنیر کا طیبہ بنا کر ایک ہانڈی میں میرے ساتھ حضور اکرم کے پاس بھیجا۔ میں اسے لے کر جب آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اسے رکھ دو۔ پھر مجھ سے چند افراد کا نام لے کر فرمایا کہ انہیں بلاؤ اور تمہیں جو بھی مل جائے اسے بلاؤ، بیان کیا کہ میں نے آنحضور کے حکم کے مطابق کیا۔ جب میں واپس آیا تو آنحضور کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آنحضور اپنا ہاتھ اس طیبہ پر رکھے ہوئے ہیں اور اللہ نے جو چاہا آپ نے اس پر پڑھا۔ اس کے بعد دس دس آدمیوں کو وہ طیبہ کھانے کے لیے آنحضور بلائے گئے، آپ ان سے فرماتے جاتے تھے کہ پہلے اللہ کا

نام پڑھ لو۔ اور ہر شخص اپنی طرف سے کھائے، بیان کیا کہ
 تمام لوگ اس عیدہ کو کھا کر الگ ہو گئے۔ جسے جانا تھا، وہ
 چلا گیا اور کچھ لوگ گھر ہی میں بائیں کرتے رہے (انس
 رضی اللہ عنہ نے) بیان کیا کہ مجھے دان کے گھر میں ٹھہرے
 سہنے کی وجہ سے، بڑی تکلیف محسوس ہو رہی تھی (کیونکہ
 اس سے آنحضورؐ کو تکلیف تھی) پھر حضور اکرمؐ ازدواجِ مطہرات
 کے مجرد کی طرف چلے گئے۔ پھر میں بھی آنحضورؐ کے پیچھے گیا۔
 اوس آنحضورؐ سے کہا کہ لوگ جا چکے ہیں۔ آنحضورؐ واپس تشریف
 لائے اور گھر میں داخل ہو کر پردہ ڈال دیا۔ میں اس وقت
 حجرہ ہی میں موجود تھا۔ آنحضورؐ اس وقت اس آیت کی تلاوت
 کر رہے تھے ”لے ایمان والو! نبی کے گھروں میں مت جایا
 کرو بجز اس وقت کے جب کھانے کے لیے تمہیں (آنحکم)
 اجازت دی جائے (اور اس وقت بھی) ایسے طور پر کہ اس کی
 تیاری کے منتظر نہ رہو۔ البتہ جب تم کو بلایا جائے تب جایا کرو
 پھر جب کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے جایا کرو اور باتوں میں جی
 لگا کر مت بیٹھے رہا کرو۔ اس بات سے نبی کو ناگواری ہوتی
 ہے۔ سو وہ تمہارا شرم و لحاظ کر کے تم سے کچھ نہیں کہتے اور
 اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا ابو عثمان کہتے ہیں کہ انس نے

لَهُمْ اَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَتَبَايَعُوا
 رَجُلٍ مَّتَابِعِيهِ قَالَ حَتَّى تَصَدَّقُوا
 كُلُّهُمْ عَنْهَا نَخْرَجَ مِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ
 وَبَقِيَ نَفَرٌ يَتَخَذُونَ قَالَ وَجَعَلْتُ
 اَعْتَقْتُ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ نَحْوَ الْحُجُرَاتِ وَخَرَجْتُ فِي
 لَابِئِهِ فَقُلْتُ لَأَتَهُمْ قَدْ ذَمَبُوا فَرَجَعُ
 فَقَدْ حَلَّ الْبَيْتِ وَارْتَحَى السِّتْرَ وَارْتَحَى
 كَفَى الْحُجْرَةَ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
 آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ
 يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرِ نَاطِلٍ فِي
 لَابِئِهِ وَلَكِنْ إِنْ دُعِيتُمْ فَأَدْخُلُوا
 فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مَسْتَأْذِنِينَ
 لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذَى النَّبِيَّ
 فَيَسْتَجِئِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَجِئِي مِنَ
 الْحَقِّ. قَالَ أَبُو عُثْمَانَ قَالَ أَلَسْنَا أَتُهُ
 خَدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَشْرَ سِنِينَ ۝

کہا کہ میں نے دس سال تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے ۝

۹۵۔ دامن کے لیے کپڑے اور زیور وغیرہ مستعار

باب ۹۵ اسْتِعَارَةُ الثِّيَابِ لِلْعَدُوِّ

وَعِيْرَهَا ۝

لینا ۝

۱۴۹۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے
 حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے باپ نے، وہ عائشہؓ
 سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اسامہ سے جو رانا لگاتھا وہ گم ہو گیا تھا۔
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس کی تلاش کے لیے بھیجا۔
 ماہ میں انھیں نماز کا وقت آگیا دپانی نہ ہونے کی وجہ سے انھوں نے
 نماز بے وضو پڑھی۔ جب اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ شکایت کی
 تو تیمم کی آیت اتری، اسید بن حبیر نے کہا اے عائشہ! اللہ آپ کو
 جزائے خیر دے۔ خدا کی قسم! جب بھی آپ پر کوئی حادثہ ہوا خدا نے آپ پر

۱۴۹۔ حَدَّثَنِي عَبِيدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
 أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
 أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَارْسَلِ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ
 فِي طَلَبِهَا مَا ذَرَكْنَاهَا لِنَاذِرٍ فَصَلُّوا الْبُغَيْرَ وَصُؤُوا
 فَلَمَّا آنَدُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا ذَلِكَ
 إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُبَيْرٍ
 جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا قَدْ أَلَّاهُ مَا نَزَلَ بِكَ أَمْرٌ

قَطًّا إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكَ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ
لِلْمُسْلِمِينَ بَرَكَهٗ ۝

باب ۹۶ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا آتَى أَهْلَهُ ۝

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَنْ مُنْصَبٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا
لَوْ أَنَّ أَحَدًا هُوَ يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ يَا سَعْدُ
اللَّهُ أَهْلَهُ جَنَّبَنِي الشَّيْطَانَ وَجَنَّبَ الشَّيْطَانَ
مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قَدْ رَزَقْنَا فِي ذَلِكَ أَدْفَعِي وَلَكِ
لَوْ يَصْرُفُ شَيْطَانُ أَبَدًا ۝

باب ۹۷ الْوَلِيمَةُ حَتَّى ۝ وَقَالَ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ رَأَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْفَعِي
وَلَوْ بِشَاةٍ ۝

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
الَلَيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ ابْنُ عَشْرِ
سِنِينَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ فَكَانَ أَهْلًا يَوْمَ طَلَبْنِي عَلَى خِدْمَةِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِينَ
وَتَوَقَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ
عَشْرَيْنَ سَنَةٍ فَكُنْتُ أَعْلَمُ النَّاسِ بِشَأْنِ
الْحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ وَكَانَ أَدَلَّ مَا أُنْزِلَ
فِي مُبْتَدئِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِزَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْشٍ أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعَةً عَرُوسًا فَدَاعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوا
مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ رَهْطٌ مِنْهُمْ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالُوا الْمَكْثَ
فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَ

نجات دی۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اس سے برکت و مہلت
نصیب ہوئی۔

۹۶۔ جب میاں اپنی بیوی کے پاس آئے تو کیا پڑھے؛

۱۵۰۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث
بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے، ان سے کریم
نے، ان سے ابن عباس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو بسم اللہ پڑھے اور یہ دعا کہے۔
اللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ (اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھ
اور جو اولاد تو تم کو عطا کرے اس کو شیطان سے دور رکھ) تو ان کے
یہاں جو بچہ پیدا ہوگا اسے شیطان نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

۹۷۔ ولیمہ کرنا ضروری ہے۔ عبدالرحمن بن عوف

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری ہو۔

۱۵۱۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھ
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب مدینہ تشریف لائے اس وقت میری عمر دس سال کی تھی۔ میری
ماں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کا ہمیشہ حکم دیتی
تھی۔ میں نے دس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور جب آپ صلی
وصال ہوا تو میں بیس برس کا تھا۔ حجاب کے بارے میں جو آیت
ناسل ہوئی اس سے میں... خوب واقف ہوں۔ اور اہل ثلثین نزول
آیت حجاب شب زفاف زینب بنت جحش ہے۔ جب صبح کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زینب بنت جحش دھن بنیں، تو
آپ نے اپنی قوم کو بلا کر کھانا کھلایا، کھانا کھانے کے بعد اکثر تو
ان میں سے چلے گئے۔ مگر ان میں سے کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بیٹھے رہے اور انھوں نے بڑی دیر لگائی۔ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اٹھ کر باہر چلے گئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ اس خیال
سے نکل گیا کہ شاید یہ لوگ بھی چلے جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

خَرَجْتُ مَعَهُ يَكُنْ يَخْرُجُوا فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةُ حُجَّةَ عَائِشَةَ ثُمَّ طَلَنَ أَتَهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعُوا وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ كَأَنَّهُمْ يَقُومُوا فَرَجَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا بَدَعَ عَتَبَةُ حُجَّةَ عَائِشَةَ وَطَلَنَ أَتَهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعُوا وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالسَّيْرِ دُنُو لِيُعَابُ +

باب ۹ اُولَیْمَہ دَلُو بِشَاقَہ

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُورٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ كَعَا مَدُّ قُتَيْبَا قَالَ وَزَنَ نَوَاقِ مِنْ ذَهَبٍ +

۱۵۳۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَمْعَانَ أَنَّ قَالَ لَنَا مَدُّوا الْمَدِينَةَ نَزَلَ لَهَا جُرُودٌ عَلَى الْأَنْصَارِ فَنَزَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ عَلَى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ أَتَايَسُكَ مَالِي وَانْزِلْ لَكَ عَنْ أَحَدِي أَمْوَالِي قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيْ أَمْلِكَ وَمَالِكَ فَخَرَجَ إِلَى الشَّوْثِيِّ نَبَاعَ وَاشْتَرَى فَاصَابَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَشَمْنٍ فَتَزَوَّجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُولَیْمَہ دَلُو بِشَاقَہ +

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ أَوْلَمَ بِشَاقَہ +

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ

اور میں ٹہلے رہے۔ اور جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس آئے تو خیال کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے اور آپ کے ساتھ میں بھی آیا۔ جب زینب کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ لوگ ابھی بیٹھے ہیں، گئے نہیں۔ پھر آپ اُٹھے آئے اور میں بھی آیا۔ جب ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی چوکھٹ کے پاس پہنچے اور گمان کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے تو آپ پھر تشریف لائے، آپ کے ساتھ میں بھی تھا۔ اب معلوم ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ آنحضرتؐ نے اپنے اور میرے درمیان پردہ ڈال دیا۔ اور (تب ہی) پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

۹۸۔ ولیمہ کریں اگرچہ ایک ہی بکری ہو +

۱۵۲۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے حیدر نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس سے سنا کہ جب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک انصاری عورت سے خادہ کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کتنا مہر دیا وہ بولے ایک گھٹلی کھجور کے وزن برابر سونا دیا تھا +

۱۵۳۔ حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انسؓ سے سنا کہ جب مہاجرین میں آئے تو انھار کے گھروں میں اُتے۔ عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ربیع کے یہاں اترے، انھوں نے کہا اے بھائی عبدالرحمن ابن عوف! میں تجھ اپنا مال دیتا ہوں اور اپنی ایک سیوی کو طلاق دیکر تجھ سے شادی کر دیتا ہوں۔ عبدالرحمن بولے آپ کا مال اور میرا اللہ آپ کو مبارک کرے۔ اس کے بعد عبدالرحمن نے بازار جا کر خرید و فروخت شروع کر دی۔ کچھ گھی اور پیاز حاصل کیا۔ پھر شادی کی تو آنحضرتؐ نے فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو۔

۱۵۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، ان سے حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ کے برابر کسی بیوی کا ولیمہ نہیں کھلایا کیونکہ ایک بکری کا ولیمہ تھا۔

۱۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے

ان سے شعیب نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد کر کے نکاح کر لیا اور اسے آزاد کرنا ہی ہر قرار دیا اور ان کے ولیمہ میں الیدہ کھلایا:

۱۵۶۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ سے جب نکاح کی تو مجھے بھیجا۔ میں جا کر لوگوں کو کھانے کے لیے بلالایا۔

۹۹۔ کسی بیوی کا کسی بیوی سے زیادہ ولیمہ کرنا۔

۱۵۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، انھوں نے کہا کہ حضرت زینب بنت جحش کے نکاح کا تذکرہ ان کے سامنے آیا۔ فرمانے لگے کہ جس قدر زینبؓ کے ولیمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف کیا، اتنا میں نے کسی بیوی کے ولیمہ میں کرتے ہوئے نہیں دیکھا، ایک بکری کا ولیمہ کیا تھا۔

۱۰۰۔ ایک بکری سے کم ولیمہ کرنا۔

۱۵۸۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن صنف نے، ان سے ان کی ماں صفیہ بنت شیبہ نے، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کا ولیمہ چار سیر جوہی میں کر دیا تھا:

۱۰۱۔ دعوت ولیمہ قبول کرنا۔ اور اگر سات دن تک کوئی ولیمہ وغیرہ کھلائے (در جائز ہے) کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن یا دو دن میں موقت نہیں فرمایا:

۱۵۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھوں نے خبر دی۔ ان سے نافع نے، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہیں کوئی دعوت ولیمہ کے لیے بلائے تو ضرور جاؤ۔

شُعَيْبٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَنَقَ صَفِيَّةً وَنَزَّوَجَهَا وَجَعَلَ خُتْمَهَا مَدَامَهَا وَأَوْكَمَ عَلَيْهَا خَيْبٍ:

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ بَيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ فَأُرْسِلَنِي فَدَعَوْتُ رَجُلًا إِلَى الطَّعَامِ:

۹۹. بَارِبٍ مَنِ أَوْكَمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ الْبَعْضِ:

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْكَمَ عَلَى أَحَدٍ نِسَائِهِ مَا أَوْكَمَ عَلَيْهَا أَوْكَمَ بِشَاةٍ:

بَابُ مَنِ أَوْكَمَ يَأْكُلُ مِنْ شَاةٍ:

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَوْكَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ شَعِيرٍ:

بَابُ حَتَّى إِجَابَةِ الْوَلِيمَةِ وَالِدَعْوَةِ وَمَنِ أَوْكَمَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ دَعْوَةً وَكَوْ يُوَقِّتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ:

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا:

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُوا الْعَارِفُ دَا جَبَبُوا الدَّاعِيَ وَاعُودُوا الْمَرِيضِينَ ۝

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمْرًا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِينَ وَدَلَّتِ بَاجِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَالِسِ قَابِزًا بِالنَّفْسِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَافْتِشَاءِ السَّلَامِ وَلَا جَابِدِ الدَّاعِيَ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الدَّاهِبِ وَعَنْ آيَةِ الْبَيْتِ وَهَنْ الْكَيَّاسِ وَالْقَيْسَةِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالِدِيَّاجِ تَابَعَهُ أَبُو عَدَانَةَ وَالشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَشْعَثَ فِي إِفْتِشَاءِ السَّلَامِ ۝

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعَزِّزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا أَبُو سَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُدِيهِ وَكَانَتْ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ حَادٍ مَهُمٌ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ سَهْلٌ تَذَرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَفْعَلَ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ التَّيْلِ فَلَمَّا أَكَلَتْ سَقَتْهُ إِتْيَاهُ ۝

يَابِلُ مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۝

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ مَنْ آجَى مُرَبَّرَةً آتَتْهُ كَانَ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ

۱۶۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے، کہا کہ مجھ سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابو داؤد نے، ان سے ابو موسیٰ نے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تہدیدوں کو قید سے چھڑاؤ، لوگوں کی دعوت قبول کرو اور بیماروں کی عیادت کرو ۝

۱۶۱۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید نے کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ بیمار کی عیادت، جنازہ کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کو جواب دینا، قسم کو پورا کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، سلام کو پھیلانا اور دعوت قبول کرنا، ان سب چیزوں کا آپ نے ہمیں حکم فرمایا، اور ان چیزوں سے ہمیں منع فرمایا سونے کی انگوٹھی، چاندی کے برتن، ریخی گڑے جو سوار گھوڑے پر ڈالتے ہیں اور ریخی اور پارچہ جات، کنان، استبرق کے عمدہ ریخی کپڑے۔ ابو الاحوص کی ابو عدوانہ اور شبیبانی نے لفظ انشاء السلام میں متابعت کی ۝

۱۶۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ابی حازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے، کہا کہ ابواسید ساعدی نے اپنی شادی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی، ابواسید کی نئی دھن آخفت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کر رہی تھی، سہل نے کہا تمہیں معلوم ہے، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کھلایا تھا، آپ کے واسطے اس نے کھجوریں بھجور کھیں تھیں، آپ جب کھا چکے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پلا دیں ۝

۱۰۲۔ (جس شخص نے دعوت قبول کی) اور دعوت میں شرکت نہ کی تو اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی ۝

۱۶۳۔ ہم سے عبداللہ بن یونس نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے اعرج نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہا کہ جس ولیمہ میں امراء کی دعوت ہو

اور غریب و بلاء جہاں تو وہ کھانا سب سے زیادہ بُرا ہے۔ اور جو شخص دعوت ولیمہ کو چھوڑ دے۔ تو گویا اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

۱۰۳۔ جس نے سری پائے کی دعوت قبول کی :

۱۶۲۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابو حازم نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی پائے کے کھانے کی بھی دعوت مجھے دی جائے تو میں قبول کر لوں گا۔ اور اگر یہ سب چیزیں میرے پاس ہر شے بھیجی جائیں تو میں ان کو لے لوں گا۔

۱۰۴۔ شادی وغیرہ میں دعوت قبول کرنا :

۱۶۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی جو اہل ہجرت کے بیٹے ہیں ان سے حجاج بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ابن جریج نے فرمایا کہ مجھے مولیٰ بن عقبہ نے خبر دی، ان سے نافع نے بیان کیا، کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دعوت (یعنی ولیمہ وغیرہ) کے لیے جب کوئی تمہیں بلائے تو قبول کر لو۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی دعوتوں میں روزہ دار ہونے کے باوجود چلے جاتے تھے :

۱۰۵۔ دعوت ولیمہ میں عورتوں اور بچوں کو

لے جانا :

۱۶۶۔ ہم سے عبدالرحمن بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، کہ ایک مرتبہ انصار کی عورتوں اور بچوں کو دعوت ولیمہ سے گئے دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوشی کے باعث ٹھہر گئے اور فرمایا : خدا یا ! تم لوگ مجھے اور آدمیوں سے زیادہ محبوب ہو۔

۱۰۶۔ کیا دعوت میں اگر کوئی بری بات دیکھے تو لوٹ

الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيَتْرَكَ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

باب من اجاب الى كرايح :

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزَّعْمِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَقَبِلْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ :

باب إجابة الداعي في العرس وغنيها :

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْرَاهِيلَ حَدَّثَنَا الْحُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ ثَمَاجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَهُوَ صَاحِبٌ :

باب دُخَابِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

إِلَى الْعُرْسِ :

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُهَبَّبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً وَصِبْيَانًا مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ مُنْتَشِيًا فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ :

باب هل يرجع إذا رأى منكراً

آئے، ابن مسعودؓ ایک مکان میں تصویر دیکھ کر لوٹ آئے تھے ابن عمرؓ نے ابو ایوب کو بلایا تھا۔ انھوں نے دیوار پر تصویر دیکھی، ابن عمر بولے اس میں ہم پر عورتیں غالب آگئی ہیں، ابو ایوب نے کہا، جن لوگوں پر مجھے اس کا خوف تھا وہ بہت بھی، مگر تم پر مجھے یہ اندیشہ نہ تھا۔ بخدا میں کھانا نہ کھاؤں گا۔ پھر واپس لوٹ آئے۔

۱۶۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے، ان سے عاصم بن محمد نے، ان سے عائشہؓ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ نے بیان کیا کہ میں نے تیکے خریدے تھے جن پر تصویریں تھیں آنحضرتؐ ان تصویروں کو دیکھ کر دروازہ پر رک گئے امدانہ نہ آئے میں نے آپ کے چہرے پر کراہت کو محسوس کر لیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اللہ اور رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں۔ (آپ فرمایا) مجھ سے جو گناہ سرزد ہوا ہو۔ تو آپ نے فرمایا یہ تیکے کیسے ہیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے کہا میں نے یہ تیکے اس لیے خریدے ہیں کہ آپ ان پر بیٹھیں اور ٹیک لگائیں۔ آپ نے فرمایا تصویر دالوں کو قیامت کے دن عذاب ہوگا اور مرد زناش کے طور پر کہا جائے گا، تم نے جو کچھ یہ کیا ہے، اسے لندہ کر دو۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

۱۰۷۔ نئی دھن کا دلیمہ میں مہان مردوں کی خدمت کرنا۔

۱۶۸۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل نے، کہا کہ جب ابو اسیدؓ سعدی نے شادی کا کھانا کھلایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو دعوت دی۔ اس موقع پر کھانا ان کی دھن ام اسید رضی اللہ عنہا ہی نے بنایا کیا اور انھوں نے ہی سب کے سامنے کھانا رکھا، انھوں نے پتھر کے ایک بڑے پیالے میں رات کے وقت کھجوریں بھگو دی تھیں اور جب آنحضرتؐ کھانے سے فارغ ہوئے تو انھوں نے ہی اس کا شربت بنایا اور آنحضرتؐ کے سامنے پینے کے لیے پیش کیا۔

فِي السَّعْوَةِ وَرَأَى مِنْ مَسْعُودٍ صُورَةً فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَهُ وَدَعَا ابْنَ عُمَرَ أَبَا أَيُّوبَ فَرَأَى فِي الْبَيْتِ سِتْرًا عَلَى الْحِدَادِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ هَلْبَنًا عَلَيْهِ النَّسَاءُ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ أَخْشَى عَلَيْهِ فَلَمْ أَكُنْ أَخْشَى عَلَيْكَ وَاللَّهِ لَا أَلْطَعُهُمْ كُلَّ طَعَامًا فَرَجَعَهُ

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْفَارِسِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرْتَنِي أَنَّهَا اشْتَرَتْ غُرُورَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَوَلَّمْنَا دَا هَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا بَدَأَ خُلِّيَ تَعَرَّفْتُ فِي وَجْهِهِ أَنْكَرَ هَيْئَةً فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ التَّمْرِقَةِ قَالَتْ فَقُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتُوسِّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَصْحَبَ هَذِهِ الصُّورَ يُجَدُّ بَوْنُ يَوْمَ النِّيمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَفَقْتُمْ وَقَالَ إِنْ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّورُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ

بَابُ قِيَامِ الْمَرْأَةِ عَلَى الرِّجَالِ فِي الْعَرَسِ وَخِدْمَتِهِمْ فِي النَّفْسِ

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا اسِيدٍ السَّعْدِيِّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَاهُ فَمَا صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا وَلَا قُرْبَةً إِلَيْهِمْ إِلَّا امْرَأَتَهُ أُمُّ اسِيدٍ بَلَّتْ تَمْرَاتٍ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا تَرَفَّغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاتَتْهُ لَهَا فَسَقَتْهُ فَتَجَعَّدَتْ بِذَلِكَ

بَابُ الْتَغْنِيمِ وَ الشَّرَابِ الَّذِي لَا يُسَكَّرُ فِي الْعُرْسِ

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتْ امْرَأَتُهُ حَادِثُهُ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعُرْدُوسُ فَقَالَتْ أَدْقَالُ أَتَدْرُونَ مَا أَلْقَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْقَعْتُ لَهُ تَمْرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْبٍ

بَابُ الْمَدَانَةِ مَعَ التَّيَا وَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمَّا الْمَرْأَةُ كَالْبَضِيعِ

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ كَالْبَضِيعِ لِأَنَّ أَقْبَتَهَا كَسَرَتْهَا فَإِنْ اسْتَمْتَعَتْ بِهَا اسْتَمْتَعَتْ بِهَا وَفِيهَا عَوَجٌ

بَابُ الْوَصَائِي بِالنِّسَاءِ

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحَقُّ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُبَيْعِيُّ عَنْ دَاوُدَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ وَاسْتَوْصَا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاَتَتْهُنَّ خُلَفَاءُ مِنْ بَنِيهِ دَانَ أَعْوَجَ شَيْءٌ فِي الصِّلَةِ أَعْلَاهُ فَإِنْ تَزَوَّجَتْهُ وَزَنَ تَزَوَّجَتْهُ لَوْ تَزَوَّجَتْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصَا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا

۱۰۸۔ شادی کے موقع پر کھجور کا شربت اور ایسا مشروب بنانا جو نشہ آور نہ ہو

۱۶۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن عبد الرحمن القاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، کہا کہ میں نے سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنی شادی کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی، اس دن ان کی بیوی ہی سب کی خدمت کر رہی تھی حالانکہ وہ لہن تھی۔ بیوی نے کہا یا سہل رضی اللہ عنہ نے کہا (راوی کو شک تھا) کہ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے آنحضرت کے لیے کیا تیار کیا تھا؟ میں نے آپ کے لیے ایک بڑے پیالے میں رات کے وقت سے کھجور کا شربت تیار کیا تھا

۱۰۹۔ عورتوں کی خاطر داری۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ عورتیں پسلی کی طرح ہیں

۱۶۸۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت مثل پسلی کے ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ لو گے اور اگر اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہو گے تو اس کی ٹیڑھ کے ساتھ ہی فائدہ حاصل کر لو گے

۱۱۰۔ عورتوں کے بارے میں وصیت

۱۶۹۔ ہم سے اسحق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے حسین جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد نے، ان سے میسرہ نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور میں تمہیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلی میں بھی سب سے زیادہ ٹیڑھا اس کے اوپر کا حصہ ہے اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ دو لو گے اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی باقی رہ جائے گی اس لیے میں تمہیں عورتوں کے بارے میں اچھے معاملہ کی وصیت کرتا ہوں

وَإِنْ خَرَجَ اسْتَدْرَاجًا لِّمَنْعَةٍ قَالَتْ السَّادِسَةُ
 زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَمْتْ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَقْتُ وَإِنْ اُخْطِئَ
 التَّقْتُ دَلَّ يُرْجَى أَلَيْسَ لِيَعْلَمَ أَنْتَ قَالَتْ السَّابِعَةُ
 زَوْجِي غَيَا يَأْكُلُ أَوْ يَبَا يَأْكُلُ طَبَا قَالَتْ كُلُّ دَاوُدَ دَاوُدُ
 شَجَلِكِ أَوْ قَلْبِكِ أَوْ جَمْعُ مَلَا لَكَ قَالَتْ الثَّامِنَةُ
 زَوْجِي الْمُسُّ مَسُّ الْأَرْنَبِ وَالزَّرِيمُ زَيْجُ الرَّنَبِ
 قَالَتْ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْبَعْدِ طَوِيلُ التَّجَادِ
 عَظِيمُ التَّرْمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ الثَّادِ قَالَتْ
 الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَاتَ مَالِكٌ خَيْرٌ
 مِنْ ذَلِكَ لَكَ إِبْلِ كَثِيرَاتُ الْمُبَارِكِ كَلِيلَاتُ
 الْمَسَارِحِ وَإِذَا سَمِعْتَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَتَقَنَّ
 أَكْمَنْ هَوَالِكِ قَالَتِ الْحَادِيَةُ عَشْرَةَ زَوْجِي أَوْ
 كَرُجِ أَنَا مِنْ حُجِي أَذْنِي وَمَلَا مِنْ شَجْعِي
 عَضْدِي وَتَحْجَنِي قَبْعَتِي إِلَى نَفْسِي دَجْدِي
 فِي أَهْلِ غَيْمَةٍ يَشُقُّ لِحْيَتِي فِي أَهْلِ صَهِيلِ
 وَطَيْطٍ وَدَائِسٍ وَمَنْقِي قَيْدَةٍ أَقْوَرُ فَهَادٍ
 أَتَبَعُ دَارَقُدُ قَالَتِ الثَّانِيَةُ وَاشْرَبْ قَاتَقْتَحُرُ أُمُّ
 أَبِي زَرْجِ قَمَا أُمُّ أَبِي زَرْجِ غَنُومَةُ رَدَا حُ وَبَيْتُهَا
 مَسَا حُ إِنْ أَبِي زَرْجِ مَسَا إِنْ أَبِي زَرْجِ مُضِجَةُ
 كَمَلُ شَطْبَةٍ دَيْسِيَةُ لِي زَارِعُ الْجَعْرَةِ يَنْتُ
 أَبِي زَرْجِ قَمَا يَنْتُ أَبِي زَرْجِ طَوْعُ أَيْبِهَا وَطَوْعُ
 أُمِّهَا وَمِلُّ كِسَايَتِهَا وَغَيْطُ جَارَتِهَا جَارِيَةٍ
 أَبِي زَرْجِ نَمَا جَارِيَةٍ أَبِي زَرْجِ لَا تَبْتُ حَدِيثَنَا
 تَحْيِيثَنَا وَدَ تَنْقُتُ مِيْرَتُ تَنْقِيَتَا وَلَا مَلَا بَيْتَنَا
 تَعَشِيْنَا قَالَتْ خَدَجُ أَبُو زَرْجِ وَالْأَدْكَابُ مُخَضُّ
 قَلْقِي أَمْرًا مَعَهَا وَكَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ
 مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرَمَاتَيْنِ فَطَلَقْنِي وَكَلَحَهَا
 كَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَآخَذَ
 حَظِيًّا وَآرَحَ عَلَى نَعْمَا ثَوِيًّا وَاعْطَانِي مِنْ كُلِّ

نہ اس سے خوف ہے نہ اکٹا ہٹ۔ پانچویں نے کہا کہ میرا شوہر ایسا ہے کہ
 جب گھر میں آتا ہے تو جیتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے۔
 اور جو کچھ گھر میں ہوتا ہے اس کی کوئی باز پرس نہیں کرتا۔ چھٹی نے کہا کہ
 میرا شوہر جب کھانے پر آتا ہے تو سب کچھ چٹ کر جاتا ہے اور جب
 پینے پر آتا ہے تو ایک بوند بھی نہیں چھوڑتا اور جب لیٹتا ہے تو تنہا ہی
 کپڑا اپنے اوپر لپیٹ لیتا ہے، ادھر ہاتھ بھی نہیں بڑھاتا کہ دکھ درد
 معلوم کرے۔ ساتویں نے کہا کہ میرا شوہر گمراہ ہے یا عاجز، سینہ سے
 دبانے والا، تمام دنیا کے عیوب اس میں موجود ہیں، میری ہڈی یا زخمی
 کرے یا دونوں کی گر گزے۔ آٹھویں نے کہا کہ میرا شوہر ہے کہ اس کا چھوٹا
 خرگوش کے چھوٹے کی طرح (نرم) ہے اور اس کی خوشبو زرب (ایک
 گھاس کی خوشبو کی طرح) ہے۔ نویں نے کہا کہ میرا شوہر اپنے ستونوں
 والا، لمبی نیام والا، بہت زیادہ بیٹے والا (سخی) ہے اس کا گھر دارالمشورہ
 کے قریب ہے۔ دسویں نے کہا کہ میرے شوہر کا نام مالک ہے، اور
 تھیں معلوم ہے مالک کون ہے، وہ ان تمام تعریفوں سے بلند والا ہے
 جو دین میں آسکیں، اس کے اونٹ اپنے تھان پر بہت ہوتے ہیں۔
 لیکن صبح کو جب گاہ میں جانے والے کم ہیں اور جب وہ باجے کی آواز
 سن لیتے ہیں تو یقین کر لیتے ہیں کہ اب انھیں (بھانوں کے لیے) ذبح
 کیا جائے گا۔ گیارہویں نے کہا کہ میرا شوہر ابو زرع ہے۔ اس نے
 میرے کانوں کو زبور سے بوجھ کر دیا ہے۔ میرے بازوؤں کو چربی سے
 بھر دیا ہے۔ میرا اس قدر لاڈ کیا کہ میں خوش ہی خوش ہوں۔ مجھے اس نے
 چند بکریں کے مالک گھرانے میں ایک کونے میں پڑایا یا پھر وہ مجھے ایک
 ایسے گھرانے میں لایا جو گھوڑوں اور کچا وہ کی آواز والا تھا اور جہاں کٹی ہوئی
 کھیتی کو کاہنے والے اور نارج کو صاف کرنے والے (سب ہی موجود
 تھے) اس کے یہاں میں بولتی تو اس میں کوئی نکادت والا نہیں تھا، اور
 سوئی تو صبح کر دیتی، پانی پیتی تو نہایت اطمینان سے پیتی اور ابو زرع کی ماں
 تو میں اس کی کیا خوبیاں بیان کروں، اس کا توشہ خانہ بھرا ہوا تھا اور
 اس کا گھر خوب کثادہ تھا، اور ابو زرع کا بیٹا، میں آپ کے اوصاف کیا
 بیان کروں، اس کے سونے کی جگہ کھجور کی ہری شاخ سے دو شاخہ نکلنے
 کی جگہ جیسی تھی (یعنی چھری سے جسم کا تھا) اور بکری کے چار ماہ کے بچہ کا

رَأَيْتُ زَوْجًا قَالَ كُلُّيْ أَمْ زَرْعٌ وَمِنْ بَيْتِي أَهْلًا
قَالَتْ فَكُلُوا جَعَلْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَطْعَامِي مَا بَكَرَ
أَصْغَبَ ابْنِي زَرْعٌ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ كَلْبَ
كَافِي زَرْعٍ لَا مَرْزُوعٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ دُرَّةٍ لَعْنَتُ بَيْنَنَا
لَعْنَتُهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَاتَّقَمَ
يَالْمِمْ وَهَذَا أَصَحُّ ۝

دعہ اس کا پیٹ بھر دیتا تھا کہ اس کی خوراک بہت ہی کم تھی اور زرع کی بیٹی تو اس کی خویاں کیا گنوں، اپنے باپ کی بڑی ہی فزائبر دار ذاتی فریہوٹی کم چادر اس کے جسم سے بھر جاتی، اپنی سوکن کے لیے حسد و غصہ کا باعث۔ اور ابو زرع کی کنیز، تو وہ بھی خویوں کی مالک تھی۔ ہماری باتوں کو پھیلاتی نہیں تھی۔ رکھی ہوئی چیزوں میں سے کچھ نہیں نکالتی تھی اور نہ ہمارا گھر گھاس پھوس سے بھر تھی، اس نے بیان کیا کہ ابو زرع ایک دن ایسے وقت باہر نکلا جب دودھ کے برتن بولے جا رہے تھے۔ باہر اس نے ایک عورت کو دیکھا اس کے ساتھ دوزخ کے بھیکاریوں نے مجھے طلاق دے دی اور اس سے نکاح کر لیا۔ پھر میں نے اس کے بعد ایک شریف سے نکاح کیا جو تیز گھوڑوں پر سوار ہوتا تھا اور رات میں خلی نیزہ رکھتا تھا۔ وہ میرے لیے بہت سے موشی لایا اور ہر ایک میں سے ایک ایک جوڑ لیا اور کہا کہ ام زرع خود بھی اس میں سے کھاؤ اور اپنے عزیز دار کو اب کبھی دو۔ اس نے کہا کہ جو کچھ اس نے مجھ دیا تھا اگر میں سب جمع کروں تو بھی ابو زرع کے سب سے چھوٹے برتن کے برابر کا نہیں ہو سکتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے لیے ایسا ہوں جیسے ام زرع کے لیے ابو زرع تھا۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری) کہتے ہیں کہ سعید ابن سلمہ نے ہشام کے واسطے سے ”دلائل لعنہ“ بیننا لعنہ کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے ”فاتقمہ“

میم کے ساتھ بیان کیا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے ۝

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ جَيْشٌ يَلْعَبُونَ بِجَوَائِحِدِهِمْ فَسَتَرَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَنْظُرُ فَمَا
زِلْتُ أَنْظُرُ حَتَّى كُنْتُ أَنَا أَلْعَبُ فَاذْهَبُوا
قَدَارَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثِ السِّنِّ تَسْمَعُ اللَّهُمَّ ۝

۱۷۳۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ انھیں عمر نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ فوجی نیزہ کے کھیل کا مظاہرہ کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جسم مبارک سے پردہ لیے پردہ کیا اور میں وہ مظاہرہ دیکھتی رہی۔ میں نے اسے دیر تک دیکھا اور خود ہی اکتا کر لوٹ آئی تم خود اندازہ لگا لو کہ ایک نو عمر لڑکی جب کھیل سستی ہے (تو کتنی دیر تک اس میں دلچسپی لے سکتی ہے)

۱۷۳۔ کسی شخص کا اپنی بیٹی کو اس کے شوہر کے بارے

میں نصیحت ۝

بَابُ مَدْعُوطَةِ الرَّجُلِ ابْنَتُهُ

لِحَالِ زَوْجِهَا ۝

۱۷۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ثور نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بہت دنوں تک میرے دل میں خواہش رہی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو بیویوں کے متعلق پوچھوں جن کے متعلق

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ أَزَلْ حَوِيصًا عَلَى
أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَوَاتِنِ مِنْ
أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ

اللَّهُ تَعَالَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتَّىٰ حَبْرٌ وَحَبْحَتٌ مَعَهُ وَعَدَلٌ وَهَدَانٌ مَعَهُ يَأْذِيَةٌ قَتَبَرٌ ثُمَّ جَاءَ كَسَلَتْ عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَا تَتَوَمَّنًا فَتَقُلْتُ لَه يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرْتَانِ مِنْ أَرْوَاحِ الشَّيْطَانِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا قَالَ وَاعْجَبَا لَكَ يَا أَمِينَ عَنَّا مِنْهُمَا لِعَائِشَةَ وَحُفْصَةَ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ يَسُوقُهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَجَاءَ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَيْتِ أُمِّيَّةَ ابْنِ زَيْدٍ وَهُمْ مِنْ عَدَايِ الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَادُبُ النَّزُولَ عَلَى الشَّيْطَانِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا فَا نَزَلَ يَوْمًا فَإِذَا أَنَزَلْتُ جَنَّتُهُ بِمَا حَدَّثَ مِنْ خَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الدُّخَانِ أَوْ غَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَكُنَّا مَعَهُ فَرِيضٌ تَغْلِبُ الْبَسَاءُ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ بَسَاءٌ وَهُمْ فَطْفُوقٌ بَسَاءٌ وَنَا يَأْخُذُونَ مِنْ أَدَبِ بَسَاءِ الْأَنْصَارِ فَغَضِبْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَمَا جَعَلْتِي قَاتِلَتُ أَنْ تُرَا جَعَلْتِي قَاتِلَتٌ وَلَعَلَّ تُشْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللَّهِ أَنَّ أَرْوَاحَ الشَّيْطَانِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَعَلْتُهُ وَإِنْ أَحَدُهُمْ لَيَتَهَبَّرُهُ الْيَوْمَ حَتَّىٰ اللَّيْلِ فَا نَزَعْنِي ذَلِكَ وَ قُلْتُ لَهَا قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُنَّ ثُمَّ جَعَلْتُ عَلَى شَيْءٍ فَا نَزَلْتُ فَا خَذْتُ عَلَى حُفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ حُفْصَةُ الْفَاحِشَةُ إِذَا كُنَّ الشَّيْطَانِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّىٰ اللَّيْلِ قَاتِلَتٌ لَعَنَ فَقُلْتُ قَدْ خَبْتُ وَخَسِدْتُ أَنَا مُنِينَ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ لِعَنْبِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِي لَا تَسْتَكْثِرِي الشَّيْطَانِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی "ان توبوا الی اللہ فقد صغت قلوبکم" بالآخر ایک مرتبہ آپ نے حج کیا اور آپ کے ساتھ میں نے بھی حج کیا ایک جگہ جب وہ راستہ سے ہٹے (قضاء حاجت کے لیے) تو میں بھی ایک برتن میں پانی لے کر ان کے ساتھ راستہ سے ہٹ گیا۔ پھر آپ نے قضاء حاجت کی اور واپس آئے تو میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ پھر آپ نے وضو کیا۔ میں نے اس وقت آپ سے پوچھا کہ امیر المؤمنینؑ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں وہ دو بیویاں کون ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "ان توبوا الی اللہ فقد صغت قلوبکم" عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا ابن عباس! تم پر حیرت ہے۔ وہ عائشہ اور حفصہ (رضی اللہ عنہما) ہیں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے تفصیل کے ساتھ حدیث بیان کرنی شروع کی، آپ نے فرمایا کہ میں اور میرے ایک انصاری پڑوسی جو بنو امیہ بن زید سے تعلق رکھتے تھے اور عروالی مدینہ میں رہتے تھے۔ ہم نے (حوالی سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے بارہ بار سفر کر رکھی تھی۔ ایک دن وہ حاضری دیتے تھے اور ایک دن میں حاضری دیتا تھا۔ جب میں حاضر ہوتا تو اس دن کی تمام خبریں جو وحی وغیرہ سے متعلق ہوتیں، لاتا (اور اپنے پڑوسی سے بیان کرتا) اور جس دن وہ حاضر ہوتے تو وہ بھی ایسا ہی کرتے تھے اور ہم خاندان قریش کے لوگ، عورتوں پر غائب رہتے تھے۔ لیکن جب ہم انصار کے یہاں (حجرت کر کے) آئے تو یہ لوگ ایسے تھے کہ عورتوں سے مطلوب تھے ہماری عورتوں نے بھی انصار کی عورتوں کا طریقہ سیکھنا شروع کیا۔ ایک دن میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اس نے بھی میرا ترک یہ ترک جواب دیا۔ میں نے اس کے اس طرح جواب دینے پر ناگواری کا اظہار کیا تو اس نے کہا کہ میرا جواب دینا تمہیں برا کہیں لگتا ہے؟ خدا کی قسم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج بھی آنحضرت کو جواب دیتی ہیں اور بعض تو آنحضرت سے ایک دن رات تک الگ تھک رہتی ہیں۔ میں اس بات پر کانپ اٹھا اور کہا کہ ان میں سے جس نے بھی یہ معاملہ کیا یقیناً وہ نامراد ہوگئی۔ پھر میں نے اپنے تمام کپڑے پہنے (اور مدینہ کی طرف) روانہ ہوا۔ پھر میں (ام المؤمنین حضرت حفصہؓ کے گھر گیا جو حضرت عمرؓ کی ما جزدی ہیں) اور میں نے اس سے کہا کہ حفصہ! کیا تم میں سے کوئی بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایک دن رات تک

وَسَلَّمَ وَلَا تَوَلَّ جَنَّتِي فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرْنِي وَسَلِّبْنِي
مَا بَدَا لِي وَلَا يَغْتَرَنَّكَ إِنْ كَانَتْ جَارَتُكَ أَذَى
ضَائِمُكَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَ عُمَرُ وَكُنَّا قَدْ عَدَدْنَا أَنَّ
غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِنُغْزِيَنَا فَنَزَلَ صَاحِبِي
الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ تَوْبَتِهِمْ فَوَجَعَنَا لَيْلًا عِشَاءً
وَمَضَى بَابِي صَرِيحًا شَدِيدًا فَقَالَ أَلَا تَهْوُو
فَفُزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَدَّثَ الْيَوْمَ
أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هُوَ أَجَاءَ غَسَّانُ قَالَ لَا
بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَأَهْوَلُ طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً فَقُلْتُ خَابَتْ حَفْصَةُ
وَحَسِرْتُ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ
فَجَمَعْتُ عَلَى شَيْءٍ فَعَلَيْتُ صَلَوةَ الْفَجْرِ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْرِبَةً لَهُ فَأَعْتَزَلَ فِيهَا وَ
دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا
يُبْكِيكِ أَلَمْ أَلْنِ حَدَّثْتُكَ هَذَا أَطَلَقْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي مَا هُوَ
ذَا مُعْتَزَلٌ فِي مُشْرِبَةٍ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ
إِلَى الْمُنْتَبِرِ فَإِذَا حَوْلُهُ رَهْطٌ يُبْكِي بَعْضُهُمْ
فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا جِئْتُ
فَجِئْتُ الْمُشْرِبَةَ الَّتِي فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِفُلَانٍ لَهُ أَسْوَرُ اسْتَأْذِنَ
لِعُمَرَ فَدَخَلَ الْعَلَامُ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ كَلِمَتٌ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُكَ لِي فَصَمْتُ فَانْفَرَرْتُ
حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمُنْتَبِرِ
ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِفُلَانٍ اسْتَأْذِنَ
لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لِي

عنفہ رہتی ہے؛ انھوں نے کہا کہ جی ہاں (ایسا ہوا جائے) میں نے اس پر کہا
کہ پھر تم نے اپنے آپ کو خسارہ میں ڈال لیا اور نامزد ہوئی کیا تمہیں اس کا
کوئی خوف نہیں رہتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عنفہ کی وجہ سے انشر تم پر
عنفہ ہوا اور پھر تم تنہا ہی ہو جاؤ گی۔ حضور اکرمؐ سے مطاببات نہ کیا کرو
نہ کسی معاملہ میں آنحضرتؐ کو جواب دیا کرو اور نہ آنحضرتؐ کو چھوڑا کرو۔ اگر تمہیں
کوئی ضرورت ہو تو مجھ سے مانگ لیا کرو۔ بخاری سوکن جو تم سے زیادہ
خوبصورت ہے اور حضور اکرمؐ کو تم سے زیادہ عزیز ہے ان کی وجہ سے
تم کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جانا آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی
طرف تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں معلوم تھا کہ کھ غسان ہم پر
حملہ کے لیے فوجی تیاریاں کر رہا ہے۔ میرے انصاری ساتھی ابی باری پر
مدینہ منورہ گئے ہوئے تھے وہ رات گئے واپس آئے اور میرے دروازے
پر بڑی زبردور سے دستک دی اور کہا کہ کیا عمر گھر میں ہیں؟ میں گھر کا رہبر
نکلا تو انھوں نے کہا کہ آج تو بڑا حادثہ ہو گیا۔ میں نے کہا کیا بات ہوئی، کیا
غسان چڑھ آئے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ نہیں! حادثہ اس سے بھی بڑا اور اس
سے بھی زیادہ خوفناک ہے۔ حضور اکرمؐ نے اذواج مطہرات کو طلاق دے
دی ہے۔ میں نے کہا کہ حفصہ تو خاسر و نامراد ہوئی مجھے تو اس کا خوف لگا ہی
رہتا تھا کہ اس طرح کا کوئی حادثہ جلدی ہوگا۔ پھر میں نے اپنے تمام کپڑے
پہنے (اور مدینہ کے لیے روانہ ہو گیا) میں نے فکر کیا کہ حضور اکرمؐ کے ساتھ
پڑھی (خانہ کے بعد) حضور اکرمؐ اپنے ایک بالا خانہ میں چلے گئے اور وہاں
تنہائی اختیار کر لی۔ میں حفصہ کے پاس گیا تو وہ رود ہی تھی۔ میں نے کہا
اب روٹی کیا ہو۔ میں نے تمہیں پہلے ہی خبر کر دیا تھا۔ کیا آنحضرتؐ نے تمہیں
طلاق دے دی ہے؟ انھوں نے کہا مجھے معلوم نہیں ہے۔ حضورؐ اس وقت
بالا خانہ میں تنہا تشریف رکھتے ہیں۔ میں وہاں سے نکلا اور منبر کے پاس آیا
اس کے ارد گرد کچھ صحابہ موجود تھے اور ان میں سے بعض رورہے تھے۔
تھوڑی دیر تک میں ان کے ساتھ بیٹھا رہا۔ اس کے بعد میرا غم بھری غالب
آ گیا اور میں اس بالا خانہ کے پاس آیا جہاں حضور اکرمؐ تشریف رکھتے تھے
میں نے آنحضرتؐ کے ایک حبشی غلام سے کہا کہ عمر کے لیے اندرانے کی اجازت
لے لو۔ غلام ندر گیا اور حضور اکرمؐ سے گفتگو کر کے واپس آ گیا اس نے مجھ
سے کہا کہ میں نے آنحضرتؐ سے عرض کی اور آنحضرتؐ سے آپ کا ذکر کیا لیکن

فَصَمَتَ مَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ
عِنْدَ الْمَنْبَرِ ثُمَّ عَلَيْنِي مَا أَحَدٌ قَبِلْتُ الْغِلَامَ
فَقُلْتُ اسْتَأْذِنَ لِعَمْرٍو فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى
نَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَلَمَّا وَكَيْتُ
مُنْصَرِفًا قَالَ إِذَا الْغِلَامُ يَدْعُوَنِي فَقَالَ قَدْ
أَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ
مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالٍ حَمِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ دَبِيئَةٌ
فِرَاشٌ قَدْ أَتَوَا رِمَالَهُ بِحَبْنِهِ مَتَكِّئًا عَلَى
وَسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشَوْهَا لَيْثٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
ثُمَّ قُلْتُ دَا تَا قَائِمٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطَلَقْتَ
نِسَاءَكَ كَوَفَّرَ إِلَى بَصَرِهِ فَقَالَ لَا قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ
ثُمَّ قُلْتُ دَا تَا قَائِمٌ اسْتَأْذِنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ
دَا يَتَنِي وَكُنَّا مَعَشَرَ قُرَيْشٍ نَلْبِثُ النِّسَاءَ فَلَمَّا
قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاءُهُمْ
فَتَبَسَّمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ لَا يَتَنِي وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ
فَقُلْتُ لَهَا لَا يَغْفَرُكَ إِنْ كَانَتْ جَارَتُكَ أَوْ
مَا مِثْلُكَ دَا حَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بُيُودُ عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَتَبَسَّمَا أُخْرَى فَجَلَسْتُ حِينَ دَا يَتُهُ
تَبَسَّمَا فَدَفَعَتْ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ
فِي بَيْتِهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ آهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ فَلْيَتَوَشَّعْ عَلَى
أَمَتِكَ فَإِنْ فَارِسًا دَا لَزِمَ قَدْ وَسِعَ عَلَيْهِمْ
وَأَعْطَا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ فَجَلَسَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَتَكِّئًا فَقَالَ
أَوْ فِي هَذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ إِنَّ أَوْلَكَ
قَوْمٌ عَجَلُوا حَلِيبًا تَعْمُرُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ

آنحضرت خاموش ہے، چنانچہ میں واپس چلا آیا اور پھر ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا جو منبر کے پاس موجود تھے۔ پھر میرا غم مجھ پر غالب ہوا، اور دوبارہ آکر میں نے غلام سے کہا کہ عرض کے لیے اجازت لے لو۔ اس غلام نے واپس آکر پھر کہا کہ میں نے آنحضرت کے سامنے آپ کا ذکر کیا تو آنحضرت خاموش ہے۔ میں پھر واپس آگیا اور منبر کے پاس جو لوگ موجود تھے ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ لیکن میرا غم مجھ پر غالب آیا اور میں نے پھر آکر غلام سے کہا کہ عرض کے لیے اجازت طلب کرو۔ غلام اندر گیا اور واپس آکر جواب دیا کہ میں نے آپ کا ذکر آنحضرت سے کیا اور آنحضرت خاموش ہے۔ میں واپس آکر واپس آ رہا تھا کہ غلام نے مجھے پکارا اور کہا کہ حضور اکرمؐ نے تمہیں اجازت دے دی ہے۔ میں آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضرتؐ اس بان کی چارپائی پر جس سے چٹائی بٹنی جاتی ہے، لیٹے ہوئے تھے اس پر کوئی بستر بھی نہیں پڑا ہوا تھا۔ بان کے نشانات سے آنحضرتؐ کے پہلو مبارک پر نشان پڑے ہوئے تھے۔ جس تکبیر پر آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے اس میں چال بھری ہوئی تھی۔ میں نے حضور اکرمؐ کو سلام کیا اور کھڑے ہی کھڑے عرض کی یا رسول اللہؐ! کیا آنحضرتؐ نے اپنی ازدواج کو طلاق دے دی ہے؟ آنحضرتؐ نے میری طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا انہیں میں (خوشی کی وجہ سے) کہہ اٹھا اللہ اکبر! پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے آنحضرتؐ کو خوش کرنے کے لیے کہا کہ یا رسول اللہؐ! آپ کو معلوم ہے ہم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب رہا کرتے تھے۔ پھر جب ہم مدینہ آئے تو یہاں کے لوگوں پر ان کی عورتیں غالب تھیں۔ آنحضرتؐ اس پر مسکرا دیئے پھر میں نے عرض کی، یا رسول اللہؐ! آپ کو معلوم ہے میں حفصہؓ کے پاس ایک مرتبہ گیا تھا اور اس سے کہہ آیا تھا کہ اپنی سوکن کی وجہ سے جو تم سے زیادہ خوبصورت اور تم سے زیادہ رسول اللہؐ کو عزیز ہے، دھوکہ میں مت رہنا، آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا اس پر حضور اکرمؐ دوبارہ مسکرا دیئے۔ میں نے جب آنحضرتؐ کو مسکرا نے دیکھا تو بیٹھ گیا۔ پھر نظر اٹھا کر میں نے آنحضرتؐ کے گھر کا جائزہ لیا۔ خدا گواہ ہے میں نے آنحضرتؐ کے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جس پر نظر رکھنی۔ سوانحی چڑی کے (جو ماں موجود تھے) میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ! اللہ سے دعا فرمائی کہ وہ آپ کی امت کو فراموشی عطا فرمائے۔ فارس و دردم کو فراموشی اور وصوت

حاصل ہے اور انہیں دیا دی گئی ہے۔ حالانکہ وہ اللہ کی عبارت نہیں
 کہنے آئے، مگر حضور بھی ایک ایک لگائے ہوئے تھے لیکن اب سیدھے بیٹھ
 گئے اور فرمایا ابن خطاب! تمہارا نظریں بھی یہ چیزیں اہمیت رکھتی ہیں
 یہ تو وہ لوگ ہیں جنہیں جو کچھ بھلائی ملنے والی تھی سب اسی دنیا میں سے
 دی گئی ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے لیے اللہ سے مغفرت
 کی دعا کیجیے کہ مجھ نے دنیاوی شان و شوکت کے متعلق یہ غلط خیال
 دل میں رکھا، چنانچہ حضور اکرم نے اپنی ازواج کرا سی جب سے اتنیس
 دن تک الگ رکھا کہ جعفر رضی اللہ عنہا نے آنحضورؐ کا راز عاشرہ رضی
 اللہ عنہا سے کہہ دیا تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا تھا کہ ایک مہینہ تک میں
 اپنی ازواج کے پاس نہیں جاؤں گا کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضورؐ پر
 عتاب کیا تو آنحضورؐ کو اس کا بہت رنج ہوا۔ اور آپ نماز و اراج سے
 الگ رہنے کا فیصلہ کیا، پھر جب اتنیس کی رات گزر گئی تو آنحضورؐ عائشہ
 رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے اور آپ سے ابتداء کی۔ عائشہ
 رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ نے قسم کھائی تھی کہ مجھ سے
 یہاں ایک مہینہ تک تشریف نہیں لائیں گے اور ابھی تو اتنیس ہی دن گزرے ہیں۔ میں تو ایک ایک دن گن رہی تھی۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ مہینہ
 اتنیس کا ہے۔ وہ مہینہ اتنیس ہی کا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آیت تمیز (جس میں ازواج مطہرات کو آنحضورؐ کے
 ساتھ رہنے یا الگ ہو جانے کا اختیار دیا گیا تھا) نازل کی اور آنحضورؐ اپنی تمام ازواج میں سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے (اور
 مجھ سے اللہ کی وحی کا ذکر کیا، تو میں نے آنحضورؐ ہی کو پسند کیا۔ اس کے بعد آنحضورؐ نے اپنی تمام دوسری ازواج کو اختیار کیا اور سب سے
 دی کہا جو عائشہ رضی اللہ عنہا کہہ چکی تھیں۔

۱۱۴۔ شوہر کی اجازت سے عورت کا نفلی رمزہ

رکھنا۔

۱۱۵۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے
 خبر دی، انھیں عمر نے خبر دی، انھیں ہمام بن منبہ نے امدان سے ابو ہریرہ
 رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر شوہر موجود ہے
 تو کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر نفلی رمزہ نہ رکھے۔

۱۱۵۔ جب عورت اپنے شوہر کے بستر سے الگ ہو کر رات

گنارے۔

۱۱۶۔ ہم سے محمد بن یسار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عری نے
 حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابو حازم نے

يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَخْفَرْنِي فَأَعْتَزَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْحَدِيثِ
 حِينَ أَنْشَأَهُ حَقْلَةً إِلَى عَائِشَةَ تِسْعًا وَعَشْرِينَ
 كَيْدَةً وَكَانَ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا
 مِنْ شِدَّةِ مَوْجِئِهِمْ عَلَيْهِمْ حِينَ عَاتَبَهُ اللَّهُ
 فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعَشْرُونَ كَيْدَةً دَخَلَ عَلَى
 عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ قَدَا أَهْمْتُ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا
 شَهْرًا أَقْرَبًا أَصَبَحْتُ مِنْ تِسْعٍ وَعَشْرِينَ كَيْدَةً
 أَحَدًا هَاحِدًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعَشْرُونَ نَكَا
 ذَلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعَشْرِينَ كَيْدَةً قَالَتْ عَائِشَةُ
 ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى آيَةَ التَّخْيِيرِ فَبَدَأَ بِهَا
 أَقْرَبَ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ فَأَخْتَرْتُهُ ثُمَّ خَيَّرَ
 نِسَاءَهُ كُلَّهُنَّ فَقُلْنَ وَمِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ.

بَابُ مَعْنَى الْمَرْأَةِ إِذَا زَوَّجَهَا

تَطَوُّعًا.

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 أَخْبَرَنَا مَعْرُوفٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُدَبَّرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعُودُ الْمَرْأَةُ
 وَبَعْلُهَا شَاهِدًا إِلَّا بِإِذْنِهِ.

بَابُ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً

فِرَاشَ زَوْجِهَا.

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبٍ
 عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ

اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ آنے سے (ناراضگی کی وجہ سے) انکار کرے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت بھیجتے ہیں

۱۷۷۔ ہم سے محمد بن حرمہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے زرارہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورت اپنے شوہر ناراضگی کی وجہ سے اس کے بستر سے الگ تھلک رات گزارتی ہے، تو فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت بھیجتے ہیں جب تک وہ اپنے عمل سے باز نہ آجائے

۱۱۶۔ عورت اپنے شوہر کے گھر میں آنے کی کسی کو اس کی ہرمنی کے

بغیر اجازت نہ دے

۱۷۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شیب نے خبر دی۔

ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت کے لیے جائز نہیں کہ اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (غلی) روضہ رکھے اور عورت کسی کو اس کے گھر میں اس کی ہرمنی کے بغیر آنے کی اجازت نہ دے اور عورت جو کچھ بھی اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی مرضعہ اجازت کے بغیر (حسب دستور اور سلیقہ سے) خرچ کرے گی تو اسے بھی اس کا آدھا ثواب ملے گا۔ اس حدیث کی روایت ابوالزناد نے موسیٰ کے واسطے سے بھی کی ہے کہ ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (بیان کیا) اور اس میں نذرہ کا بھی ذکر ہے

۱۱۷۔

۱۷۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسمعیل نے حدیث

بیان کی، انھیں تمیمی نے خبر دی انھیں ابوعثمان نے، انھیں اسامہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوں تو اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت غریبوں کی تھی۔ ملہار جنت کے دروازہ پر (حساب کے لیے) روک لیے گئے تھے۔ البتہ

سہ غریب نے ہر ہر معاملہ میں الگ الگ اجازت ضروری نہیں قرار دی ہے بلکہ عام اجازت کافی ہے۔ صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث گزر چکی ہے کہ اگر عورت اپنے شوہر کے مال میں سے حسب دستور خرچ کرتی ہے تو اسے اس کے خرچ کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے شوہر کو اس کا ثواب ملے گا کہ وہ ماکہ کے لایا تھا، اس حدیث میں بھی آخری ٹکڑے سے یہی مراد ہے

فِي هَرِيَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ قَابَتِ أَنْ تَبْجِي لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مَهَا جِرَةً فَوَاضِ زَوْجَهَا لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ

بَابُ لَا تَأْذَنَ لَهُ لَأَةً فِي بَيْتِ

زَوْجِهَا لِأَحَبِّ إِلَّا بِإِذْنِهِ

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَمَا انْفَقَتْ مِنْ تَفَقُّةٍ عَنْ غَيْرِ امْرَأَةٍ كَأَنَّهُ يُؤَدِّي لَهَا مِنْ شَطَرِهِ وَرَوَاهُ أَبُو الزِّنَادِ أَيْضًا عَنْ مُوسَى عَنْ رَبِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الصَّوْمِ

سے بھی کی ہے کہ ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (بیان کیا) اور اس میں نذرہ کا بھی ذکر ہے

بَابُ

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُهَيْبٌ أَخْبَرَنَا التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةٌ مِنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَالْمُعَابِرُ الْجِدَّ يُعْبَوْنَ غَيْرَ أَنْ أَمْعَابَ النَّارِ قَدْ

جہنم والوں کو جہنم میں جانے کا حکم دے دیا گیا تھا اور میں جہنم کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والی عام عورتیں تھیں :

۱۱۸۔ مشرک ناشکری، عیسائی، سہرا، شہرہ، ساتھی کے معنی

میں ہے معاشرہ سے۔ اس باب میں ابو سعید رضی اللہ عنہ کی

روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے :

۱۸۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے

خبر دی، انہیں زید بن اسلم نے، انہیں عطاء بن یسار نے، اور انہیں

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آنحضرتؐ نے لوگوں کے ساتھ اس

کی ناز پڑھی۔ آنحضرتؐ نے بہت طویل قیام کیا، اتنا طویل کہ سورہ بقرہ پڑھی

جائے۔ پھر طویل رکوع کیا، رکوع سے سراٹھا کر پھر بہت دیر تک قیام کیا

یہ قیام پہلے قیام سے کچھ کم تھا۔ پھر آپؐ نے دوسرا طویل رکوع کیا یہ رکوع

طوالت میں پہلے رکوع سے کچھ کم تھا۔ پھر سجدہ کیا پھر دوبارہ قیام کیا اور

بہت دیر تک حالت قیام میں رہے یہ قیام پہلی رکعت کے قیام سے کچھ

کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا یہ رکوع پہلے رکوع سے کچھ کم طویل تھا۔ پھر

سراٹھا یا اور سجدہ میں گئے۔ جب آپؐ ناز سے فارغ ہوئے تو گرہن ختم

ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ سورج اللہ چاند اللہ کی نشانیوں

میں سے درخشاں ہیں، ان میں گرہن کسی کی موت یا کسی کی حیات کی

درجہ سے نہیں ہوتا اس لیے جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔ صحابہؓ

نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے آپؐ کو دیکھا کہ آپؐ نے اپنی جگہ سے

بڑھ کر کوئی چیز لی۔ پھر ہم نے دیکھا کہ آپؐ پیچھے ہٹ گئے۔ آنحضرتؐ

نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تھی دیا آنحضرتؐ نے یہ فرمایا راوی کہ

عکس تھا، مجھے جنت دکھائی گئی تھی۔ میں نے اس کا خوشہ توڑنے کے

لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔ اور اگر میں اسے توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک

اسے کھاتے۔ اور میں نے دوزخ دیکھی، آج کا اس سے زیادہ ہستیاں

منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اس میں عورتوں کی تعداد

زیادہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہے؟ آنحضرتؐ

نے فرمایا وہ... ناشکری کرتی ہیں، کسی نے کہا کیا اللہ کے ساتھ کفر

کرتی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا (نہیں) یہ اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور

أَمَرَ بِحُرِّ النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا
حَامَةً بَنِي دَخَلَهَا الْبَسَاءُ :

باب کفران العیش وھو الذبح و

ھو الخلیط من الماشقہ فیہ عن ابی

سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم :

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنَ النَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا

طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ سُلُوكِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ

الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ

الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

اس کے احسان کا انکار کرتی ہیں اگر تم ان میں سے کسی ایک کے ساتھ زندگی بھر بھی حسن سلوک کا معاملہ کرو۔ پھر بھی تمہاری طرف سے کوئی چیز اس کے لیے ناگوار خاطر ہوگی تو کہہ دیجی کہ میں نے تو تم سے کبھی بھلائی دیکھی ہی نہیں ہے۔

۱۸۱۔ ہم سے عثمان بن ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے عمران نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جنت میں جہانک کر دیکھا تو اس کے اکثر درجے دلتے غریب لوگ تھے اور میں نے دوزخ میں جہانک کر دیکھا تو اس کی اکثر درجے دلتی عورتیں تھیں۔ اس حدیث کی متابعت ابراہیم ابویوسف نے فرمائی ہے۔

۱۱۹۔ تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔ اس کی متابعت ابو جعفر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی ہے۔

۱۸۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں اذاعی نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوسلم بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبد اللہ! کیا میری یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم (دو زمانہ) دن میں دو دفعہ رکعتے ہو اور رات بھر عبادت کرتے ہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں! یا رسول اللہ! آنحضرت نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو دو دفعہ بھی رکھو اور بارہ دفعہ رکعتے بھی رہو۔ رات میں عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی۔ کیونکہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔

۱۲۰۔ بیوی اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے۔

۱۸۳۔ ہم سے عیسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا امیر مکارم نگہبان ہے، مرد اپنے گھر والوں پر نگہبان ہے، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے

وَيَنْفَعُ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُمَا سَدَّ هَرُّهُمَا رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا كَأَنَّ مَا رَأَيْتَ مِنْكَ خَيْرٌ أَقْطَ.

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَمَا كُنْتُ أَكْثَرُ أَهْلِهَا الْفَقْرَاءَ مَا أَطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَمَا كُنْتُ أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءَ تَابَعَهُ أَبُو بَرْزَةَ وَاسْمُهُ بْنُ زُرَيْرٍ.

بَابُ لِيُزَوِّجَكَ عَلَيْكَ حَقٌّ قَالَهُ أَبُو حَجِيَّةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَابْنُ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَلَا أُخْبِرُ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صَوْمَ وَأَفْطِرَ وَفَمَ وَنَوْمَ فَإِنَّ لِي جَسَدًا عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِي عَيْنًا عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِي زَوْجًا عَلَيْكَ حَقًّا.

بَابُ الْمَرْأَةِ رَاضِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا.

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا حَبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُذِّبُوا رَاجِعٌ وَكُذِّبُوا مَسْرُوكٌ عَنْ رَجَبَتِهِمْ وَالْأَمِيرُ رَاجِعٌ وَالرَّجُلُ رَاجِعٌ عَلَى أَهْلٍ بَيْنَهُمُ وَالْمَرْأَةُ رَاضِيَةٌ.

عَلَى بَيْتِ زَوْجَتَا دَوْلِدِهِ فَمَلَكَو رَاجِ دُكْلُكُو
مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ:

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: أَلْزَجَالُ قَوْمَانِ
عَلَى النِّسَاءِ يَمَّا تَكُنُّ اِبْنُهُ بَعْضُهُمْ
عَلَى بَعْضٍ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
عَدِيًّا كَثِيرًا:

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا وَقَعَدَ
فِي مَشْرِيقِهِ لَهُ فَنَزَلَ لِنِسَاءِهِ وَعِشْرَتَيْنِ فَقِيلَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ الْبَيْتَ عَلَى شَهْرٍ قَالَ إِنَّ
الشَّهْرَ نِسَاءً وَ عِشْرَتَيْنِ:

بَابُ هَجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فِي غَيْرِ بُيُوتِهِنَّ وَهَذَا كُو
عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ حَبِيبَةَ رَفَعَهُ غَيْرَ
أَنْ لَا تُهَجَّرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ وَالْأَوَّلُ
أَمْرٌ:

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِي
حُمَيْدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ
جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَنِيفٍ
أَنَّ عِكْرَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ
أَنَّ أُمَّ سَكْمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَّتْ لَا يَدُ خُلٍّ عَلَى بَعْضِ أَهْلِيهِ
شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَ عِشْرُونَ يَوْمًا عِنْدَ
عَلَيْهِمْ أَزْدَاحَ فَقِيلَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ حَلَفْتَ
أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ
يَكُونُ تِسْعَةٌ وَ عِشْرُونَ يَوْمًا:

بچوں پر نگران ہے۔ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی
رہیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

۱۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”مرد خدو کے مردھرے ہیں
اس لیے کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر بڑائی
دی ہے“ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بیشک اللہ بڑی رحمت والا
بڑا عظمت والا ہے“ کہہ:

۱۸۴۔ ہم سے خالد بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے
حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج
مطلہات سے ایک مہینہ تک علیحدگی رکھی اور اپنے ایک بالا خانہ میں قیام
کیا۔ پھر آنحضور اسی دن بعد تشریف لائے تو کہا گیا کہ یا رسول اللہ! آپ
نے تو ایک مہینہ کے لیے عہد کیا تھا، آنحضور نے فرمایا کہ یہ مہینہ
اتیس (۲۹) کا ہے۔

۱۲۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی ازواج سے ایک
مہینہ کے لیے علیحدگی، اور ان کے حوروں سے الگ دوسری
مکہ قیام۔ معاویہ بن حیدہ سے منقول ہے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کرنے لگے کہ ”اپنی بیوی سے
انہما ملا علی کے لیے اگر الگ رہنا ہے تو گھر میں رہتے
ہوئے الگ رہنا چاہیے“ لیکن یہی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۵۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے
اور مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی
انھیں ابن جریج نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے یحییٰ بن عبد اللہ بن صنیف نے خبر
دی، انھیں عکرمہ بن عبد الرحمن بن حارث نے خبر دی اور انھیں ام سلمہ
رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک واقعہ) کہ
وجہ سے) قسم کھائی کہ اپنی بعض ازواج کے یہاں ایک مہینہ تک
نہیں جائیں گے۔ پھر جب اسی دن گزر گئے تو آنحضور ان کے پاس
صبح کے وقت گئے یا شام کے وقت گئے، آنحضور سے عرض کیا گیا کہ
آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک مہینہ تک نہیں آئیں گے، آنحضور نے فرمایا
کہ مہینہ اسی دن کا بھی ہوتا ہے:

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعْوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبٍ قَالَ تَذَكَّرْنَا عِنْدَ أَبِي الصُّغْنِيِّ فَقَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَايَةَ قَالَ مَتَحَنَّا يَوْمَ مَا ذَنَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلِيَنَّ عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَهْلَهَا فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا هُوَ مَلْدُونٌ مِنَ النَّاسِ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَصَحَّحَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي غُرْفَةٍ لَهُ فَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَتَنَزَّحَ عَلَيْهِ أَحَدٌ فَتَنَزَّحَ عَلَيْهِ أَحَدٌ فَتَنَزَّحَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَطْلَقْتِ نِسَاءَكَ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ الْيَتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَكُنْتُ لِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ ۝

باب ۲۳ مَا يَكْرَهُ مِنَ عَرَبِ النِّسَاءِ رَوَاهُ دَاؤِدُ بْنُ مَرْوَانَ مَرَّةً غَيْرَ مَرَّةٍ ۝

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي اللَّهِ بْنِ أُمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ امْرَأَتَهُ جِلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يَجْمَعُهَا فِي إِخِي الْيَوْمِ ۝

باب ۲۴ لَا تُطْبِخُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا فِي مَعْوِيَةَ ۝

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ تَافِعٍ عَنْ الْحَسَنِ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ رَزَجَتْ ابْنَتَهَا فَتَمَعَّطَ شَعْرُ رَأْسِهَا فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ

۱۸۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مروان بن معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو یعقوب نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے ابو الصغنی کی مجلس میں (ہمسینہ پر) بحث کی تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی تھی، آپ نے فرمایا کہ ایک دن صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ روبرو تھیں ہر زوجہ مطہرہ کے پاس ان کے گھروالے موجود تھے۔ میں مسجد کی طرف گیا تو وہ بھی لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ادا پر گئے۔ آنحضرتؐ اس وقت ایک کمرہ میں تشریف رکھتے تھے انہوں نے سلام کیا لیکن کسی نے جواب نہیں دیا انہوں نے پھر سلام کیا لیکن کسی نے جواب نہیں دیا۔ پھر سلام کیا اور اس مرتبہ بھی کسی نے جواب نہیں دیا تو آواز دی (بعد میں اجازت ملنے پر) آنحضرتؐ کی خدمت میں گئے اور عرض کی کیا آنحضرتؐ نے اپنی ازواج کو طلاق دیدی ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ایک ہمسینہ تک ان سے

۱۲۳۔ عورتوں کو مارنا پسندیدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور انھیں اتنا ہی مار دو جو ان کے لیے اذیت دہ نہ ہو۔“

۱۸۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عبد اللہ بن زعمہ رضی اللہ عنہ نے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح نہ مارے کہ پھر دوسرے دن اس سے ہم بستر ہوگا۔

۱۲۴۔ عورت گناہ میں اپنے شوہر کی اطاعت نہ کرے ۝

۱۸۸۔ ہم سے خالد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن تافع نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، آپ مسلم کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے صفیہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نے اپنی بیٹی کی شادی کی تھی۔ اس کے بعد لڑکی کے سر کے بال بیماری کی وجہ سے اڑ گئے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

لَهَا فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا آمَرَ بِي أَنْ آمِلَ فِي شَعْرِيهَا
فَقَالَ كَذَّابَةٌ قَدْ لَعِنَ الْمَوْلُودَاتُ ۖ

بَابُ دِيَانِ امْرَأَةٍ خَافَتْ مِنْ بَعْدِهَا
نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا ۖ

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ دِيَانِ امْرَأَةٍ
خَافَتْ مِنْ بَعْدِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتْ هِيَ
الْمَرْأَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَا يَسْتَكْنِزُ مِنْهَا فَيُرِيدُ
طَلَاقَهَا وَيَنْزَوِجُ غَيْرَهَا تَقُولُ لَهُ أَمْسِكْنِي
وَلَا تُطَلِّقْنِي فَمَنْ تَزَوَّجَ غَيْرِي فَأَنْتَ فِي حِلٍّ
مِنَ التَّنْفِيعِ عَلَيَّ وَالنِّسَاءِ لِي فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا
وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۖ

سانس مردیں اور سمنور سے اس کا ذکر کیا اور کہا کہ اس کے شوہر نے اس سے
کہا ہے کہ اپنے بالوں کے ساتھ (دوسرے بال) جوڑ لے۔ آنحضرت نے اس پر
فرمایا کہ معنوی بال سر پر بنانے والوں پر لعنت کی گئی ہے ۖ
۱۲۵۔ اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے نفرت اور
اعراض کا خوف ہو۔

۱۸۹۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبری
انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ
عنها نے آیت ”اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے نفرت اور
اعراض کا خوف محسوس کرے“ کے متعلق فرمایا کہ آیت میں ایسی عورت کا
بیان ہے جو کسی مرد کے پاس ہو اور وہ مرد اسے اپنے پاس زیادہ دھاتا
ہو۔ بلکہ اسے طلاق دینے کا ارادہ رکھتا ہو اور اس کے بجائے دوسری
عورت سے شادی کرنا چاہتا ہو لیکن اس کی موجودہ بیوی اس سے کہے کہ
مجھے اپنے ساتھ ہی رکھو اور طلاق نہ دو، تم میرے سوا کسی اور سے شادی
کر سکتے ہو۔ میرے خرچے سے بھی تم آزاد ہو اور تم پر باری کی بھی کوئی پابندی
نہیں تو اسی کا ذکر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے کہ ”پس ان پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ آپس میں صلح کر لیں اور صلح بہتر ہے“ ۖ
۱۲۶۔ عزل کا حکم ۖ

بَابُ الْعِزْلِ ۖ

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مَسَدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا
نَعِزُّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ عَمْرُو بْنُ خَبْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ
كُنَّا نَعِزُّ وَالْقَدَانُ يَنْزِلُ دَعْنُ عَمْرٍو عَنْ
عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعِزُّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَدَانُ يَنْزِلُ ۖ

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ
حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنِ ابْنِ عُثَيْمٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ
أَصَبْنَا سَبِيًا فَلَمَّا نَعِزُّ قَالَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۱۹۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے
حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے، ان سے عطاء نے اور ان سے
جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں
ہم عزل کیا کرتے ہیں ۖ

۱۹۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا، انھیں عطاء نے خبری انھوں
نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ میں جب قرآن نازل ہو رہا تھا۔ ہم عزل کرتے
تھے ۖ

۱۹۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ
نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن انس نے، ان سے زہری نے، ان
سے ابن عمر بن زید نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
ایک غزوہ میں، ہمیں قیدی عورتیں ملیں اور ہم نے ان سے عزل کیا پھر

ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا تو انہوں نے فرمایا کیا تم واقعی ایسا کرتے ہو۔ تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا (پھر فرمایا) قیامت تک جو روح بھی پیدا ہونے والی ہے وہ (اپنے رت پر) پیدا ہو کر رہے گی؟

۱۲۷۔ سفر کے ارادہ کے وقت اپنی کٹی بہوئیں میں سے

انتخاب کے لیے قمری اندازی :

۱۹۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن ابی بنی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ابی لمیکہ نے حدیث بیان کی ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج کے لیے قرعہ ڈالتے، ایک مرتبہ قرعہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کے نام کا نکلا۔ حضور اکرم رات کے وقت معمولاً چلتے وقت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے چلتے ایک مرتبہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ آج رات کیوں نہ تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ۔ اور میں تمھارے اونٹ پر۔ تاکہ تم بھی نئے مناظر دیکھ سکو اور میں بھی۔ انھوں نے یہ تجویز قبول کر لی۔ (اور ہر ایک دوسرے کے اونٹ پر سوار ہو گئیں۔ اس کے بعد حضور اکرم عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کے پاس تشریف لائے۔ اس وقت اس پر حفصہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں۔ آنحضورؐ نے انھیں سلام کیا۔ پھر چلتے رہے۔ جب پڑاؤ ہوا تو حضور اکرمؐ کو معلوم ہوا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس میں نہیں ہیں (اس غلطی پر عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس درجہ رنج ہوا کہ) جب لوگ سواروں سے اتر گئے

تو ام المؤمنین نے اپنے پاؤں اذخرگھاس میں (جس میں زہریلے کیڑے بکثرت رہتے تھے) ڈال دیے اور دعا کرنے لگیں کہ اے میرے رب! مجھ پر کوئی بھجھو یا سانپ مسلط کر دے جو مجھے دس لے۔ مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ آنحضورؐ سے (اپنی غلطی کی معذرت خواہی کے لیے) کچھ کہ سکوں۔

۱۲۸۔ عورت اپنے شوہر کی باری اپنی سوکن کر دے سکتی ہے اور

اس کی تقسیم کس طرح کی جائے؟

۱۹۴۷- ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے ادمان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کرام المؤمنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیدی تھی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں خود ان کی باری کے دن اور سودہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن رہتے تھے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَدِئْتُكُمْ وَلَتَعْلَمُنَّ قَالُوا
فَلَمْ يَأْمُرْكُمْ بِشَيْءٍ كَافِرٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
إِلَّا هِيَ كَافِرَةٌ ۖ

باب ۱۲۰. النُّزْعَةُ بَيْنَ النِّسَاءِ إِذَا

آرَادَ سَكْرًا:

١٩٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي نَجْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُثَيْبَةَ عَنْ
الْقُسَيْمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ أَتَرَاعَ بَيْنَ لِسَانَيْهِ قَطَارِثَ
الْقُرْعَةِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ اللَّيْلُ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ
تَحَدَّثُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ أَلَا تَرَ كَيْفَ اللَّيْلَةُ
بِعَيْرِي وَارْكَبُ بِعَيْرِكَ تَنْظُرِينَ وَانْظُرِي
فَقَالَتْ بَلَى فَرَكِبْتُ كَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى جَمَلٍ عَائِشَةَ وَهَلِيهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ
عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حَتَّى تَرَوْا وَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ
فَلَمَّا بَدَلُوا جَعَلَتْ رَجُلَيْهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَ
تَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرًا أَوْ حَيَّةً تَلْدُ عُنِي
وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَتُولا لَهُ شَيْئًا .

تو ام المومنین نے اپنے پاؤں اذخر گھاس میں (جس میں زہر
کھئی بھجھو یا سانپ مسلط کر دے جو مجھے دس لے۔ محمد بن

باب المرأة تهب يومها من زوجها

لِيَضْرِبَهَا وَكَيْفَ يُقْسِيهِ ذَلِكَ :

١٩٢- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سُورَةَ
يُسُوتِ زَمِعَةً وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ وَكَانَ
الَّتِي مَلَئَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْسِمُ لِعَائِشَةَ
يَوْمَها دِيَوْمِ سُورَةَ ÷

باب ۱۲۹ الْحَدَلُ بَيْنَ النِّسَاءِ وَكَتَبَ
تَسْتَوِطِعُوْنَ أَنْ تَعْدُوْا بَيْنَ النِّسَاءِ
إِلَى قَوْلِهِ دَائِمًا حَكِيمًا ۖ
باب ۱۳۰ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرُ عَلَى
الْقَيْبِ ۖ

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَشْرُ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ دَلَّوْهُ شَيْئًا أَنْ
أَقُولَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ
قَالَ الشَّيْخُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرُ أَقَامَ عِنْدَهَا
سَبْعًا وَلَا إِذَا تَزَوَّجَ الْقَيْبَ أَقَامَ عِنْدَهَا
ثَلَاثًا ۖ

باب ۱۳۱ إِذَا تَزَوَّجَ الْقَيْبَ عَلَى
الْبِكْرِ ۖ

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ دَخَلْتُ
عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ الشَّيْخِ إِذَا
تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الْقَيْبِ أَقَامَ عِنْدَهَا
سَبْعًا وَتَسَعًا وَلَا إِذَا تَزَوَّجَ الْقَيْبَ عَلَى الْبِكْرِ
أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ دَلَّوْهُ
شَيْئًا لَقُلْتُ لَإِنْ أَسَاءَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
عَنْ أَيُّوبَ دَخَلْتُ قَالَ خَالِدٌ دَلَّوْهُ شَيْئًا قُلْتُ
رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

کہا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا ہے

۱۲۹۔ بیویوں کے درمیان انصاف (اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ)
اگر تم اپنی متعدد بیویوں کے درمیان انصاف نہ کر سکو (تو)
ایک ہی عورت سے شادی کر دو) ارشاد "دائماً حکیماً" تک ہے
۱۳۰۔ جب شادی شدہ عورت کے بعد کسی کنواری عورت
سے شادی کرے ہے

۱۲۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے بشر نے حدیث بیان کی
ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قلابہ نے حدیث بیان کی
اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے درادی ابو قلابہ یا انس رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (آنے
والی حدیث) ارشاد فرمائی، لیکن بیان کیا کہ دستور یہ ہے کہ جب کنواری سے
شادی کرے تو اس کے ساتھ سات دن تک رہنا چاہیے اور جب شادی شدہ سے
شادی کرے تو اس کے ساتھ تین دن تک رہنا چاہیے

۱۳۱۔ کنواری بیوی کے بعد جب کسی نے شادی شدہ عورت
سے شادی کی ہے

۱۳۱۔ ہم سے یوسف بن راشد نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے
حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے ایوب اور خالد نے حدیث بیان
کی، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دستور
یہ ہے کہ جب کوئی شخص پہلے سے شادی شدہ بیوی کی موجودگی میں کسی کنواری
عورت سے شادی کرے تو اس کے ساتھ سات دن تک قیام کرے اور پھر
باری مقرر کرے اور جب کسی کنواری بیوی کی موجودگی میں پہلے سے شادی شدہ
عورت سے نکاح کرے تو اس کے ساتھ تین دن تک قیام کرے اور پھر
باری مقرر کرے۔ ابو قلابہ نے بیان کیا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انس
رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کی اور سفیان
نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبری، انھیں ایوب اور خالد نے، خالد نے
کہا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا ہے

اسے شریعت نے چار عورتوں کو بیک وقت اپنے نکاح میں رکھنے کی اجازت دی ہے لیکن ساتھ ہی اس پر اپنی عدم رضا کا بھی اظہار کر دیا ہے کیونکہ عام حالات میں
کئی بیویوں کے درمیان عدل و انصاف قائم رکھنا مشکل ہے۔ نبی کو چار سے زیادہ بیویوں کے نکاح میں رکھنے کی اجازت کا یہ بھی ایک راز ہے کہ نبی انصاف اور
عدل قائم رکھ سکتا ہے لیکن عام لوگوں کے لیے چار کے درمیان بھی انصاف قائم رکھنا دشوار ہے اور چار سے زیادہ میں تو ممکن ہی نہیں۔ کئی بیویوں کی موجودگی کی نزاکت ہی
کی وجہ سے شریعت نے اس کا تاؤن بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے تاکہ ممکنہ مزید انصاف قائم رکھا جاسکے

۱۳۲۔ جو اپنی متعدد بیویوں کے پاس گیا اور آخر میں ایک غسل کیا۔

۱۹۷۔ ہم سے عبداللہ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن نذیع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے پاس گئے۔ اس وقت آنحضورؐ کے نکاح میں نویں تھیں۔

۱۳۳۔ مرد کا اپنی بیویوں کے پاس دن میں جانا۔

۱۹۸۔ ہم سے فروغ نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز سے فارغ ہو کر اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور کسی کے قریب بھی بیٹھتے تھے، ایک دن آنحضورؐ حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئے اور معمول سے زیادہ ٹھہرے۔

۱۳۴۔ جب مرد بیماری کے دن کسی ایک بیوی کے گھر گزارنے کے لیے اپنی دوسری بیویوں سے اجازت لے اور اسے اس کی اجازت دی جائے۔

۱۹۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس مرض میں وفات ہوئی۔ اس میں آپ پوچھا کرتے تھے کہ کل میری باری کس کے یہاں ہے، کل میری باری کس کے یہاں ہے، آپ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار تھا۔ چنانچہ آپ کی تمام ازواج نے آپ کو اس کی اجازت دے دی کہ آنحضورؐ جہاں چاہیں بیماری کے دن گزاریں۔ آنحضورؐ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر آگئے اور یہیں آپ کی وفات ہوئی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضورؐ کی اسی دن وفات ہوئی جو میری باری کا دن تھا اللہ تعالیٰ نے جب حضور اکرمؐ کو اپنے یہاں بلایا تو آنحضورؐ کا سر مبارک میرے

باب ۱۲۱ مَن كَلَّمَ عَلَى نِسَائِهِ فِي شَيْءٍ دَايِدٍ

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمَاءٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي النَّيْتِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَيْنِ تَسْعُ لِسَوَةِ

باب ۱۳۳ دُخُولِ الذَّكَرِ عَلَى نِسَائِهِ فِي النَّيْمِ

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَذُلُّنَّ مِنْ لَحْدِهِنَّ فَمَا دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَاخْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ

باب ۱۳۴ إِذَا اسْتَأْذَنَ الرَّجُلُ نِسَاءَهُ فِي أَنْ يُعْرَسَ فِي بَيْتِ بَعْضِهِنَّ فَأَذِنَ لَهُ

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَزِيدٍ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الْكَذِي مَاتَ فِيهِ آيُنَ أَنَا عَدَا آيُنَ أَنَا عَدَا يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَنْ يَدْأِجَهُ لِيَكُونَ حَيْثُ نَسَاءُ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ حِينَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ مَاتَ فِي النَّيْمِ الْكَذِي كَانَ يَسْأَلُ عَلَى ذِيهِ فِي بَيْتِي فَبَقِعَهُ اللَّهُ وَارَتْ رَأْسَهُ كَبَيْنَ غُرِّي وَسَحَرِي دَخَلَ رِيقُهُ رِيقِي

لے ریح کا داتم ہے۔ احرام سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام ازواج مطہرات کے ساتھ رات میں وقت گزارا تھا۔

سینے پر تھا اور آنحضور کا لعاب دہن میرے لعاب دہن سے ملا رہا

باب ۳۵ حُبِّ الرَّجُلِ بَعْضُ نِسَائِهِ
أَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ :

۱۳۵۔ مرد کا اپنی بعض بیوی کے ساتھ بعض کے مقابلہ میں زیادہ دل لگا دے :

۲۰۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبید بن حنین نے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ آپ حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئے اور ان سے کہا کہ بیٹی! اپنی اس سوکن کو دیکھ کر دھوکے میں نہ آ جانا جسے اپنے حسن پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر ناز ہے، آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا (عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں نے یہی بات حضور اکرم ﷺ کے سامنے دہرائی تو آنحضور مسکرا دیے :

۱۳۶۔ جو چیز حاصل نہ ہو اس پر غور کرنا سوکن کے سامنے اپنے ساتھ شوہر کے تعلق کو بڑھا چڑھا بیان کرنے کی مانعت ہے :

۲۰۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے فاطمہ نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔ اور مجھ سے محمد ابن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے فاطمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے کہ ایک خاتون نے عرض کی یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے۔ اگر اپنے شوہر کی طرف سے ان چیزوں کے حاصل ہونے کی بھی داستانیں اُسے سناؤں جو حقیقت میں میرا شوہر مجھے نہیں دیتا تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ آنحضور نے اس پر فرمایا کہ جو چیز حاصل نہ ہو اس پر غور کرنے والا اس شخص جیسا جو جھوٹ کا ڈھرا بکڑا اپنے ہوئے ہے (یعنی سر سے پاؤں تک جھوٹا ہے)

۱۳۷۔ غیرت۔ اور درودانے سیزہ کے واسطے سے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں تو اسے اپنی سیدھی تلوار سے قتل کر دوں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ بْنِ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ يَا بَيْتَهُ لَا يَعْزُتُكَ هَذِهِ أَلَّتِي أَحْبَبَهَا حَسَنًا حُبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا هَارِيْرُ يُدْ عَائِشَةَ فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّه :

باب ۳۶ الْمُسْتَفْتِي بِمَا لَمْ يَنْلِ وَمَا يَنْلِي مِنْ إِنْخَارِ الصَّوْرَةِ :

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ وَعَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لِيَ خَمْرَةٌ فَهَلْ عَلَى جَنَاحٍ إِنْ تَشِيعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَفْتِي بِمَا لَمْ يَنْلِ يُعْطِ كُلَّ رِسٍّ تَوْبَةً زَوْرَةً :

باب ۳۷ الْغَيْرَةِ قَالَ وَرَأَى عَيْنَ الْمُخْبِرَةِ قَالَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَةٍ صَرِيحًا بِالشَّيْبِ غَيْرَ مُصَفَّحٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لہ ضعف کہ جب سے حضور اکرم ﷺ تازہ مسواک نہیں چبا سکتے تھے حضور اکرم ﷺ چونکہ اس وقت مسواک کرنا چاہتے تھے اس لیے امام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دانتوں سے مسواک نرم کی اور آنحضور کو دی، اسی کی طرف حدیث کے آخری جملہ میں اشارہ ہے :

تھیں سعد کی غیرت پر حیرت ہے۔ یقیناً میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔

۲۰۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے امش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیعی نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند اور کوئی نہیں یہی وجہ ہے کہ اس نے بکاروں کو حرام قرار دیا ہے اور اللہ سے زیادہ کوئی اپنی تعریف پسند کرنے والا نہیں ہے۔

۲۰۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے امت محمد! اللہ سے بڑھ کر غیرت مند اور کوئی نہیں کہ وہ اپنے بندہ یا بندگی کو زنا کرتے ہوئے دیکھے۔ اے امت محمد! اگر تمہیں وہ معلوم ہوتا جو مجھے معلوم ہے تو تم چہنٹے کم اور روٹے زیادہ۔

۲۰۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے ان سے ابوسلمہ نے، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے انکی والدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضور فرما ہے اللہ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں۔ اور یحییٰ سے روایت ہے کہ ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

۲۰۵۔ ہم سے ابوالعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے۔ اور اللہ کو غیرت اس وقت آتی ہے جب بندہ مومن وہ کام کرتا ہے جسے اللہ نے حرام کیا ہے۔

۲۰۶۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے اسما، بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ زبیر

وَسَلَّمَ أَلْعَبْدُونَ مِنْ غَيْرَةٍ سَعْدٍ كَرْنَا
أَغْيُرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيُرُ مِنِّي ۝

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتَّابٍ
أَلْعَمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الشَّيْخِ مَعَى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيُرُ مِنَ اللَّهِ
مَنْ أَجَلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ دَمًا أَحَدٌ أَحَبَّ
لِإِلَهِهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ ۝

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا
أَحَدٌ أَغْيُرُ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَرَى عَبْدَهُ إِذَا أَمَّتَهُ يَزْنِي
يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ كَضَحِكُكُمْ
قَلِيلٌ وَبَكَائُكُمْ كَثِيرٌ ۝

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَنَّا
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ
حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا شَيْءَ أَغْيُرُ مِنَ
اللَّهُ وَهَنْ يَحْيَى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ
يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ
يَعَارُ مَوَظِعَهُ اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ ۝

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا
هِشَامُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسَاءِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ
قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَالَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ ۝

وَلَا مَسْكُوتٌ وَلَا شَيْءٌ غَيْرُ تَأْخِيهِ وَغَيْرُ فَرَسِهِ
فَكُنْتُ أَعْلَفُ فَرَسَهُ وَاسْتَقْبَحْتُ الْمَاءَ وَأَخَذْتُ
عَزْبَةً وَأَخْبَنُ وَلَوْ أَنَّكَ أَحْسَنُ أَخْبَرُ وَكَانَ
يَعْبُرُ جَارَاتٍ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنْتُ نِسْوَةً مَذْقِ
وَكُنْتُ أَتَقُولُ النَّوَى مِنَ أَرْضِ الدُّبَابِ الَّتِي أَقْطَعُهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ
مَوْجِي عَلَى ثُلُغِي فَرَسِي فَمَعْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى
رَأْسِي فَلَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
مَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَدَا عَانِي ثُمَّ قَالَ لِمَنْ
لَا حَرْبَ لِي بِخَيْلِي خَلْفَهُ فَأَسْتَحْيِيكَ أَنْ أَسِيرَ مَعَ
الْوَجَالِ وَذَكَرْتُ الدُّبَابَ وَغَيْرَتَهُ وَكَانَ غَيْرُ
النَّاسِ فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنِّي قَدْ اسْتَحْيَيْتُ فَمَعْنَى وَجِئْتُ الدُّبَابَ فَقُلْتُ
لَعَلِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَى
رَأْسِي النَّوَى وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَنَا خَ
لَا زِلْتُ فَأَسْتَحْيِيكَ مِنْهُ وَهَرَنْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ
وَاللَّهِ لَحَمْلُكَ النَّوَى أَغْدَى عَلَى مِنْ تَكُونُكَ مَعَهُ
قَالَتْ حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ بِخَادِمٍ
تَكُونُنِي بِبَاسَةِ الْفُوسِ فَكَأَنَّمَا أَغْتَفَنِي ۝

رضی اللہ عنہ نے مجھ سے شادی کی تو ان کے پاس ایک اونٹ اور ان
کے گھوڑے کے سواروں نے زمین پر کوئی مال کوئی غلام کوئی چیز نہیں
تھی۔ میں ہی ان کا گھوڑا جراتی۔ پانی پلاتی، ان کا ڈول سیتی، اور ان کا
گوندھتی۔ میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی، انصار کی کچھ روٹیاں میری
روٹی پکا جاتی تھیں، یہ بڑی سچی اور با وفا عورتیں تھیں، زبیر رضی اللہ عنہ
کی وہ زمین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دی تھی، اس سے
میں اپنے سر پر گھوڑوں کی گٹھلیاں گھرایا کرتی تھی۔ یہ زمین میرے گھر سے
تہاں فرسخ دور تھی، ایک روز میں آ رہی تھی اور گٹھلیاں میرے سر پر تھیں
کہ راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہو گئی۔ آنحضرت
کے ساتھ قبیلہ انصار کے کئی افراد تھے۔ آنحضرت نے مجھے بلایا پھر اپنے
اونٹ کو بٹھانے کے لیے کہا ارخ، ارخ، آنحضرت چاہتے تھے کہ مجھے اپنی
سواری پر اپنے پیچھے سوار کر لیں لیکن مجھے مردوں کے ساتھ چلنے میں شرم
آئی (اور زبیر رضی اللہ عنہ کی غیرت کا بھی خیال آیا۔ زبیر رضی اللہ عنہ
بڑے ہی با غیرت تھے۔ حضور اکرم بھی سمجھ گئے کہ میں شرم محسوس کر رہی ہوں
اس لیے آپ آگے بڑھ گئے۔ پھر میں زبیر رضی اللہ عنہ نے پاس آئی اور
ان سے داتو کا ذکر کیا کہ آنحضرت سے میری ملاقات ہو گئی تھی۔ میرے سر پر
گٹھلیاں تھیں اور آنحضرت کے ساتھ آپ کے چند صحابہ بھی تھے۔ آنحضرت نے
اپنا اونٹ مجھے بٹھانے کے لیے بٹھایا لیکن مجھے اس سے شرم آئی اور تھادی
غیرت کا بھی خیال آیا اس پر زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بخدا حضور اکرم کا
تھامے سر پر گٹھلیوں کا بوجھ دیکھنا آنحضرت کے ساتھ تھامے سوار ہونے سے زیادہ
مجھ پر گراں ہے۔ بیان کیا کہ آنحضرت کے بعد ابو بکر رضی اللہ

عنہ نے ایک خادم بھیج دیا جس نے گھوڑے کی رکھوال (دغیر) سے مجھے چٹکا لادیا جیسے انھوں نے مجھے آزاد کر دیا۔

۲۰۷۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن علیہ نے حدیث
بیان کی، ان سے حمید نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ مطہرہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) کے
یہاں تشریف رکھتے تھے اس وقت ایک زوجہ مطہرہ (زینب بنت جحش
رضی اللہ عنہا) نے آنحضرت کے لیے ایک برتن میں کچھ کھانے کی چیز بھیجی
جس کے گھر میں حضور اکرم اس وقت تشریف رکھتے تھے، انھوں نے
خادم کے ہاتھ پر دغیر میں، مارا جس کی وجہ سے برتن گر کر ٹوٹ گیا۔ پھر
حضور اکرم نے برتن کے ٹکڑے جمع کیے اور جو کھانا اس برتن میں تھا

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ أَحَدَ أَقْرَبَاتِ
الْمُؤْمِنِينَ بِصَفْحَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَصَرَبَتْ النَّبِيَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْنِهَا يَدَ الْخَادِمِ
فَسَقَطَتِ الصَّفْحَةُ فَأَنْفَلَقَتْ جَمْعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَقِيَ الصَّفْحَةُ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ
فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّفْحَةِ وَيَقُولُ

عَارَتْ أُمَّكُمْ لَمْ نَجْعَلْ لَكُمْ عَلَيْهِمْ حَقًّا إِلَّا بِمُحَقَّقَةٍ
مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ هُوَ فِي بَيْنِنَا فَمَا كَانَ مِنَ الْقَحْقَةِ
الْقَاضِيَةِ إِلَى النَّبِيِّ كُفِّرَتْ عَنْهَا وَأَمْسَكَ
الْمَسُورَةُ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ كُفِّرَتْ ۝

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا
مُعْتَمِرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ أَذَاتَيْتُ الْجَنَّةَ فَأَيَّعَرْتُ
قَصْرًا فَهَلْتُ لِمَنْ هَذَا أَتَاؤُا لِعِمْرَانَ الْخَطَّابِ
فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَلَوْ يَنْعَمُنِي إِلَّا عَلِيٌّ بِكَفِّكَ
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي أَنْتَ وَ
أُمِّي يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَدْعِيكَ أَغَارُ ۝

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
يُوسُفَ بْنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا تَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي
الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَوَمَّأَتْ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ
فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا قَالَ هَذَا لِعِمْرَانَ كُفِّرَتْ عَنْهُ
فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا لِكُلِّ عَمْرٍو وَهُوَ فِي الْجَلِيسِ لَوْ قَالَ
أَوْعَيْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَارُ ۝

۱۳۸۸۔ بِأَمْرِ غَيْرَةٍ النَّسَاءِ وَوَجِدْهِنَّ ۝

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَيْتُ لَأَعْلَمُوا إِذَا كُنْتُ عَقْفًا وَاصِيَةً وَإِذَا كُنْتُ
عَلَى قَضْبِي قَالَتْ فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ

اسے بھی اس میں جمع کرنے سے اور خادم سے، فرمایا کہ تمھاری ماں کی
غیرت آگئی ہے۔ اس کے بعد خادم کو روکے رکھا، اس نے بہت ضرر
میں وہ برتن ٹوٹا تھا ان کی طرف سے یا برتن منگایا گیا اور آنکھوں نے دن
نیا برتن ان زوجہ طہرہ کو واپس کیا جن کا برتن ٹوڑ دیا گیا تھا اور ٹوٹا ہوا
برتن ان کے یہاں رکھ لیا جن کے گھر میں وہ ٹوٹا تھا ۝

۲۰۸۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدّمی نے حدیث بیان کی ان سے محمد نے
حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں
جنت میں داخل ہوا۔ یا آپ نے یہ فرمایا کہ میں جنت میں گیا۔ وہاں میں
نے ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ
عمر بن خطاب کا۔ میں نے چاہا کہ اس کے اندر جاؤں لیکن رک گیا کیونکہ تمھاری
غیرت مجھے معلوم تھی۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے عمر بن ابی رسول اللہ! میرے ماں
باپ آپ پر فدا ہوں اے اللہ کے نبی! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟

۲۰۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبرنا انھیں
یونس نے، انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابن مسیب نے خبر دی اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس بیٹھے ہوئے تھے آنکھوں نے فرمایا خواب میں میں نے اپنے آپ
کو جنت میں دیکھا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ایک محل کے کنارے ایک
عورت دستوں کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ فرشتے نے
کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا۔ میں ان کی غیرت کا خیال کر کے
واپس چلا آیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے جو اس وقت مجلس ہی میں موجود تھے
اس پر رو دیے اور عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر بھی غیرت
کروں گا؟

۱۳۸۸۔ عورتوں کی غیرت اور ان کی ناراضگی ۝

۲۱۰۔ ہم سے عبد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ میں خوب بیچا کرتا ہوں کہ کب تم مجھ سے خوش
ہو اور کب تم مجھ پر ناراض ہو۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے عرض کی۔

ذَلِكَ فَقَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتَ عِنْدَ رَأْسِيهِ فَإِنَّكَ تَقُولِينَ لَا دَرَبَ لِي بِكَ وَلَا ذَا كُنْتُ عَصْبِي قُلْتُ لَا دَرَبَ لِي بِكَ هَيْمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلٌ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْتَكْ :

آنحضرت پر بات کس طرح سمجھتی ہیں؛ آنحضرت نے فرمایا جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں محمد کے رب کی قسم! اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں! بلکہ ہم کے رب کی قسم! بیان کیا کہ میں نے عرض کی ہاں خدا گواہ ہے۔ یا رسول اللہ! میں صرف آپ کے نام کا ذکر ہی چھوڑتی ہوں (قلبی تعلق اس وقت بھی باقی رہتا ہے)

۲۱۱۔ مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی ان سے حضرت نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کسی عورت پر مجھے اتنی عبرت نہیں آتی تھی جتنی ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتی تھی۔ کیونکہ حضور اکرم ان کا ذکر کثرت کیا کرتے تھے اور ان کی تعریف کرتے تھے۔ اور حضور اکرم پر وحی کی گئی تھی کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ان کے موتی کے گھر کی بشارت دے دیں :

۱۳۹۔ غیرت کے معاملہ میں کسی شخص کا اپنی بیٹی کی طرف سے

مدافعت کرنا اور اس کے لیے انصاف کی طلب :

۲۱۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے اور ان سے مسور بن محرز رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت نے فرمایا ہے مجھے کہ نبی ہاشم بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے لیکن میں انھیں اجازت نہیں دوں گا۔ یقیناً میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ یقیناً میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ البتہ اگر علی بن ابی طالب میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہیں تو میں اس میں رکاوٹ نہیں بنوں گا، کیونکہ وہ (فاطمہ رضی اللہ عنہا) میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔

جو چیز اس کے لیے باعث ناگواری ہے وہ میرے لیے باعث ناگواری ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف پہنچتی ہے اسی سے مجھے تکلیف پہنچتی ہے۔

۱۴۰۔ مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تم دیکھو گے کہ چالیس عورتیں ایک مرد کے پیچھے اس کی خوشامد کرتی پھرتی ہیں۔ کیونکہ مرد کم ہونگے

۲۱۱۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضَرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا عَزَّتْ عَلَيَّ أَمْرَاءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا عَزَّتْ عَلَيَّ خَدِيجَةُ يَكْفُرُ ذِكْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا هَا وَتَنَاسَاهُ عَلَيْهِمَا وَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْنِيَنَّ هَا بَيْتًا لَهَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَمِيصٍ :

يَا بَيْتَ الرَّجُلِ عَلَى ابْنَتِهِ فِي

الْغَيْرَةِ وَالْإِنْصَافِ :

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ عُمَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمَيْمَرِ أَنَّ هِشَامَ ابْنَ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي فِي أَنْ يَبْنِيَنَّ هَا بَيْتًا لَهَا فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ لَا أَذِنُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يَطْلُقَ ابْنَتِي وَيَكْرِهَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا هِيَ بِضْعَةٌ مِثْلِي يُرِيدُنِي مَا أَرَا بِهَا وَبُؤْذُنِي مَا أَرَاهَا فَمَكَدَا قَالَ :

يَا بَيْتَ يَفْعَلُ الرِّجَالُ وَيَكُونُوا لِنِسَاءٍ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَى الرَّجُلَ الْوَاحِدَ تَبِعَهُ أَرْبَعُونَ أَمْرًا يَلْدُنَ بِهِ

اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی۔

مِنْ قِبَلِ الرِّجَالِ كَثْرَةِ النِّسَاءِ ۖ

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا حَمَّصُ بْنُ عَمْرٍو الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَأَحْيَىٰ تَمَثَّلُكُمْ حَدِيثًا يَمْنَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِدُ تَمَثَّلُ بِهِ أَحَدٌ غَيْرِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ طَلَسَاءِ أَنْ تُرْفَعَ أُلُوعُكُمْ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَ يَكْثُرَ الزَّنا وَيَكْثُرَ شَرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّىٰ يَكُونُوا لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَوْمِ الْوَاحِدِ ۖ

بَابُ لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا ذُو مَخْرَمٍ وَالدُّخُولُ عَلَى الْمُؤَيَّبَةِ ۖ

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا تَيْمِيَّةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَهْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا بَعْضُكُمْ وَالِدُ دُخُولٍ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَرَأَيْتَ الْخَمْرَ قَالَ الْخَمْرُ الْمَوْتُ ۖ

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِزَوْجَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَخْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاطَةً وَكَيْتَبْتُ فِي عَوْدَتِي كَذًا فَقَالَ ارْجِعِي فَنَجِّهِ مِمَّ امْرَأَتِكَ ۖ

بَابُ مَا يَجُوزُ أَنْ يَخْلُوَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ حَتَّىٰ التَّائِبِ

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

۲۱۳۔ ہم سے حفص بن عمر حوضی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کیا کہ میں تم سے وہ حدیث بیان کروں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ میرے سوا یہ حدیث تم سے کوئی اور نہیں بیان کرے گا۔ میں نے حضور اکرمؐ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھایا جائے گا اور جہالت بڑھ جائے گی، زنا بڑھ جائے گی اور لوگ شراب زیادہ پینے لگیں گے، مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی تعداد زیادہ ہو جائے گی۔ حالت یہ ہو جائے گی کہ پچاس عورتوں پر ایک مرد مردہ جائے گا۔

۲۱۴۔ محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے اور ایسی عورت کے پاس جانا جس کا شوہر موجود نہ ہو۔

۲۱۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابو الخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں میں جانے سے بچتے رہو۔ اس پر قبیلہ انصار کے ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ! دیور کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے (وہ اپنی بھانجی کے سامنے جا سکتا ہے یا نہیں؟) آنحضورؐ نے فرمایا کہ دیور تو موت ہے۔

۲۱۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معبد نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ! میری بیوی رجم کرنے گئی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ پھر تم واپس جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ رجم کرو۔

۲۱۶۔ لوگوں کی موجودگی میں ایک طرف کسی اجنبی عورت سے کسی مرد کی گفتگو جائز ہے۔

۲۱۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث

بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا (انور) نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور انھوں نے ان سے ایک طرف (مجلس سے) اتنے فاصلہ پر کہ (اہل مجلس ان کی بات نہ سن سکیں) گفتگو کی۔ اس کے بعد انھوں نے فرمایا کہ تم لوگ (یعنی انصار) مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز ہو۔

۱۴۳۔ عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مردوں کا کسی

عورت کے پاس جانا ممنوع ہے *

۲۱۷۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عہدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے ان سے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف رکھتے تھے۔ گھر میں ایک محنت بھی تھا۔ اس محنت نام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ سے کہا کہ اگر کل اللہ نے تمہیں طائف پر فتح عنایت فرمائی تو میں تمہیں عیدان کی بٹی دکھاؤں گا۔ کیونکہ وہ سامنے آتے ہے تو (موتا پے کی وجہ سے) اس کے چار شکنیں پڑی ہوتی ہیں اور جب پیچھے

۱۴۴۔ جب جہمت کا خوف نہ ہو تو کسی عورت کا اہل بیت اور

دوسرے اجنبی مردوں کو دیکھنا *

۲۱۸۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم غفلی نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ نے، ان سے اوزاعی نے، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے اپنی چادر سے پردہ کیے ہوئے ہیں۔ میں جہت کے ان لوگوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں (جگہ) کھیل کا مظاہرہ کر رہے تھے آخر میں ہی اٹا گئی، تم غوی اندازہ لگا سکتے ہو کہ ایک نوعمر لڑکی جو کھیل کود کی شائق ہو کتنی دیر تک اس میں دلچسپی لے سکتی ہے (اور انھوں نے اتنی دیر تک کھڑے مانسہ رضی اللہ عنہا کے لیے پردہ کیے رہے)

۱۴۵۔ عورتوں کا اپنی ضرورتوں کے لیے باہر نکلنا *

۲۱۹۔ ہم سے فروہ بن ابی المغیراء نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَا بِهَا فَقَالَ دَلَّ اللَّهُ عَلَيْكَ لَوَحًا ثَابِتًا إِلَى اللَّهِ

گفتگو کی۔ اس کے بعد انھوں نے فرمایا کہ تم لوگ (یعنی انصار) مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز ہو۔

۱۴۳۔ مَا يُبْنَى مِنْ دُخُولِ الْمَسْتَبْرِئِينَ

بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ هَادِي ابْنَتِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ الْمُحَنَّتُ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ إِنَّ تَتَمَّ اللَّهُ لَكُمْ السَّالِفَ غَدًا أَذَلِكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ كَانَتْهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِسِتْمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدُ خُلِقَ هَذَا عَلَيْكُمْ

چرتی ہے تو اٹھ ہد جاتی ہیں۔ اس کے بعد انھوں نے (ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے) فرمایا کہ یہ (محنت) تمہارے پاس اب نہ آیا کرے *

۱۴۴۔ نَظَرُ الْمَرْأَةِ إِلَى الْحَبَشِ وَ

نَوَاجِدٍ مِنْ غَيْرِ بَيْتَةٍ

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَفَلِيُّ عَنْ عِيْسَى بْنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَرْفِي بِرِدَائِهِ دَاَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي السَّجِدِ حَتَّى أَكُونُ أَنَا أَلَذَى أَسَامَ فَأَقْدَرُوا قَدْ رَأَيْتُ رِبَاةَ الْحَدِيثِ السُّنَنِ الْحَرَامَةِ عَلَى النَّهْوِ

۱۴۵۔ خُرُوجُ النِّسَاءِ لِحَوَائِجِهِنَّ

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا فُرْدَةُ بْنُ أَبِي الْمَعْرُوفِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَيْدٍ كَيْلًا فَرَأَاهَا عُمَرُ
فَعَرَفَهَا فَقَالَ أَتَاكَ دَالِلٌ يَأْتِيكَ مَا تُحِبُّينَ
عَيْنًا تَرْجِعِينَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَدَّكَ ذَلِكَ لَهُ فَهُوَ فِي حُجْرَتِي يَتَعَشَّى وَإِنِّي
بِيَدِهِ لَعَرَفًا فَأَنْزَلَ عَلَيْهِ فَرَفَعَهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ قَدْ
أَفَوْنُ نَكُنْ أَنْ تَخْرُجِينَ لِحَوَائِجِكُنَّ ۝

ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ام المؤمنین سودہ بنت زیدہ
رضی اللہ عنہا رات کے وقت باہر نکلیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھ
لیا اور پہچان گئے۔ پھر کہا، سودہ! مجنازم ہم سے چھپ نہیں سکتیں۔
اگر پردہ کیے ہوئے ہو جب بھی ہم پہچان سکتے ہیں، جب سودہ رضی اللہ
عنہا واپس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو آنحضرتؐ سے اس کا
ذکر کیا۔ آنحضرتؐ اس وقت میرے حجرہ میں نشام کا کھانا کھا رہے تھے
آپ کے ہاتھ میں گوشت کی ایک بڑی ٹہنی اس وقت آپ پر وحی نازل ہوئی شروع ہوئی اور جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوا آپ نے فرمایا کہ
تمہیں اجازت دی گئی ہے کہ تم اپنی ضروریات کے لیے باہر نکل سکتی ہو۔

باب ۱۱ اسْتِئْذَانُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي

الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ ۝

۳۳۰ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةٌ أَحَدَكُمْ
إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا ۝

۱۳۶۔ مسجد وغیرہ میں جانے کے لیے عورت کا اپنے شوہر سے

اجازت چاہنا ۝

۳۳۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سالم نے اور ان سے ان
کے والد (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) نے، اور ان سے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کسی نے بیوی مسجد میں (نماز پڑھنے کے لیے)
جانے کی اجازت مانگے تو اسے نہ روکو۔

۱۳۷۔ رضاعت کے رشتہ میں عورتوں کے پاس جانا اور

انھیں دیکھنا جائز ہے ۝

باب ۱۲ مَا يَحِلُّ مِنَ الدُّخُولِ وَالنَّظَرِ

إِلَى النِّسَاءِ فِي الرِّضَاعِ ۝

۳۳۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے
خبر دی انھیں هشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے رضاعی چچا آئے اور میرے پاس
اندر آنے کا اجازت چاہی لیکن میں نے کہا کہ جب تک میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لوں، اجازت نہیں دے سکتی پھر حضور
اکرمؐ تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کے متعلق پوچھا، آنحضرتؐ
نے فرمایا کہ وہ تو تمھارے چچا ہیں، انھیں اندر بلاؤ۔ میں نے اس پر کہا کہ یا رسول
اللہ! عورت نے مجھ کو دودھ پلایا تھا، کوئی مرد نے حضورؐ ہی پلایا ہے۔
آنحضرتؐ نے فرمایا، میں تو وہ تمھارے چچا ہی (رضاعی) اس لیے وہ تمھارے
پاس آ سکتے ہیں۔ یہ واقعہ ہمارے لیے پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا
تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نسب سے جو چیزیں حرام ہوتی ہیں
رضاعت سے بھی وہ حرام ہوتی ہیں ۝

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا
قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعِ مَا سَأَدَنَ عَلَيَّ
فَأَبَيْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ارْتَعِدْ
عَمَلِي فَإِنِّي لَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ
قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَاكَ عَلَيْكَ فَلْيَلْبِغْ عَلَيْكَ قَالَتْ مَا لَيْشَهُ وَ
ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ قَالَتْ
مَا لَيْشَهُ يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا يُحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ ۝

بَابُ لَا تَبَا شِرَ الْمَرْأَةِ الْمَرْفُوعَةِ

فَتَنْتَعَتْهَا لِزَوْجِهَا :

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ مَتَّوِيٍّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَا شِرَ الْمَرْأَةِ الْمَرْفُوعَةِ فَتَنْتَعَتْهَا لِزَوْجِهَا كَمَا تَنْظُرُ إِلَيْهَا :

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي قَبِيصُ بْنُ سَمُوتٍ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَا شِرَ الْمَرْأَةِ الْمَرْفُوعَةِ فَتَنْتَعَتْهَا لِزَوْجِهَا كَمَا تَنْظُرُ إِلَيْهَا :

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لَا طُوقَ النَّيْلَةِ

عَلَى نِسَائِهِ :

۲۲۴۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُزَيْنَةَ قَالَ قَالَ سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَا طُوقَ النَّيْلَةِ بِمَاءَةِ امْرَأَةٍ تَكِيدُ كُلُّ امْرَأَةٍ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَمَا يَقُولُ وَلَيْسَ قَاطِفَ بِهِمْ وَلَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ إِلَّا امْرَأَةٌ يُصَنَّفُ إِنْشَاءً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يُصَنَّفْ ذَكَرَ أَرْبَعِي لِحَاجَتِهِ :

بَابُ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ نَبَلًا إِذَا

طَالَ الْغَيْبَةُ مَخَافَةَ أَنْ يَخُونَهُمْ

أَوْ يَلْتَمِسُ :

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا أَدُمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

۱۲۸۔ کوئی عورت کسی دوسری عورت سے ملنے کے بعد اپنے

شوہر سے اس کا حلیہ بیان نہ کرے :

۲۲۲۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت کسی عورت سے ملنے کے بعد اپنے شوہر سے اس کا حلیہ بیان نہ کرے، گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے :

۲۲۳۔ ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت کسی عورت سے مل کر اپنے شوہر سے اس کا حلیہ بیان نہ کرے گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے :

۱۲۹۔ کسی مرد کا یہ کہنا کہ آج رات میں اپنی تمام بیویوں

کے پاس جاؤں گا۔

۲۲۴۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن زبیر، انھیں ابن طاووس نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی بیویوں کے پاس جاؤں گا اور اس قربت کے نتیجے میں، ہر عورت ایک بچہ جسے کی جو اس کے راستہ میں جہاد کرے گا۔ فرشتہ نے ان سے کہا کہ انشاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہہ لیجئے لیکن آپ نے نہیں کہا اور بھول گئے۔ چنانچہ آپ تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک کے سوا کسی کے یہاں بھی بچہ پیدا نہ ہوا اور اس ایک کے یہاں بھی آدھا بچہ پیدا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انھوں نے انشاء اللہ کہہ لیا ہوتا تو حانت نہ ہوتے اور ان کی خواہش پوری ہوتے کی امید نہ زیادہ تھی :

۱۵۰۔ طویل سفر کے بعد کوئی شخص اپنے گھر کا اطلاع کے بغیر رات

کے وقت نہ آئے۔ ممکن ہے اس طرح اسے اہل خانہ پر خیانت کا

شہدہ ہو جائے یا وہ ان کے عیوب کی فوج میں لگ جائے :

۲۲۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی

مُحَايِرُ بْنُ جَوَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ أَنَّ
تَأْتِيهِ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طَرُوقًا ۚ

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا عاصِمُ بْنُ سُكَيْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمْ الْغَيْبَةَ فَلَا
يَطْرُقُ أَهْلَهُ كَيْلًا ۚ

ان سے محمد بن وثار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی
شخص سے رات کے وقت اپنے گھر (سفر سے اچانک) آنے پر ناپسندیدگی کا اظہار
فرمایا تھا ۚ

۲۲۶۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر
دی، انھیں عاصم بن سکیمان نے خبر دی۔ انھیں شعبی نے اور ان سے جابر
ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص زیادہ دنوں تک اپنے گھر سے دور رہا ہو
تو اپنے گھر سے رات کے وقت نہ آنا چاہیے ۚ

الحمد لله تفہیم البخاری کا اکیسواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بائیسواں پارہ

بَابُ حَلْبِ الْوَلَدِ

۲۲۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ سَيِّدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا أَقْبَلْنَا تَجَلَّيْتُ عَلَى بَعْضِ قُلُوبٍ فَلَمَّا حَقَّنِي تَرَاكِبٌ مِّنْ خَلْفِي فَأَلْتَفْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَعْجَلُكَ قُلْتُ إِنِّي حَدَّثْتُ عَنْهُ بَعْضَ مَا قَالَ فَيَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ رَمْرَمٌ ثِيَابًا قُلْتُ بَلْ ثِيَابًا قَالَ فَهَلَا حَارِيَّةٌ تَلَاَعِيهَا وَلَا قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا وَهَبْنَا لِنِسْحَلٍ فَقَالَ أَمْعُوهُ حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا أَوْ عِشَاءً لِّكِي تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَلِدَا الْمَغِيبَةَ قَالَ وَهَذَا ثَنِي الثَّقُفُ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الْكَيْسُ الْكَيْسُ يَلْجَأُ إِلَى مَعْنَى الْوَلَدِ

۱۵۱ ہجری خواہش

۲۲۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے، ان سے سیار نے، ان سے شعبی نے، اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھا جب ہم واپس ہو رہے تھے تو میں اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز چلانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اتنے میں میرے پیچھے سے ایک سواری میرے قریب آئے میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آنحضور نے دریافت فرمایا جلدی کیوں کر رہے ہو۔ میں نے عرض کی کہ میری شادی ابھی نئی ہوئی ہے۔ آنحضور نے دریافت فرمایا کنواری عورت سے تم نے شادی کی ہے یا بیاہی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ بیاہی ہے۔ آنحضور نے اس پر فرمایا، کنواری سے کیوں نہ کی، ہم اس کے ساتھ کھیلنے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔ بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم نے چاہا کہ شہر میں داخل ہو جائیں، لیکن حضور اکرم نے فرمایا، ٹھہراؤ، رات ہو جائے پھر داخل ہونا، تاکہ تمہاری آمد لوگوں کے علم میں آجائے اور تمہاری بیویوں میں جو پرانگندہ بال ہیں وہ گنگھا کر لیں، اور موئے زیر ناف صاف کر لیں، ہشیم نے بیان کیا کہ مجھ سے ایک ثقہ راوی نے بیان کیا کہ آنحضور نے حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ، الکیس الکیس، یا جابر! آنحضور کا اس سے اشارہ ہجری کی طرف تھا کہ وہ انائی یہ ہے کہ عورت کے ساتھ ہم بستر کی کا مقصد محض قضا شہوت نہ ہو، بلکہ ہجری کی پیدائش بھی ہو۔

۲۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَنُوَيْدٍ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيِّدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ

۲۳۰۔ ہم سے محمد بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سیار نے، ان سے شعبی

نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ تبوک سے واپسی کے وقت) فرمایا، جب رات کے وقت تم مدینہ منورہ پہنچو تو اس وقت تک اپنے گھر میں نہ جانا جب تک ان کی بیویاں جو مدینہ منورہ موجود نہیں تھے اپنا موئے زیر ناف صاف کر لیں اور جن کے بال پر گندہ وہ کنگھا کر لیں۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تم ہارے لئے ضروری ہے کہ دانائی کا راستہ اختیار کرو، اس روایت کی متابعت جیدہ نے حسب کے واسطے سے کی، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے، الکیس کے ذکر کے سلسلے میں۔

۱۵۲۔ جسکا شوہر گھر پر موجود نہ رہا ہوا ہے (جب وہ واپس آ رہا ہو اپنا موئے زیر ناف کر لینا چاہیے اور کنگھا کرنا چاہیے۔

۲۳۱۔ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انھیں سیار نے خبر دی انھیں شعبی نے، انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے واپس ہوتے ہوئے جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میں نے ایک سست رفتار اونٹ کو نیزہ لگانے کی کوشش کرنے لگا ایک صاحب نے پیچھے سے میرے قریب پہنچ کر میرے اونٹ کو ایک چھڑی سے جو ان کے پاس تھی مارا۔ اس سے اونٹ بڑی اچھی چال چلنے لگا۔ جیسا کہ تمہیں اچھے اونٹوں کی چال کا تجربہ ہوگا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے میں نے عرض کی، یا رسول اللہ میری شادی نہی ہوئی ہے آنحضورؐ نے اس پر پوچھا کیا تم نے شادی کر لی؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ دریافت فرمایا، کنواری سے کی ہے۔ بایا ہی سے۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی کہ بایا ہی سے کی ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی، تم اس کے ساتھ کھیل کرنے اور وہ تمہارے ساتھ کھیل کرتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیل کرتی۔ بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ پہنچے تو فخر میں داخل ہونے لگی، لیکن آنحضورؐ نے فرمایا کہ ٹھہرات ہو جائے پھر داخل ہونا، تاکہ پرگندہ بال عورت کٹھا کرے۔ اور جس کا شوہر موجود نہ رہا ہو۔ وہ موئے زیر ناف صاف کر لے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثُومٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمَغِيبَةَ وَتَمْسُطَ الشَّعْثَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَعَلَيْكَ بِالْكَئِيسِ الْكئِيسِ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ وَهَبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَئِيسِ:

جیدہ نے حسب کے واسطے سے کی، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے، الکیس کے ذکر کے سلسلے میں۔

بَابُ ۱۵۲ تَسْتَحِدُّ الْمَغِيبَةَ وَتَمْسُطُ

۲۳۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَهَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرِي لِي قُلُوبٌ فَلَمَّحْتُ رَأْيَ مَنْ خَلْفِي فَتَحَسَّ بَعِيرِي وَبَعِيرِي يَعْتَزُّ كَأَنَّمَا مَعَهُ فَسَارَ بَعِيرِي كَأَحْسَنِ مَا أَتَى نَارًا مِنَ الْأَيْلِ قَالَ تَعَجَّلْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثٌ مِنْهُدٍ يُعْرِسُ قَالَ أَتَرَوْجِبُ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبِكْرَ أَمْ ثَنِيْبَا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَنِيْبَا، قَالَ فَهَلَّا يَكْرُأُ لَهَا عِيَاهَا وَقُلْتُ عِيَاهُ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا دَخَلْنَا لَيْلًا فَقَالَ أَمْهَلُوا هُنَا تَدْخُلُوا الْيَلَّ أَحْمَشَاءُ لِي تَمْسُطَ الشَّعْثَةَ وَتَسْتَحِدَّ الْمَغِيبَةَ:

بَابُ ۱۵۳ وَلَا يَبْدِيَنَّ نَرِيْنَتَهُنَّ إِلَّا بِوَلَوْنِهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ لَمْ يَنْظُرْهُنَّ وَاعْلَى عَوْرَتِ السَّاعِدِ:

۲۳۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَاتِمٍ قَالَ اخْتَلَفَ الثَّامِسُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُويَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ

۱۵۳۔ اور عورتیں اپنی زینت اپنے شوہروں کے سوا کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد: لَمْ يَنْظُرْهُنَّ وَاعْلَى عَوْرَتِ السَّاعِدِ:

۲۳۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حاتم نے بیان کیا کہ اس سلسلہ میں لوگوں کی رائے میں اختلاف تھا کہ احد کی جنگ کے موقع پر (جب چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تھا

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی دوا استعمال کی گئی تھی، پھر لوگوں نے سلم بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ آپ اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری صحابی تھے۔ جو مدینہ منورہ میں موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اب کوئی شخص ایسا زندہ نہیں جو اس واقعہ کو مجھ سے زیادہ جانتا ہو، فاطمہ علیہا السلام حضور اکرم کے چہرہ مبارک سے خون دھو بیٹھیں اور علی کرم اللہ وجہہ اپنی ٹھال میں پانی لارہے تھے۔ پھر یک چٹائی جلانی گئی اور اسے آپ کے روضوں پر لگایا گیا۔

قَسَاؤُ اسْمُهُ بَنُ سَعْدِ بْنِ الشَّاعِدِيِّ وَكَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ: وَمَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِثِّي، كَانَتْ قَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تُغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَعَلَى يَاقِي بِالْمَاءِ عَلَى تَرْمِهِ قَائِدًا حَصِيئًا فُحِشَ بِهِ جُرْحُهُ؛

باب ۱۵۴ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ

۲۳۳۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَفِيَّانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابَسَ مِمَّنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَأَلَهُ تَرَجِسُ بْنُ أَشْهَدَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَ أَضْحَى أَوْ ظَهْرًا؟ قَالَ تَعْمَرُ وَكَوْلا مَكَافِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَتَعَنَّى مِنْ صَغَرِهِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ قَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذْنَاكَ لَا إِقَامَةً ثُمَّ أَمَى النِّسَاءَ فَوَعظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْنَهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى إِذَا نَهَرْنَ وَخَلَوْنَ وَهِنَّ يَدْفَعْنَ إِلَى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هَوًى وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ؛

۱۵۴۔ اور وہ بچے جو ابھی بلوغ کو نہیں پہنچے ہیں۔ ۲۳۳۳۔ ہم سے احمد بن محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرحمن بن عابس نے خبر دی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں عبد الرحمن بن عباس نے یہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سے ایک شخص نے یہ سوال کیا تھا آپ بقرعید یا عید کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ اگر مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب حاصل نہ ہوتا تو میں ایسے موقع پر حاضر نہیں ہو سکتا تھا۔ آپ کا اشارہ (اس زمانہ میں) اپنے بچوں کی طرف تھا۔ بیان کیا کہ حضور اکرم باہر تشریف لے گئے اور لوگوں کے ساتھ عید کی نماز پڑھی، اور اس کے بعد خطبہ دیا، آپ نے اذان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا۔ پھر آپ خواتین کے پاس آئے اور انہیں وعظ و نصیحت کی اور انھیں صدقہ کا حکم دیا میں نے انھیں دیکھا کہ چہرہ اپنے کانوں اور گلے کی طرف ہاتھ بڑھا بڑھا کر (اپنے زیورات) بلال رضی اللہ عنہ کو دینے لگیں۔ اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر واپس تشریف لائے

بَابُ ۱۵۵ قَوْلُهُ طَعَنَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ فِي الْحَاصِرَةِ عِنْدَ الْعَتَابِ

۲۳۳۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: عَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِإِصْبَعٍ فِي حَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ عَلَى وَجْهِِي؛

۱۵۵۔ کسی شخص کا اپنی بیٹی کے کوکھ میں غصہ کی وجہ سے مارنا۔ ۲۳۳۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں عبد الرحمن بن قاسم نے انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (آپ کے والد) ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ پر غصہ ہوئے اور میری کوکھ میں کچھ لگانے لگے، لیکن میں حرکت بھی اس وجہ سے نہ کر سکی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر موجود تھا (اور آپ سو رہے تھے)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الطلاق

طلاق کے مسائل

بَابُ ۱۵۶ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلَقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ أَحْصَيْنَاكُمْ وَعَدَّوْنَاهُ وَطَلَقِ الشُّتَّةَ أَنْ يَطْلُقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جَمَاعَةٍ وَيُشْهَدُ شَاهِدَانِ

۱۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”اخصیناکہ“ یعنی ہم نے اسے یاد کیا اور شمار کرتے رہے۔ اور طلاق سنت یہ ہے کہ حالت طہر میں عورت طلاق دے، اور اس طہر میں عورت سے بہتری نہ کی ہو اور اس پر دو گواہ مقرر کرے۔

۲۳۵ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْءٌ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكُهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضُ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ امْسَكَ بَعْدَ ذَلِكَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمُتَّ فِتْلِكَ الْعِدَّةَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تَطْلُقَ لَهَا النِّسَاءُ؛ بِمَبْنَى سَبْعَةٍ هُوَ نَاجِبٌ بِهِيَ (طہر کی) وہ مدت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔

۲۳۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے اپنی بیوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں طلاق دی اور وہ حائضہ تھیں، عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضورؐ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ابن عمر سے کہو کہ اپنی بیوی سے رجعت کر لیں اور پھر اپنے نکاح میں باقی رکھیں۔ جب ماہواری (حیض) بند ہو جائے، پھر ماہواری آئے اور پھر بند ہو، تب اگر چاہیں تو اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں باقی رکھیں اور اگر چاہیں طلاق دے دیں (لیکن طلاق اس طہر میں) ان کے ساتھ

۱۵۷۔ اگر حائضہ کو طلاق دے دی جائے تو یہ طلاق بھی صحیح ہوگی۔

بَابُ ۱۵۷ قَوْلُهُ: إِذَا طَلَقْتَ الْحَائِضَ تَعَدَّتْ بِذَلِكَ الطَّلَاقُ ۲۳۶ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ثَعْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَلْقِ ابْنِ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا قُلْتُ تَحِيضُ؟ قَالَ قَمَةً وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرْءٌ فَلْيُرَاجِعْهَا قُلْتُ نَحْتَسِبُ قَالَ لَا آيَاتٍ إِنَّ عَجَزًا اسْتَضَمَّقَ وَقَالَ أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَرِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَسِبْتُ عَلَى يَتَطَلَّقُهَا

۲۳۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن سیرین نے، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو حائضہ میں طلاق دے دی، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ چاہیے کہ رجعت کر لیں۔ انس بن سیرین نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا یہ طلاق، طلاق سمجھی جائے گی؟ آپ نے فرمایا کہ پھر کیا سمجھی جائے گی اور قتادہ نے: ابی کیا، ان سے یونس بن جبیر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا (کہ آنحضورؐ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا) اسے حکم دو کہ رجوع کرے۔ (یونس بن جبیر نے بیان کیا کہ) میرے پوچھا، کیا یہ طلاق طلاق سمجھی جائے گی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر (کوئی شخص شریعت کا حکم بجالانے سے عاجز رہے اور حماقت کرتا

ہے تو اس کا کیا علاج ہے (کیا اس کی وجہ سے شریعت کا حکم بدل جائے گا؟) اور ابو عمر نے بیان کیا، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری یہ طلاق (جو میں نے حالت حیض میں اپنی بیوی کو دی تھی)، ایک طلاق شامی گئی تھی۔

بَابُ ۱۵۸ قَوْلُهُ مَنْ طَلَّقَ، وَهَلْ يُوَاجِهُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ؟

۲۳۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ

حَدَّثَنَا الْأَوْثَرُ أَخْبَرَنَا قَالَ سَأَلْتُ الرَّهْزِيَّ أَخِي أَمْرًا وَاجِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ؟ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ كَتَبَتْ أُخِيذَهُ، عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَدَّ أَنْ يَنْفَرُ مِنْهَا فَكَانَتْ أَعُوذُ بِأَلَلِّهِ مِنْكَ فَقَالَ لَهَا: لَقَدْ عُدَّتْ مِنْ عِظَمِ الْحَقِّ بِأَخِيكَ قَالَ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَوَاهُ حَجَّالٌ عَنْ ابْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الرَّهْزِيِّ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ:

زہری نے، انھیں عروہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا

۲۳۸ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

ابْنُ غَسِيلٍ عَنْ حَمْرَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ النَّسَائِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى حَائِلٍ يُقَالُ لَهُ: الشَّوْطُ حَتَّى أَنْتَهَيْنَا إِلَى حَائِلَيْنِ فَجَلَسْنَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسُوا هَهُنَا وَدَخَلَ وَقَدْ آتَى بِالْجَوْنِيَّةِ فَأَنْزَلَتْ فِي بَيْتٍ فِي تَحْلِ فِي بَيْتٍ أُمِيمَةٍ بِنْتُ النَّعْلَانِ بْنِ شَرَّاحِيلٍ وَمَعَهَا دَائِيَّتُهَا حَاضِيَةً لَهَا، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَيْيْ نَفْسِكَ لِي قَالَتْ وَهَلْ تَهْبِ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلشُّوْقَةِ؟ قَالَ فَأَهْوَى بِبَيْدِهِ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لَتُسَكَّنَ فَقَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ: لَقَدْ عُدَّتْ مَعَاذِي، ثُمَّ هَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: يَا أَبَا أُسَيْدٍ اكْسُهَا أَمْرًا زَيْنَتَيْنِ وَالْجَهْرَ

۲۳۷۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے حدیث

بیان کی، اور ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کن بیوی نے آنکھوں سے پناہ مانگی تھی؟ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابنتہ الجون جب حضور اکرم کے یہاں (نکاح کے بعد) لائی گئیں اور آنکھوں ان کے پاس گئے تو انہوں نے (غلط فہمی میں) یہ کہہ دیا کہ میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں، آنکھوں نے اس پر فرمایا کہ تم نے بہت بڑی چیز سے پناہ مانگی ہے اپنے گھر چل جاؤ (یہ طلاق سے کنایہ ہے۔ مصنف) ابو عبد اللہ نے کہا کہ اس کی روایت مجاہد بن ابی سفیان نے کی۔ ان سے ان کے دادا نے، ان سے

۲۳۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن غسیل

نے حدیث بیان کی، ان سے حمزہ بن ابی اسید نے اور ان سے ابواسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قباہر نیکے اور ایک بارغ میں پہنچے، جس کا نام شوط تھا جب ہم بارغ کی دو دیواروں کے درمیان میں پہنچے تو بیٹھ گئے آنکھوں نے فرمایا کہ تم لوگ یہیں بیٹھو پھر آپ بارغ میں گئے۔ جو نیہ لائی جا چکی تھیں اور انھیں کھجور کے بارغ کے ایک گھر میں جو امیمہ بنت نعان بن شریحہ لاکھڑ تھا، اتار لیا تھا، ان کے ساتھ ایک دایہ بھی ان کی دیکھ بھال کے لئے تھے جب حضور اکرم ان کے پاس گئے تو فرمایا کہ اپنے آپ کو میرے

حوالہ کر دو۔ انہوں نے کہا کہ (بدستختی اور بد نصیبی کی وجہ سے) کیا کوئی شہزادی کسی عام آدمی کے اپنے آپ کو حوالہ کر سکتی ہے! بیان کیا کہ اس پر حضور اکرم نے انھیں مطمئن کرنے کے لئے اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھا کر ان کے اوپر رکھا تو انہوں نے کہا کہ تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آنکھوں نے فرمایا تم نے اسی سے پناہ مانگی جس سے پناہ مانگی جاتی ہے! اس کے بعد آنکھوں نے یہ نہیں سمجھا کہ حضور اکرم ہی تشریف لائے ہیں، اس کی انھیں زندگی بھر منت

لہ۔ یہ ان کی زبان سے لاعلمی اور غلط فہمی میں نکل گیا تھا۔ غالباً انہوں نے یہ نہیں سمجھا کہ حضور اکرم ہی تشریف لائے ہیں، اس کی انھیں زندگی بھر منت

بِأَهْلِهَا. وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقَيْسِيُّ أَبُو رِيحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي أُسَيْدٍ قَالَا: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِّمَيْمَةَ بِنْتَ شَرَّاحِيلَ فَلَمَّا خَلَّتْ عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا فَكَأَنَّهُ كَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ مَجْهَرَهَا وَيَكْشُوهَُا ثَوْبَيْنِ رَاغِرَيْنِ ۝

باہر ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا، ابو اسید، اسے دو رازقیہ کپڑے پہنا کر اسے اس کے پہنچاؤ اور حسین بن ابوالولید نسا پوری نے بیان کیا کہ، ان سے عبد الرحمن نے، ان سے سہل نے، ان سے ان کے والد سہل بن سعد (ابو اسید رضی اللہ عنہما نے، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیہ بنت شراحیل سے نکاح کیا۔ پھر جب وہ آنحضور کے یہاں لائی گئیں آنحضور نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ جیسے انہوں نے اسے ناپسند کیا اس لئے آنحضور نے ابو اسید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ان کا سامان کر دیں اور رازقیہ کے دو کپڑے انھیں پہننے کے لئے دے دیں۔

۲۳۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي النَّازِئِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ حَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عُبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ هَذَا ۱۔

۲۳۹- ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن ابی النازع نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے حمزہ نے ان سے ان کے والد اور عباس بن سہل بن سعد نے، ان سے عباس کے والد (سہل بن سعد رضی اللہ عنہ) نے اسی طرح۔

۲۴۰ حَدَّثَنَا حَبَّاحُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي غِلَافٍ يُوْنُسُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: تَرَجُلُ طَلَقَ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَرَّ ذَلِكَ لَهُ فَأَمَرَ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَإِذَا أَطْهَرَتْ فَأَرَادَ أَنْ يَطْلِقَهَا فَيُطْلِقُهَا قُلْتُ نَهَلَ عَنْ ذَلِكَ طَلَقًا قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحَقَّ ۝

۲۴۰- ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ان سے ابو غلاف یونس بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی ایک شخص نے اپنی بیوی کو اس وقت طلاق دی جب وہ حائضہ تھی (اس کا کیا حکم ہے) اس پر آپ نے فرمایا، تم ابن عمر کو جانتے ہو؟ ابن عمر نے اپنی بیوی کو اس وقت طلاق دی تھی جب وہ حائضہ تھی، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے متعلق آپ سے پوچھا۔ آنحضور نے انھیں حکم دیا کہ (ابن عمر رضی اللہ عنہ اس وقت، اپنی بیوی سے رجعت کر لیں، پھر جب وہ حیض سے پاک ہو جائیں تو اس وقت اگر ابن عمر رضی اللہ عنہ چاہیں انھیں طلاق دیں۔ میں نے عرض کی، کیا اسے بھی آنحضور نے طلاق شمار کیا تھا؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر کوئی عاجز ہے اور حماقت کا ثبوت دیتا ہے تو اس کا کیا علاج ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ مَنْ أَحْبَبَنَا طَلَّقَ الثَّلَاثَ بِعَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ فَأَمَّا الْكُفْرُ فَيُؤْتِيهِمْ بِأَحْسَنِ. وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي مَرِيضٍ طَلَّقَ لَأُمِّي أَنْ تَوْرَثَ مَبْتُومَةً وَقَالَ الشَّعْبِيُّ ثَرِيثُهُ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ تَزَوَّجُ إِذَا انْقَضَتْ الْعِدَّةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ مَاتَ الرَّؤُومُ الْأَخِيرُ قَرِيعَةً عَنْ ذَلِكَ ۝

۱۵۹- جس نے تین طلاقیں کی اجازت دی اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ، طلاق تو دو ہی بار کی ہے۔ اس کے بعد یا تو رکھ لینا ہے قاعدے کے مطابق یا پھر خوش خوافی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک مریض کے بارے میں جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی، فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ مجھے قطعی طلاق دے دی گئی ہے وہ (اپنے شوہر کی) وارث ہوگی۔ شبی نے فرمایا کہ وہ وارث ہوگی اس پر ابن شبر نے فرمایا، اور عدت

رہی اور یہ کہتے ہیں کہ میں بڑی بد بخت تھی۔ روائیوں میں آتا ہے کہ وہ موت سے پہلے فاتر العقل ہو گئی تھی۔

پوری کر کے کسی دوسرے شخص سے وہ شادی بھی کر سکتی ہے؛ شبھی نے فرمایا کہ ہاں (وہ شادی کر سکتی ہے عدت پوری ہونے کے بعد) ابن شبرہ نے کہا کہ اگر اس کا دوسرا شوہر بھی مر جائے پھر آپ کا کیا خیال ہے؟ (کیونکہ ایسی صورت میں وہ بیک وقت دو شوہروں کی وارث ہوگی) چنانچہ شبھی نے اپنی اس رائے سے رجوع کر لیا۔

۲۴۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجَلَانِيَّ حَاضِرًا إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟
سَلِّي يَا عَاصِمُ مِنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابًا حَتَّى كَبَّرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ حَاضِرًا عُوَيْمِرَ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ لَمْ تَأْتِي مَجِيزٌ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْئَلَةَ الَّتِي سَأَلْتَهُ عَنْهَا قَالَ عُوَيْمِرُ وَاللَّهِ لَا أَنْتَ مَجِيءٌ حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرُ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ لَكُمْ فِي صَاحِبَتَيْكَ فَاذْهَبْ فَأَحْبَبَا قَالَ سَهْلٌ فَلَا حَتَا وَآتَاكَ النَّاسُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَعَا قَالَ عُوَيْمِرُ: كَذَبْتَ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَلَهُمَا نَطَلَمَهُمَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَأَنْتَ تَلْقَى سَنَةَ الْمَلَائِكَيْنِ؛

۲۴۱- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے اور انھیں سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عویمیر العجلانی رضی اللہ عنہ عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اے عاصم، تمہارا کیا خیال ہے، اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو دیکھے تو کیا اسے وہ قتل کر سکتا ہے۔ لیکن پھر تم (شرعی قانون کی رو سے) اسے (شوہر کو) قتل کرو گے۔ یا پھر وہ کیا کرے گا؟ عاصم میرے لئے یہ مسئلہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ دیجئے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے جب حضور اکرم سے یہ مسئلہ پوچھا تو آنحضور نے ان سوالات کو ناپسند فرمایا اور اس سلسلے میں حضور اکرم کے کلمات کا عاصم رضی اللہ عنہ پر بہت زیادہ اثر پڑا۔ اور جب آپ واپس اپنے گھر آئے تو عویمیر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ ان سے پوچھا کہ بتائیے۔ عاصم حضور اکرم نے کیا فرمایا؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ میرے ساتھ کوئی اچھی بات نہیں کی کہ اس طرح کا سوال آنحضور سے کر لیا جو سوال تم نے پوچھا تھا اس پر آنحضور نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا، عویمیر رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا یہ مسئلہ آنحضور سے پوچھے بغیر میں باز نہیں آؤں گا۔ چنانچہ وہ روانہ ہوئے۔ اور حضور اکرم کی خدمت میں پہنچے، آنحضور لوگوں کے درمیان میں تشریف رکھتے تھے عویمیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ کا یہ خیال ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو پالتا ہے تو آپ کا کیا خیال ہے کیا وہ اسے قتل کر دے؟ لیکن اس صورت میں آپ اسے قتل کر دیں گے یا پھر اسے کیا کرنا چاہیے؟ حضور اکرم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیوی کے بارے میں وحی نازل کی ہے اس لئے تم جاؤ اور اپنی بیوی کو بھی ساتھ لاؤ۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر دونوں (میاں بیوی) نے لعان کیا لوگوں کے ساتھ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت موجود تھا۔ لعان سے دونوں فارغ ہوئے تو حضرت عویمیر نے عرض کی، یا رسول اللہ، اگر اس کے بعد بھی میں اسے اپنے پاس رکھوں تو (اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) میں جھوٹا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے حضور اکرم کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو طلاق دی۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر لعان کرنے والوں کے لئے یہی طریقہ جاری ہو گیا۔

۲۴۲ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
ثَابِتٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَفِيرٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ امْرَأَةً
بِرَافِعَةَ الْفَرَجِيِّ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بِرَافِعَةَ طَلَّقَنِي
فَبَيْتَ خَلَاقًا وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ
الزُّبَيْرِ الْفَرَجِيَّ وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الْهَدْيَةِ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكَ تُرِيدِينَ أَنْ تَزَوَّجِي
إِلَى بِرَافِعَةَ؟ هَـ، حَتَّى يَكُونُ عُسَيْلَتُكَ وَتَكُونِي
عُسَيْلَتُهَا

۲۴۲۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ زفاعة قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ زفاعة نے مجھے طلاق دے دی تھی، اور طلاق بھی قطعی۔ پھر میں نے اس کے بعد عبدالرحمان بن زبیر قرظی رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا، لیکن ان کے پاس تو کپڑے کے پلو جیسا ہے (یعنی ان میں رجولیت نہیں ہے) آنحضرت نے فرمایا، غالباً تم زفاعة کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو، لیکن یا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم اپنے موجودہ شوہر کا مزا نہ چکھ لو اور وہ تمہارا مزہ نہ چکھے۔

۲۴۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يُحْيَى
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الثَّقَلَيْنِ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ
فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجِدَ لِلْأَوَّلِ
قَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ

۲۴۳۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے کہا کہ مجھ سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک صاحب نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی تھی۔ ان کی بیوی نے دوسری شادی کر لی پھر دوسرے شوہر نے بھی (بم بستی سے پہلے) انھیں طلاق دے دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ پہلا شوہر اب ان کے لئے حلال ہے (کہ ان سے دوبارہ شادی کر لیں) آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں یہاں تک کہ وہ بھی شوہر نہ بنے، اس کا مزہ چکھے جیسا کہ پہلے نے مزہ چکھا ہے۔

بَابُ مَنْ خَيَّرَ نِسَاءَهُ وَقَوْلُ اللَّهِ
تَعَالَى قُلْ لَا نَمُرُّ بِأَحَدٍ إِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ
الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزَيْنَتَهَا فَنُتَالِيَنَّ
أَمْ تَكُونُونَ سَرَاجًا جَمِيلًا

۱۶۰ جس نے اپنی بیوی کو اختیار دیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد،
آپ اپنی بیویوں سے فرما دیجیے کہ اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی
بہار کو مقصود رکھتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ متاع (دنوی) دے
دلا کر بخوبی کے ساتھ رخصت کروں۔

۲۴۴ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا آدَمُ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
قُلْتُ يَعْنِي ذَلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا

۲۴۴۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا اور ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو ہی پسند کیا تھا، لیکن اس کا ہمارے حق میں کوئی شمار (طلاق میں نہیں ہوا) تھا۔

۲۴۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ

۲۴۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث

وہ بھی طلاق دے تو تمہارے لئے اس سے نکاح جائز ہوگا۔

۲۲۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ فَتَزَوَّجَتْ نَزَّاجًا شَيْدَرُ
فَطَلَّقَهَا وَكَانَتْ مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ تَصِلْ
مِنْهُ إِلَى شَيْءٍ كَرِيْدٍ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ طَلَّقَهَا فَأَتَتْ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّ رَوْحِي طَلَّقَنِي وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ نَزَّاجًا غَيْرِي فَدَخَلَ
بِي وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ يَقْرُبْنِي
إِلَّا هَسَةً وَاحِدَةً لَمْ يَصِلْ مِنِّي إِلَى شَيْءٍ فَأَحِلَّ لِي زَوْجِي
الْأَوَّلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تَحِلِّينَ لِزَوْجِكَ الْأَوَّلِ حَتَّى يَذُوقَ الْاَهِرْ غَسِيلَتَكَ
وَتَذُوقِ غَسِيلَتَهُ ۝

۲۲۶۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معاویہ نے

حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عمرو نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک حوا نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر ایک دوسرے صاحب سے ان کی بیوی نے نکاح کیا، لیکن انہوں نے بھی اس خاتون کو طلاق دے دی اس دوسرے شوہر کے پاس کپڑے کے ٹکڑی کی طرح تھا (یعنی وہ نامرد تھے) پتا نہ چم ان دوسرے شوہر سے جو چاہتی تھیں اس میں سے کچھ بھی انہیں نہ مل سکا اسی لئے انہوں نے انہیں جلد ہی طلاق دے دی۔ پھر وہ خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی تھی پھر میں نے ایک دوسرے مرد سے نکاح کیا۔ وہ میرے پاس تنہائی میں آئے لیکن ان کے ساتھ تو کپڑے کے ٹکڑی کی طرح کے سوا اور کچھ نہیں ہے اس لئے وہ میرے پاس ایک مرتبہ لئے حلال ہو جائیں گے (کریم دوبارہ ان سے نکاح کر لوں) آنحضرت نے فرمایا کہ تمہارے پہلے شوہر پر اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتے جب تک تمہارے دوسرے شوہر تمہارے مزہ نہ چکھ لیں اور تم ان کا مزہ نہ چکھ لو۔

۱۶۳۔ آپ کیوں وہ عیسیٰ بن حرام کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کی ہیں۔

بَابُ لِمَ تَحْضَرُمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ

۲۲۷ حَدَّثَنَا ابْنُ حَسَنٍ ابْنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ

الرَّبِيعَ بْنَ تَافِعٍ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ
أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِذَا أَحْرَمَ
إِمْرَأَتَهُ لِبَنٍ بَشَرٍ وَقَالَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۝

۲۲۷۔ مجھ سے حسن بن الصباح نے حدیث بیان کی، انہوں نے

ربیع بن نافع سے سنا، ان سے معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے یحییٰ بن حکیم نے، ان سے سعید بن جبیر نے، آپ نے انہیں خبر دی کہ آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کر لیا تو یہ کوئی چیز نہیں اور فرمایا کہ تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ ہے۔

۲۲۸۔ مجھ سے محمد بن حسن بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے

صباح نے ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ عطاء نے یقین کے ساتھ کہا کہ انہوں نے سعید بن جبیر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین زینب بنت جحش کے یہاں ٹھہرتے تھے اور ان کے یہاں

۲۲۸ حَدَّثَنَا ابْنُ حَسَنٍ ابْنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ

صَبَّاحٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَطَاءَ
أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَرْضِي
اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَمْلِكُ عِنْدَ زَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَتَشَرَّبُ عِنْدَهَا

عَمَلًا فَوَاصِيَةً أَنَا وَحَفْصَةُ أُمَّ ابْنَتَا دَاخِلَ عَلَيْهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِئْتُ (إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ
رِيحَ مَغَافِيرٍ أَكَلْتُ مَغَافِيرَ؛ فَدَخَلَ عَلَى ابْنَتَاهُمَا
فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ: لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ نَيْبِ
ابْنَةِ جَحْشٍ وَلَكِنْ أَعُوذُ لَهُ فَنَزَلَتْ يَأْتِيهَا النَّبِيُّ
لَمْ تُحَرِّمْ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِلَى أَنْ تَتَوْبَا إِلَى اللَّهِ
بِعَافِيَةٍ وَحَفْصَةُ وَإِذَا أَسْرَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ الْأَهْلِ
لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا

شہد تناول فرماتے تھے، چنانچہ میں نے اور حفصہ نے (رضی اللہ عنہا)
یہ آپس میں طے کیا کہ (زینب رضی اللہ عنہا کے یہاں سے اٹھ کر) آنحضور
ہم میں سے جس کے یہاں بھی تشریف لائیں تو آنحضور سے یہ کہا جائے
کہ آپ کے منہ سے مغفور (ایک خاص قسم کا گوند) کی بو آتی ہے کیا آپ
نے مغفور کھایا ہے۔ آنحضور اس کے بعد ہم سے ایک کے یہاں تشریف لائے
تو انہوں نے آنحضور سے یہی بات کہی، آنحضور نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں
نے زینب بنت جحش کے یہاں سے شہد پیا ہے۔ اب دوبارہ ہمیں پیوں
گا (کیونکہ آنحضور اسے پسند نہیں فرماتے تھے کہ وہاں مبارک سے اس
طرح کی بو آئے) اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اے نبی، آپ وہ چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کی ہے؟ "نا" ان تنوبا الی اللہ اس
سے مراد عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما تھیں۔ "اذا امر النبی الی بعض ازواجہ" میں اشارہ اسی قول کی طرف ہے کہ بلکہ میں نے شہد پیلے۔

۲۲۹ - ہم سے فروہ بن ابی المخرز نے حدیث بیان کی، ان سے علی سہر
نے حدیث بیان کی، ان سے بشام بن عروہ نے ان کے والد نے اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہد اور میٹھی پیر
پسند کرتے تھے۔ آنحضور جب عصر کی غار سے فارغ ہو کر واپس آتے
تو اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور بعض سے قریب بھی ہوتے
تھے۔ ایک دن آنحضور حفصہ بنت عمرؓ نے رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف
لے گئے اور معمول سے زیادہ ان کے یہاں ٹھہرے۔ مجھے اس پر غیبت آئی اور
میں نے اس کے متعلق پوچھا تو معلوم ہوا کہ ام المؤمنین حفصہ کو ان کی قوم کی
کسی خاتون نے انہیں شہد کا ایک ڈبہ دیا ہے اور انہوں نے اسی کا شربت
آنحضور کے لئے پیش کیا ہے۔ میں نے اپنے جی میں کہا کہ، خدا کی قسم ہم اب
اس کا توڑ کریں گے پھر میں نے ام المؤمنین سودہ بنت زمرہ رضی اللہ عنہا
سے کہا کہ آنحضور تمہارے قریب آئیں گے، اور جب قریب آئیں تو کہنا کہ معلوم
ہونا ہے آپ نے مغفور کھا کھا ہے؟ ظاہر ہے کہ آنحضور اس کے جواب میں
انکار کریں گے، اس وقت کہنا کہ پھر یہ تو کیسی ہے جو آپ کے منہ سے
غسوس کر رہی ہوں؟ اس پر آنحضور کہیں گے کہ حفصہ نے شہد کا شربت مجھے
پلایا ہے، تم کہنا کہ غالباً اس شہد کی کھٹی نے مغفور کے درخت کا سرق چوسا ہو
ہوگا (میں بھی آنحضور سے یہی کہوں گی، اور صفیہ تم بھی یہی کہنا، عائشہ رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سودہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ بخدا، آنحضور جو نبی
دروازے پر آکر کھڑے ہوئے تو تمہارے خوف سے میں نے ارادہ کیا کہ آنحضور

۲۲۹ حَدَّثَنَا كُرْدُوثُ بْنُ أَبِي الْعَدَا حَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ الْقَسَلَ وَالْخُلُوعَ وَكَانَ
إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَمْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَذُلُّهُنَّ
إِحْدَاهُنَّ. فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَأَخْتَلَسَ
أَكْثَرَ مَا كَانَ يَخْتَلِسُ فَعَرِثَتْ فَسَالَتْ عَنْ ذَلِكَ فَقِيلَ
لِي أَهْدَتْ لَهَا أَمْرًا مِنْ قَوْمِهَا عُلَّةً مِنْ عَسَلٍ
فَسَقَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً
فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَخَمَّالَكَ لَه، فَقُلْتُ لِسُودَةَ بِنْتِ
زَمْرَةَ إِنَّهُ سَيْدُ نَوْمِكَ فَإِذَا دَامَ مِنْكَ فَقُولِي
أَكَلْتُ مَغَافِيرَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ لَا فَقُولِي لَهُ
مَا هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَحْدَمْتُكَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ
مَفْتَنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ، فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ
تَحْلَةُ الْعَرْقُطِ، دَسَّاقُولُ ذَلِكَ وَقُولِي أَمْتُ يَا صَفِيَّةُ
ذَاكَ قَالَتْ فَقُولِ سُودَةَ قَرَأَ اللَّهُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَامَ
عَلَى الْبَابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَبَا دِيَّةَ يَمَّا أَمَرْتَنِي بِهِ فَرَفَا
مِنْكَ فَلَمَّا دَامَ مِنْهَا قَالَتْ لَهُ سُودَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَكَلْتُ مَغَافِيرَ قَالَ لَا قَالَتْ فَمَلَكْهُ الرِّيحُ الَّتِي

سے وہ بات کہوں جو تم نے مجھ سے کہی تھی چنانچہ جب آنحضورؐ سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے آنحضورؐ سے کہا، یا رسول اللہ کیا آپ نے منہ پر لکھا ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں، انہوں نے کہا، پھر یہ بوکیسی ہے جو آپ کے منہ سے میں محسوس کرتی ہوں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے شہد کا شربت پلایا ہے۔ اس پر سودہ رضی اللہ عنہا بولیں اس شہد کی مکھی نے منہ پر لکھی ہے درخت کا عرق جو سا ہو گا پھر جب آنحضورؐ میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے بھی یہی بات کہی اس کے بعد صفیہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی اس کو دہرایا اس کے بعد جب پھر آنحضورؐ حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ وہ شہد پھر نوش فرمائیں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس پر سودہ رضی اللہ عنہا بولیں، واللہ ہم آنحضورؐ کو روکنے میں کامیاب ہو گئے، میں نے اس سے کہا کہ ابھی چپ رہو۔

لَجِدَ مِنْكَ؟ قَالَ سَقَنْتَنِي حَفْصَةُ شَرْبَةً عَسَلٍ فَقَالَ لَدَجَرْتُ لِحَلَّةِ الْعَرَقَةِ فَلَمَّا دَامَ إِلَى قُلْتُ لَهُ تَعُوذُ بِاللَّيْلِ، فَلَمَّا دَامَ إِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ فَلَمَّا دَامَ إِلَى حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَسْقَيْتُكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ قَالَتْ تَعُولُ سَوْدَةُ وَاللَّهِ لَقَدْ حَكَمْنَا قُلْتُ لَهَا أَسْأَلُكَ

۱۶۴۔ نکاح سے پہلے طلاق نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر تم انہیں طلاق دے دو۔ قبل اس کے کہ تم نے انہیں ہاتھ لگایا ہو تو تمہارے لئے ان کے بارے میں کوئی تدبیر جس سے تم شاکر نہ بنو گے تو انہیں کچھ مال دے دو۔ اور انہیں خوبی کے ساتھ رخصت کر دو۔ اور اسے جو اس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طلاق کو نکاح کے بعد لکھا ہے اور اس سلسلے میں علی کرم اللہ وجہہ سید بن مسیب، عمرو بن زبیر، ابو بکر بن عبد الرحمن، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، ابان بن عثمان، علی بن سین، شریح، سعید بن جبیر، قاسم، سالم، طاؤس، حسن، عکرمہ، عطاء، عامر بن سعد، جابر بن زید، نافع بن جبیر، محمد بن کعب، سلیمان بن کعب، سلیمان بن یسار، مجاہد، قاسم بن عبد الرحمن، عمرو بن حرم اور شعبی رحمہم اللہ سے روایت منقول ہے (کہ مذکورہ بالا صورت میں عورت کو طلاق نہیں ہوتی۔)

بِأَمْرِ اللَّهِ لَا خَلَاقَ قَبْلَ التَّكْوِينِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا زَكَرْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَسُوَّحُوا فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَةٍ تَعْتَدُونَ فَهَذَا فَبَيِّعُوهُنَّ وَمَسْخُوهُنَّ فَمِنْ لَحَاجِئِنَا لَا قَالَ رُبُّنَا بِنَا، اجْعَلِ اللَّهُ الطَّلَاقَ بَعْدَ التَّكْوِينِ وَيُزَوِّجُ فِي ذَلِكَ عَنْ عَمِّي وَسَوِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَآلِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبِيدُ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَيْدَةَ وَآبَانَ بْنَ عُثْمَانَ وَعَلِيَّ ابْنَ حُسَيْنٍ وَشُرَيْحَ بْنَ سَعِيدٍ وَبُجَيْرَ بْنَ الْقَاسِمِ وَمَالِكُ بْنُ طَاوُسٍ وَالحُسَيْنِ وَعِكْرِمَةَ وَعَطَاءُ وَعَامِرُ بْنُ سَعْدٍ وَجَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَنَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ وَمُجَاهِدُ بْنُ الْقَاسِمِ وَبُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعُمَرُ بْنُ هَرِيرٍ وَالشَّعْبِيُّ أَتَاهَا لَا تَطْلُقُ؟

۱۶۵۔ اگر کسی نے کسی دوسرے کے جبر پر اپنی بیوی کے لئے کہا کہ "یہ میری بیوی ہے، تو اس سے کچھ نہیں ہوتا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہا

بِأَمْرِ اللَّهِ إِذَا قَالَ لَا مَزَاجَ وَهُوَ مُشْرَعٌ هَذَا أَخْبَرَنِي فَلَا تَتَى عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِسَارَةَ

کے متعلق ظالم بادشاہ کے سامنے کہا تھا کہ یہ میری بہن ہے، آپ

هَذِهِ أُخْتِي وَذَلِكَ فِي ذَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
کی مراد یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں (یعنی دینی حیثیت سے ہم سب بھائی بہن ہیں)۔

۱۶۶ - زبردستی کے طلاق کا حکم اور جس پر جبر کیا گیا ہو، جو نشہ میں ہو اور جو پاگل ہو اور اس کا معاملہ طلاق اور شرک وغیرہ میں غلطی اور بھول چوک بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ "اعمال کا تعلق نیت سے ہے اور ہر شخص کو وہ ملتا ہے جس کی وہ نیت کرے" اور نبی نے اس آیت کی تلاوت کی (اے اللہ) ہماری پکڑ کرنا اگر ہم سے بھول چوک ہو گئی ہو" اور یہ کہ بخون کا اقرار جائز نہیں ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے جس نے اپنے لئے زنا کا خود ہی اقرار کر لیا تھا فرمایا تھا کہ تمہیں جنون تو نہیں ہے؟ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے (حالت نشہ میں جبر مت شراب سے پہلے) میری دو اوٹنیوں کے کوہان پر دیئے تھے یہ مخصوص حمزہ رضی اللہ عنہ کو سرزنش کے لئے تشریف لائے تو دیکھا کہ ان کی آنکھیں نشہ سے سرخ ہو رہی ہیں پھر انہوں نے حضور اکرم سے کہا کہ، تم لوگ میرے باپ کے غلام ہو، اس کے سوا اور تمہاری کیا پیشیت ہے؟ آنحضور سمجھ گئے کہ یہ اس وقت نشہ میں مدھوش ہیں، اس لئے آپ باہر نکل آئے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جسے جنون ہو اور جو نشہ کی حالت میں ہو اس کی طلاق نہیں ہوتی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو نشہ میں ہو اور جس پر جبر کیا گیا ہو اس کی طلاق جائز نہیں ہے، عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ جنسوط الحواس کی طلاق جائز نہیں، عطاء نے فرمایا کہ اگر کسی نے طلاق سے ابتداء کی اور شرط بعد میں بیان کی تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نافع نے کہا کہ اگر کسی نے انہی پوری سے کہا کہ اگر وہ باہر نکلی تو اسے بائن طلاق ہے (تو اس کا کیا حکم ہو گا؟) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب دیا کہ اس کے بعد اگر اس کی بیوی باہر نکل مانی ہے تو طلاق بائن واقع ہو جائے گی، لیکن اگر وہ نہیں نکلی تو کچھ نہیں ہوگا۔ زہری نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جس نے کہا کہ اگر میں فلاں فلاں کام نہ کروں تو میری بیوی

بِأَدِّ الطَّلَاقِ فِي الْأَعْلَاقِ وَالْكَفَرِ
وَالشُّكْرَانِ وَالْمَجْنُونِ وَأَمْرَهُمَا وَالْفَلِطِ
وَالنِّسْيَانِ فِي الطَّلَاقِ وَالشَّرِكِ وَغَيْرِهِ لِقَوْلِهِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ
وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى وَتَلَا الشَّعْبِيُّ لَأَوْ لَا أَخِذْنَا
إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَا نَا وَمَا لَا يَخُونُ مِنْ أَقْوَابِ
الْمُؤْمُسِ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِلَّذِي أَقْرَعَ عَلَى نَفْسِهِ أَيْدِي جُنُونٍ؟ وَقَالَ
عَلِيٌّ بَقَرَحَمَزَةَ خَوَامِرَ شَارِبِي قَطِيفٍ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ حَمَزَةً
فَإِذَا أَحْمَزَتْ قَدْ تَمِلُ حَمَزَةً غَيْنًا كَلَمْ قَالَ
حَمَزَةً هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَيْنِي لِي؟ فَعَرَفَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ قَدْ تَمِلُ فَخَرَجَ
وَحَرَجْنَا مَعَهُ. وَقَالَ عُثْمَانُ لَيْسَ لِمَجْنُونٍ
قَوْلًا لِسُكْرَانٍ طَلَقًا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ
طَلَقُ السُّكْرَانِ وَالْمُسْكِرِ لَيْسَ بِحَائِزٍ
وَقَالَ عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَجُوزُ طَلَقُ الْمُؤْمُسِ
وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا بَا الطَّلَاقِ فَلَهُ شَرْطُهُ وَقَالَ
نَافِعٌ طَلَقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ إِنْ حَرَجَتْ
فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنْ حَرَجَتْ فَقَدْ بَدَّتْ مِنْهُ
وَإِنْ لَمْ تَخْرُجْ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ
فِيمَنْ قَالَ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ كَذَا أَوْ كَذَا فَأَمْرًا
لَهَا قَوْلًا ثَلَاثًا يُسْتَلُّ عَنْهَا قَالَ وَعَقْدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ
حِينَ حَلَفَ بِتِلْكَ الْيَمِينِ. ثَمَانِ سِتْوَى
أَجَلًا أَرَادَهُ وَعَقْدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ
بِجَعْلِ ذَلِكَ فِي وَبَيْتِهِ وَأَمَانَتِهِ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي
إِبْرَاهِيمَ إِنْ قَالَ لَهَا حَبَّتْ لِي فِيمَا نِكَتُهُ؛ وَطَلَقَ

كَرَّ قَوْمٌ بِلِسَانِهِمْ وَقَالَ قَادٌ إِذَا قَالَ أَدْلَجَلْتُ
ذَنْبِي لَمْ يَزَلْ شَايَتْهَا عِنْدَ كُلِّ مَهْرٍ مَرَّةٍ
فَاسْتَبَانَ حَمَلُهَا فَقَدْ بَاتَتْ، وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا
قَالَ الْمُتَعَيُّ بِأَهْلِكَ نَيْتُهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْكَلَامُ
عَنْ وَطْرٍ وَالْبِتَاقُ مَا يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ، وَقَالَ
الْزُّهْرِيُّ إِنْ قَالَ مَا أَنْتَ بِأَمْرٍ آتِي نَيْتُهُ وَإِنْ تَوَيَّ
طَلَقًا فَهُوَ مَا تَوَيَّ وَقَالَ عَلِيُّ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ الْقَلَمَ
مُرْفِعٌ عَنْ ثَلَاثَةِ عَيْنٍ الْمُجْتَنِبِينَ حَتَّى يَفِيْقَ وَعَيْنُ
النَّصِيْبِ حَتَّى يَذْرَكَ وَعَيْنُ الثَّانِيَةِ حَتَّى يَسْتَنْقِطَ
وَقَالَ عَلِيُّ وَكَلَّمِ الطَّلَاقِ جَارِئُ الْإِطْلَاقِ
الْمُعْتَوِي.

پرتین طلاق، فرمایا کہ ایہ شخص سے اس کی وضاحت کرائی جائے
گی جو اس نے کہا ہے اور اس قسم کے وقت اس کی نیت کیا تھی
اگر اس نے کوئی مدت خاص کی تعیین کی، جس کی اس نے نیت
کی تھی اور قسم کھاتے وقت جو اس کے دل میں تھی کہ فلاں کام
اس مدت میں کرونگا، تو یہ اس کے دین اور امانت پر پھوڑ
دیا جائے گا (اور اس کی بات مان لی جائے گی) ابراہیم نخعی نے فرمایا
کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے تمہاری ضرورت نہیں ہے
تو اس کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا۔ اور ہر قوم کی طلاق کا اعتبار
ان کی زبان کے مطابق ہوگا قتادہ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے
کہا کہ جب تمہیں حل ٹھرے تو تم پرتین طلاق، تو شوہر کو ہر طہر میں
صرف ایک مرتبہ بیوی سے ہم بستری کر لی جاوے۔ پھر جب اس
اس کا حمل ظاہر ہو جائے گا تو وہ شوہر سے جدا ہو جائے گی اور من نے فرمایا کہ جب شوہر نے اپنی بیوی سے کہا جاؤ اپنے گھر والوں
کے ساتھ رہو تو اس کی نیت کے مطابق عمل کیا جائے گا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ طلاق کسی وجہ اور ضرورت سے ہوتی ہے،
اور غلام کی آزادی اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہے، زہری نے کہا کہ جب کسی شخص نے کہا کہ تم میری بیوی نہیں ہو تو اس
کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا اگر اس نے اس سے طلاق کی نیت کی ہے تو اس کی نیت صحیح ہے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہیں
معلوم نہیں کہ تین طرح کے لوگ مرفوع القلم ہیں، جنہوں میں ایک کہ اسے افاقہ ہو جائے، پھر یہاں تک کہ بالغ ہو جائے، سونے
والا، یہاں تک کہ بیدار ہو جائے سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجبوظ الحواس کے سوا ہر طلاق جائز ہے۔

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمْ حَدَّثَنَا
هشامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زَكَوِيٍّ عَنْ أُوفِيِّ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ
تَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّسَائِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَرَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثْتُ بِمِ انْفُسُهَا
مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمَ قَتَادَةُ إِذَا هَلَقَ فِي نَفْسِهِ
فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

۲۵۰۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے
حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے زہرہ
بن اوفی نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے میری امت کو خیالات و تصورات
کی حد تک معاف کیا ہے، جب تک کہ اس پر عمل نہ کرے یا اسے زبان سے
ادا کرے (پھر وہ گناہ میں) قتادہ نے فرمایا کہ اگر کسی نے اپنے دل میں طلاق
دی تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ
يُوسُفَ بْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي النَّاتِقِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِنَّهُ كُنْتُ رَأَى أَنِّي غَوَّضَ
عَنْهُ فَنُتِهُ لِي شِقَّةٌ لِلَّذِي أَعْرَضَ فَمَهَّدَ عَلَى نَفْسِهِ

۲۵۱۔ ہم سے اصبع نے حدیث بیان کی، انھیں ابن وہب نے خبر دی
انھیں یونس نے، انھیں ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے ابو سلمہ نے خبر دی اور
انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب مسجد میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ انہوں نے زنا
کر لی ہے، آنحضرت نے اس سے اعراض کیا لیکن پھر وہ آنحضرت کے سامنے

آگے (اور زنا کا اقرار کیا) پھر انہوں نے اپنے اوپر چار مرتبہ شہادت دی تو آنحضور نے انہیں مخاطب کیا، اور دریافت فرمایا تم پاگل تو نہیں ہو۔ کیا واقعی تم نے زنا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں، پھر آنحضور نے انہیں عید گاہ پر رجم کرنے کا حکم دیا جب انہیں پتھر لگا تو وہ بھاگنے لگے۔ لیکن انہیں سڑک کے پاس پکڑ لیا اور جان سے مار دیا گیا۔

۲۵۲- ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور اسید بن سبیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضور مسجد میں تشریف رکھتے انہوں نے آنحضور کو مخاطب کیا اور عرض کی کہ انہوں نے زنا کا ارتکاب کر لیا ہے۔ آنحضور نے اس سے اعراض کیا لیکن وہ صاحب آنحضور کے سامنے اس رخ کی طرف گئے جدھر آپ نے چہرہ مبارک کر لیا تھا، اور عرض کی، یا رسول اللہ، دوسرے (یعنی خود) نے زنا کیا ہے۔ آنحضور نے اس مرتبہ بھی اعراض کیا لیکن وہ پھر آنحضور کے سامنے اس رخ کی طرف آ گئے جدھر آنحضور نے چہرہ مبارک اعراض کر کے کر لیا تھا۔ اور یہی عرض کیا آنحضور نے پھر ان سے اعراض کیا۔ پھر وہ چوتھی مرتبہ وہ اسی طرح آنحضور کے سامنے گئے اور اوپر انہوں نے چار مرتبہ (زنا کی) شہادت دی تو آنحضور ان سے بولے اور دریافت فرمایا تم پاگل تو نہیں ہو، انہوں نے عرض کی کہ نہیں۔ پھر آنحضور نے صحابہ سے فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور انہیں سنگسار کرو۔ کیونکہ وہ شادی شدہ تھے۔ اور زہری سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ایک ایسے شخص نے خبر دی جنہو نے نے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ آپ نے بیان کیا کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے ان صحابی کو سنگسار کیا تھا۔ ہم نے انہیں مدینہ منورہ کی عید گاہ پر سنگسار کیا تھا۔ جب ان پر پتھر پڑا تو وہ بھاگنے لگے، لیکن ہم نے انہیں سڑک میں پکڑ لیا اور انہیں سنگسار کیا، یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

أَتْبَعَ شَهَادَاتٍ ثَلَاثَ عَشْرَةَ قَالَهُ هَلْ يَكُ جُنُونٌ هَلْ أَحْصَيْتُمْ؟ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجَمَ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْأَلَتْهُ الْحِجَارُ جَمَزَ حَتَّى أَذْأَلَ بِالْحَرَّةِ فَقُتِلَ؛

۲۵۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ مَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِّنْ أَسْلَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَهْوََيْتُ قَدْ رَفَعْتُ يَغْنِي نَفْسَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشَيْءٍ وَجْهَهُ الَّذِي أَذْنَى أَعْرَضَ قَبْلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَهْوََيْتُ قَدْ رَفَعْتُ يَغْنِي نَفْسَهُ فَتَنَحَّى لِشَيْءٍ وَجْهَهُ الَّذِي أَذْنَى أَعْرَضَ قَبْلَهُ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لَهُ الشَّرِيعَةُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَتْبَعَ شَهَادَاتٍ ثَلَاثَ عَشْرَةَ قَالَهُ هَلْ يَكُ جُنُونٌ؟ قَالَ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ هَبُوا بِهِ فَأَمَرَ جُنُودَهُ وَكَهَانَ قَدْ أَحْصَوْا وَمَنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ كُنَّا فِيْمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَا بِالْمُصَلَّى بِالسَّيْفِ فَلَمَّا أَذْأَلَتْهُ الْحِجَارُ جَمَزَ حَتَّى أَذْأَلَ بِالْحَرَّةِ وَجَمَزَ حَتَّى مَاتَ؛

بَابُ الْخُلْعِ وَكَيْفَ الطَّلَاقُ فِيهِ وَقَوْلُ

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَى قَوْلِهِ الطَّلَاقُ وَنَ أَجَاءَ عُمَرُ الْخُلْعَ وَذُو السُّلْطَانِ وَأَجَا

۱۶۶۔ خلع، اور اس میں طلاق کی کیا صورت ہوگی؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اور تمہارے لئے (شوہروں کے لئے) ہمارے نہیں کہ جو (مہر) تم انہیں (اپنی بیویوں کو) دے چکے ہو اس میں سے کچھ بھی واپس لو۔ سو اس صورت کے جب کہ زوجین

اس کا خوف محسوس کریں کہ وہ (ایک ساتھ رکہ) اللہ کے حدود کو قائم نہیں رکھ سکتے، عمر رضی اللہ عنہ نے مساکم (کی عدالت میں حاضری) کے بغیر (نجی طور پر بھی) خلع کو جائز رکھا ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے خلع کو اس صورت میں بھی جائز قرار دیا ہے۔ جب عورت اپنے سر کی چوٹی کو چھوٹا کرے (خلع میں اپنے شوہر سے بچھا چھڑانے کے لئے) اسے اپنا سارا مال دے دے، یہ طلاق ہے فرمایا کہ، سوا اس صورت کے جبکہ زوجین اس کا خوف محسوس کریں کہ وہ اللہ کے حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے، اسے مراد وہ فرائض و حدود ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی دونوں پر معاملات و معاشرت کے سلسلہ میں ضروری قرار دیے ہیں، ابی طاوس نے بیان کیا کہ، طاوس نے کوئی کم عقلوں والی یہ بات نہیں کہی کہ جب تک بیوی شوہر سے یہ نہ کہے کہ: "میں تمہاری وجہ سے بنات کا غسل نہیں کروں گی" اس وقت تک خلع جائز نہیں۔

عُثْمَانُ الْغُلَمِيُّ وَذُو عَيْنَانَ رَأْسُهَا - وَقَالَ طَاوُسٌ
إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَنْ لَا يَقِيمَا حَدَّ وَدَّ اللَّهِ فِيمَا
أَفْتَرَضَ بَيْنَ وَاحِدَةٍ مَهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ فِي
الْفُسْرَةِ وَالصُّغْبَةِ، وَلَمْ يَقُلْ قَوْلُ
الشَّفْهَاءِ لَا يَحِلُّ حَتَّى تَقُولَ لَا أَعْتَسِلُ
لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ،

۲۵۳ - ہم سے اذھر بن جمیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب ثقفی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ، مجھے ان کے (ثابت رضی اللہ عنہ کے) اخلاق اور دین کی وجہ سے ان سے کوئی شکایت نہیں ہے، البتہ میں اسلام میں کفر کو پسند نہیں کرتی، کیونکہ ان کے ساتھ رکہ کر ان کے حقوق زوجیت کو نہیں ادا کر سکتی اس پر آنحضور نے ان سے فرمایا، کیا تم ان کا باغ و جو انہوں نے مہر میں دیا تھا واپس کر سکتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آنحضور نے (ثابت رضی اللہ عنہ سے) فرمایا کہ باغ قبول کر لو اور انھیں طلاق دے دو۔

۲۵۳ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ جَبْرِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثَابِتُ ابْنِ
قَيْسٍ مَا أَفْتَبَ عَلَيْهِ فِي خُلُقِي وَلَا دِينِي وَلَا كُنِّي
أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتُرِيدِينَ عَلَيْهِ حَدِيثَهُ
قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَقْبِلِ الْحَدِيثَ وَطَلِّقِيهَا طَلِّقِيهَا

۲۵۴ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَقَالَ تَرِيدِينَ حَدِيثَهُ
قَالَتْ نَعَمْ فَزَوَّجَهَا وَأَمَرَ أَنْ تَطْلُقَهَا
وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلَّقَهَا وَعَنِ
ابْنِ أَبِي تَيْمِيَّةٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةً ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ

۲۵۴ - ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن خالد نے، ان سے عکرمہ نے کہ عبد اللہ بن ابی ہریرہ (جلیلہ رضی اللہ عنہما) نے یہ حدیث بیان کی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا تھا کہ کیا تم ان کا باغ واپس کر دو گی؟ انہوں نے عرض کی ہاں کر دوں گی چنانچہ انہوں نے باغ واپس کر دیا اور انہوں نے اس کے شوہر کو حکم دیا کہ انھیں طلاق دیدیں۔ اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا کہ، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔ اور اس روایت میں بیان کیا کہ (ان کے شوہر نے انھیں طلاق دے دی) اور ابی تیمیمہ سے روایت ہے، ان سے عکرمہ نے،

إِنِّي لَأَعْتَبُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ وَلَا كَيْفِيَّةٍ لَا
أُطِيقُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَوْنِي
عَلَيْهِ حَدِيثِي قَتْلَهُ؟ قَالَتْ نَعَمْ

ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ ثابت بن قیس
رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئیں۔ اور عرض کی یا رسول اللہ مجھے ثابت کے دین اور ان کے اخلاق
کی وجہ سے کوئی شکایت نہیں ہے، لیکن میں انہیں برداشت نہیں کر سکتی، آنحضور نے اس پر فرمایا، پھر کیا تم ان کا باغ واپس کر سکتی ہو
انہوں نے عرض کی جی ہاں۔

۲۵۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْمُبَارَكِ الْمَعْرُوفِيُّ حَدَّثَنَا قُرَاحُ بْنُ لُؤْلُؤٍ حَدَّثَنَا
جَدِّي بْنُ جَابِرٍ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ عَزْمَةَ مَوْلَى ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةً ثَابِتِ
بْنِ قَيْسٍ بَنِي شَمَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَتَيْتُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا
خُلُقٍ إِلَّا إِلَى الْكُفْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتَرَوْنِي عَلَيْهِ حَدِيثِي قَتْلَهُ؟
قَالَتْ نَعَمْ، فَزَكَتْ عَلَيْهِ وَأَمَرَهَا فَقَامَ فَهَابُ

۲۵۵۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن مبارک عمری نے حدیث بیان کی،
ان سے قراد ابونوح نے حدیث بیان کی، ان سے ہریر بن حازم نے حدیث
بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، اور عرض کی، یا رسول اللہ، ثابت کے دین
اور ان کے اخلاق سے مجھے کوئی شکایت نہیں لیکن مجھے کفر کا خطرہ ہے
آنحضور نے اس پر ان سے دریافت فرمایا کیا تم ان کا باغ (بونا) انہوں نے ہجر
میں دیا تھا (واپس کر سکتی ہو) انہوں نے عرض کی جی ہاں چنانچہ انہوں نے وہ
باغ واپس کر دیا اور آنحضور کے حکم سے ثابتؓ نے انہیں اپنے سے جدا کر دیا۔
ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے کہ جمیلہ (ثابت رضی اللہ عنہ کی بیوی)

پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔

بَابُ الشَّقَاقِ وَهَلْ يُشِيرُ بِالْخُلْعِ
عِنْدَ الظُّمُورِ رَجَوْهُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى: وَإِنْ
خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَأَنْبَعُوهَا بِعَتْوَحَا
مِنْ أَهْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ غَيْرًا

۱۶۸۔ اختلافات۔ اور کیا (حاکم یا ولی) ضرورت کے وقت خلع
کا مشورہ دے سکتا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور اگر تم کو
زوجین کے درمیان اختلافات کا اندیشہ ہو تو اس کے گھر والوں میں
سے ایک حکم بھیجو اللہ تعالیٰ کے ارشاد: غَيْرًا تک۔

۲۵۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا
اللَيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوِّبِيِّ تَخَرَّجَتْ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
إِنْ بَنَى الْمُغِيرَةَ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يَنْكِحَ عِثْرُ
ابْنَتِهِمْ فَلَا أَدْنَى

۲۵۶۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مزمع رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے
کہ نبی مغیرہ نے اس کی اجازت مانگی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سے وہ اپنی بیٹی کا نکاح
کر لیں۔ لیکن میں انہیں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔

بَابُ لَا يَكُونُ بَيْعُ الْأَمَةِ
طَلَقًا

۲۵۷ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ تَمِيمَةَ بِنْتِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۲۵۷۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے
مالک نے حدیث بیان کی، ان سے تیممہ بنت ابی عبد الرحمن نے، ان سے

عَنِ النَّعَّاسِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
تَزَوَّجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِي
بَرْنِزَةٍ ثَلَاثِ مِائِينَ: إِحْدَى الشَّائِنِ أَنْهَا أُعْتِقَتْ
فَخَيَّرْتُ فِي رَأْفَتِهَا. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَخَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفْزُؤُ بِلَحْمٍ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ
خُبْزًا أَوْ مِمَّنْ أَذِمَّ الْبَيْتِ فَقَالَ: أَلَمْ أَرِ الْبُرْمَةَ فِيهَا
لَحْمٌ؟ قَالُوا بَلَى وَلَكِنْ ذُلُّ لَحْمٍ مُصَدِّقٌ بِهِ عَلَى
بَرْنِزَةٍ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ: عَلَيْهَا
مَدَقَّةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ؛

قاسم بن محمد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا سے دین کی تین ستیں
قائم ہوئیں، اول یہ کہ انھیں آزاد کیا گیا اور پھر ان کے شوہر کے بارے میں
اختیار دیا گیا کہ پائیں ان کے نکاح میں رہیں ورنہ الگ ہو جائیں اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (انھیں کے بارے میں) فرمایا کہ
ولاء اسی سے قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ اور ایک مرتبہ حضور اکرم
گھر میں تشریف لائے تو ایک ہانڈی میں گوشت پکا جا رہا تھا پھر
رکھانے کے لئے آنکھوں کے سامنے روٹی اور گھر کا سالن پیش
کیا گیا۔ آنکھوں نے فرمایا کہ میں نے تو دیکھا کہ ہانڈی میں گوشت بھی پک
رہا تھا؟ عرض کی گئی کہ جی ہاں، لیکن وہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہ
کو صدقہ میں ملا تھا، اور آنکھوں صدقہ نہیں کھاتے! آنکھوں نے فرمایا کہ وہ ان کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے سے ہدیہ

ہے۔

بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ
۲۵۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَّامٌ
عَنْ قَادَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
رَأَيْتُهُ عَبْدًا يَعْنِي تَزَوَّجَ بَرْنِزَةٍ؛

۱۷۰۔ غلام کے نکاح میں کنیز کا اختیار۔
۲۵۸۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ اور ہم
نے حدیث بیان کی، ان سے قادہ نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے انھیں غلام دیکھا تھا، آپ کی مراد
بریرہ رضی اللہ عنہ کے شوہر (مغیث رضی اللہ عنہ) سے تھی۔

۲۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا
وَهَبُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ ذَاكَ مَغِيثٌ عَبْدُ بَنِي فُلَانٍ يَعْنِي تَزَوَّجَ بَرْنِزَةٍ
عَاقِبِي أَنْظُرِي إِلَيْهِ يَشْبَعُهَا فِي سَكَكِ الْمَدِينَةِ
يَبْكِي عَلَيْهَا؛

۲۵۹۔ ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہب
نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے
اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ مغیث (رضی اللہ
عنہ) بنی فلان کے غلام تھے آپ کا اشارہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر
کی طرف تھا گویا اس وقت بھی میں انھیں دیکھ رہا ہوں کہ مدینہ کی گلیوں میں
وہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے پھرتے پھرتے ہیں (کیونکہ بریرہ رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں رہنا نہیں چاہتی تھیں)۔

۲۶۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ تَزَوَّجَ بَرْنِزَةٍ
عَبْدًا اسْوَدَّ يُقَالُ لَهُ مَغِيثٌ عَبْدُ ابْنِ فُلَانٍ
عَاقِبِي أَنْظُرِي إِلَيْهِ يَطُوفُ وَرَاءَهَا فِي سَكَكِ
الْمَدِينَةِ؛

۲۶۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب
نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بریرہ کے شوہر ایک حبشی
غلام تھے، ان کا نام مغیث تھا۔ وہ بنی فلان کے غلام تھے جیسے وہ
منظر اب بھی میرے سامنے ہے کہ وہ مدینہ کی گلیوں میں بریرہ رضی اللہ
عنہا کے پیچھے پیچھے پھرتے ہیں۔

بَابُ شَفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَرْجُومَةِ بَرِيرَةَ

۲۶۱ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِزْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ بَرِيرَةَ كَانَتْ عِنْدَ أَهْلِهَا لَمَّا كَانَ مَوْلَاهُ يَطُوفُ خَلْقَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لَحْيَتَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْلَمُ أَنَّ بَرِيرَةَ مَغْنِيَةٌ بَرِيرَةَ وَمِنْ بَعْضِ بَرِيرَةَ مَغْنِيَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا مَا أَجْعَلُهُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْمُرُنِي قَالَ وَقَالُوا أَنَّمَا أَنَا أَشْفَعُ، قَالَتْ لَأَحْبَبَةٌ لِي فِيهِ.

صرف سفارش کتابوں، انہوں نے اس پر کہا کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔

بَابُ ۱۶۲

۲۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَأَبَى مَوْلَاهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرَكُوا الْوَلَاءَ قَدْ كَرِهْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقْهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَجْمِ قَيْسِلَ إِنَّ هَذَا أَمَا تَصَدِّقُ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ.

۱۷۱ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش ہے۔

۲۶۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالوہاب نے خبر دی ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر غلام تھے اور ان کا نام مغیث رضی اللہ عنہ تھا، جیسے وہ منظر اب بھی میرے سامنے ہے جب وہ بریرہ کے پیچھے چلے جاتے ہوئے پھر رہے تھے اور آنسوؤں سے ان کی ڈاھی تر جڑی تھی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا، عباس، کیا تمہیں مغیث کی بریرہ سے محبت اور بریرہ کی مغیث سے نفرت پر حیرت نہیں ہوئی، آخر حضور اکرم نے بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، کاش، تم ان کے بارے میں اپنا فیصلہ بدل دیتیں، انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ، کیا آپ مجھے اس کا حکم دے رہے ہیں؟ آنحضور نے فرمایا میں صرف سفارش کرتا ہوں، انہوں نے اس پر کہا کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۷۲۔

۲۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن رجا نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، احسن حکم نے، انہیں ابراہیم نے، اسود نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ کیا۔ لیکن ان کے مالکوں نے کہا کہ وہ اسی شرط پر انہیں بیچ سکتے ہیں کہ ان کے ساتھ ولادہ (آزادی کے بعد) انہیں سے قائم ہوگی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آنحضور نے فرمایا کہ انہیں خرید کر آزاد کر دو، ولادہ تو اسی کے ساتھ قائم ہو سکتی ہے جو آزاد کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوشت لایا گیا پھر کہا گیا کہ یہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ کیا گیا تھا۔ آنحضور نے فرمایا کہ وہ ان کے لئے تو صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، اور اس روایت میں یہ اضافہ کیا کہ ”پھر آزادی کے بعد“ انہیں انکے شوہر کے متعلق اختیار دیا گیا کہ ہم انہیں کے ساتھ رہیں اور اگر چاہیں ان سے اپنا نکاح فسخ کریں۔

بَابُ ۱۷۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: وَلَا تَسْكُرُوا

الْمَشْرِكَاتِ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا مَنَ الْمُؤْمِنَةُ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَلَا تُعْجِبُكُمْ

۱۷۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو، یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں اور یقیناً مومنہ کینز مشرک عورت سے بہتر ہے، خواہ وہ تمہیں پسند ہی کیوں نہ ہو۔“

۲۶۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ
أَنَّ بَنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ نِكَاحِ النَّصْرَانِيَّةِ
وَالْيَهُودِيَّةِ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَذَرَهُ الْمُشْرِكِينَ عَلَى
الْمُؤْمِنِينَ وَكَأَنَّكَ مِنْ الْأَشْرَارِ شَيْئًا أَكْبَرُ
مِنْ أَنْ تَقُولَ الْمَلَائِكَةُ تَبَتَّهَا عَيْسَى وَهُوَ عَبْدُ
بَنِ عَبَادِ اللَّهِ ۝

بَابُ نِكَاحِ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الشِّرْكَاتِ
وَعِدْنُهُنَّ ۝

۲۶۴ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَرِيمَةَ عَنْ مَوْسَى أَخْبَرَنَا
هَشَامُ بْنُ جَرِيرٍ وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ عَبَّاسٍ
كَانَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى مَنْزِلَتَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِينَ كَأَنَّ الْمُشْرِكِيَّ أَهْلَ حَرْبٍ
يُعَانِي لَهُمْ وَيُعَاتِي كُونَهُ وَمُشْرِكِيَّ أَهْلَ عَهْدٍ لَا يَلْجَأُ لَهُمْ
وَلَا يُعَاتِي كُونَهُ وَكَانَ إِذَا هَاجَرَ جَرِي إِمْرَأَةٍ مِنْ
أَهْلِ الْحَرْبِ لَمْ تَخْطُبْ حَتَّى تَحْبِضَ وَتَطْهَرَ فَإِذَا
طَهَرَتْ حَلَّ لَهَا النِّكَاحُ فَإِنْ هَاجَرَ نَوَاحِيهَا مَبْلً
أَنْ تَنْكِحَ مُرَدَّتِ الْبَيْتِ وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ مِنْهُمْ أَوْ
أَمَةٌ فَهِيَ حُرٌّ وَإِنْ لَهَا مَالٌ لَهَا جَرِيرٌ ثُمَّ ذَكَرَ
مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ مِثْلَ حَدِيثِ جَاهِدٍ، وَإِنْ هَاجَرَ
عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ لِلْمُشْرِكِينَ أَهْلَ الْعَهْدِ لَمْ يَرُدُّوا
وَمُرَدَّتُ أَمْسَاذُهُمْ قَالَ عَطَاءُ بْنُ عَبَّاسٍ
كَانَتْ قُرَيْبَةُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ عِنْدَ عُسْرَةَ بْنِ الْخَطَّابِ
فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا مَعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ كَانَتْ
أُمًّا لِحَكِيمِ ابْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ تَحْتَ عِيَّاضِ بْنِ عَمْرِو
الْقُرَيْبِيِّ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَارِ
الْقُرَيْبِيِّ ۝

عمر رضی اللہ عنہ نے (مشرکین سے نکاح کی مخالفت کی آیت کے بعد) انھیں طلاق دے دی تو معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا اور ام الحکم بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا عیاض بن غنم غری کے نکاح میں تھیں اس وقت اس نے انھیں طلاق دے دی، (اور وہ وہیں

۲۶۳ م سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیسٹ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اگر یہودی یا نصرانی عورتوں سے نکاح کے متعلق سوال کیا جاتا تو فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے مشرک عورتوں سے نکاح مومنوں کے لئے حرام قرار دیا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ اس سے بڑھ کر اور کیا مشرک ہوگا کہ ایک عورت یہ کہے کہ اس کے رب عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حالانکہ وہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ تھے۔

۲۶۴ - اسلام قبول کرنے والی مشرک عورتوں سے نکاح اور ان کی عدالت۔

۲۶۴ م سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے کہ عطاء خراسانی نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کے لئے مشرکین دو طرح کے تھے۔ ایک تو مشرکین اہل حرب، کہ آنحضور ان سے جنگ کرتے تھے اور وہ آنحضور سے جنگ کرتے تھے۔ دوسرے معاہدہ مشرکین آنحضور ان سے جنگ نہیں کرتے تھے اور نہ وہ آنحضور سے جنگ کرتے تھے، اور جب اہل حرب کے کوئی عورت (اسلام قبول کرنے کے بعد) ہجرت کر کے مدینہ منورہ آتی تو انھیں اس وقت تک پیغام نکاح نہ دیا جاتا یہاں تک کہ انھیں حیض آتا اور پھر وہ اس سے پاک ہوتیں۔ پھر جب وہ پاک ہوتیں تو ان سے نکاح جائز ہو جاتا، پھر اگر ان کے شوہر بھی، ان کے کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لینے سے پہلے، ہجرت کر کے آجاتے تو یہ انھیں کوہلیتیں اور اگر مشرکین میں سے کوئی غلام یا کنیز (بعد الاسلام) ہجرت کرتی تو وہ آزاد سمجھے جاتے۔ اور ان کے وہی حقوق ہوتے جو تمام مہاجرین کے تھے، پھر عطاء نے معاہدہ مشرکین کے سلسلے میں مجاہد کی حدیث کی طرح سے صورت حال بیان کی کہ اگر معاہدہ مشرکین کوئی غلام یا کنیز ہجرت کر کے آجاتی تو انھیں ان کے مالک مشرکین کو واپس نہیں کیا جاتا تھا، البتہ جو ان کی قیمت ہوتی وہ واپس کر دی جاتی تھی۔ اور عطاء نے ابی عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ قریبہ بنت ابی امیہ عرقن خطاب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے (مشرکین سے نکاح کی مخالفت کی آیت کے بعد) انھیں طلاق دے دی تو معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا اور ام الحکم بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا عیاض بن غنم غری کے نکاح میں تھیں اس وقت اس نے انھیں طلاق دے دی، (اور وہ وہیں

ہجرت کر کے آئیں) اور عبداللہ بن عثمان ثقفی نے ان سے نکاح کر لیا

باب ۱۱ إِذَا أَسْلَمَتِ الْمُسْرِكَةُ أَوْ لَمْ تَكُنْ رَافِقَةً
تُكْتَبُ الذِّمَّةُ أَوْ الْحَرَجُ. وَقَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ
خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا أَسْلَمَتِ
الْمُسْرِكَةُ قَبْلَ رَدِّهَا بِسَاعَةٍ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ
وَقَالَ دَاوُدُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ سِتْرُ عَمَلَاءٍ
عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ أَسْلَمَتْ ثُمَّ أَسْلَمَ
رَجُلٌ فَجَاءَهَا فِي الْعِدَّةِ أَجَى امْرَأَتَهُ قَالَ لَا
إِلَّا أَنْ تَشَاءَ هِيَ بِحَاجِ حَدِيدٍ وَصَدَاقٍ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا أَسْلَمَ فِي الْعِدَّةِ يَنْزَوِجُهَا
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ
يَحِلُّونَ لَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ فِي
مَجُوزٍ سَيِّئِينَ أَسْلَمُوا هُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا
وَإِذَا اسْتَبَى أَحَدُهُمَا صَاحِبَةً وَآلَى الْآخَرَ
بِائْتٍ لَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ
قُلْتُ يُعْطَا. إِمْرَأَتُهُ مِنَ الشُّرَكِيِّ جَاءَتْ
إِلَى الْمُسْلِمِينَ أَيْتَاوُصَ رَجُلًا مِنْهَا لِقَوْلِهِ
تَعَالَى وَأَتَوْهُم مِمَّا اتَّفَعُوا قَالَ لَا نَسَا
كَانَ وَاللَّهِ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ الْعَهْدِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ
هَذَا احْكُمُ فِي صَلَاحِ بَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ.

۱۷۵۔ جب مشرک یا نصرانی عورت، جو معاہدہ مشرک یا عربی مشرک
کے نکاح میں ہو، اسلام لائے۔ اور عبدالوارث نے بیان کیا، ان
سے مخالف نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ
عنه نے کہ اگر کوئی نصرانی عورت اپنے شوہر سے تنہا رہی
پہلے بھی اسلام لاتی تو وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے اور داؤد
نے بیان کیا کہ ان سے ابراہیم الصائغ نے عطار سے ایسی عورت
کے متعلق پوچھا گیا جو معاہدہ قوم سے تعلق رکھتی ہو اور اسلام
قبول کر لے، پھر اس کے بعد اس کا شوہر بھی اس کی عدت کے زمانہ
ہی میں اسلام لے آئے، تو کیا وہ اسی کی بیوی بھی جائے گی؟ فرمایا
کہ نہیں البتہ اگر وہ نیا نکاح کرنا چاہے، فقہ مہر کے ساتھ (تو
کر سکتا ہے) مجاہد نے فرمایا کہ (بیوی کے اسلام لانے کے
بعد) اگر شوہر اس کی عدت کے زمانہ میں ہی اسلام لے آئے تو اس
سے نکاح کر لینا چاہیے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہ مومن
عورتیں مشرک مردوں کے لئے حلال ہیں اور نہ مشرک مرد،
مومن عورتوں کے لئے حلال ہیں۔ اور حسن اور قتادہ نے دو
موجوسیوں کے بارے میں (جو میاں بیوی تھے) جو اسلام لے
آئے تھے، فرمایا کہ وہ دونوں اپنے نکاح پر باقی ہیں اور اگر
ان میں سے کوئی اپنے ساتھی سے (اسلام میں) سبقت کر
جائے اور دوسرا انکار کر دے تو عورت اپنے شوہر سے جدا ہو جاتی
ہے، اور شوہر اسے حاصل نہیں کر سکتا (سوا نکاح جدید کے) اور
ابن جریر نے کہا کہ میں نے عطار سے پوچھا کہ مشرکین کی کوئی عورت
اسلام قبول کرنے کے بعد اگر مسلمانوں کے پاس آئے تو کیا اس کے مشرک شوہر کو اس کا مہر واپس کیا جائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا
ارشاد ہے ”اور انھیں وہ واپس کر دو جو انہوں نے خرچ کیا ہو“ عطار نے فرمایا کہ نہیں، یہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خاندان
مشرکین کے درمیان تھا اور مجاہد نے فرمایا کہ یہ سب کچھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے درمیان باہمی صلح کی وجہ
سے تھا۔

۳۶۵۔ ہم سے ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، اور
ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن وحب نے حدیث بیان

۳۶۵ حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ
حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي

عُرِّدَتْهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُهُنَّ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ مَهاجِرَاتٍ فَأَمْتَحِنُوهُنَّ إِلَى آخِرِ الْأَيَّامِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقْرَبُ هَذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقْرَبَا لِمَحْضَةٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْرَبَ بَدَأَ الْفِي قَوْلِهِمْ قَالَ لَهُنَّ مَوَاطِنُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْطَقْنَ فَقَدْ يَأْتِيَنَّكُنَّ كَالْمَاءِ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ فَطُغْبِرَ أَنْتَ بَايَعَهُنَّ بِالنَّكَاحِ وَاللَّهُ مَا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِمَا أَمَرَ اللَّهُ يَقُولُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ فَقَدْ يَأْتِيَنَّكُنَّ كَلَامًا ۝

کی، ان سے جوئس نے حدیث بیان کی کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مومن عورتیں جب ہجرت کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی تھیں تو آنحضور اخصی از مانتے تھے، بوجہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے کہ: اے وہ لوگو جو ایمان لے آئے ہو، جب مومن عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں تو انھیں ازماؤ، آخر آیت تک عائشہ رضی عنہا نے بیان کیا کہ پھر ان (ہجرت کرنے والی) مومن عورتوں میں سے جو اس شرط کا اقرار کر لیتی (جس کا ذکر اسی سورہ متعہ میں ہے کہ: اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گی) تو وہ ان مائش میں پوری بھی جاتی تھی، چنانچہ جب وہ اس کا اپنی زبان سے اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرماتے کہ اب جاؤ میں نے تم سے عہد لے لیا ہے، ہرگز نہیں، واللہ فغضد اکرم کے ہاتھ نے (عہد لیتے وقت) کسی عورت کا ہاتھ کبھی نہیں چھوا آنحضور ان سے صرف زبان سے عہد (بیعت) لیتے، واللہ حضور اکرم نے عورتوں سے صرف انھیں چیزوں کا عہد لیا، جن کا اللہ نے آپ کو حکم دیا تھا۔ عہد لینے کے

بعد آپ ان سے فرماتے کہ میں نے تم سے عہد لے لیا ہے، یہ آپ صرف زبان سے کہتے (ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں)

۱۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وہ لوگ جو اپنی بیویوں سے ایلا کرتے

ہیں، ان کے لئے چار مہینے تک ٹھہرے رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے

ارشاد: سَمِعَ عَلِيمٌ مَك: فَانْ قَاوُوا یعنی فان رجعوا۔

بِأَنَّ كَوَلِ اللَّهُ تَعَالَى لِلَّذِينَ يُؤْكُونَ

مِنْ نِسَائِهِمْ تَرْبُصُ أَرْبَعَةَ أَشْهُدٍ إِلَى

قَوْلِهِ سَمِعَ عَلِيمٌ حَانَ فَأَعْوُوا رَجَعُوا ۝

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتْ أَنْصَحَتْ بِرَجُلَةٍ فَأَقَامَ فِي مَشْرَبَةٍ لَهُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَمْ تَزَلْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ ۝

۲۶۶۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی، ان سے ابی کے بھائی نے، ان سے سلیمان نے ان سے جبہ طویل نے کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایلا کیا تھا، آنحضور کے پاؤں میں مورچ لگتی تھی، اس لئے آپ نے اپنے بالاخانہ میں انہیں دن تک قیام فرمایا، پھر آپ وہاں سے اترے، لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ نے ایک جہیز کا ایلا کیا تھا، آنحضور نے فرمایا کہ یہ جہیز اتنیس دن کا ہے۔

۲۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَان يَقُولُ فِي

الْإِيْلَاءِ الَّذِي سَمَى اللَّهُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدَ الْحَجَلِ

۲۶۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث

بیان کی، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اس ایلا کے بارے میں،

جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ فرماتے تھے کہ مدت پودھی ہونے کے

إِنَّ أَنْ يُمْسِكَ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يَغْتَرِمَ بِالطَّلَاقِ كَمَا أَمَرَ
اللَّهُ سَعْدًا وَجَلَّ فِي إِنْشَاءِ عِلِّ حَدَّثَنِي بِمَا لَيْكَ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمرٍ إِذَا
أَتَبَعَهُ أَشْهُرٌ يُؤَقِّفُ حَتَّى
يُطَلَّقَ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتَّى يُطَلَّقَ وَيَذْكَرَ
فَالِإِثْنِ عَشَرَ عَنْ عُثْمَانَ وَبِإِي الدَّرَدَاوِي وَعَائِشَةَ وَآئِشَةَ
عَشْرًا جَلَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ :

بعد کسی کے لئے جائز نہیں۔ سوا اس کے کہ قاعدہ کے مطابق (اپنی بیوی
کو) اپنے پاس ہی روک لے یا پھر طلاق کا ارادہ کرے، جیسا کہ اللہ
تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور مجھ سے اسماعیل نے بیان کیا کہ ان سے
مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ
عنه نے کہ جب چار مہینے گزر جائیں تو اسے قاضی کے سامنے پیش کیا
جائے گا، یہاں تک وہ طلاق دے دے اور طلاق اس وقت تک نہیں
ہوتی جب تک طلاق دی نہ جائے اور اس کی روایت عثمان، علی، ابوہریرہ

اور عائشہ رضی اللہ عنہم اور بارہ دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم سے بھی کی جاتی ہے۔

بَابُ حُكْمِ الْمُفْقُودِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ
وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِذَا أَقْبَدَ فِي الصَّفِّ عِنْدَ الْقِتَالِ
فَرَقَصُ امْرَأَتَهُ سَنَةً وَشَتْرَى ابْنُ مَسْعُودٍ
جَارِيَةً وَالْقَسَ صَاحِبُهَا سَنَةً فَلَمْ يَحْدِثْ
وَقُبِعَ فَأَخَذَ يُعْطِي الذِّمَّ لَهُمْ فِي الذِّمَّهِينَ
وَقَالَ اللَّهُمَّ عَنْ فُلَانٍ فَإِنْ أَبَى فُلَانٌ فِلَى
وَعَلَى. وَقَالَ هَكَذَا فَا فَعَلُوا بِاللَّقَطْمَةِ
وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَسِيرِ يَعْلَمُ مَحَانَهُ
لَا تَزَوُّجُ امْرَأَتَهُ وَلَا يُمْسِكُ مَالَهُ
فَإِذَا انْقَطَعَ خَبَرُهُ قُسْتُتْهُ مَنَّتُهُ
الْمُفْقُودُ :

مفقود الخیر کا حکم اس کی بیوی اور اس کے مال کے بارے
میں اور ابن المسیب نے فرمایا کہ جنگ کے وقت صف سے
اگر کوئی شخص گم ہو تو اس کی بیوی کو ایک سال کا انتظار کرنا
چاہیے (اور پھر اس کے بعد دوسرا نکاح کرنا چاہیے) (عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک کینز صریحی (اصل مالک
قیمت لئے بغیر کہیں چلا گیا اور گم ہو گیا) تو آپ نے اس
کے پہلے مالک کو ایک سال تک تلاش کیا، پھر جب وہ
نہیں ملا تو (غریبوں کو اس کینز کی قیمت میں سے ایک ایک
دود و درہم دینے لگے۔ اور آپ نے دعا کی کہ اے اللہ، یہ
فلاح کی طرف سے ہے (جو اس کا پہلا مالک تھا اور جو قیمت
لئے بغیر کہیں گم ہو گیا تھا) پھر اگر وہ (آنے کے بعد) اس
صدقہ سے اٹھا کرے گا (اور قیمت کا مطالبہ کرے گا تو اس کا ثواب) مجھے ملے گا اور (کینز کی قیمت کی ادائیگی) مجھ پر واجب
ہوگی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسی طرح تم نقطہ (کوئی چیز جو راستہ میں پڑی ہوئی کسی کو مل جائے) کے ساتھ کیا کرو۔
زہری نے ایسے قیدی کے بارے میں جسکی جائے قیام معلوم ہو، کہا کہ اس کی بیوی دوسرا نکاح نہ کرے اور نہ اس کا مال تقسیم کیا جائے گا، پھر
اس کی خبر ملنی بند ہو جائے تو اس کا معاملہ بھی مفقود الخیر کی طرح ہو جاتا ہے۔

۲۶۸ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى
الْمُبَاحِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ
عَنْ ضَالَّةِ الْعَلَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ
أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلدُّبِّ وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ
فَقَضِبَ وَاحْتَرَتْ وَجَنَّتْ وَقَالَ مَالِكٌ وَلَهَا مَعَهَا

۲۶۸ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے مباحث کے مولے
یزید نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گم شدہ بکری کے متعلق سائل
کیا گیا تو آنحضور نے فرمایا کہ اسے پکڑ لو کیونکہ یا وہ تمہاری ہوگی یا اگر ایک
تک اعلان کے بعد اس کا مالک نہ ملا (یا تمہارے کسی بھائی کی ہوگی یا پھر
بھڑیے کی ہوگی، اگر یہ انہیں جنگلوں میں پھرتی رہی) اور آنحضور سے

الْحِدَاءُ وَالسَّعَاءُ تَشْرَبُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَةَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا. وَسُئِلَ عَنِ الْقَطْعَةِ فَقَالَ: أُعْرِفُ وَكَأَنَّهَا وَعِيقًا مَهْمًا وَعَزِيزًا تَسْتَعِزُّ بِأَنْ جَاءَ مَنْ يُعْرِفُهَا وَإِلَّا فَالْحِلُّ لَهَا بِمَالِكَ، قَالَ سُفْيَانٌ فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ بِنْتُ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سُفْيَانٌ وَلَمْ أَعْظَمْ عَنْهُ شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ أَفَعَلْتُ أَرَأَيْتَ حَدِيثًا يَذْنِبُ مَوْلَى الْمُتَبَعِ فِي أَمْرِ الْمَلَائِكَةِ هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ لَعَنَهُ قَالَ يَحْيَى يَقُولُ رَبِيعَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مَوْلَى الْمُتَبَعِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سُفْيَانٌ فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ فَعَلْتُ لَهُ

گم شدہ اودن کے متعلق سوال کیا تو آنحضور غصہ ہو گئے اور غصہ کی وجہ سے آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے اور آپ نے فرمایا تمہیں اس سے کیا غرض! اس کے پاس (مضبوط) کھڑیں (جس کی وجہ سے چلنے میں اسے کوئی دشواری نہیں ہوگی) اس کے پاس، شکیزہ ہے جس سے وہ پانی پیتا رہے گا اور درخت کے پتے کھاتا رہے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے گا، اور آنحضور سے لفظ کے متعلق سوال کیا گیا تو آنحضور نے فرمایا کہ اس کی رسی کا (جس سے وہ بندھا ہوا) اور اس کے ٹوکے کا (جس میں وہ رکھا ہوا) اعلان کرو اور اس کا ایک سال تک اعلان کرو پھر اگر کوئی ایسا شخص آجائے جو اسے پہنچا نہ ہو، اور اس کا مالک ہو تو اسے دیدو ورنہ اسے اپنے مال کے ساتھ ملاو۔ سفیان نے بیان کیا کہ پھر میں ربیعہ

بن عبد الرحمن سے ملا اور مجھے ان سے انکے سوا اور کوئی چیز محفوظ نہیں ہے جس نے ان سے پوچھا تھا کہ گندہ چیزوں کے بارے میں منبعت کے حوالہ یزید کی حدیث کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کیا وہ زید بن خالد کے واسطے منقول ہے تو انہوں نے کہا کہ ہاں (سفیان نے بیان کیا کہ ہاں) یحییٰ نے بیان کیا کہ ربیعہ نے منبعت کے حوالہ یزید کے واسطے سے بیان کیا ان سے زید بن خالد نے، سفیان نے بیان کیا کہ پھر میں نے (برہ راست) ربیعہ سے ملاقات کی اور ان سے اس کے متعلق پوچھا۔

بَابُ ۴۸ الظُّهَارِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى قَدْ مَعِيَ اللَّهُ قَوْلَ النَّبِيِّ تَجَاوَزْتُ فِي تَرْجُمَتِهِ إِلَى قَوْلِهِ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلَا طَعَامَ مِثْلَيْنِ مِثْلَيْنِ. وَقَالَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ ظُهَارِ الْعَبْدِ فَقَالَ تَرْجُو ظُهَارَ الْجَبْرِ قَالَ مَالِكٌ وَمِثْلُ الْعَبْدِ شَهْرَانِ. وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ ظُهَارُ الْبُحْرِ وَالْعَبْدِ مِنَ الْعُرَةِ وَالْأَمَةِ سَوَاءٌ. وَقَالَ مَحْمُودٌ إِنَّ ظَاهِرَ مَنْ أَمَّتِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ إِنَّمَا الظُّهَارُ مِنَ الشَّيْءِ وَفِي الْعَرَبِ بَيْتُهُ لِمَا قَالُوا أَيْ فِيمَا قَالُوا وَفِي بَعْضِ مَا قَالُوا وَهَذَا أَفْ لَئِنْ اللَّهُ لَمْ يَكُنْ عَلَى الْمُشْكِرِ قَوْلُ الرَّؤُوفِ

۴۸۔ ظہار اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے، اپنے شوہر کے بارے میں بحث کرتی "آیت" "فمن لم يستطع فإطعام اثنين مثلين" تک اور مجھے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے ابن شہاب سے غلام کے ظہار کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا ظہار بھی آزاد کے ظہار کی طرح ہوگا مالک نے فرمایا کہ غلام روزے دو مہینے کے رکھے گا جس بن ترے نے فرمایا کہ آزاد مرد یا غلام کا اظہار آزاد عورت یا کنیز سے یکساں ہے، حکمر نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنی کنیز سے ظہار کرے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ ظہار اپنی بیویوں سے ہوتا ہے۔ "لما قالوا" "قاعدہ عربیت کے مطابق" "فما قالوا" کے اور "فی بعض ما قالوا" کے منی میں استعمال ہوتا ہے، اور یہی زیادہ بہتر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی منکر جھوٹ بات کا حکم نہیں دیا ہے۔

نہ شوہر کا اپنی بیوی کو اپنی کسی ذی رحم قسم عورت کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جسے دیکھنا اس کیلئے حرام ہو ظہار، کھانا ہے۔ اگر

بِأَنَّكَ إِذَا شَاءَ فِي الطَّلَاقِ وَالْأَمْرِ
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَتَذَلُّ اللَّهُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَكِنْ يَغْدُو
بِهَذَا فَأَشَارَ إِلَى يَسَابِهِ وَقَالَ عَجَبٌ بَنِي
عَالِبٍ أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى أَى حُذِي التَّصَفُّ قَالَتْ أَمَّا عُرَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُشُوفِ فَقُلْتُ
لِعَائِشَةَ مَا شَأْنُ النَّاسِ وَهِيَ تَصْلِي فَأَمَّا تِ
يُؤَيِّسُهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّاتُ أَيَّتُهَا قَوْمَاتُ بَرَاهِمَاتٍ نَعَمْ قَا
أَسْ أَوْ مَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّ
يَتَعَدَّدُ . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : أَوْ مَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو لِحَجَرِهِ . وَقَالَ
أَبُو قَتَادَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الصَّيْدِ لِلْمُعْهِرِ : أَحَدٌ مِنْكُمْ أَمَرَ
أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَذْ أَشَارَ إِلَيْهَا ، قَالُوا لَا قَالَ
فَعَلُوا .

طلاق اور دوسرے امور میں اشارہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، اللہ تعالیٰ
آنکھ کے آنسو پر عذاب نہیں دے گا ، لیکن اس پر عذاب
دے گا ، اس وقت آپ نے زبان کی طرف اشارہ کیا کہ فوہ
عذاب الہی کا باعث ہے / اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قرض کے سلسلہ
میں جو میرا ایک صاحب پر تھا / میری طرف اشارہ کیا کہ آدھا لے
لو (اور آدھا چھوڑ دو) ۔ اسما رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسوف کی نماز پڑھ رہے تھے ، میں
پہنچی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ لوگ کیا کر رہے
میں ؛ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی نماز پڑھ رہی تھیں ، اس
لئے انہوں نے اپنے سر سے سورج کی طرف اشارہ
کیا (کہ یہ سورج گرہن کی نماز ہے) میں نے کہا ، کیا یہ کوئی
نشانی ہے ؛ انہوں نے اپنے سر کے اشارہ سے بتایا کہ ہاں
اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے ہاتھ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا کہ آگے

بڑھیں ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کوئی حرج نہیں اور ابوقتادہ نے
بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر کے شکار کے سلسلے میں فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے شکاری کو شکار مارنے کے لئے کہا تھا
یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا ؛ صحابہ نے عرض کی کہ نہیں ، آنحضور نے فرمایا کہ پھر (اس کا گوشت) کھاؤ ۔

۲۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ، ان سے ابو عامر نے

عبد اللک بن عمرو نے حدیث بیان کی ، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی
ان سے خالد نے ، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اپنے اونٹ
پر سوار ہو کر کیا ، اور آنحضور جب بھی رکن کے پاس آئے تو اس کی طرف
اشارہ کر کے تکیہ کرتے اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، یا جبر و ما جبر کے سب میں اتنا سوراخ
ہو گیا ہے ، اور آپ نے اپنی انگلیوں سے نوے کا عدد بنایا ۔

۲۶۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : طَافَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَيْتِهِ وَكَانَ
حُلْمًا آتَى عَلَى التُّرْكِيِّ أَشَارًا إِلَيْهِ وَكَبَّرَ
وَقَالَتْ نَرَيْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فُتِحَ مِنْ رَأْدِي مَا جُوجَ وَمَا جُوجَ مِثْلَ هَذَا
وَعَقْدَ تَسْوِينٍ +

بیت گزشتہ سانسہ ؛ کوئی شخص انہی بیوی سے ظہار کر لے تو اس وقت تک اس کی انہی بیوی سے قربت یا دوا اسی قربت کا معاملہ حرام ہے جب تک کہ وہ
اس کا کفارہ نہ دے لے ، اس کے کفارے کا ذکر مذکورہ بالا آیت میں کیا ہے ۔

۲۶۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَاحِدٌ شَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عُلْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُؤَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فَسَأَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا أَعْطَاهُ وَقَالَ يَبْدُ وَوَضَعَ أُنْمَلَتْهُ عَلَى بَطْنِ الْوُسْطَى وَالْخَصْرَ فَلَمَّا يَزِيدُهَا وَقَالَ الْوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: عَدَا إِلَهُوْثِي فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَارِيَةٍ فَأَخَذَ أَوْصًا حَاكَتْ عَلَيْهَا وَرَاحَ رَأْسُهَا فَأَنَّى بِهَا أَهْلُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِي الْخَيْرِ مَقِيَّةٌ وَقَدْ أَصْبَحَتْ تَحْتَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَتْلِكَ قُلُون؛ لِيُغَيِّرَ الَّذِي قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا قَالَ فَقَالَ لِرَجُلٍ لَبَّحْ غَيْرَ الَّذِي قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ أَنْ لَا فَقَالَ فَقَالَ لَهَا فَأَشَارَتْ أَنْ نَعَمْ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَوَّجَهَا رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ ۝

نے سر کے اشارہ سے کہا کہ نہیں پھر آنحضور نے دریافت فرمایا کہ فلاں نے تمہیں مارا ہے؟ تو اس لڑکی نے سر کے اشارہ سے ہاں کیا اور اس کے بعد اس یہودی نے بھی اس جرم کا اعتراف کر لیا؛ تو آنحضور نے اس کے لئے حکم دیا اور اس کا سر بھی دو پتھروں سے کچل دیا گیا۔

۲۶۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْفِتْنَةُ مِنْ هُنَا وَأَشَارَ إِلَى الْمُسْرِقِ ۝

۲۶۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَوْوِدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَرَسَتْ

۲۶۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفصل نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن علفہ نے حدیث بیان کی، ان سے سیرین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ میں ایک ساعت آتی ہے، جو مسلمان بھی اس وقت کھڑا نماز پڑھ رہا ہوگا اور اللہ سے کوئی خیر مانگے گا تو اللہ اسے ضرور دے گا۔ آنحضور نے (اس ساعت کی وضاحت کرتے ہوئے) اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا اور اپنی انگلیوں کو درمیان انگلی اور چھوٹی کے بیچ میں رکھا جس سے ہم نے سمجھا کہ آنحضور اس ساعت کے بہت مختصر ہونے کو بتا رہے ہیں۔ اور اس نے بیان کیا، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ بن حجاج نے، ان سے ہشام بن زید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک یہودی نے ایک لڑکی پر ظلم کیا، اس کے چاندی کے زیورات جو وہ پہنے ہوئے تھے چھین لئے اور اس کا سر کچل دیا۔ لڑکی کے گھر والے اسے حضور اکرم کے پاس لائے تو اس کی زندگی کی بس آخری دس زبانی تھی اور وہ بول نہیں سکتی تھی آنحضور نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کس نے مارا ہے، فلاں نے؛ آنحضور نے اس واقعہ سے غیر متعلق شخص کا نام لیا تھا، اس لئے اس نے اپنے سر کے اشارہ سے کہا کہ نہیں۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور نے ایک دوسرے شخص کا نام لیا اور وہ بھی اس واقعہ سے غیر متعلق تھا، تو لڑکی نے تمہیں مارا ہے؟ تو اس لڑکی نے سر کے اشارہ سے ہاں کیا اور اس کے بعد اس یہودی نے بھی اس جرم کا اعتراف کر لیا؛ تو آنحضور نے اس کے لئے حکم دیا اور اس کا سر بھی دو پتھروں سے کچل دیا گیا۔

۲۶۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ فتنہ ادھر سے اٹھے گا اور مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

۲۶۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے جویر بن عبد الحمید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق شیبانی نے اور ان سے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب سورج ڈوب گیا تو آنحضور نے ایک

الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ أَنْزِلْ فَأَجِدْهُمْ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ آمَنَيْتُمْ ثُمَّ قَالَ أَنْزِلْ فَأَجِدْهُمْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ آمَنَيْتُمْ إِنَّ عَلَيْنَا نَهَارًا أَنْتُمْ قَالَ أَنْزِلْ فَأَجِدْهُمْ فَتَنَزَّلَ فَجَدَّ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ فَشَرِبَ ثُمَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَذَى مَا يَسِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ: وَإِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَهُنَا فَهَذَا أَقْطَرُ الصَّائِمِ ۝

۲۷۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ نِدَاءُ مِلَالٍ أَوْ قَالَ أَذَانُهُ مِنْ سَعُودِهِ فَإِنْ تَمَّا يَنَادُونِ أَوْ قَالَ يُؤَدُّونَ لِيُجِيعَ قَائِمُكُمْ وَلَكِنْ أَنْ يَقُولَ كَأَنَّهُ يَقُولُ الْقُبْحُ أَوْ الْفَجْرُ أَظْهَرَ يَزِيدُ يَدِيهِ ثُمَّ مَدَّ أَحَدُهُمَا مِنَ الْأُخْرَى وَقَالَ اللَّيْلُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ سَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَغِيِّ وَالْمُنْفِقِ كَمْثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا خُبْرَتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدُنْ شِدْنِيهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يَنْفِقُ شَيْئًا إِلَّا مَا دَاكَ عَلَى جَنْبِهِ حَتَّى تَهْبَنَ بَنَانُهُ وَتَعَفُّوا أَنْزَلُوا وَأَمَّا الْبَغِيُّ فَلَا يَزِيدُ يَنْفِقُ إِلَّا كَزِمَتْ عَلَى خَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا فَهُوَ يُوسِعُهَا فَلَا تَسْغَى وَيُسَيِّرُ بِأَضْبَعِهِ إِلَى خَلْقِهِ ۝

صاحب (حضرت بلال رضی اللہ عنہ) سے فرمایا کہ اگر تم میرے لئے ستو گھول دوں (کو نکد وزہ سے تھے) انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ اگر اندھیرا ہونے میں تو بہتر ہے آنحضور نے پھر فرمایا کہ اگر کر ستو گھول دو۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ اگر آپ اور اندھیرا ہو لینے میں تو بہتر ہے، ابھی دن باقی ہے، پھر آنحضور نے فرمایا کہ اگر دو در ستو گھول لو آخر تیری مرتبہ کہنے پر انہوں نے اگر کر آنحضور کا ستو گھولا آنحضور نے اسے پیا، پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا، اور فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آ رہی ہے تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیے۔

۲۷۴ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن یحییٰ نے ان سے ابو عثمان نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کسی کو (سحری کھانے سے) بلال کی پکار نہ روکے، یا آپ نے فرمایا کہ ان کی اذان، کیونکہ وہ پکارتے ہیں، یا فرمایا کہ اذان دیتے، تاکہ اس وقت نماز پڑھنے والا آرام کے لئے ناز پڑھنے سے) رک جائے اس کا اعلان مقصود نہیں ہوتا کہ صبح صادق ہو گیا۔ اس وقت یزید بن زریع نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے (صبح کاذب کی صورت بتانے کے لئے) پھر ایک ہاتھ کو دوسرے پر پھیلایا (صبح صادق کی صورت کے اظہار کے لئے) اور لیث نے بیان کیا کہ، ان سے جعفر بن برید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن بزمز نے انہوں نے ابا ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنجیل اور سحی کی مثال دو افراد جیسا ہے جن پر لوہے کی دوز ہیں، سینے سے گردن تک میں، سحی جب بھی کوئی چیز خرید کر نہا ہے تو روزہ اس کے چمڑے پر ڈھیلی ہو جاتی ہے اور اس کے پاؤں کی انگلیوں تک پہنچ جاتی ہے (اور پھیل کر اتنی بڑھ جاتی ہے کہ) اس کے نشان قدم کو مٹا دینا چاہیے لیکن بنجیل جب بھی خرید کا الادہ کرتا ہے تو اس کی زہ کا ہر حلقہ اپنی اپنی جگہ چٹ جاتا ہے، وہ اسے ڈھیل کرنا چاہتا ہے لیکن وہ ڈھیل نہیں ہوتا اس وقت آپ نے اپنی انگلی سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا۔

۱۸۰۔ لعان۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور جو لوگ اپنی بیویوں پر نہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس، ان کی ذات کے سوا، گواہ موجود نہ ہوں، ارشاد من الصادقین، تک۔ اگر گونگا

بَابُ اللَّعَانِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَزْمُونَ آثَرًا وَأَجْهَرَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الصَّادِقِينَ فَإِنَّمَا

قَدْ قَدْ الْاَخْرَسُ امْرَاَتَا بِكِتَابَةٍ اَوْ اَشَارَةٍ
 اَوْ بَيِّنَةٍ مَعْرُوفٍ فَهُوَ كَالْمَسْكُومِ لَا تَنْ
 الْيَسَّى حَتَّى اَمْلَأَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَبَّرَ
 الْاَشَارَةَ فِي الْفَرَائِضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ
 اَهْلِ الْحِجَابِ وَاهْلُ الْعِلْمِ وَقَالَ الْمَدَنِي
 تَعَالَى قَاتَلَتْ اِلَيْهِ قَالُوْنَ كَيْفَ يَكْفُرُ مَنْ
 فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا وَقَالَ الصَّحَابُ الْاَمْرُ
 اَشَارَةٌ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا عَدَّةَ وَلَا بَعَانَ
 ثُمَّ تَرَعَمَ اَنْ الطَّلَاقَ بِكِتَابٍ اَوْ اَشَارَةٍ
 اَوْ اِيْمَاءٍ جَائِزٌ وَلَيْسَ بَيْنَهُ الطَّلَاقُ وَالْعَدَّةُ
 فَرَأَى فَاِنْ قَالَ الْقَدْ قَدْ لَا يَكُونُ اِلَّا
 بِكِتَابٍ مَوْفُوعٍ لَهٗ عَدَّةٌ اِلَّا الطَّلَاقُ لَا
 يَجُوزُ اِلَّا بِكِتَابٍ مَوْفُوعٍ اَوْ اَشَارَةٍ اَوْ اِيْمَاءٍ
 وَ الْقَدْ قَدْ وَ عَدَّةٌ اِلَّا الْعِدَّةُ وَ عَدَّةٌ اِلَّا
 الْاَصَمُّ يَلَامُ . وَقَالَ الشَّيْخُ وَقَدْ قَدْ
 اِذَا قَالَ اَنْتَ طَالِقٌ قَاتَلَتْ اَوْ اَصَابَتْ بَيْنَ
 مَيْنِ بِاَشَارَتِهِ وَقَالَ ابْنُ اَبِي هُرَيْرَةَ الْاَخْرَسُ
 اِذَا كَتَبَ الطَّلَاقَ بِبَيْدِهِ لَزِمَتْهُ وَقَالَ
 حَمَّادٌ الْاَخْرَسُ وَالْاَصَمُّ اِنْ قَالَ
 بِرَأْسِهِ جَانًا

اگر طلاق اپنے ہاتھ سے کہے تو وہ پرجاتی ہے عداوت کے کہہ کر گوئی اور ہرے اگر اپنے سر سے اشارہ کریں تو جائز ہے ۔

۲۷۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ

يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ اَنَّ نَصَابِيْنَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَلْسَنَ بْنَ
 مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اَلَا اُنْفِرُكُمْ بِمَغْبِرٍ مَوْسَا اَلْاَنْصَارِ قَالَ بَلَى يَا
 رَسُوْلُ اللهِ قَالَ بَنُو النَّجَارِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَكُوْنُ لَهُمْ
 بَنُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَكُوْنُ لَهُمْ بَنُو
 سَاعِدَةَ ثُمَّ قُلَّةُ بَيْدٍ فَقَبَضَ اَمَاسِعَهُ ثُمَّ بَسَطَهُمْ
 كَالْزَاغِي بَيْدٍ ثُمَّ قَالَ : وَفِي كُلِّ مَوْسَا اِلَّا مَآ

اپنی بیوی پر لکھ کر، اشارہ سے یا کسی مخصوص اشارہ سے نہیں
 لگائے تو اس کی حیثیت بولنے والے کی سی ہوگی، کیونکہ نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرائض میں اشارہ کو جائز قرار دیا
 ہے اور یہی بعض اہل حجاز اور بعض دوسرے اہل مسلم
 کا قول ہے اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اور (مریم
 علیہا السلام نے) ان کی (یعنی علیہ السلام کی) طرف اشارہ کیا
 تو لوگوں نے کہا کہ ہم سے کس طرح گفتگو کر سکتے ہیں جو ابھی
 گجولوی میں پچھ ہے۔ اور ضحاک نے کہا کہ الارمۃ بمعنی الاشلاء
 ہے، بعض لوگوں نے کہا ہے کہ (اشارہ سے) حد اور
 لعان نہیں ہو سکتی، جب کہ یہ مانتے ہیں کہ طلاق کتابت
 اشارہ اور ایما سے ہو سکتی ہے، حالانکہ طلاق اور نہمت میں
 کوئی فرق نہیں ہے، اگر وہ اس کے مدعی ہوں کہ نہمت صرف
 کلام ہی کے ذریعہ مافی جائے گی، تو ان سے کہا جائے گا کہ پھر
 یہی صورت طلاق میں بھی ہونی چاہیے اور وہ بھی صرف کلام ہی
 کے ذریعہ مقبر مانا جانا چاہیے، ورنہ طلاق اور نہمت (اگر اشارہ
 سے ہو تو سب کو باطل تسلیم کرنا چاہیے اور (اشارہ سے غلام
 لکھ کر لڑی کا بھی یہی حشر ہوگا اور یہی صورت لعان کرنے والے کو گتے
 کے ساتھ بھی پیش آئے گی، اور شعبی اور قتادہ نے بیان کیا کہ
 جب کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے طلاق ہے اور اپنی انگلیوں
 سے اشارہ کیا تو وہ مطلقہ جائز ہو جائے گی۔ ابلیس نے کہا کہ گونگا

۲۷۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث

بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید انصاری نے اور انہوں نے انس بن مالک
 انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا: تمہیں بتاؤں کہ قبیلہ انصار کا سب سے بہتر گھرانہ کون ہے ؟
 صحابہ نے عرض کی ضرور بتائیے، یا رسول اللہ حضور اکرم نے فرمایا کہ بنو نجار
 کا۔ اس کے بعد ان کا مرتبہ ہے جو ان سے قریب ہیں۔ یعنی بنو عبد اللہ (شہیل)
 اس کے بعد وہ ہیں جو ان سے قریب ہیں بنی الحارث بن خزرج۔ اس کے بعد
 وہ ہیں جو ان سے قریب ہیں بنو ساعدہ پھر آنحضرت نے اپنے ہاتھ سے اشارہ

تخیر

کیا اور اپنی مٹی بند کی، پھر اسے اس طرح کھولا جیسے کوئی اپنے ہاتھ کی پیر کو پھینکتا ہے پھر فرمایا کہ انصار کے ہر گھرانے میں خیر ہے۔

۲۷۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ ابو حازم نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سہل بن سعد سعدی رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری بعثت قیامت سے اتنی قریب ہے جیسے اس کی اس سے (یعنی شہادت کی انکلی بیج کی انکلی سے) یا آنحضور نے فرمایا (راوی کو شک تھا) کہ جیسے یہ دونوں انگلیاں اور آپ نے شہادت کی اور بیج کی انگلیوں کو ملا کر بتایا۔

۲۷۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جلد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابی عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ، اتنے، اتنے اور اتنے کا ہوتا ہے، آپ کی ہر دس دن کی مٹی، پھر فرمایا، اور اتنے، اتنے اور اتنے کا بھی ہوتا ہے، آپ کا اشارہ اسیس دنوں کی طرف تھا، ایک مرتبہ آپ نے تیس کی طرف اشارہ کیا اور دوسری مرتبہ اسیس کی طرف۔

۲۷۷۔ ہم سے محمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے ابوسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ برکتیں اور صبر میں دو مرتبہ (آنحضور نے یہ فرمایا) ہاں، اور سختی اور قساوت قلب ان کی کرخت آواز والوں میں ہے جہاں سے شیطان کی دونوں سیٹگیں طلوع ہوتی ہیں یعنی ربیعہ اور مضر۔

۲۷۸۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، انہیں عبد الغزیز بن ابی حازم نے خبر دی، انہیں ابی کے والد نے اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اور یتیم کی کفالت و پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے، اور آپ نے شہادت کی انکلی اور بیج کی انکلی سے اشارہ کیا اور دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑی سی جگہ کھلی رکھی۔

۲۷۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَفْيَانُ قَالَ أَبُو حَازِمٍ مَرْسُومُهُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِدِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِثْتُ أَنَا وَالشَّاعِدَةُ كَهَيْدٍ مِنْ هَذِهِ أَوْ كَهَا تَيْنِ وَقَرْنِ بَيْنِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى

۲۷۶ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سَحِيمٍ سَمِعْتُ مِنْ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي ثَلَاثِينَ ثُمَّ قَالَ وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي تِسْعًا وَعِشْرِينَ يَقُولُ مَرَّةً ثَلَاثِينَ وَمَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِينَ

۲۷۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُؤَيْدٍ قَالَ وَأَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ نَحْوَ الْيَمَنِ، الْوَيْمَانِ هَهُنَا مَرَّتَيْنِ أَلَا وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَالْمَلَاقُوبَ فِي الْقَدَاوِينَ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ رَبِيعَةً وَمُضَرَ

۲۷۸ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زَرَّارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْغَزِيرِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَصَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا، وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى وَقَرَّبَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

۱۸۱۔ جب اشہدوں سے اپنی بیوی کے بچے کا انکار کرے۔

۲۸۱۔ ہم سے یحییٰ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے

حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے یہاں تو کالا

کلوٹا بچہ پیدا ہوا ہے (یعنی اس کی صورت خاندان میں سے کسی سے بھی نہیں ملتی) اس پر آنحضور نے فرمایا، تمہارے پاس کوئی اونٹ بھی ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں، آنحضور نے دریافت فرمایا، اس کے رنگ کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ سرخ رنگ کے ہیں، آنحضور نے فرمایا ان میں کوئی سیاہی مائل سفید اونٹ بھی ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں، آنحضور نے فرمایا کہ اس طرح تمہارا یہ لڑکا بھی اپنی نسل کے

۱۸۲۔ لعان کرنے والے کو قسم کھلانا۔

۲۸۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے

حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ انصار کے ایک صحابی نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں میان بیوی سے قسم کھلائی، اور پھر دونوں میں جھگڑائی کھڑی۔

۱۸۳۔ لعان کی ابتداء رکھنے کا۔

۲۸۱۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے

حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عمار نے ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی پھر وہ آئے اور گواہی دی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا، اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا تم میں سے کوئی (جو واقعی گناہ کا مرتکب ہوا ہو) رجوع کرے گا؟ اس کے بعد ان کی بیوی کھڑی ہوئیں اور انہوں نے گواہی دکر اپنے بری ہونے کی۔

۱۸۴۔ لعان۔ اور جس نے لعان کے بعد طلاق دی۔

۲۸۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے

حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور انھیں سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عویم جملانی رضی اللہ عنہ، عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ عاصم آپ کا کیا خیال ہے، ایک

بَابُ ۱۸۱ إِذَا عَرَضَ يَسْفِي الْوَلَدَ

۲۸۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمَوَالِدِ فِي غُلَامٍ أَسْوَدُ فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: مَا أَكْوَأُهَا؟ قَالَ: خُمْرٌ قَالَ: هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْسَقٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَأَنَّى ذَلِكُ؟ قَالَ: لَعَنَهُ نَزَعَهُ عِزِّي، قَالَ: فَلَعَنَ ابْنَكَ هَذَا أَنْزَعَهُ

انہوں نے کہا جی ہاں، آنحضور اس پر فرمایا کہ یہ کہنے لگا، انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی اونٹ بھی ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں، آنحضور نے فرمایا کہ اس طرح تمہارا یہ لڑکا بھی اپنی نسل کے

بَابُ ۱۸۲ خَلَا فِي الْمَلَا عَيْنَ

۲۸۰ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

جُوزَيْرَةُ عَنْ تَأْفِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَزَوَّجَ فَاغْلِقْهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَزَّقْ بَيْنَهُمَا

بَابُ ۱۸۳ بَيَّةُ الرَّجُلِ بِالْإِثْلَاعِ

۲۸۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيْةٍ قَدَفَ امْرَأَتَهُ فَجَاءَ فَشَهِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَ كَمَا كَادَتْ تَهْلُ مِنْهُمَا تَابِتٌ، ثُمَّ فَشَهِدَتْ

بَابُ ۱۸۴ الْبَعَانِ وَمَنْ هَلَّى بَعْدَ الْبَعَانِ

۲۸۲ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَوْزِيَّ الْعَجَلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمُ أَمَا أَيْتَ

رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا اَيْقُنُوهُ فَتَقْتُلُوهُ
اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ ؟ سَلْ لِي يَا عاصِمٌ عَنْ ذَلِكَ فَسَالَ
عاصِمٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ
فَعَصَرَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلُ
وَعَابَهَا حَتَّى كَبَّرَ عَلَى عاصِمٍ مَا مِيعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَهُ عاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ
جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ عاصِمٌ يَعُويمِرُ لَمْ تَأْتِي
بِعَلٍّ قَدْ كَرِهَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَسْئَلَةَ الَّتِي سَأَلْتَهُ عَنْهَا ، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ
لَا أَتَيْتُ حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى جَاءَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ
رَجُلًا اَيْقُنُوهُ فَتَقْتُلُوهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ ؟ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُتِرِلَ فِيلَقَ وَ
فِي صَاحِبَتَيْهَا فَاذْهَبْ فَأْتِي بِهَا ، قَالَ سَهْلٌ قَتَلَا عَسَا
وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّا نَزَعَا مِنْ تَلَا عُمَيْمِرُ قَالَ عُوَيْمِرُ كَذَبْتَ عَلَيْهَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَخْتُمَا فَطَلَقْتُمَا تَلَا قَاتِلُ
أَنْ يَأْمُرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ
ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَتْ سُنَّةُ الْمُتَلَا عَيْنِينَ ،

ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر یہی لعان کرنے والوں کے لئے طریقہ متعین ہو گیا۔

باب ۱۸۵ التَّلَا عَنِ الْمَسْجِدِ

۲۸۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا ابْنُ جَرِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ
وَعَنِ الشَّيْخَةِ فِيهَا عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَى بَنِي
سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ جَاءَهُ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ

شخص اگر اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے تو کیا اسے قتل کر دے گا لیکن
پھر آپ لوگ اسے بھی قتل کریں گے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کیا پھر یہی؟ عاصمؓ میرے
لئے یہ مسئلہ پوچھ دو۔ چنانچہ عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا اور
اس طرح کے سوالات کو پالنے فرمایا اور اظہارِ ناگواری کیا۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں آنحضرتؐ سے جو کچھ
سنا اس کا بہت اثر کیا۔ پھر یہ گھر واپس آئے تو عویمیر رضی اللہ عنہ اس کے
پاس آئے۔ اور پوچھا: عاصم آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
جواب دیا۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عویمیر تم نے میرے ساتھ آچھا
معاظرتہ نہیں کیا، جو مسئلہ تم نے پوچھا تھا آنحضرتؐ نے اسے ناپسند فرمایا۔ عویمیر
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا، جب تک میں یہ مسئلہ آنحضرتؐ سے معلوم نہ کر لوں باز
نہیں آؤں گا۔ چنانچہ عویمیر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور حضور اکرمؐ کی خدمت
میں حاضر ہوئے، آنحضرتؐ اس وقت صحابہ کے درمیان میں موجود تھے، انہوں
نے عرض کی، یا رسول اللہ، آپ کا اس شخص کے متعلق کیا خیال ہے جو اپنی بیوی
کے ساتھ غیر مرد کو دیکھے، کیا وہ اسے قتل کر دے گا لیکن پھر آپ لوگ اسے
(قصاص) میں قتل کریں گے، تو پھر اسے کیا کرنا چاہیے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا
فرمایا کہ تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں وہی نازل ہوئی ہے، جاؤ اور
اپنی بیوی کو لے کر آؤ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ان دونوں نے
لعان کیا میں بھی حضور اکرمؐ کے پاس اس وقت موجود تھا جب لعان سے
فارغ ہوئے تو عویمیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ، اگر اب میں بھی
اسے (اپنی بیوی کو) اپنے ساتھ رکھتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹا
ہوں۔ چنانچہ انہوں نے انھیں تین طلاقیں حضور اکرمؐ کے حکم سے پہلے ہی دے

۱۸۵۔ مسجد میں لعان کرنا۔

۲۸۴۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرزاق نے خبر دی
انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ جے ابن شہاب نے لعان کے بارے
میں اور یہ کہ شریعت کی طرف سے متعین اس کا طریقہ کیا خبر دی نبی ساعدہ
کے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے (انہوں نے بیان کیا کہ) قبیلہ
انصار کے ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور عرض کی رسول اللہ اس شخص کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے جو اپنی بیوی

کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے، کیا وہ اسے قتل کر دے یا اسے کیا کرنا چاہیے
 انھیں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی وہ آیت نازل کی، جس
 میں لعان کرنے والوں کے لئے تفصیلات بیان ہوئی ہیں، آنحضرتؐ
 ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری پیروی کے بارے میں فیصلہ کر دیا ہے
 بیان کیا کہ پھر دونوں نے مسجد میں لعان کیا میں اس وقت وہاں موجود تھا۔
 جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو انصاری صحابی نے عرض کی یا رسول
 اللہ اگر اب بھی میں اس سے اپنے نکاح میں باقی رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہوگا
 کہ میں نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی چنانچہ لعان سے فارغ ہونے کے
 بعد انہوں نے حضور اکرمؐ کے حکم سے پہلے ہی انھیں تین طلاقیں دے دیں
 حضور اکرمؐ کی موجودگی میں ہی انھیں جدا کر دیا (سہل رضی اللہ عنہ نے یا ابن
 شہابؒ نے کہا کہ ہر لعان کرنے والے میاں پوی کے درمیان ہی جھوٹی
 کا طریقہ مقرر ہوا۔ ابن جریجؒ نے بیان کیا، ان سے ابن شہابؒ نے بیان کیا کہ
 ان کے بعد شریعت کی طرف سے طریقہ یہ متعین ہوا کہ دو لعان کرنے والوں
 کے درمیان تفریق کرا دی جائے اور وہ عورت حاملہ تھیں اور ان کا بیٹا اپنی
 ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔ بیان کیا کہ پھر ایسی عورت کے میراث کے بارے
 میں بھی یہ طریقہ شریعت کی طرف سے مقرر ہو گیا کہ اگر اس کا وارث ہوگا اور وہ بچہ
 کی ماں وارث ہوگی، اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے وراثت کے سلسلہ
 میں فرض کیا ہے ابن جریجؒ نے بیان کیا، ان سے ابن شہابؒ نے اور ان سے
 سہل بن سعدؒ ساعدی رضی اللہ عنہ نے، اسی حدیث میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا تھا کہ اگر (لعان کرنے والی خاتون) نے سرخ اور پسندیدہ قدیم بننا ہے ورنہ

رَجُلًا أَيْقُنْهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَأَنزَلَ اللَّهُ فِي
 تَرَابِهِ مَا ذَكَرَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِ الْمُتَلَاعِنِينَ
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قَضَى اللَّهُ
 فِيكَ وَفِي أَمْرَاتِكَ: قَالَ قَتْلًا عَنَّا الْمُسْجِدَ وَلَنَا
 شَاهِدٌ فَلَمَّا فَرِمَ قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
 إِنْ أَمْسَلْتُهَا فَلَطَمْتُهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَكَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَرَعَا مِنَ الثَّلَاثِ
 فَمَارَمَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَاكَ
 تَفْرِيقٌ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنِينَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَتْ
 الشَّهَادَةُ بَعْدَهُمَا أَنْ يَفْرِقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنِينَ
 وَكَأَنْتَ حَامِلًا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى لِأُمِّهِ قَالَتْ ثُمَّ
 جَزَيْتِ الشَّهَادَةَ فِي مِيزَانِهَا أَمْهَا تَرْتُهُ وَيَرْتُ مِنْهَا
 مَا قَرَضَ اللَّهُ لَهُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
 عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ أَنَّ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ جَاءَتْ بِه
 أَحْمَرُ قَصِيئِرْ كَانَتْ وَحَرَّةٌ فَلَا أَمْرَ أَهْلِهَا إِلَّا قَدْ
 صَدَقَتْ وَكَذَبَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِه أَسْوَدُ
 أَعْيَنَ قَا الْيَتَيْنِ فَلَا أَمْرَ أَهْلِهَا إِلَّا قَدْ صَدَقَ
 عَلَيْهَا جَاءَتْ بِه عَلَى الْمَكْرُورِ مِنَ
 ذَاكَ ۝

دھچک کے ساتھ ایک زہر لانا اور، پسندیدہ عورت یا اونٹ کی تشبیہ اس سے دیتے ہیں تو میں سمجھوں گا کہ عورت ہی سچی ہے اور اس کے شوہر نے اس پر جھوٹی تہمت
 لگائی ہے لیکن اگر کالا بڑی انھوں والا اور بڑے سرخوں والا بچہ بنا تو میں سمجھوں گا کہ شوہر نے اس کے متعلق سچ کہا تھا چنانچہ اس عورت نے اسی ناپسندیدہ صورت کا بچہ بنا جس کا

۱۸۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اگر میں کسی کو شہادت
 کے بغیر سنگسار کرتا۔

۲۸۴۔ ہم سے سعید بن غیرؒ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے حدیث نے
 حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعیدؒ نے، ان سے عبد الرحمن بن قاسمؒ نے
 ان سے قاسم بن عمارؒ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں لعان کا ذکر ہوا اور عامر رضی اللہ عنہ نے
 اس سلسلے میں کوئی بات کہی کہ میں اگر اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ

۲۸۴ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي

اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
 الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 قَالَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ

انْتَصَرَفَ قَاتِلُهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ
قَدْ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَامِلٌ: مَا أَتَيْتَ
بِهَذَا إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَكَ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ، وَهَاتَ
ذَلِكَ الرَّجُلُ مَصْفَرًا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبَطَ الشَّعْرَ وَ
كَانَ النَّبِيُّ الدَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ
خَذْلًا أَدَمَ كَشِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ بَيِّنْ فِجَاءَتُ شَيْعِمَهَا بِالرَّجُلِ الَّذِي
ذَكَرْنَا فَجِئَهَا أَنَّهُ وَحْدَهُ وَلَا عَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا قَالَ رَجُلٌ: لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي
الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
لَوْ رَجِمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَّجِمْتُ هَذَا
فَقَالَ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَأَنَّكَ تَظْهَرُ فِي الْإِسْلَامِ
الشُّعْرَ قَالَ أَبُو صَالِحٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ
خَذْلًا :

نے) اس عورت (کے متعلق فرمایا تھا) جو اسلام کے باوجود غامشی کلمے بندوں کرتی تھی۔ ابوصالح اور عبد اللہ بن یونس نے خذلا بیان کیا۔

۱۸۷۔ لعان کرنے والی کا مہر۔

بَابُ مَدَائِقِ الْمَلَائِكَةِ

۲۸۵ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ شَرَّارَةَ أَخْبَرَنَا
إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ
لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ قَدَفَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ فَرَّقَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ
وَقَالَ: اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَهُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا
تَائِبٌ تَابَا فَقَالَ: اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَهُمَا كَاذِبٌ
فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ تَابَا، فَرَّقَى بَيْنَهُمَا قَالَ أَيُّوبُ
فَقَالَ لِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ فِي الْحَدِيثِ شَيْئًا
أَتَانِي تَحَدَّثُهُ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَا لِي قَالَ قِيلَ
لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ فَخَلْتُ بِهَا
وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَافْتَهُوْا بَعْدَ مِنْكَ :

تو وہیں قتل کر دوں اور پھلے گئے۔ پھر ان کی قوم کے ایک صحابی (عمر رضی اللہ عنہ) نے ان کے پاس آئے یہ شکایت لے کر کہ انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو پایا ہے، عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے آج یہ ابتلا میری اسی بات کی دہرے ہوا ہے جو آپ نے آنحضور کے سامنے کہی تھی) پھر وہ انہیں لے کر حضور اکرم کی خدمت حاضر ہوئے اور آنحضور کو واقعہ بتایا جس میں ملوث ان صحابی نے اپنی بیوی کو پایا تھا۔ یہ صاحب زرد رنگ، کم گوشت والے (پٹے دیے) اور سیدھے بال والے تھے۔ اور جس کے متعلق انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ (تنبہائی میں) پایا، وہ گھٹے ہوئے جسم کا، گندمی اور گوشت والا تھا، پھر حضور اکرم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! اس معاملہ کو صاف کر دے، چنانچہ اس عورت نے پھر اسی مرد کی شکل کا جنا جس کے متعلق شوہر نے دعویٰ کیا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ پایا تھا۔ حضور اکرم نے میاں بیوی کے درمیان لعان کرایا ایک شاکر نے مجلس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا یہی وہ عورت ہے جس کے متعلق حضور اکرم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلا شہادت کے سنگسار کر سکتا تو اس عورت کو سنگسار کرتا ابن عباس نے فرمایا کہ نہیں (یہ جملہ آنحضور

۲۸۵۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، انہیں اسماعیل نے خبر دی، انہیں ایوب نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کا حکم پوچھا جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی ہو تو تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی عجلان کے مابین بیوی کے درمیان ایسی صورت میں تفریق کرادی تھی اور ارشاد فرمایا تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے۔ کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا تم میں سے ایک (جو واقعی گناہ میں مبتلا ہو) رجوع کرے گا لیکن دونوں نے انکار کیا تو حضور اکرم نے ان میں جدائی کر دی اور آپ نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے فرمایا کہ حدیث کے بعض اہل میرا خیال ہے کہ میں نے ابھی تم سے بیان نہیں کئے ہیں۔ فرمایا کہ ان صاحب نے (جنہوں نے لعان کیا تھا) کہا کہ میرے مل کا کیا ہوگا (جو میں نے مہر میں دیا تھا) بیان کیا کہ اس پر ان سے کہا گیا کہ وہ مال (جو عورت کو مہر میں دیا تھا) اب تمہارا نہیں رہا اگر تم پر ہو (اس تہمت لگانے میں تب بھی کیونکہ) تم اس عورت کے پاس تنہائی میں جا چکے ہو، اور تم جھوٹے ہو، پھر تو وہ اور زیادہ

۱۸۸۔ امام کا لہان کرنے والوں سے کہنا کہ تم میں سے ایک یقیناً جھوٹا ہے تو کیا وہ رجوع کرسکا۔

۲۸۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی عمرو نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، انہوں نے یہاں کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے لہان کرنے والوں کا حکم پوچھا، تو آپ نے بیان کیا کہ ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تمہارا حساب تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، تم میں سے ایک جھوٹا ہے، اب تمہیں تمہاری بیوی پر اختیار کا کوئی سوال نہیں، اب صحابی نے عرض کی کہ میرا مال واپس کرنا دیجئے (جو عمر میں دیا گیا تھا) آنحضور نے فرمایا کہ وہ تمہارا مال نہیں ہے، اگر تم اس کے معاملہ میں کچھ ہو تو تمہارا یہ مال اس کے بدلہ میں ختم ہو چکا کہ تم نے اس کی شہادت کو حلال کیا تھا، اور تم نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے، سفیان نے بیان کیا کہ حدیث میں نے عمرو سے یاد کی، اور ابوب نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جس نے اپنی بیوی سے لہان کیا ہو تو آپ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کو اپنی دو شہادت اور بیچ کی انگلیوں کو جدا کر کے بتایا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی عجلان کے میاں بیوی کے دریاں جدا کر لائی تھی، اور فرمایا تھا کہ اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک یقیناً جھوٹا ہے تو کیا وہ رجوع کرنے کا؟ آپ نے تین مرتبہ یہ فرمایا۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث محمد اور ابوب کے واسطے محفوظ کی تھی۔ بیساکہ میں نے تمہیں اس کی خبر دی تھی۔

۱۸۹۔ لہان کرنے والوں میں جدائی۔

۲۸۷۔ ہم سے ابراہیم بن مند نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن حیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے اور ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انھیں خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کرادی تھی جنہوں نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تھی اور ان دونوں سے قسم لی تھی۔

۲۸۸۔ ہم سے محمد بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، انھیں نافع نے خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب اہل ان کی بیوی کے درمیان

۱۸۸۔ قول الامام لَمَّا تَلَمَّتا عَيْنَيْنِ اِنْ اَحَدَكُمَا عَاوِذَ فَمَلَّ مِنْهُمَا تَابَ

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عُمَرُ وَنَحْنُ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِنَ الْمَثَلَاتِ فَقَالَ قَالَ الشَّيْءُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَلَمَّتا عَيْنَيْنِ، حَتَّى يَحْكُمَا عَلَى الْمَلِكِ اَحَدَهُمَا عَاوِذَ لَا يَنْبِيلُ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ مَالِي، قَالَ كَمَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتُ صَدَقْتُ عَلَيْهَا فَهِيَ بِنْتٌ خَلَّتْ مِنْ فَرْجِهَا وَ اِنْ كُنْتُ كَذَبْتُ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُ لَكَ قَالَ سُفْيَانُ حَفَظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو. وَقَالَ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِبْنِ عُمَرَ مَا جَلَّ لَكَ عَنْ امْرَأَتِهِ فَقَالَ يَا مَتَّعِيهِ وَفَرَّقَ سُفْيَانُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى فَرَّقَ الشَّيْءُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَخَوَيْ بَنِي الْاَجْلَانِ وَقَالَ- اللَّهُ يَعْلَمُ اَنْ اَحَدَهُمَا عَاوِذَ فَمَلَّ مِنْكُمَا تَابَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ سُفْيَانُ حَفَظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَ اَبُو بَكْرٍ كَمَا اَنْبَزْتُكَ.

۱۸۹۔ اَلْبُرْنَقَ بَيْنَ الْمَثَلَاتِ عَيْنَيْنِ

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ زُهَيْرٍ عَنْ ابْنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ قَدْ فَهَآ وَ اَخْلَفَهُمَا

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ الشَّيْءُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ

مِنْ الْأَنْصَارِ وَفُتْرَى بَيْنَهُمَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرایا تھا۔ اور دونوں کے درمیان
جہادی کرادی تھی۔

۱۹۰۔ لڑکا لعان کرنے والی کا ہوگا۔

۲۸۹۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے ملک نے تش
بیان کی، کہا کہ مجھ سے ناخ نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عمر رضی
اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب اور ان کی بیوی
کے درمیان لعان کرایا تھا۔ پھر ان صاحب نے اپنی بیوی کے بوسے کا انکار کیا
تو انھوں نے دونوں کے درمیان جہادی کرادی اور لڑکا حورے کو دیا۔

۱۹۱۔ امام کا کہنا کہ اسے اللہ، معاملہ صاف کر دے۔

۲۹۰۔ ہم سے اسحاق بن عمار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلمان بن بلال
نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمان بن قاسم
نے خبر دی، انھیں قاسم بن محمد نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے،
آپ نے بیان کیا کہ لعان کرنے والوں کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس
میں ہوا تو حاصم بن حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس پر ایک بات کہی کہ اگر میں اپنی بیوی
کے ساتھ کسی کو ہاؤں تو وہیں قتل کر دوں پھر واپس آئے تو ان کی قوم کے ایک
صاحب ان کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک
غیر مرد کو پایا ہے۔ حاصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس معاملہ میں میرا بہ استلام میری اس
بات کی وجہ سے ہوا ہے (جس کے کہنے کی جرات میں نے حضور اکرم کے سامنے
کی تھی) پھر آپ ان صاحب کو ساتھ لیکر آنحضرت کے پاس گئے اور آنحضرت
کو اس صورت سے مطلع فرمایا، جس میں انہوں نے اپنی بیوی کو پایا تھا یہ صاحب
زرد رنگ کم گوشت والے اور سیدھے بالوں والے تھے، اور وہ مجھے ہاتھوں
نے اپنی بیوی کے پاس پایا تھا گندمی، گٹھے، جسم کا، زرد بھرے گوشت والا تھا۔
اس کے بال بہت زیادہ گھنگھریالے تھے حضور اکرم نے فرمایا، اے اللہ
معاملہ صاف کر دے، پھر انہوں نے اپنی بیوی سے جو بچہ جناہ اسی شخص سے
مشابہ تھا جس کے متعلق شوہر نے کہا تھا کہ انہوں نے اپنی بیوی کے پاس اسے
پایا تھا۔ پھر حضور اکرم نے دونوں کے درمیان لعان کرایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک شاگرد نے مجلس میں پوچھا کیا یہ جہادی عورت ہے۔ جس
کے متعلق حضور اکرم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلا شہادت سنسنا کر اتنا تو اسے کرتا! ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں یہ آپ نے اس عورت
کے متعلق فرمایا تھا جو اسلام لانے کے بعد فحاشی میں مبتلا تھی۔

۱۹۲۔ جب کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی اور بیوی نے عدت

بِأَنْ يَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَلَاحِقَةِ
۲۸۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا
مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَيْنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ فَإِنْ شَاقَّ
مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَالْحَقُّ الْوَلَدَ
بِالْمَلَاحِقَةِ

بِأَنْ يَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَلَاحِقَةِ
۲۹۰ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

سَلَمَةُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ فَحَرَّ الْمَلَاحِقَةُ حِينَ
تَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ
عَدِيٍّ فِي خِلَافَتِهِ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ
قَوْمِهِ فَقَدَّحَ لَهُ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا
فَقَالَ عَاصِمٌ مَا أَتَيْتُ جَدًّا إِلَّا لَأَقُولَ فِي ذَهَابِهِ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ أَمْرًا وَكَانَ
ذَلِكَ الرَّجُلُ مُضْطَرًّا قَلِيلَ الْعِلْمِ سَبَطَ الْمَشْعُورَ وَكَانَ الْكَلْبُ
وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ أَدَمَ خَدَّيْهِ لَكَيْتُ لَأَكْثِرَ جَعْدًا أَقْطَعُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيْنَ قَوْصَتَيْ شَيْهَاءِ الرَّجُلِ
الَّذِي ذُكِرَ وَرُجْعَاهَا أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَهَا فَلَاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْخَلِيسِ حِينَ أَتَى
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَحِمْتُ أَحَدًا لَفَرَّقْتُ بَيْنَهُمَا
لَوْ رَحِبْتُ هُنَّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تَذَكُّ أَمْرًا وَكَانَتْ تَطْهَرُ السُّوءَ

بِأَنْ يَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَلَاحِقَةِ ثُمَّ تَرَوُجَتْ

بَعْدَ الْوَلَدِ عَزَّوَجَلَّ غَيْرَ قَلَمٍ مَسَّهَا

گزار کرد و دوسرے شوہر سے شادی کی، لیکن دوسرے شوہر نے
اس سے صحبت نہیں کی

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا عَنْ مَرْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ حَدَّثَنَا
هَيْشَامُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۹۱۔ ہم سے مروان بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے
والد نے حدیث بیان کی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هَيْشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا أَنَّ بَرَقَةَ الْأَنْصَارِيِّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَقَهَا
فَتَزَوَّجَتْ الْفَرَجَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَرَّكَ لَهَا أَنَّهُ لَا يَأْتِيهَا وَأَمَّهُ لَيْسَ مَعَهُ
إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ فَقَالَ لَأَحْقَى تَذَوَّقِي عُسَيْلَتِي
وَيَذَوَّقِي عُسَيْلَتِي

۲۹۲۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے
عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رفاہ قرظی رضی اللہ عنہ نے ایک
خاتون سے نکاح کیا، پھر انھیں طلاق دے دی، اس کے بعد ایک دوسرے
صاحب نے ان خاتون سے نکاح کر لیا پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے دوسرے شوہر کا ذکر کیا اور کہا
کہ وہ تو ان کے پاس آتے ہی نہیں، اور یہ کہ ان کے پاس رکھ کے (پلو
جیسا ہے) انہوں نے پہلے شوہر کے ساتھ دوبارہ نکاح کی خواہش ظاہر کی لیکن آنحضور نے فرمایا کہ نہیں۔ جب تک تم اس (دوسرے شوہر کا
مزانہ مجھ کو اور یہ تمہارا مزہ نہ چکھ لیں) پہلے شوہر سے تمہارا نکاح صحیح نہیں ہوگا

بَابُ ۱۹۳ وَاللَّائِي يَتَّخِذْنَ مِنَ الْمُحْضِرِ
مِنْ نِسَائِكُمْ إِنْ ارْتَبْتُمْ قَالَ فَجَاهِدْ إِنْ
لَمْ تَعْلَمُوا أَيَّ حِضْنٍ أَوْ لَا يَحِضْنَ وَاللَّائِي
تُعَذِّدْنَ عَنِ الْحِضْنِ وَاللَّائِي وَلَمْ يَحِضْنَ
فَعَدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ

۱۹۳۔ اور تمہاری مطلقہ بیویوں میں سے جو حیض آنے سے
ایس ہو چکی ہوں، اگر تمہیں شبہ ہو مجاہد نے فرمایا کہ مفہوم
یہ ہے کہ جب تمہیں معلوم نہ ہو کہ انھیں حیض آتا ہے یا نہیں
اور جنہیں حیض آنا بند ہو گیا ہو اور جنہیں ابھی
حیض آیا ہی نہ ہو، تو انکی عدت تین مہینے
ہے۔

بَابُ ۱۹۴ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ
أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ أَبِي خَتْمَةَ حَدَّثَنَا
الْكَثِّبِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ هُرَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَأْسَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ
عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ عَزَّوَجَلَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أُمَّسَلَمَ يَقَالُ لَهَا سَبِيعَةٌ كَانَتْ

۲۹۳۔ ہم سے یحییٰ بن یکر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے جعفر بن ربیعہ نے، ان سے عبد الرحمن بن ہریرہ نے
نے کہا کہ مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہ زینب بنت ام سلمہ رضی
اللہ عنہا نے اپنی والدہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ
ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے خبر دی کہ ایک خاتون جو اسلام
لائیں تھیں اور جن کا نام سبیعہ تھا، اپنے شوہر کے ساتھ رہتی تھیں۔

عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ فِي غَنَاءٍ وَهِيَ حَبْلٌ فَخَطَبَهَا أَبُو اسْتَبَلِيلَ
بَنُ بَغْدَادٍ فَأَبَتْ أَنْ تَنْجِسَهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا
يُضِلُّهُمُ أَنْ تَنْجِسَ حَبْلَهُ تَعَذَّرَ أَخِي الْأَجَلِينَ
فَمَحَّضْتُ قَرِينِيَا مِنْ عَشْرِ لَيَالٍ ثُمَّ جَاءَتِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْجِسِي

دن تک رک رہیں۔ اس کے بعد حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آنحضور نے فرمایا کہ اب نکاح کرلو۔
۲۹۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ اللَّيْثِ عَنْ
يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ عُبَيْدَ اللَّهِ
ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى
ابْنِ الْأَرْقَمِ أَنْ يُسْأَلَ سَبِيغَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ كَيْفَ
أَفْتَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفْتَانِي
إِذَا لَفَضْتُ أَنْ أَفْجِعَ

۲۹۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَمَةَ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مِسْوَرِ بْنِ
مَخْرَمَةَ أَنَّ سَبِيغَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ تَفِيضَتْ بَعْدَ وَقَافٍ
تَوَجَّهَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَسْأَلَتْهُ أَنْ تَنْجِسَ فَاذْنُ لَهَا فَكَفَحَتْ

باب ۱۹۵ كَوَلِ اللَّهُ تَعَالَى وَالْمَلَائِكَةُ
بِتَرْتِصُنَ بِأَنْفُسِهِمْ ثَلَاثَةَ تَرَوُّمٍ وَقَالَ
أَبُو هُرَيْرَةَ فَيَمْنُ تَرَوُّمٌ فِي الْعِدَّةِ فَفَحَاضَتْ
عِنْدَ ثَلَاثٍ خِيضٌ بَانَتْ مِنَ الْأَوَّلِ وَلَا
تُحْسَبُ بِهِ لِمَنْ بَعْدَهَا، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ
تُحْسَبُ وَهَذَا الصَّحَابُ إِلَى شُعْبَانَ يَنْغُرُ
كَوْلِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مَعْمَرٌ قَالَ قَرَأَتِ
الْمَرْأَةُ إِذَا دَنَا خِيضُهَا، وَإِقْرَأَتْ إِذَا دَنَا
لَهَا وَهِيَ يَقُولُ مَا قَرَأَتْ يَسْلُ قَطْرًا إِذَا لَمْ
تَجْمَعْ وَلَدًا فِي بَطْنِهَا

جب کسی عورت کے پیٹ میں کبھی کوئی حمل نہ ہوا ہو تو اس کے لئے کہتے ہیں "ما قرأت بلى قط"

شوہر کا جب انتقال ہوا تو وہ حاملہ تھیں۔ ابوسناہل بن بکک رضی اللہ
عزہ نے ان کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا لیکن انہوں نے نکاح کرنے سے
انکار کیا، پھر انہوں نے کہا کہ نکاح، جب تک عدت کی دو مدتوں میں سے
لمبی مدت نہ گزر لوگی، تمہارے لئے اس سے (جس سے نکاح وہ کرنا چاہتا
تھیں) نکاح کرنا صحیح نہیں ہوگا۔ پھر وہ (رفع حمل کے بعد) تقریباً دس

۲۹۴ م سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے، ان
سے یزید نے کہ ابن شہاب نے انہیں لکھا کہ عبید اللہ بن عبد اللہ نے اپنے
والد (عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود) کے واسطے سے انہیں خبر دی کہ انہوں نے
ابن الارقم کو لکھا کہ سیدہ اسمیہ رضی اللہ عنہا سے پوچھیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان کے متعلق کیا فتویٰ دیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب میرے پاس
پھر پیدا ہو گیا تو آنحضور نے مجھے خوشی دیا کہ اب میں نکاح کر لوں۔

۲۹۵ م سے یحییٰ بن قزعمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے انکے والد نے، ان
سے مسوہ بن مخزوم نے کہ سیدہ اسمیہ اپنے شوہر کی وفات کے بعد چند
دنوں تک حالت نفاس میں رہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آکر انہوں نے نکاح کی اجازت مانگی تو آنحضور نے انہیں اجازت دی
اور انہوں نے نکاح کیا۔

۱۹۵۔ اور طلقہ عورتیں اپنے کو تین میعادوں (قروم) تک روکے
رکھیں اور ابراہیم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے کسی
عورت سے عدت ہی میں نکاح کر لیا اور پھر وہ اس کے پاس
تین حیض کی مدت گزرنے تک رہی کہ اس کے بعد وہ پہلے ہی
شوہر سے جلا ہوگی (اور یہ صرف اسی کی عدت سمجھ جائے گی) دوسرے
نکاح کی مدت کا شمار اس میں نہیں ہوگا۔ لیکن زہری نے فرمایا کہ
اسی میں دوسرے نکاح کی مدت کا شمار بھی ہوگا یہی، یعنی زہری کا
کا قول سفیان کو زیادہ پسند تھا۔ معمر نے فرمایا کہ اقراۃ المرأة،
اس وقت بولتے ہیں جب عورت کا حیض قریب ہو اسی طرح۔

» اقراۃ « اس وقت بھی بولتے ہیں جب عورت کا طہر قریب ہو

بَابُ قُعَةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَقَوْلِهِ
وَأَتَى اللَّهَ رَبَّكُمْ لَا يَحْجُوهُنَّ مِنْ
مَيْمُونَتِهِنَّ وَلَا يَحْجُزْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ
بِقَاضِيَةِ مَبِيتَةٍ وَيَلْقَ حُدُودًا مَلِيًّا
وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ
لَا تَذَرْنِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثَ بَعْدَ ذَلِكَ
أَمْرًا أَسْكَنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ
وُجْدِكُمْ وَلَا تَقْصُرُوا عَنْ تَخَصُّبِهَا
عَلَيْهِنَّ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتٍ حَمِلٌ فَلَا تَقْبَحُوا
عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعُوا حَمْلَهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ
بَعْدَ عُسْرِ يُسْرًا.

۱۹۶۔ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا واقعہ امداد محل کے کا
ارشاد اور اپنے پروردگار اللہ سے ڈرتے رہو، انہیں ان کے
گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں، بجز اس صورت کے
کہ وہ کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں، یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی
حدیں میں، اور جو کوئی اللہ کے حدود سے تجاوز کرے گا اس نے
اپنے اوپر ظلم کیا تجھے خبر نہیں شاید کہ اللہ اس کے بعد کوئی نئی
بات پیدا کر دے، ان مطلقات کو اپنی حیثیت کے مطابق
سہنے کا مکان دو جہاں تم رہتے ہو، اور انہیں تنگ کرنے کے
لئے انہیں تکلیف مت پہنچاؤ اور اگر وہ حمل والیاں
ہوں تو انہیں شریعہ دیتے رہو ان کے حمل
کے پیدا ہونے تک، اللہ تعالیٰ کے ارشاد
”بعد عسر یسرًا“ تک۔

۲۹۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث
بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور سلیمان
بن یسار نے یحییٰ بن سعید نے ان دونوں حضرات سے سنا۔ وہ بیان کرتے
تھے کہ یحییٰ بن سعید بن العاص نے عبد الرحمن بن حکم کی صاحبزادی کو
طلاق دے دی تھی اور عبد الرحمن انہیں ان کے (شوہر کے) گھر سے
لے آئے رعدت کے ایام گزرنے سے پہلے عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب
معلوم ہوا تو آپ نے مروان بن حکم کہاں، جو اس وقت مدینہ کا امیر تھا۔
کہلایا کہ اللہ سے ڈرو اور لڑکی کو اس کے گھر جہاں سے طلاق ہوئی ہے
پہنچا دو۔ یہاں کہ سلیمان بن یسار کی حدیث میں ہے، مروان نے اسکا جواب یہ دیا کہ وہ لڑکی
بنی حکم بنی مری بل نہیں مانی۔ اور قاسم بن محمد نے (اپنی روایت میں) بیان کیا کہ (مروان نے
ام المؤمنین کو یہ جواب دیا کہ) کیا آپ کو فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے معاملہ کا علم نہیں ہے
(انہوں نے بھی اپنے شوہر کے گھر رعدت نہیں گزاری تھی) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ

۲۹۶ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ
بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ
بْنِ الْقَاسِمِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ
فَأَتَتْهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَمَّا سَكَتُ عَائِشَةَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ
إِلَى مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ إِتَى الْمَلِكُ وَأَمْرًا
إِلَى بَيْتِهَا، قَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ أَدَّى
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ غَلْبَتِي، وَقَالَ الْقَاسِمُ
بْنُ مُحَمَّدٍ أَوْ مَا يَلْقَى شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ
قَالَتْ لَا يَحْجُزَنَّ أَنْ لَا تَذْكُرَ حُدُودَ اللَّهِ فَاطِمَةَ.
قَالَ مَرْوَانُ ابْنُ الْحَكَمِ إِنْ كَانَ يَلْقَى شَرًّا فَخُذْ
مَا بَيْنَ هَذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ.

اگر تم فاطمہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ کا حوالہ نہ دیتے تب بھی تمہارا کچھ نہ بگڑتا کیونکہ وہ تمہارے دلیل نہیں بن سکتا مروان بن حکم نے اس پر کہا کہ اگر آپ کے نزدیک فاطمہ
رضی اللہ عنہا کا اسے شوہر کے گھر سے منتقل کرنا، انکے شوہر کے رخصتاری کے درمیان کشیدگی کو جس سے بچنا تو یہاں بھی یہی وجہ کافی ہے کہ دونوں (میاں بیوی) کے درمیان کشیدگی تھی۔

۲۹۷۔ ہم سے محمد بن یسار نے حدیث بیان کی، ان سے عند نے حدیث
بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا فاطمہ بنت قیس کا کیا قصہ ہے کیا

۲۹۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا
عَنْدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا

لِلْمُطَلَّغَةِ ۚ أَلَا تَسْمَعِينَ اللَّهَ يَنْفَعُ فِي قَوْلِهِ ۚ لَا تَصْغَى وَلَا
لَفَعَةٍ ۚ

۳۹۸ حَدَّثَنَا عَنْ مَرْثُومٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

مُعَاذِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ۚ أَلَمْ تَكُنِّي إِلَى
فُلَانَةٍ يَنْتِ لِمَكْرَمٍ مَلَقَهَا تَمُجُّهَا الْبُتَّةُ فَهَرَمَتْ
فَقَالَتْ بِمَنْ مَا صَنَعْتَ ۚ قَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي فِي قَوْلِ قَالِمَةِ
قَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِي وَجْهِ هَذَا الْخَبِيثِ
وَمَا إِذْ أَبَى الزَّانُو مِنْ هِسَامٍ مِنْ أَبِيهِ ۚ عَابَتْ عَائِشَةَ
أَقْدَمَ الْغَيْبِ وَقَالَتْ إِنَّ قَالِمَةَ صَعَنْتُ فِي مَقَابِ
وَحْشٍ وَنَيْفٍ عَلَى قَائِمَتِهَا فَلِذَاكَ أُنْصَحْتُ لَهَا النَّبِيُّ
مَوْلَايَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ

عبارتوں کا ترجمہ یہ ہے کہ اس کے چاروں طرف اور وحشت برتنی تھی اسے نبی کریم نے نہیں جاننا دیا تھی کہ وہ اس سے متعلق جو باتیں اور ایسا ہی کھرس عدت نکلیں

بَابُ ۱۹۷ أَلْمُطَلَّغَةُ إِذَا تَحْشَى عَلَيْهَا فِي

مَنْعَةٍ تَرَفَّعَ عَنْهَا أَنْ يَقْتَحِمَ عَلَيْهَا أَوْ تَبَدَّدَ

وَعَلَى أَهْلِهَا بِقَالِمَةٍ ۚ

۳۹۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

بُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ قَالِمَةَ

أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى قَالِمَةِ ۚ

بَابُ ۱۹۸ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى ۚ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ

أَنْ يَكُنَّ مَعَ مَخْلَقِ اللَّهِ فِي أَرْحَامِهِنَّ مِنْ

الْخَيْضِ وَالْيَمِينِ ۚ

۴۰۰ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَزْبٍ حَدَّثَنَا

ثُعْبَةُ عَنْ الْمَكْرِمْ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ۚ كَمَا أَمَرَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْفَرَا إِذَا صَغِيَتَهُ عَلَى بَابِ

وَحْيَاتِهَا كَتَبَتْهُ فَقَالَ لَهَا ۚ غُفْرِي أَوْ خَلْفِي إِنَّكَ لَمَكْسُتَا

أَفَضْتُ يَوْمَ النَّحْرِ ۚ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَأَنْفَرَا إِذَا

کیا تم خدا سے نہیں ڈرتی؟ آپ کا ارشاد ان کے اس کے قول کی طرف تھا کہ
مطلقہ بائنت کو نفقہ و مکنت دینا ضروری ہے۔

۳۹۸۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے ابی ہریرہ نے

حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن

قاسم نے ان سے ان کے والد نے کہ عروہ بن زبیر نے عائشہ رضی اللہ عنہا

سے کہا کہ آپ فلاں (عمرہ) بنت حکم معاملہ نہیں دیکھتیں ان کے شوہر نے ان سے

طلاق بائنت دے دی اور وہ وہاں سے نکل آئیں (عدت گزارے نہیں)

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جو کچھ اس نے کیا بہت برا کیا، عروہ نے کہا

آپ نے فلاں رضی اللہ عنہا کے واقعہ کے متعلق نہیں سنا، فرمایا کہ اس کے لئے

اس حدیث کو ذکر کرنے میں کوئی خیر نہیں ہے اور ابن ابی زناد نے ہشام کے

واسطے یہ اضافہ کیا ہے، اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا

نے (عمرہ) بنت حکم کے معاملہ پر اپنی شدید ناکامی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ فلاں بنت قیس رضی اللہ

عنها تو ایک ابراہیم بن قیس، اور اس کے چاروں طرف اور وحشت برتنی تھی اسے نبی کریم نے نہیں جاننا دیا تھی کہ وہ اس سے متعلق جو باتیں اور ایسا ہی کھرس عدت نکلیں

۱۹۷۔ وہ مطلقہ جس کے شوہر کے گھر میں کسی (موجودہ یا خود شوہر)

کے اچانک انداز آہانے کا خوف ہو۔ یا شوہر کے گھر والے بد کلامی

کریں۔

۳۹۹۔ مجھ سے جہان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن عمرو بن

ابی ہریرہ نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں عروہ نے کہ عائشہ رضی

اللہ عنہا نے قالمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے متعلق اس کا کہ مطلقہ بائنت کو

نفقہ و مکنت نہیں ملے گی (انکار کیا)۔

۱۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ان کے لئے یہ جائز نہیں کہ اللہ

نے ان کے رحموں میں جو پیدا کر رکھا ہے اسے وہ چھپائیں رکھیں۔

۴۰۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث

بیان کی، ان سے حکم نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور

ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کرب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے (حجۃ الوداع میں) کو پرجہ کا ارادہ کیا تو دیکھا کہ ام المومنین صفیہ رضی اللہ

عنها اپنے خیمہ کے دروازے پر غمگین کھڑی ہیں۔ آنکھوں سے آنسو بہا رہی ہیں

» عقریٰ (یا) فرمایا راوی کو شک تھا (حلقی) معلوم ہوتا ہے کہ تم جہیں روک

دو، کیا تم نے قربانی کے دن طواف کر لیا ہے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں۔ آنکھوں نے فرمایا کہ پھر صلو!

باب ۱۹۹ (۱۹۹) وَبُؤَلَّتْ أَحْتَبَرَتْ بِزَوْجِهَا فِي الْعِدَّةِ

وَكَيْفًا يُرَامِعُ الْمَرْأَةُ إِذَا طَلَّقَهَا وَاحِدَةً

أَوْ ثَنِيَّتَيْنِ

۳۰۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَسَنِيُّ قَالَ سَأَلْتُ مَعْقِلَ بْنَ

طَلْحَةَ طَلَّقَهَا طَلِّقَةً

۳۰۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَعْمَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنِيُّ أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ

يَسَافٍ كَانَ أَتَى نَعْلَهُ تَحْتَ رَجُلٍ طَلَّقَهَا ثُمَّ خَلَّى عَنْهَا

حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَلَّى عَنْهَا فَخَيَّرَ مَعْقِلٌ مِنْ

ذَلِكَ أَنْفَاقًا قَالَ خَلَّى عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَخْطُبُهَا

فَقَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ

فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَفْضَلُوهُنَّ إِلَى أَغْرَاضٍ أُتِيَتْ، قَدْ عَاهَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَّغْنَهُنَّ فَتَرَكَ

الْحَيَّةَ، وَامْتِغَادَ لِمَرَأَتِهِ

۱۹۹۔ اور ان کے شوہر انہیں واپس لے لینے کے اس مدت میں

زیادہ مختار ہیں اور جب شوہر نے ایک بار طلاق دی ہو تو اپنی اس

بیوی سے رجعت کس طرح کرے گا؟

۳۰۱۔ مجھ سے عمر بن عبد اللہ بیان کی، انہیں عبد الوہاب نے خبر دی

سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے بیان کیا کہ معقل رضی اللہ عنہ نے

اپنی بیوی کا نکاح کیا۔ پھر (ان کے شوہر نے) انہیں ایک طلاق دی۔

۳۰۲۔ مجھ سے عمر بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ اعلیٰ نے

حدیث بیان کی، ان سے سعید بن عبد اللہ بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان

سے حسن نے حدیث بیان کی کہ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بیوی ایک صاحب

کے نکاح میں تھیں، پھر انہوں نے انہیں طلاق دے دی، اس کے بعد انہوں

نے تنہائی میں عدت گزارنے کی مدت کے دن جب ختم ہو گئے تو ان کے سابق

شوہر نے ہی پھر معقل رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے لئے نکاح کا پیغام بھیج دیا

رضی اللہ عنہ کو اس پر بڑی خیریت آئی آپ نے کہا کہ جب وہ مدت گزار رہی تھی تو

اسے اس پر قدرت تھی کہ وہ عدت میں رجعت کر لیں لیکن ایسا نہیں کیا

اور کبیرے پاس نکاح کا پیغام بھیجا ہے! چنانچہ آپ ان کے اور اپنی بیوی کے

درمیان میں مائل ہو گئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی مدت کو پہنچ چکیں تو تم انہیں مت

روکو، آخر آیت تک۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا کر یہ آیت سنائی تو انہوں نے خند چھوڑ دی اور اللہ کے حکم کے سامنے

جھک گئے۔

۳۰۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان

کی، ان سے نافع نے اور ان سے بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں

نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی تو اس وقت وہ حاملہ تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے آپ کو حکم دیا کہ رجعت کر لیں اور انہیں اس وقت تک اپنے ساتھ

رکھیں جب تک وہ اس حیض سے پاک ہونے کے بعد پھر دوبارہ حاملہ نہ ہوں

اس وقت بھی ان سے کوئی تعرض نہ کریں اور جب وہ اس حیض سے بھی پاک

ہو جائیں تو اگر اس وقت انہیں طلاق دینے کا ارادہ ہو تو طہر میں اس سے پہلے کہ

ان سے بھرتی کریں طلاق میں پس یہ وہ وقت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ

نے حکم دیا ہے کہ اس میں عورتوں کو طلاق دی جائے اور عبد اللہ بن عمر رضی

اللہ عنہ سے اگر اس کے (مطلقہ ثلاثہ کے) بارے میں سوال کیا جائے

۳۰۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا طَلَّقَ

امْرَأَةً لَهَا وَهِيَ حَائِضٌ طَلِّقَةً وَاحِدَةً قَامَرَةً

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَرِاجِعَهَا ثُمَّ

مَسَّحَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ رَجَعَهَا عِنْدَهُ حَيْضَةً

أَخْرَجَ ثُمَّ يَمْنَعُهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا فَإِنْ أَرَادَ

أَنْ يَطْلُقَهَا فَلْيَطْلُقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ

يُجَاعَ مَعَهَا فَيَلْطَقَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تَطْلُقَ لَهَا

النِّسَاءُ وَكَانَ عِنْدَهُ مَلَأَ إِذَا سَمِعَ ذَلِكَ قَالَ

لِحَدِيثِهِمْ، إِنْ كُنْتُ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرَّمْتُ

عَلَيْكَ حَقِّي فَتَحَكِّمْ تَرَوْهَا غَيْرَهَا وَرَأَا فِيهِ عَيْشًا
عَنِ النَّبِيِّ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ قَالَ بَنُو عُمَرَ لَوْ طَلَعَتْ مَرْثَةُ
مَرْثَتَيْنِ فَإِنَّ الشَّيْءَ عَلَى الْمَاءِ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَرْثَتِي
بِحَدِّهَا

تو سوال کرنے والے سے آپ فرماتے کہ اگر تم نے عیمن طلاقیں دے دیں
میں تو پھر تمہاری بیوی تم پر حرام ہے یہاں تک کہ وہ تمہارے سوا
دوسرے شوہر سے نکاح کرے۔ غیر (الواجہم) نے یہ
حدیث میں بیٹ کے واسطے سے یہ اضافہ کیا ہے کہ (انہوں نے بیان
کیا کہ) مجھے نافع نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی بیوی کو
ایک دو طلاق دے دی ہو تو تم اسے دوبارہ اسے اپنے نکاح میں لا سکتے ہو، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس
کا حکم دیا تھا۔

بَابُ مَنْ اجْعَلَهَا الْخَائِفَ

۳۴۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْبٍ حَدَّثَنَا
يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ سَأَلَ بَنُو عُمَرَ فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ
عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَحَلَّى خَائِفٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَنْ يُرَاجَعَهَا ثُمَّ يَطْلُقُ
مِنْ قَبْلِ عِدَّتِهَا، قُلْتُ فَتَعَدُّ بِتِلْكَ الطَّلَاقِ قَالَهُ آمَنَاتُ
إِنْ عَجَزَ وَاسْتَعْتَقَ

۲۰۰۔ حاضر سے رجعت +
۳۴۴۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابیہم
نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی، ان سے
یونس بن جبیر نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا
تو آپ نے فرمایا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، اس وقت وہ
حاضر تھیں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا تو آنحضور نے حکم دیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی بیوی سے
رجعت کر لیں، پھر جب طلاق کا صحیح وقت آئے تو طلاق دیں (یونس بن جبیر
نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے) میں نے پوچھا کہ اس طلاق کا بھی شمار ہوتا تھا، انہوں نے فرمایا کہ اگر کوئی حاکم اور بے بسی کا مظاہرہ
کے تو اس کا کیا علاج ہے۔

بَابُ ثَمَعِدِ الْمَتَوَفَّى عَنْهَا وَجَعَهَا

أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَالَ الرَّهْطِيُّ لَا أَرَى
أَنْ تَقْرُبَ الصَّبِيَّةُ الْمَتَوَفَّى عَنْهَا الْيَتِيمَانِ
عَلَيْهَا الْعِدَّةُ

۲۰۱۔ جس عورت کا شوہر مر جائے وہ چار مہینے دس دن تک سوگ
منائے گی، زہری نے فرمایا کہ کم تر لڑکی کا شوہر بھی اگر انتقال کر گیا ہو تو
میں اسکے لئے بھی خوشبو کا استعمال مناسب نہیں سمجھتا، کیونکہ اس پر
بھی عدت واجب ہے۔

۳۴۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بَنِي مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
حَزْمٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ نَائِبِ ابْنَةِ أَدْرِ
سَلَمَةَ أَنَّهَا أَمْبَرَتْهُ هَذِيحَةُ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ
قَالَتْ نَائِبٌ دَخَلَتْ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ نَافِعِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَفَّى أَبُو هَاشِمٍ أَبُو سَعِيدٍ بْنُ
حَرْبٍ فَدَعَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ بِطَبِيبٍ وَبِهِ صُغُرٌ مَخْلُوقٌ
أَوْ غَيْرُهَا قَدْ هَمَّ مِنْهُ جَارِيَةٌ ثُمَّ مَسَتْ فَعَلِمَ

۳۴۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے
خبر دی انھیں عبید اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے، انھیں
حمید بن نافع نے اور انھیں زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے ابن
عیمن احادیث کی خبر دی۔ زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس وقت
گئی جب ان کے والد ابوسفیان بن حرب کا انتقال ہوا تھا۔ ام حبیبہ رضی
اللہ عنہا نے خوشبو منگوائی جس میں مخلوق خوشبو کی زردی یا کسی اور چیز کی آمیزش
تھی پھر وہ خوشبو ایک کیزرنے آپ کو لگا دی اور ام المومنین نے خود اپنے

رسالوں پر اسے لگایا۔ اس کے بعد فرمایا کہ واللہ بھے خوشبو کے استعمال کی کوئی خواہش نہیں، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے، سوا شوہر کے کہ اس کا سوگ (چار مہینے دس دن کا ہے، زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس کے بعد میں ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے یہاں اس وقت گئی جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا، انہوں نے بھی خوشبو منگائی اور استعمال کی اور فرمایا کہ، واللہ بھے خوشبو کے استعمال کی کوئی خواہش نہیں تھی، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برسرِ مہر یہ فرماتے سنا ہے۔ کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو یہ جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے صرف شوہر کے لئے سہار مہینے دس دن کا سوگ ہے۔ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بھی یہ کہتے سنا کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ میری لڑکی کے شوہر کا انتقال ہو گیا، اور اس کی آنکھوں میں تکلیف درد تو کیا وہ مر رہی گئی ہے۔ آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا کہ نہیں، دو تین مرتبہ (اپنے نے فرمایا) ہر مرتبہ یہ فرماتے کہ نہیں! پھر آنحضرتؐ فرمایا کہ (شرعی عدت) چار مہینے اور دس دن ہی کی ہے، جاہلیت میں تو تہیں سال بھرنے تک میٹھی پھینکنی پڑتی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ زنا جاہلیت میں جب کسی عورت کا شوہر مر جاتا تو وہ ایک نہایت تنگ و تاریک کوٹھری میں

تَمَّ قَالَتْ، وَالْمَرْءُ بِالْغَيْبِ مِنْ حَلْبَةٍ غَيْرَ أَنْ تَمُوتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْءِ أَنْ تُوَافِيَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَ عَلَى مَيِّتٍ مَوْتِي ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى نَرْوِجَ أَرْبَعَةَ أَشْهُدُ وَعَشْرًا قَالَتْ تَرَيْتَ قَدْ حَلَّتْ عَلَى زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ حِينَ تُوَفِّيَ أَخُوَهَا قَدِ عَثَ بِطَيْبٍ فَمَشَتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ، أَمَا وَالْمَرْءُ مَالِي بِالنَّيِّبِ مِنْ حَلْبَةٍ غَيْرَ أَنْ تَمُوتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمُنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْءِ أَنْ تُوَافِيَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَ عَلَى مَيِّتٍ مَوْتِي ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى نَرْوِجَ أَرْبَعَةَ أَشْهُدُ وَعَشْرًا قَالَتْ تَرَيْتَ قَدْ حَلَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ أُمُّ سَلَمَةَ تَقُولُ، جَاءَتْ أُمُّ رَأْسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوَفِّيَ عَنْهَا نَرْوِجَهَا وَقَدْ اسْتَحَنَّتْ عَيْتَهَا فَتَحْلَلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرْثَ لِيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا هِيَ أَرْبَعَةَ أَشْهُدُ وَعَشْرًا قَدْ كَانَتْ أَحَدًا كُنْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرِي بِالنَّيِّبِ عَلَى رَأْسِ الْعَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ قُلْتُ لَزَيْنَبَ! وَمَا تَدْرِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْعَوْلِ قُلْتُ تَرَيْتَ؟ كَانَتْ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوَفِّيَ عَنْهَا نَرْوِجَهَا تَخْلَفُ حِفْظًا وَلَيْسَتْ حَرَّتَ سَائِبَهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِبَاحًا حَتَّى تَمُوتَ بِهَا سَنَةً ثُمَّ تُوَفِّيَ بِبَيْتِ ابْنَةِ جَنَابٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ هَاتِرٍ فَتَقْتَضِ بِهٍ قُلْتُ مَا تَقْتَضِ شَيْءٌ إِلَّا مَا تَكُ ثُمَّ تَصْرِيحُ فَتَقْطَعُ بَعْرَةً فَتَدْرِي ثُمَّ تَرَايَعُ بَعْدَ مَا شَاعَتْ مِنْ طَيْبٍ أَوْ غَيْرِهِ: سَمِعْتُ مَالِكًا مَا تَقْتَضِ بِهٍ؟ قَالَ تَقْتَضِ بِهٍ جَلْدَ حَاءٍ

ہو چھا گیا کہ تقض یہ کیا مطلب ہے تو آپ نے فرمایا وہ اس کا جسم چھوئی تھی۔

باب ۳۳ - عدت میں سرور کا استعمال

داخل ہو جاتی۔ سب سے

برے کپڑے پہنتی اور خوشبو کا استعمال ترک کر دیتی یہاں تک کہ اسی حالت میں ایک سال گزر جاتا، پھر کسی چھوٹے گھسے، بکری یا پرند کو اس کے پاس لایا جاتا اور وہ عدت سے باہر آنے کے لئے اس پر ہاتھ پھیرتی تھی ایسا کہ ہوتا تھا کہ وہ کسی جانور پر ہاتھ پھیرتی تھی۔ ایسا کہ ہوتا تھا کہ وہ کسی جانور پر ہاتھ پھیر دے اور وہ مرتے ہوئے اس کے بعد وہ نکالی جاتی اور اسے میٹھی دی جاتی اسے وہ پھینکتی، اب وہ خوشبو وغیرہ کوئی بھی چیز استعمال کر سکتی تھی، امام مالک سے

باب ۲۰۴ تَلِيسُ الْحَاةِ وَ تَلِيسُ الْقَصَبِ

۲۰۴۔ عورت زمانہ عدت میں ایسے کڑے پہن سکتی ہے جس کا کاٹا بننے سے پہلے کارنگا ہوا ہو۔

۲۰۵۔ ہم سے فضل بن دیکھنے نے حدیث بیان کی ان سے عبدالسلام بن ہزیم

نے حدیث بیان کی، ان سے بشام انے حصص نے اور ابی سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منگے، سوا شوہر کے وہ اس کے لئے مہر نہ لگائے، رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے، سوا اس کپڑے کے جو بننے سے پہلے ہی رنگا گیا ہو۔ اور محمد بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا کہ ہم سے بشام نے حدیث بیان کی، انے حصص نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور فرمایا کہ خوشبو کا استعمال نہ کرے سوا طہر کے

۲۰۵۔ اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد: مَا تَعْمَلُونَ خَيْرًا

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَ ثَوْبًا ثَلَاثَ أَيَّامٍ عَلَى تَرَدُّجٍ فَإِنَّهَا لَا تَحْتَمِلُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَبْنُوعًا إِلَّا تَوْبَ عَصَبٍ. وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا حَفْصَةُ. حَدَّثَتْنِي أُمُّ عَطِيَّةٍ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَا تَمْسُقْ طَبَّاءًا إِلَّا أَذَى طَهْرٍهَا إِذَا أَهْمَزَتْ يُبَدِّلُ مِنْ فَطْرٍ وَالْأَفْعَالُ

وقت جب جس سے پاک ہو تو تو اس کو (قطع اور وقام) اٹھار کی خوشبو استعمال کر سکتی ہے۔ ابو عبد اللہ (مواہف) کہتے ہیں کہ "قسط" اور "کست" ایک ہی چیز ہیں، ایسے

بَابُ ۲۰۵ وَالَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا

بن محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ابن ابی نعیم عن مجاہد

وَالَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا قَالَ

كَانَتْ هَذِهِ الْأَعْدَاءُ عِنْدَ أَهْلِ نَزْوِجَهَا لِحَا

فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَالَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ

أَزْوَاجًا مَيِّتَةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْخَوْلِ غَيْرِ

إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْتَ تَلَاحُجًا عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْتَ فِي

أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ، قَالَ جَعَلَ اللَّهُ لَهَا ثَمَنًا مِائَةً

سَبْعَةً أَشْهُرًا عَشْرِينَ لَيْلَةً وَمِائَةً لَنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ

فِي دَمَتِهَا وَأَنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى عِلَا إِخْرَاجٍ فَإِنْ

خَرَجْتَ فَلَا حَاجَ عَلَيْكَ فَالْوَدْعَ كَمَا هُوَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذَلِكَ عَنْ

مُجَاهِدٍ وَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ بِنُ عَمَارِيسَ نَخَعَتْ هَذِهِ الْأَيَّةُ عِنْدَ نَهَا

عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعَمَّ حَيْثُ شَاءَتْ. وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى عِلَا إِخْرَاجٍ وَ

قَالَ عَطَاءٌ إِنَّ شَاءَتْ أَعْنَاءُ عِنْدَ أَهْلِهَا وَسَكَنَتْ فِي دَمَتِهَا وَإِنْ

شَاءَتْ خَرَجَتْ يَقُولُ اللَّهُ فَلَا حَاجَ عَلَيْكَ فِيمَا فَعَلْتَ. قَالَ عَطَاءٌ لَمَّا

جَاءَ الْمَوْتُ فَلَمَّا تَلَسَّ تَلَسَّ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سَكَنَ لَهَا

جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے اور (اسی طرح اس آیت نے) اللہ تعالیٰ کے ارشاد "انہیں نکال دیا جائے" (کو بھی منسوخ کر دیا ہے) عطا نے فرمایا کہ اگر وہ چاہے تو اپنے (شوہر کے) گھر والوں کے یہاں ہی عدت گزارے اور وصیت کے مطابق قیام کرے، اور اگر چاہے وہاں سے چلی آئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "پس تم پر اس کا کوئی فیہ نہیں، جو وہ اپنی مرضی کے مطابق کرے" عطاء نے فرمایا کہ اس کے بعد میسرات کا حکم نازل ہوا اور اس نے سکونت کے حکم کو منسوخ کر دیا۔ پس وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے، اور اس کے لئے (شوہر کی طرف سے) سکونت کا انتظام نہیں ہوگا۔

۳۱۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَافِعٍ عَنْ تَمِيمَةَ ابْنَةِ أَقْرِ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ابْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ لَمَّا جَاءَهَا نَعِيُّ أَبِيهَا وَهِيَ بِطَيْبٍ فَمَسَحَتْ بِرَأْسِهَا وَقَالَتْ: مَا لِي يَا طَيْبُ مِنْ حَاجَةٍ لَوْلَا عَنِّي مَعِيكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُوَمِّنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَحِيًّا عَلَى مَيِّتٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى تَرْوِيجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُدٍ عَشْرًا.

باب (۲) مَهْرُ الْبَغْيِ وَالتَّكَاحُ الْفَاسِدِ
وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا تَزَوَّجَ مَحْرَمَةً وَهُوَ كَا
يَشْعُرُ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا مَا أَخَذَتْ وَ
لَيْسَ لَهَا غَيْرُهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ لَهَا
صَدَاقُهَا

۳۱۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزَّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ تَرَفُّقًا اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تَرَفُّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَخُلُوانِ الْحَاهِنِ وَمَهْرُ الْبَغْيِ

۳۱۳ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْحَةَ شَا شُعْبَةَ حَدَّثَنَا عَوْنُ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأَشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْجِلَّ الزَّيْبَةَ وَكَوْصِلَةَ وَتَهَيَّ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ

۳۱۱۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے، ان سے حمید بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے زینب بنت اسم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اور اسے ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا نے کہ جب آپ کے والد کی وفات کی خبر پہنچی تو آپ نے خوشبو منگوائی اور اپنے دونوں ہاتھوں پر اسے لگایا پھر فرمایا کہ مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں تھی، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے ہائز نہیں ہے کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ منائے سوا شوہر کے کہ اس کے لئے چار مہینے دس دن ہیں۔

۳۱۲۔ زنا کی گائی، اور نکاح فاسد کا مہر۔ اور حسن نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص لاعلمی میں کسی فاسد عورت سے نکاح کرے تو اس کے درمیان جدائی کر دی جائے گی اور جو کچھ وہ لے چکی ہے وہ اسی کا ہوگا۔ البتہ اس کے سوا اور کچھ اسے نہیں ملے گا۔ پھر بعد میں آپ فرمانے لگے تھے کہ اسے اس کا مہر دیا جائے گا۔

۳۱۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابو بکر بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کتے کی قیمت، کاہن کی گائی اور زانیہ عورت کی زنا کی گائی سے منع فرمایا۔

۳۱۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عون بن ابی جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے والی اور گردانے والی، سود کھانے والے اور سود کھلانے والے پر لعنت بھیجی، اور انھیں

وَكُتِبَ الْبَيْتُ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرِينَ.

نے کتے کی قیمت اور زانیہ کی کماٹی سے منع فرمایا اور تصویر بنانے والوں پر لعنت کی۔

۳۱۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْدَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوُ الشَّيْءِ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُتِبَ إِلَّا مَلُوه

۳۱۴ ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں محمد مجاہد نے، انھیں ابو حازم نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زانیہ (کیزوں کی کماٹی سے منع فرمایا۔

۳۱۵ اس عورت کا مہر جس سے خلوت کی گئی ہو خلوت کی کیا صورت ہوگی؟ یا خلوت سے اور چھوٹے سے پہلے ہی طلاق دے دی ہو!

۳۱۵ ہم سے عمر بن زرارہ نے حدیث بیان کی انھیں اسماعیل نے خبر دی، انھیں ایوب نے اور ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ جس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے متعلق سوال کیا جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی ہو، تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی عملاق کے میاں بیوی میں جدائی کرادی تھی، اور فرمایا تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے کلم میں سے ایک جھوٹ ہے، تو کیا وہ رجوع کر لے گا، لیکن دونوں نے انکار کیا پس آنحضور نے ان میں جدائی کرادی۔ ایوب نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن عبد نے بیان کیا کہ حدیث میں ایک چیز اور ہے جس نے ہمیں اسے بیان کرتے نہیں دیکھا، بیان کیا کہ تہمت لگانے والے (شوہر نے کہا تھا کہ میرا مال (مہر) دلو اور دیکھئے) آنحضور نے اس پر فرمایا کہ وہ تمہارا مال ہی نہیں رہا، اگر تم سچے بھی ہو تو تم اس (اپنی بیوی) سے خلوت کر چکے ہو، اور اگر جھوٹے ہو پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے۔

۳۱۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مَرْثُومَةَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُبِّلَ ابْنُ مَرْثُومَةَ جُلُّ قَدَفِ امْرَأَتِهِ فَقَالَ فَرَّقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ. وَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَهُمَا كَاذِبٌ فَهَمَّ مِنْهُمَا تَأْيِيبُ؛ فَأَيُّمَا قَالَ: اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَهُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ مَا تَأْيِيبُ فَأَيُّمَا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا. قَالَ أَيُّوبُ فَقَالَ لِي عَبْدُ بْنُ مَرْثُومَةَ وَيَسْأَلُ فِي الْحَدِيثِ شَيْئًا لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ قَالَ قَالَ قَالَ التَّوْبَلُ مَالِي، قَالَ: لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ فَخَلْتَ وَمَا دَانَ كُنْتَ كَاذِبًا فَهَوَّ أَبْعَدَ مِنْكَ.

۳۱۶ اس عورت کا متعہ جس کا مہر ہی متعین نہ ہو، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ان بیویوں کو جنہیں تم نے نہ ہاتھ لگایا ہو اور نہ ان کے لئے مہر مقرر کیا ہو طلاق دے دو۔ ارشاد ہوتا ہے: "اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور طلاقوں کے حق میں بھی نفع پہنچانا دستور کے مطابق مقرر ہے۔ (یہ پرہیزگاروں پر واجب ہے، اللہ اسی طرح تمہارے لئے کھول کر اپنے احکام بیان کرتا ہے۔ شاید کہ تم سمجھو اور لحان کے موقع پر) جب عورت کے شوہر نے اسے طلاق دی تھی تو نبی کریم

بِأَدْبَلِ الْمَتْعَةَ لِلنِّسَاءِ لَمْ يُعْرِضْ لَهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمْسُوهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ يَمَّا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ وَقَوْلِهِ وَلِلْمُطَلَّاتِ مِمَّا أَلْفَعْنَ زَوْجَهُنَّ حَقًّا عَلَى الْمُتَوَلِّينَ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَكَمْ يَذَكِّرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَلَاعِنَةِ مُتْعَةً حِينَ طَلَقَهَا نَهْجًا

صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کا ذکر نہیں فرمایا تھا۔

۳۱۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کائن سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے میں ایوی سے فرمایا کہ تمہارا سب اللہ کے یہاں ہوگا تم میں سے ایک تو یقیناً جھوٹا ہے، تمہارے (شوہر کے) لئے اسے (بیوی کو) حاصل کرنے کا اب کوئی ذریعہ نہیں، شوہر نے عرض کی، یا رسول اللہ میرا مال؟ آنحضور نے فرمایا کہ اب وہ تمہارا مال نہیں رہا، اگر تم نے اس کے متعلق سچ کہا تھا تو تو وہ اس کے بدلے میں ہے کہ تم نے اس کی شہ گاہ اپنے لئے سلال کی تھی، اور اگر تم نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے۔

بہنہ اللہ الرحمن الرحیم،

۳۱۷۔ فقہ کے مسائل گھروالوں پر خرچ کرنے کی فضیلت۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) "اور لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کتنا خرچ کریں، کہہ دیجیے کہ عفو (جتنا آسان ہو یا جو سچ جائے) اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لئے کھول کر احکام بیان کرتا ہے تاکہ تم سوچ لیا کرو دنیا اور آخرت کے معاملات میں" حسن نے فرمایا کہ عفو سے مراد فضل ہے۔

۳۱۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَنْ لَعَنَ عَيْنَيْنِ : حِسَابُكُمْ مَا عَلَى اللَّهِ أَحَدٌ كَمَا كَادِبٌ لَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي : قَالَ إِنْ كُنْتُ صَدَقْتُ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتُ مِنْ قَرْبِهَا ، وَإِنْ كُنْتُ كَذَبْتُ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبَعَدُ وَأَبَعَدُ لَكَ مِنْهَا .

بَابُ كِتَابِ التَّفَقُّهِ فَضْلُ التَّفَقُّهِ عَلَى الْإِخْلَافِ وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْغَفْوُ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَقَالَ الْخَمْنُ الْغَفْوُ الْفَضْلُ .

۳۱۷ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ فَقُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ تَفَقُّهُ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُ بِهَا كَأَنَّكَ لَهُ مَدَقَّةً .

اگر خرچ کرتا اور اللہ کے حکم بجا آدمی کی نیت کے ساتھ کرتا ہے تو بھی اس کے لئے صدقہ ہے (اور اسے اس کا ثواب ملتا ہے) ۳۱۸ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الدُّنْيَا عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : قَالَ اللَّهُ لِنَبِيِّنَا إِذَا مَرَّ أَنْفَقَ عَلَيْكَ .

۳۱۷۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ابی سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن یزید انصاری سے سنا اور انہوں نے ابو سعید انصاری رضی اللہ عنہ سے (عبد اللہ بن یزید انصاری نے بیان کیا کہ میں نے ان سے پوچھا، کیا حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے انہوں نے کہا کہ ہاں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے، آنحضور نے فرمایا کہ مسلمان اپنے گھروالوں پر بھی

۳۱۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اسرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے ابن آدم، تو خرچ کر تو میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

۳۱۹- ہم سے یحییٰ بن قزحہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابو الفیت نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کمزوروں اور لا وارثوں اور مسکینوں کے کام آنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے، یا رات بھر عبادت اور دن کو روزے رکھنے والے کی طرح ہے۔

۳۲۰- ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں سعد بن ابراہیم نے ان سے عامر بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے میں اس وقت مکہ معظمہ میں بیمار تھا۔ میں نے آنحضرت سے عرض کی کہ میرے پاس مال ہے کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کر دوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں میں نے عرض کی، پھر آدھے کی کر دوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں! میں نے عرض کی، پھر تنہائی کی کر دوں (فرمایا تنہائی کی کر دوں) اور تنہائی بھی بہت ہے، اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انھیں محتاج و تنگدست چھوڑو کہ وہ لوگوں کے سامنے ماتھے پھیلانے پھرے، اور تم جب بھی خرچ کرو گے تو وہ تمہاری طرف سے صدقہ ہوگا (یعنی اس پر ثواب ملے گا) اس نفع پر بھی تمہیں ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ سے نکالو گے، اور امید ہے کہ اللہ ابھی تمہیں زندہ رکھے گا تم سے بہت سے لوگوں کو نفع پہنچے گا اور بہت سے دوسرے (کفار) نقصان اٹھائیں گے۔

۳۱۰- بیوی بچوں پر خرچ واجب ہے۔

۳۱۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَحَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْفَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْءُ عَلَى الْإِسْلَامَةِ وَالْمُسْلِمِينَ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْقَائِمِ اللَّيْلِ الصَّائِمِ النَّهَارِ

۳۲۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بِي وَأَنَا مَرِيضٌ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لِي مَا لِي أَوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ يَا قُلْتُ قَالَ لَطُفْتُ يَا قُلْتُ قَالَ لَطُفْتُ وَاللَّهِ لَكَ أَنْ تَدَعَ دَرَّتَكَ أَغْنِيَا عَنْ خَيْرٍ مِنْ أَنْ تَدَعَ عَنْهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ مِنْهُمْ فِي أَيْدِيهِمْ وَمِنْهُمْ أَنْفَقْتَ فَبُذِلَ لَكَ صَدَقَةٌ حَتَّى تُلْقِيَ الثُّغْمَةَ تَرْفَعُهَا فِي إِمْرَاتِكَ وَلَعَلَّ اللَّهَ يَرْفَعُكَ يَنْتَفِعَ بِكَ قَوْمٌ وَيُصْرِّحَ الْعَمُورَ

باب وجوب النفقة على الأهل

والعيال

۳۲۱ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلُ الصَّدَقَةُ مَا تَرَكَ غَنِيٌّ وَابْتَدَأَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْإِسْفَلِ وَابْتَدَأَ يَمْنُ يَقُولُ يَقُولُ الْمَدَارَةُ أَمَا أَنْ تُلْعِمُنِي وَأَمَّا أَنْ تُلْمِئَنِي وَيَقُولُ الْعَبْدُ أَلْعِمْنِي وَاسْتَعْمِلْنِي وَيَقُولُ الْإِبْنُ أَلْعِمْنِي إِلَى مَنْ تَدْعُنِي فَقَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مِمَّ هَذَا

۳۲۱- ہم سے عمرو بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے الاعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے بہترین صدقہ وہ ہے جو مالدار کو باقی رکھتے ہوئے کیا جائے اور اوپر کا ماتھے (دینے والے کا نیچے کے) لینے والے کے) ماتھے سے بہتر ہے، اور (خرچ کی کم ابتدا) ان سے کرو جو تنہا ہی زیر پرورش ہیں۔ عورت کو اس مطالبہ کا حق ہے کہ مجھے کھانا دو ورنہ طلاق دے دو، غلام کو اس مطالبہ کا حق ہے کہ مجھے کھانا دو اور مجھ سے کام لو، بیٹا کہہ سکتا ہے کہ مجھے کھانا کھلاؤ یا کسی اور پر چھوڑ دو

شاگردوں نے کہا، اے ابو ہریرہ کیا یہ آخری ٹکڑہ بھی آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ یہ ابو ہریرہ نے حدیث سے خود سمجھا ہے۔

۳۲۲۔ ہم سے سعد بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن خالد بن مسافہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن المسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو مالدار کی کو باقی رکھتے ہوئے کیا جائے اور ابتداء ان سے کرو جو تمہارے ہدف میں ہیں۔

۲۱۱۔ مرد کا اپنی بیوی بچوں کے لئے ایک سال کا خرچ جمع کرنا اور زیر پرورش افراد کے اخراجات کی کیا صورت ہوگی۔

مِنْ رَسُولٍ أَمَّا عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا مِنْ كَيْسِ ابْنِ هُرَيْرَةَ

۳۲۲ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَسَافَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْتِدَأُ بِمَنْ تَعُولُ

بَابُ حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ قَوْتِ نَفَقَةِ أَهْلِهِ وَكَيْفَ نَفَقَاتِ الْيَتَامَى

۳۲۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ لِي مَعْمَرُ قَالَ لِي الشُّوْعَرِيُّ هَذَا سَمِعْتُ فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ كَهْلِهِ قَوْتِ سَنَتِهِمْ أَوْ بَعْضِ السَّنَةِ قَالَ مَعْمَرٌ فَلَمْ يَحْمُرْ فِي قَوْمٍ وَكَانَتْ حَدِيثًا عَنْ شِهَابِ بْنِ شِهَابٍ الْأَوْفَرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَدِيسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمِينُهُ تَحْمِلُ بَنِي الْأَعْمِيرِ وَيُحْبَسُ كَهْلُهُ قَوْتِ سَنَتِهِمْ

۳۲۳۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں وکیع نے خبر دی، ان سے ابن عیینہ نے کہا کہ مجھ سے معمر نے بیان کیا کہ ان سے ثوری نے پوچھا کہ آپ نے ایسے شخص کے متعلق بھی سنا ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کا ایک سال سے کم کا خرچ جمع کر کے رکھتا ہے؟ معمر نے بیان کیا کہ اس وقت مجھے یاد نہیں آیا پھر بعد میں یاد آیا کہ اس سلسلے میں ایک حدیث ابن شہاب نے ہم سے بیان کی تھی، ان سے مالک بن اوس نے اور ان سے عمران رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنی نفیر کے بارگاہ کی کھجوریں بیچ کر اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کی روزی جمع کر دیتے تھے۔

۳۲۴۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ مجھے مالک بن اوس بن عثمان نے خبر دی (ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ محمد بن بکیر بن مسلم نے اس حدیث کا بعض حصہ بیان کیا تھا۔ اس لئے میں روانہ ہوا اور مالک بن اوس کی خدمت میں پہنچا اور ان سے یہ حدیث پوچھی۔ مالک نے مجھ سے بیان کیا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے صاحب یر فاہی کے پاس آئے اور کہا عثمان بن عفان، عبد الرحمن، زید اور سعد رضی اللہ عنہم! آپ سے ملنے کی

۳۲۴ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَدِيسٍ بْنُ الْحَدَّثَانِ وَكَانَ مَعَهُ ابْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَكَانَ لِي ذِكْرٌ أَتَيْنَ حَدِيثَهُ فَأُتِلَفْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَدِيسٍ فَسَأَلَنِي فَقَالَ مَالِكُ: إِنِّي لَأُتِلَفْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ إِذْ أُلْغِيَ خَاجِبُهُ يَرُدُّانَا فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ اللَّهِ وَالتَّزْبِيرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ قَالَ كَعَم

اجازت چاہتے ہیں، کیا آپ انہیں آنے کی اجازت دیں گے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اندر بلاؤ، چنانچہ انہیں اس کی اجازت دے دی گئی۔ بیابان کیا کہ پھر یہ حضرات اندر تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ میرا غرض یہ کہ بعد پھر عمر رضی اللہ عنہ سے آکر کہا کہ علی اور عباس رضی اللہ عنہما بھی ملنا چاہتے ہیں کیا آپ کی طرف سے اجازت ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بھی اندر بلانے کے لئے کہا اور ان حضرات نے بھی سلام کیا اور بیٹھ گئے اس کے بعد عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، امیر المؤمنین میرے اور ان علی رضی اللہ عنہ کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ دوسرے صحابہ عثمان رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے بھی کہا کہ امیر المؤمنین، ان کا فیصلہ فرمادیجئے اور انہیں اس الجھن سے نجات دیجئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جلدی نہ کرو میں اللہ کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں، جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں، کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم انبیاء و وفات کے وقت چھوڑیں وہ صدقہ ہیں حضور اکرم کا اشارہ خود اپنی ذات کی طرف تھا صحابہ نے کہا کہ آنحضور نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے دریافت فرمایا میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تھی، انہوں نے بھی تصدیق کی کہ آنحضور نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تھی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب میں آپ سے اس معاملہ میں گفتگو کروں گا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مال (خمس) میں خصوصیت بخشی تھی اور آنحضور کے سوا اس میں سے کسی دوسرے کو کچھ نہیں دیا تھا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا: مَا آفَاكَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِمْ تَقَاتِرًا يَوْمَئِذٍ يَكُونُ لَكَ أَهْلٌ مِّنْهُمَا هَذَا مَالٌ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَتِيهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ لِمَا يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ فَيَجْعَلُ مَالِي اللَّهِ، فَعَمِلَ بِمَا أَلْفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيلَةً أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ قَالُوا أَعْلَمُ قَالَ بَعْدَ عِبَّاسٍ، أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ

ثُمَّ تَوَفَّى لَهُمْ، قَالَ فَذَلِكُمْ خَلُّوا وَسَلَّمُوا أَتَجَلَسُوا، ثُمَّ لَيْسَ يَزَالُ قَلِيلًا فَقَالَ لِعُمَرَ: هَلْ لَكَ فِي عِلَى وَعَبَّاسٍ؟ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَ سَلَمًا وَجَلَسَا فَقَالَ عِبَّاسٌ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا، فَقَالَ الرَّهْطُ، عُثْمَانُ وَ أَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَضِ بَيْنَهُمَا وَارْحُ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخِرِ، فَقَالَ عُمَرُ: أَتَشِدُّوا أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِهِ تَقُومُ السَّمَاوَاتُ الْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَوَفَّى مَا تَرَكَتَا صَدَقَةً يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ، قَالَ الرَّهْطُ قَدْ نَالَ ذَلِكَ؟ قَالُوا بَلَى عُمَرُ عَلَى عِبَّاسٍ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ: أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالَا قَدْ نَالَ ذَلِكَ، قَالَ عُمَرُ قَاتِي أَحَدُكُمْ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللَّهَ كَانَ يَحْقِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُغْلِبْ أَحَدًا عُمَرُ قَالَ اللَّهُ: مَا آفَاكَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ قَدْ بَيَّنَّ نَكَاتُ هَذِهِ حَالِصَةٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ مَا اخْتَارَ هَذَا حُكْمَكُمْ وَلَا اسْتَأْذَنَ بِهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَعْلَمَا حُكْمَهَا وَبَيَّنَّ فِيكُمْ حَقِّي مِنْهَا هَذَا مَالٌ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَتِيهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ لِمَا يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ فَيَجْعَلُ مَالِي اللَّهِ، فَعَمِلَ بِمَا أَلْفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيلَةً أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ قَالُوا أَعْلَمُ قَالَ بَعْدَ عِبَّاسٍ، أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ آتَا فِي رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ يَمِينَهُ
 فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ حَائِضَةٌ أَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ
 تَزَوَّجَانِ أَنْ أَبَا بَكْرٍ كَذَبَا وَكَذَبَا
 اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَاءً شَدِيدٌ
 تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَلَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا
 فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْ
 بَكْرٍ، فَقَبَضْتُهَا سِتْنَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ
 ثُمَّ جِئْتُمَنِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرٌ
 كَمَا جَمِيعٌ جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيْبَكَ مِنْ
 ابْنِ أَخِيكَ وَأَتَى هَذَا ابْنُ أَلِيٍّ نَصِيْبُ امْرَأَتِهِ
 مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَ إِلَيْكُمَا
 عَلَى أَنْ عَلَيْكُمَا عَهْدُ اللَّهِ وَمِثْقَالُهُ لَتَعْمَلَانِ
 فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَمِثْقَالُ عَمَلٍ بِهِ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَمِثْقَالُ عَمَلٍ بِهِ
 فِيهَا مُنَدٌ وَلَيْتُمَا وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا، فَقُلْتُمَا
 إِدْفَعُهَا إِلَيْنَا بِدَلَالَةٍ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا
 بِدَلَالَةٍ أَسْتَدْكُم بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِنَّ
 بِدَلَالَةٍ إِيَّاكُمْ أَلَمْ تَقَالُ الزَّهْرُطُ نَعَمْ قَالَ تَمَّ قَبْلَ
 عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ كَمَا أَمْسَدُ كَمَا بِأَمْسَدِ
 هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِدَلَالَةٍ؟ قَالَا نَعَمْ قَالَ
 أَقْتُلْتُمَا سَكَنِي مَتًى قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ؟ قَالَا لَيْزِي
 بِأَذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا
 قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ
 عَجَزْتُ عَنْهَا قَدْ قَعَاها فَإِنَّا أَكْفِيْكُمْ مَا هَا،

عمل کیا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تمہیں یہ معلوم ہے؟ سب نے
 کہا کہ جی ہاں، پھر آپ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت فرمایا
 میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تمہیں بھی یہ معلوم ہے؟ انہوں نے بھی
 کہا کہ جی ہاں معلوم ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی وفات کی اور
 ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین
 ہوں چنانچہ آپ نے اس جائداد کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور حضور اکرم کے
 عمل کے مطابق اس میں عمل کیا، علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر
 آپ نے فرمایا، آپ دونوں حضرات اس وقت موجود تھے، آپ خوب جانتے
 ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا تھا اور اللہ جانتا ہے کہ ابوبکر رضی
 اللہ عنہ اس میں غلط، ممتا و نیک نیت اور صحیح راستے پر تھے اور حق
 کی اتباع کرنے والے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی
 وفات کی اور اب میں آنحضور اور ان کا جانشین ہوں میں دو سال سے اس
 جائداد کو اپنے قبضہ میں لئے ہوئے ہوں اور وہی کرتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں کیا تھا، اب آپ حضرات میرے
 پاس آئے ہیں آپ کی بات ایک ہی ہے اور آپ کا معاملہ بھی ایک ہے آپ (عباسؓ)
 رضی اللہ عنہ آئے اور مجھ سے اپنے بھتیجے (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم)
 کی وراثت کا مطالبہ کیا، اور آپ علی رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے
 اپنی بیوی کی طرف سے ان کے والد (آنحضور) کے ترکہ کا مطالبہ کیا، میں
 نے آپ دونوں صاحبان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو یہ جائداد
 دے سکتا ہوں۔ لیکن اس شرط کے ساتھ آپ پر اللہ کا عہد اور اس کی یشاق ہو
 گی کہ آپ دونوں بھی اس جائداد میں وہی طرز عمل رکھیں جو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے رکھا ہے جس کے مطابق ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمل کیا اور جب
 سے میں اس کا والی ہوا ہوں۔ میں نے جو اس کے ساتھ معاملہ رکھا اور یہ شرط
 منظور ہو تو پھر آپ مجھ سے اس سلسلے میں بات نہ کریں اپنا لوگوں نے کہا
 کہ اس شرط کے مطابق وہ جائداد ہمارے حوالہ کر دیں اور میں نے اسے اس
 شرط کے ساتھ آپ کے حوالہ کر دیا میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا میں نے
 وہ جائداد اس شرط کے ساتھ آپ کے حوالہ کی تھی؟ صحابہ نے کہا کہ جی ہاں۔
 بیان کیا کہ پھر آپ علی اور عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ میں آپ حضرات کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ میں نے انہیں کے حوالہ وہ جائداد
 اس شرط کے ساتھ کی تھی وہ دونوں حضرات نے فرمایا کہ جی ہاں پھر عرضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ حضرات اس کے سوا مجھ سے کوئی اور فیصلہ چاہتے

میں اس ذات کی قسم ہے جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں اس کے سوا میں کوئی اور فیصلہ قیامت تک نہیں کر سکتا، اب آپ لوگ اس کی ذمہ داری اٹھانے سے عاجز ہیں تو مجھے واپس کر دیں میں آپ لوگوں کی جگہ اس کی نگرانی کر لوں گا۔

۲۱۲۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلائیں پورے دو سال (یعنی مدت) اس کے لئے ہے جو رضاعت کی تکمیل کرنا چاہیے۔ ارشاد: "یا تعلقون بصیرتکم اعدا رضاد فرمایا اور اس کا محل اور دودھ بڑھائی تین مہینوں میں ہو جاتی ہے" اور فرمایا: اور اگر تم باہم کشمکش کرو گے تو رضاعت کوئی دوسری کرے گی وسعت والے کو خرچ اپنی وسعت کے مطابق کرنا چاہیے۔ اور جس کی آمدنی ہو اسے چاہیے کہ اسے اللہ نے جتنا دیا ہو اس میں سے خرچ کرے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد: بعد عمر بسر تک۔ اور یونس نے زہری کے واسطے سے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے کہ ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے تکلیف پہنچائی جائے اور اس کی صورت یہ ہے کہ ماں کہہ کے میں اسے دودھ نہیں پلاؤں گی۔ حالانکہ حال یہ ہے کہ اس کی غذا بچے کے زیادہ موافق ہے۔ وہ بچہ پر زیادہ چڑھن ہوتی ہوتی ہے اور کسی دوسرے کے مقابلہ میں اس کے ساتھ زیادہ لطف و نرمی کر سکتی ہے اس لئے اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ بچہ کو دودھ پلانے سے اس وقت بھی انکار کر دے جب کہ بچہ کا والد اسے (نان و نفقہ کے سلسلے میں) اپنی طرف سے وہ سب کچھ دینے کو تیار ہو جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے اور نہ کسی باپ ہی کو تکلیف پہنچائی جائے اس کے بچہ کی وجہ سے کہ محض اس بچہ کی ماں کو تکلیف پہنچانے کے لئے اسے پلانے سے ماں کو روک دیا جائے اور کسی اور کو بچہ دے دیا جائے لیکن ان دونوں پر اس وقت کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اگر وہ والد اور والدہ دونوں اپنی رضامندی اور مشورہ سے بچہ کا دودھ چھڑانا چاہیں۔ بہر حال شرط یہ ہے کہ یہ دونوں کی رضامندی اور مشورہ سے ہونا چاہیے۔ وصالہ یعنی خطامہ،

۲۱۳۔ کسی عورت کا شوہر اگر غائب ہو تو اس عورت کا خرچ اور اس کے بچہ کا خرچ۔

ہم سے ابن قتیبہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی۔ انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں

بَاب (۲۱۲) وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَمَرَ أَنْ يُرِيمَ الرِّضَاعَةَ إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرَةً وَقَالَ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا وَقَالَ فَإِنْ تَعَاسَرْتُم مَسْرُوعًا لَهُ أُنْخَرَىٰ لِیُنْفِقَ فَوْ سَعَةً مِنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِثْلُهُ إلی قَوْلِهِ بَعْدَ عَنِی یَسْرًا وَقَالَ یُؤْتَسَّرُ مِنَ الرَّهْرِ یُتَّهَى اللَّهُ أَنْ تُضَارَّ وَالِدَتُهَا بِوَلَدِهَا وَذَلِكَ أَنْ تَقُولَ الْوَالِدَةُ کَأَنَّ مُرْضِعَتَهُ وَهِيَ أَمْسَلُ لَهُ غِذَاءً وَاشْفَقَ عَلَيْهِ وَأَمْرُكَ بِهِ مِنْ غَیْرِهَا فَلَیْسَ لَهَا أَنْ تَبْنَى بَعْدَ أَنْ یُعْطِیَهَا مِنْ نَفْسِهِ مَا جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَفَ لَیْسَ لِلْمَوْلُودِ لَهُ أَنْ یَضَارَّ بِوَلَدِهِ وَالِدَتُهُ فِیْمَعَهَا أَنْ تُرْضِعَهُ صِرَاءً أَلْهًا إلی غَیْرِهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا أَنْ یَسْتَرْضِعَا عَنْ حَیْبِ نَفْسِ الْوَالِدِ الْوَالِدَةِ فَإِنْ أَمَرَ إِفْصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا بَعْدَ أَنْ یَكُونَ ذَلِکَ عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ. فِصَالُهُ: فِطَامَتُهُ،

بَاب (۲۱۳) نَفَقَتُهُ الْمَرْأَةِ إِذَا غَابَ عَنْهَا وَرُوحَتُهَا وَنَفَقَتُهُ الْوَالِدِ

۳۲۵ حَدَّثَنَا ابْنُ مَقَاتِلٍ أَخْبَرَ تَابِعَهُ اللَّهُ أَخْبَرَ تَابِعَهُ ابْنُ شَهَابٍ أَخْبَرَ تَابِعَهُ ابْنُ

عروہ نے خبر دی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں۔ اور عرض کی، یا رسول اللہ، ابوسفیان رضی اللہ عنہ (ان کے شوہر) بہت نجل میں تو کیا یہ میرے لئے اس میں کوئی گناہ؟ اگر میں ان کے مال میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں، آنحضور نے فرمایا کہ نہیں لیکن دستور کے مطابق ہونا چاہیے۔

۳۳۲۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے حمام نے، کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر عورت اپنے شوہر کی کٹائی میں سے، اس کے حکم کے بغیر دستور کے مطابق، اللہ کے راستہ میں خرچ کرے تو اسے بھی آدھا ثواب ملتا ہے۔

۲۱۲۔ عورت کا اپنے شوہر کے گھر کا کام۔

۳۳۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، کہا کہ مجھ سے حکم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی لیث نے، ان سے علی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ فاطمہ علیہا السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ شکایت کے لئے حاضر ہوئیں کہ چکی پیسنے کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں کتنی تکلیف ہے۔ انہیں معلوم ہوا تھا۔ کہ آنحضور کے پاس کچھ غلام آئے ہیں لیکن آنحضور سے ان کی ملاقات نہ ہو سکی۔ اس لئے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا جب آنحضور تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اس کا ذکر کر دیا علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ہمارے یہاں تشریف لائے (رات کے وقت) ہم اس وقت اپنے بستر میں لیٹ چکے تھے (آنحضور کے آنے پر) ہم نے اٹھنا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ تم دونوں جس طرح تھے اسی طرح رہو پھر آنحضور میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بیٹھ گئے میں نے آپ کے قدموں کی ٹھڈ اپنے پیٹ پر محسوس کی پھر آپ نے فرمایا تم دونوں نے جو چیز مجھ سے مانگی ہے، کیا میں تمہیں اس سے بہتر ایک بات نہ بتا دوں؟ جب تم

(رات کے وقت) اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو بیس مرتبہ سبحان اللہ، تیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو، یہ تمہارے لئے کسی خدمت گذار سے بہتر ہے۔

۲۱۵۔ عورت کے لئے خادم۔

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ هَلَكَ عَلَى خَرَجٍ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الدَّخْلِ لَهُ عِيَالُنَا قَالَتْ لَا إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ

۳۳۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبٍ نَجَحَهَا عَنْ غَيْرِ أَهْرِ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِ

بَابُ عَمَلِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِ نَجَحَهَا

۳۳۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَيْلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَكُّوا إِلَيْهِ مَا فَلَئِي فِي بَيْدَهَا مِنَ الرُّمَى وَبَلَعَهَا أَنَّ جَاءَ لَا تَرَفِيقُ فَلَمْ تُصَادَوْكُهُ فَكَرَرْتُ ذُلَّاقَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرْتُهَا عَائِشَةُ قَالَتْ فَجَاءَتْ وَقَدْ أَخَذَتْ مَصْرًا جَعَلَتْ هَبْنًا تَقْوَمُ وَقَالَ أَنَا مَعَا نَكُمَا فَجَاءَ فَفَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمَا حَتَّى وَجَدْتُ بُرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى بَطْنِي فَقَالَ: أَلَا أَذْلَكُكُمْ عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَصْرًا جَعَلْتُمَا أَوْ أَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبَّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَلَعَمْرَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ عَادِمٍ

بَابُ خَادِمِ الْمَرْأَةِ

۳۲۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ مَجَاهِدًا
سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَالِبٍ أَنَّ قَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتْ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ حَادِثًا
فَقَالَ، أَلَا أُخْبِرُكَ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْهُ
تَسْتَعِينُ اللَّهَ عَنْهُ مَنَامٌ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ
وَتُحَمِّدِينَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ
اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، ثُمَّ قَالَ سَفِيَانُ إِحْدَاهُنَّ
أَرْبَعُ وَثَلَاثُونَ فَمَا تَرَكْتَهَا بَعْدُ قِيلَ وَلَا لِيْلَهُ
صَفِيْن تَكُن وَلَا لِيْلَهُ صَفِيْن.

باب ۲۱۶ خِدْمَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ

۳۲۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْرَةَ حَدَّثَنَا
ثُبَّةُ بْنُ الْمَكْحَمِ بْنِ عَتِيبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ سَأَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ
فِي الْبَيْتِ قَالَتْ كَانَ فِي مَهْنَةٍ أَهْلُهُ فَإِذَا نِمَ
أَلَا ذَاكَ حَرَجٌ.

باب ۲۱۷ إِذَا نَفَقَ الرَّجُلُ فَلَمْ يَزَلْ
أَنْ تَأْخُذَ بِغَيْرِ عَلَيْهِ مَا يَكْفِيهَا وَكَذَلِكَ

بِالْمَعْرُوفِ

۳۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ هِنْدُ
بِنْتُ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ يَا سَفِيَانُ
رَجُلٌ شَعِيخٌ وَلَيْسَ بِطُغْيَانِي مَا لُفِّيَنِي وَكَذَلِكَ
إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِي
مَا يَكْفِيكَ وَكَذَلِكَ بِالْمَعْرُوفِ

۳۲۸ ہم سے حمید بن حذیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن ابی یزید نے حدیث بیان کی، انہوں نے مجاہد سے سنا، انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے سنا، ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ قاطمہ علیہا السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں بغیر اور آپ سے ایک خادم مانگا تھا۔ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز بتا دوں جو تمہارے لئے اس سے بہتر ہو، سوتے وقت تین سو مرتبہ سبحان اللہ، تیس سو مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کہ وہ سفیان نے کہا کہ ان میں ایک چونتیس سو مرتبہ ہے (علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) پھر میں نے اس معمول کو کبھی نہیں چھوڑا، آپ سے پوچھا گیا جنگ صفین کی راتوں میں بھی نہیں؟ فرمایا کہ صفین کی راتوں میں بھی نہیں۔

۲۱۶۔ مرد کی اپنی بال بچوں کی خدمت۔

۳۲۹۔ ہم سے محمد بن عزرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم بن عتبہ نے، ان سے ابراہیم نے۔ ان سے اسود بن یزید نے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ گھر میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے؟ ام المومنین نے بیان کیا کہ حضور اکرم گھر کے کام کیا کرتے تھے، پھر جب اذان کی آواز سننے تو باہر چلے جاتے تھے۔

۲۱۷۔ اگر مرد نہ چرے تو عورت اس کے علم میں لائے

بغیر اس مال میں سے اتنا لے سکتی ہے جو دستور کے مطابق

اس کے اور اسکے بچوں کیلئے کافی ہو۔

۳۳۰۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے کہا کہ مجھے میرے والد (عروہ نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ بند بنت عتبہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! ابو سفیان (ان کے شوهر) بخیل میں اور مجھے اتنا نہیں دیتے جو میرے اور میرے بچوں کے لئے کافی ہو سکے ہاں اگر میں اس کی لاعلمی میں ان کے مال میں سے لے لوں (تو کام چلتا ہے) آنحضرت نے فرمایا کہ تم اتنا لے سکتی ہو جو تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے دستور کے مطابق کافی ہو

وَقَدْ كَرِهَتْ أَنْ أَجِنَّهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَرَكْنَهُنَّ
بِمَرْجَعَتْنَهُنَّ مُرْعَاهَهُنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ فَقَالَ بَارَكَ
مِنْكَ لَكَ أَوْ قَالَ خَيْرًا۔

یوں کہ جوڑی میں اس لیے میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ ان کے یہاں انہی جیسی لڑکی بیاہ لاؤں اس لئے میں نے ایک ایسی عورت سے شادی کی جو ان کی دیکھ بھال کر سکے اور ان کی اصلاح کا خیال رکھے، آنحضور نے اس پر فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے یا راوی کو شک تھا آنحضور نے ”خیر“ فرمایا۔

باب ۳۲۱ نفقة المعسر علی اہلہ

۳۳۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجُلٌ فَقَالَ
هَكَذَا قَالَ وَلِمَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي سَجُلٍ
قَالَ فَأَمْتَقْتُ قَبْلَهُ قَالَ لَيْسَ عِنْدِي قَالَ فَصَمَّ مَهْرٌ
مُتَابِعِينَ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَلْعِمْ سِتْرَيْنِ
وَسُكَيْنًا قَالَ لَا أَحِدُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِعِزِّي فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ آيَنَ السَّائِلُ قَالَ
هَآ أَنَا ذَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا قَالَ عَلَى أَخُوخِمْ مَنَابِيَا
رَسُولِ اللَّهِ قَوْلَ الَّذِي بَعَثْتَ بِالْحَقِّ مَابَيْنَ
بَيْنَهُمَا أَهْلُ بَيْتٍ أَخُوخِمْ مَنَابِيَا فَصَحَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أُنْيَابُهُ قَالَ
فَأَنْتُمْ إِذَا هَـ

۳۳۲۔ تمگ دست کا اپنے بال بچوں پر خرچ۔

۳۳۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد الرحمن نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب آئے اور کہا کہ میں تو بلاک ہو گیا، آنحضور نے فرمایا، آخر بات کیا ہوئی؟ انہوں نے عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی سے رمضان میں ہم بستر کی کر لی، آنحضور نے فرمایا پھر ایک غلام آزاد کر دو (کفارہ کے طور پر) انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس نہیں ہے، آنحضور نے فرمایا پھر دو جینے متواتر روزے رکھ لو، انہوں نے عرض کی کہ مجھ میں اس کی طاقت نہیں آنحضور نے فرمایا کہ پھر ساٹھ سیکنوں کو کھانا کھلاؤ انہوں نے عرض کی کہ اتنا میرے پاس سامان نہیں ہے، اس کے بعد آنحضور کے پاس ایک ٹوکہ لایا گیا۔ جس میں بھجوریں تھیں، آنحضور نے دریافت فرمایا کہ مسئلہ پوچھنے والا کہاں ہے، ان صاحب نے عرض کی میں یہاں حاضر ہوں، آنحضور نے فرمایا اسے (اپنی طرف سے) صدقہ کر دینا، انہوں نے عرض کی، اپنے سے زیادہ ضرورت مند پر! یا رسول اللہ اس دولت کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ان دونوں پتھر لیے علاقوں کے درمیان کوئی گھرنہ ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے، اس پر آنحضور نے اور آپ کے مبارک دانت دکھائی دیئے اور فرمایا پھر تم ہی اس کے زیادہ مستحق ہو۔

باب ۳۲۲ علی التواضع مِثْلُ ذَاكَ

وَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْهُ شَيْءٌ وَصَرَّحَ اللَّهُ
مِثْلًا تَرَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبَاكَ إِلَى قَوْلِهِ

۳۲۲۔ آیت و علی التواضع مثل ذالک۔ اور کیا ماں کو بچہ کو دودھ پلانے کی کچھ اجرت ملے گی اور اللہ تعالیٰ نے ایک مثل بیان کی (دو آدمیوں کی، ان میں سے ایک گونگا ہو) ارشاد: ”صراط مستقیم تک“

صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
۳۳۵ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
وَهَبُ بْنُ أَفْبَرَةَ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَائِبِ ابْنَةِ

۳۳۵۔ ہم سے کوئی بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی انھیں ان کے والد نے، انھیں

أَبَى سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ
فِي مَنْ أَخْبَرَ فِي بَيْتِي أَبِي سَلَمَةَ أَنْ أَنْفَقَ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ
بِتَارِكْتِهِمْ هَكَذَا هَكَذَا أَلَمْ أَهْمُ نَبِيًّا
قَالَ نَعَمْ لَكَ أَجْرٌ مِمَّا أَنْفَقْتَ عَلَيْهِمْ

۳۳۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هُنَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
أَبَا سَفْيَانَ سَأَلَ لِي شَيْئًا فَقُلْتُ عَلَى بَنَاتِكَ أَنْ أَهْدِيَ
مِنْ مَالِهِ مَا يَكْفِيْنِي وَبَنِيَّ قَالَ هُنَذَا بِالْمَعْقُوفَةِ

بَابُ ۲۲۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ تَرَكَ كَلًّا أَذْنِيًا عَاقَلًا

۳۳۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الَّذِينَ
يَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَيُضَلُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَنَّهُ
تَرَكَ وَقَاءً صَلَّى وَإِلَّا قَالَ الْمُسْلِمِينَ هَلُوا عِزًّا
صَالِحِيكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْقُتُوبَ قَالَ أَنَا
أَوَّلُ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ لَمَنْ تَوَفَّى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
تَرَكَ دَيْنًا فَكُنِيَ قَضًا وَلَا وَمَنْ تَرَكَ مَالًا
قُلْتُ تَرْتَبُهُ

بَابُ ۲۲۳ التَّرَاغُصِ مِنَ الْمَوَالِيحِ وَغَيْرِهَا

۳۳۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَ فِي عُرْوَةَ أَنَّ رَأَيْتُ
أَبْنَ سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي أَنَّ امْرَأَتِي بَنَةَ رَافِعٍ

زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا
رسول اللہ کیا مجھے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ (ان کا باقی خزانہ کے دو کون کے لئے
میں ثواب ملے گا اگر میں ان پر خرچہ کروں، میں انہیں اس محتاجی میں نظر
انداز نہیں کر سکتی۔ وہ میرے بیٹے ہی تو ہیں، انہیں حضور نے فرمایا کہ ہاں میں
ہر اس چیز کا ثواب ملے گا جو تم ان پر خرچہ کرو گے۔

۳۳۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہند نے عرض کی، یا رسول
اللہ، ابو سفیان بخیل ہیں اگر میں اس کے مال میں سے اتنا لے لیا کروں
جو میرے اور میرے بچوں کو کافیا ہو تو کیا اس میں کوئی گناہ ہے؟ آنحضرت
نے فرمایا کہ دستود کے مطابق لے لیا کرو۔

۳۳۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ جس نے قرض وغیرہ
کا بوجھ مرمتے وقت چھوڑا یا لاوارث بچے چھوڑے تو وہ
میرے فہم میں۔

۳۳۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو سلمہ نے
اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس جب کسی ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا ہے جس پر قرض ہوتا تو آنحضرت
دریافت فرماتے کہ مرچوم نے قرض کی ادائیگی کے لئے ترکہ چھوڑا ہے یا نہیں
اگر کہا جاتا کہ اتنا چھوڑا ہے جس سے ان کا قرض ادا ہو سکتا ہے تو آپ ان کی نماز
پڑھتے، ورنہ مسلمانوں سے کہتے کہ اپنے ساتھی پر تم ہی نماز پڑھو۔ پھر جب اللہ
تعالیٰ نے آنحضرت پر فتوحات کے دروازے کھول دیئے تو فرمایا کہ میں مسلمانوں
سے ان کی خود اپنی ذات سے بھی زیادہ قریب ہوں، اسلئے ان کے مسلمانوں میں
سے جو کوئی وفات پائے اور قرض چھوڑے تو اس کی ادائیگی کی ذمہ داری
میری ہے اور جو کوئی مال چھوڑے وہ اس کے وراثت کا ہے۔

۳۳۸۔ وایہ وغیرہ کا دودھ پلانا۔

۳۳۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں عروہ نے خبر دی
ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زود بہر مطہرہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ میری بہن بنت ابی سفیان سے نکاح کر لیجئے۔ آنحضور نے فرمایا، اور تم اسے پسند بھی کرو گی اگر تمہاری بہن تمہاری سو کن بن جائے گی میں نے عرض کی، جی ہاں، اس سے خالی تو میں آپ بھی نہیں ہوں، اور میں پسند کرتی ہوں کہ اپنی بھین کو بھی بھلائی میں آئے ساتھ شریک کروں، آنحضور نے اس پر فرمایا اگر یہ میرے لئے جائز نہیں ہے (دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں جمع کرنا) میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، واللہ اس طرح کی باتیں ہو رہی ہیں کہ آپ درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں آنحضور نے دریافت فرمایا ام سلمہ کی بیٹی سے؟ میں نے عرض کی جی ہاں، آنحضور نے فرمایا اگر وہ میری پردوش میں نہ ہوتی جب بھی وہ میرے لئے حلال نہیں تھی۔ وہ تو میرے رضاعی بھائی ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کی لڑکی ہے، مجھے اور ابوسلمہ کو تو میرے دودھ پلایا تھا پس تم لوگ میرے لئے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو اور شیب نے بیان کیا، ان سے زہری نے اور ان سے عروہ نے کہا کہ تو میر کو ابولہب نے آزاد کیا تھا۔

رَسُولُ اللَّهِ الرَّسُولُ الرَّحِيمُ

کتاب الاطعمہ

کھانوں کا بیان

۲۲۵۔ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى كُلُوا مِنْ
طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَقَوْلِهِ أَتَعْبُدُوا مِنْ
طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَقَوْلِهِ كُلُوا مِنْ
الطَّيِّبَاتِ وَعَمَلُوا الصَّالِحَاتِ إِلَى جَمَاعَتِكُمُ
عَلَيْكُمْ

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى
أَنَّ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَطْعَمُوا الْجَائِعَ وَنَوَدُوا الْمُرِيضَ وَفَكَتُوا
الْعَالِيَ قَالَ سُفْيَانُ وَالْعَالِيَ الْكَاسِي

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَنَانٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ إِلَّا مِمَّا مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۵۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں میں سے جن کی تم نے ہمیں روزی دی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد خیر کرو ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو تم نے کما لی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کھاؤ پاکیزہ چیزوں میں سے اور نیک عمل کرو، بلاشبہ جو کچھ بھی کرتے ہو ان میں جانتا ہوں۔

۳۳۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے بخروی انھیں منصور نے اور انھیں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بھوکے کو کھلاؤ، بیمار کی پلہ پرسی کرو اور زیدی کو چھڑاؤ سفیان نے فرمایا کہ (حدیث میں) عانی، بمعنی قیدی ہیں۔

۳۴۰۔ ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابو حازم نے اور انس ابومریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم کی وفات تک آل محمد صلی

اللہ علیہ وسلم کبھی متواتر تین دن تک کھانے سے شکم سیر نہیں ہوا۔ اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (بیان کیا کہ فاقہ کی وجہ) میں سخت مشقت میں مبتلا تھا۔ پھر میری ملاقات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور ان سے میں نے قرآن مجید کی ایک آیت پڑھنے کے لئے کہا، انہوں نے مجھے وہ آیت پڑھ کر سنائی (اور اس کا مفہوم سمجھایا) اور پھر اپنے گھر میں داخل ہو گئے اس کے بعد میں بہت دور تک چلتا رہا لیکن مشقت اور بھوک کی وجہ سے منہ کے بل گر پڑا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر کے پاس کھڑے ہیں۔ آنحضور نے ارشاد فرمایا، اے ابوہریرہ، میں نے کہا، حاضر ہوں، یا رسول اللہ، تیار ہوں! پھر آنحضور نے میرے ہاتھ پکڑ کر مجھے کھڑا کیا، آپ مجھ گئے کہ میں کس چیز میں مبتلا ہوں پھر آپ مجھے اپنے گھر لے گئے اور میرے لئے دودھ کا ایک بڑا پیالہ منگوایا، میں نے اس میں سے دودھ پیا۔ آنحضور نے فرمایا، دوبارہ پیو ابوہریرہ! میں نے دوبارہ پیا۔ آنحضور نے فرمایا، اور پیو میں نے اور پیا یہاں تک کہ میرا پیٹ بھی پیالہ کی طرح برابر ہو گیا، بیان کیا کہ پھر میں عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اپنا سارا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اے عمر اللہ تعالیٰ نے اسے اس ذات کے ذریعہ پورا کر دیا جو آپ سے زیادہ متحقق تھی، بخدا میں نے آپ سے آیت پوچھی تھی حالانکہ میں اسے آپ سے بھی زیادہ بہتر طریقہ پر پوچھ سکتا تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا اگر میں نے آپ کو اپنے گھر میں داخل کر لیا ہوتا اور میری بانی کرتا تو میرے لئے اس سے زیادہ عزیز غذا کہ مجھے سرخ اونٹ مل جائیں۔

۲۲۲ کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا اور دائیں ہاتھ سے کھانا۔

۲۲۱ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی کہ کبہ مجھے ولید بن کثیر نے خبر دی، انہوں نے وہب بن کیسان سے سنا انہوں نے عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے کہا کہ میں بہم تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھا اور (کھاتے وقت) میرا ہاتھ برتن میں چاروں طرف گھوما کرتا تھا اس لئے حضور اکرم نے مجھ سے فرمایا، بیٹے بسم اللہ پڑھ لیا کرو، داہنے ہاتھ سے کھایا کرو اور برتن میں دہاں سے کھایا کرو جو تم سے قریب ہو، چنانچہ اس کے بعد میں ہمیشہ اسی

مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى قُبِضَ وَعَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ هُرَيْرَةَ أَنَّ ابْنَ جُبَيْرٍ شَدِيدٌ فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَأَسْتَفْرَأْتُهُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَقَدَحَلَّ وَرَأَاهُ وَقَفَّحَهَا عَلَيَّ فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ فَكُفِّرْتُ لِرَجُلٍ مِنْ الْجُهْدِ وَالْجُوعِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَيَّ رَأَيْتُ سَيِّئًا فَقَالَ يَا أَبَاهُ زَيْدٌ فَقُلْتُ كَبَيْتُكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدُ يَدٌ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي وَعَرَفَ الَّذِي بِي فَأَنْطَلِقُ فِيهِ إِلَى رَأْسِهِ فَأَمَرَ بِي بَعْثَ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ عِدَّةٌ فَأَشْرَبَ يَا أَبَاهُ زَيْدٌ فَقُدِّرْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ عِدَّةٌ فَقُدِّرْتُ فَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوَى بِلَحْنِي فَمَضَا كَالْقَدَحِ قَالَ فَلَقِيتُ عُمَرَ وَقُدِّرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِي وَقُلْتُ لَهُ تَوَلَّى اللَّهُ ذَلِكَ مَنْ كَانَ أَحَقُّ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَفْرَأْتُكَ الْآيَةَ وَلَا تَأْتُرْ لَهَا مِنْكَ قَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ كَانَ أَكْثَرُ أَوْ خَلْتُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ حُمْرِ الثَّقِيمِ.

۲۲۲ بِالسَّمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ وَالْإِكْلِ بِالْيَمِينِ

۲۲۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ جُبَيْرٍ شَدِيدٌ قَالَ التَّوَلَّى بَنُ كَثِيرٍ أَنَّهُ بَرَفِي أَنَّهُ سَمِعَ وَهَبَ بْنَ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ كُنْتُ غَلَامًا فِي مَجْرٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي نَظِيشٌ فِي الصَّخْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُلَامُ سَمِعَ اللَّهُ وَكُلْ بِيَمِينِكَ فَمَا نَرَاكَ تَلْكُ

بیانیت کے مطابق کھاتے ہیں۔

۲۲۷۔ بنی میں سامنے سے کھاتے اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کھانے سے پہلے) اللہ کا نام لے لیا کرو، اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔

۲۲۸۔ ہم سے عبد الغزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عمرو بن حنبلہ دہلی نے، ان سے وہب بن کیسان ابونعیم نے، ان سے عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے، آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے ہیں۔ بیان کیا کہ ایک دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا اور بہت سے چاروں طرف سے کھانے لگا تو آنحضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے سامنے سے کھاؤ۔

۲۲۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، ان سے وہب بن کیسان ابونعیم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا لایا گیا۔ آپ کے ساتھ آپ کے پیب عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، آنحضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھ لو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

۲۳۰۔ جس نے اپنے ساتھی کے ساتھ کھاتے وقت پیالے میں چاروں طرف تلاش کیا، بشرطیکہ ساتھی کی طرف سے اس پر ناگواری کا خیال نہ ہو۔

۲۳۱۔ ہم قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی اور جو انہوں نے آنحضرت کے لئے تیار کیا تھا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم کے ساتھ میں بھی گیا میں نے دیکھا کہ حضور اکرم پیالہ میں چاروں طرف کدو تلاش کرتے تھے۔ کھانے کے لئے بیان کیا کہ اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں۔

لَفَعَتِي بَعْدَ

بِأَنَّكَ لَا تَخْلُفُ مَقَامِي لِيَهِيَ وَقَالَ
أَنْتُمْ قَالُوا السَّيِّئُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَذْكُرُوا أَسْمَاءَ اللَّهِ وَالْيَاكُلُ كُلُّ

تَجِدُ مَقَامِي

۳۲۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو
بْنِ حَلَمَةَ الدِّينِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي
نُعَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَهُوَ بْنُ أُمِّ سَلَمَةَ
تَزَوَّجَ السَّيِّئُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكَلْتُ
يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا
تَجَعَّلْتُ أَكُلَ مِنْ تَوَاجِي الصُّحُفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ مِمَّا
يَلِيكَ

۳۲۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ قَالَ
أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ
وَمَعَهُ رَبِيبُهُ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ سَمِعَ
اللَّهُ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ

بِأَنَّكَ مَنْ تَتَّبَعُوا إِلَى الْقَضْعَةِ
مَعَ مَا حَبَبِهِ إِذَا لَمْ يَعْرِفْ مِنْهُ
حَرَاهِيَّةً

۳۲۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ
عَنِ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ
سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خِيَامًا مَاءَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ
أَنْتُمْ فَدَهَبَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَوَائِمُهُ يَتَّبَعُهُ الدُّبَابُ مِنَ حَوَالِي الْقَضْعَةِ قَالَ
قَلْبُ أَمْرٍ أَعْيَبَ الدُّبَابَ مِنْ يَوْمٍ مَسِيْدٍ

باب ۲۲۹ التَّمَنُّ فِي الْأَكْلِ وَتَمِيرٍ ۖ قَالَ
عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَلَّ يَمِينِكَ ۖ

۳۴۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَهْلِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيبُ
النَّيْمَ مَا اسْتَطَاعَ فِي لُحُوقِهِ ۖ وَتَتَعَلَّمُ وَ
تَتَرَجَّلُ بِهِ وَكَانَ قَالَ يَوَاسِطُ قَبْلَ هَذَا
فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ ۖ

باب ۲۳۰ مِنْ أَهْلِ حَقِّ شَيْعَةٍ ۖ

۳۴۶ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَا وَرَسُولُ اللَّهِ
سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا
أَعْرِفُ فِيهِ الْجَوْعَ فَقُلْتُ عِنْدَهُ مِمَّنْ شَيْءٌ فَلَمْ يَجِبْ
أَقْرَابًا مِنْ شَيْعَتِهِ ثُمَّ أَفْرَجَتْ خِمَارُهَا فَلَقِيتُ
الْعَنْزَ يَبْغِضُهُ ثُمَّ دَسَّنَتْهُ ثَوْبِي وَتَرَدَّدْتُ
يَبْغِضُهُ ثُمَّ أَنَا سَلْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَيْفَ بِهِ فَقَصَصْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَ النَّاسِ
فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَا سَلَمَةُ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ يَكْفَارُ قَالَ
فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِمَنْ مَعَهُ، قَوْمُوا فَأَنْطَلَقَ وَأَنْطَلَقْتُ بَيْنَ
أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ
يَا أُمُّ سَلَمَةَ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَكَ تَامِنُ الطَّعَامُ مَا نُلْعَمُ مِنْهُ
فَعَاثَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَأَنْطَلَقْتُ أَبُو طَلْحَةَ

۲۲۹۔ کھانے وغیرہ میں دابے عضو کا استعمال۔ عمر بن ابی سلمہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
فرمایا کہ واپس ہاتھ سے کھاؤ۔

۳۴۵۔ ہم سے عبد بن ابی اسحق نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی
انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں اشعث نے، انہیں ان کے والد نے،
انھیں مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم جہاں تک ممکن ہوتا۔ اپنی حاصل کرنے میں، جو ناپختہ
اور نگھا کرنے میں دہائی طرف سے ابتدا کرتے، اشعث نے واسطہ
کے حوالہ سے اس سے پہلے بیان کیا کہ اپنے ہر معاملہ میں رخصت و دہائی
طرف سے ابتدا کرتے۔

۲۳۰۔ جس نے شک میں ہو کر کھایا۔

۳۴۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث
بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے، انہوں نے انس بن مالک
رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی
بیوی ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی آواز میں ضعف و نچافت محسوس کیا اور معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور فاقہ سے
میں کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں
پھر اپنے اوپر پٹہ نکالا اور اس کے ایک حصہ میں روٹیوں کو پیٹ کر میرے
کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور ایک حصہ مجھے چادر کی طرح اوڑھادیا، پھر
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ بیان کیا کہ میں جب حضور
اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو مسجد میں پایا اور آپ کے ساتھ صحابہ
عندہ تھے میں ان سب حضرات کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا، آنحضور نے دیکھا
فرمایا، تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہوگا؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ آنحضور نے
پوچھا، کھانے کے ساتھ؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ اس کے بعد آنحضور نے
اپنے سب ساتھیوں سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ آپ روانہ ہوئے
میں سب کے آگے آگے چلتا رہا جب میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا
تو انہوں نے کہا، ام سلیم حضور اکرم صحابہ کو ساتھ لے کر تشریف لائے ہیں۔
حالانکہ ہمارے پاس کھانے کا اتنا سامان نہیں جس سے سب کی ضیافت ہو
سکے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا اس پر پولیں کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے

حَدَّثَنَا قَالَ ۝

۳۲۸ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ

حَدَّثَنَا مَعْمُورٌ عَنْ أَبِيهِمْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَتَتْهُ الْأَنْصَارُ وَالْأَنْصَارُ وَالْأَنْصَارُ

بَابُ ۲۳ لَا يَسْقِيهِ إِلَّا عَلَى حَرْجٍ وَلَا عَلَى

الْأَعْرَجِ حَرْجٌ وَلَا عَلَى الْمَرْيُوفِ حَرْجٌ الْآيَةُ

إِلَى قَوْلِهِمْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ ۝

۳۲۹ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ سَهْلٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا

مُؤَيَّدُ بْنُ النَّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالْمَنْهَبِ

قَالَ يَحْيَى وَجَّهَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى مَرْوَةَ حَتَّى دَخَلَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا فَمَا رَفَعْنَا إِلَيْهِ إِلَّا سَوِيحَ

فَلَمَّا كُنَّا فَمَا كُنَّا مِنْهُ ثُمَّ دَخَلَ بِهَا فَنَفَسَتْ

وَمَضْمَضَتْ فَأَعْلَى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ مِنْهُ عَمْرُوًا وَبَدَأَ

کے لئے کیونکہ پہلے سے با وضو تھے) سفیان نے بیان کیا کہ یہ حدیث میں نے یحییٰ بن سعید سے اول و آخر میں (دو

مرتبہ) سنی۔

بَابُ ۲۴ الْخَبْرُ الْمُرْقُوقُ وَالْأَخْلَى عَلَى

الْغَوَايِ وَالْمُسْتَفْرَغِ ۝

۳۵۰ حَدَّثَنَا مُعَمَّلُ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا

حَدَّثَنَا عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعِنْدَهُ

عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ مَا أَحَدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَمُسْلِمٌ مُخْبِرٌ لِقَوْمٍ وَلَا شَاةٌ قَسَمُوهُ لَهْ هَتَّى

لَقِيَ اللَّهَ ۝

۳۵۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ أَبِي يُوسُفَ قَالَ

۳۲۸۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث

بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ان کی والدہ نے

اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات

کے قریب تین بیٹ بھر بھر کھجور اور پانی ملنے لگا تھا۔

۳۲۹۔ اند سے ہر کوئی حرج نہیں اور سگڑے ہر کوئی حرج

نہیں اور مریض ہر کوئی حرج نہیں "اللہ تعالیٰ کے ارشاد

لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ" تک۔

۳۳۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان

نے حدیث بیان کی، کہ یحییٰ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے بشیر بن یاسر

سے سنا، کہا کہ ہم سے سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، جب ہم

مقام صہبا پر پہنچے یحییٰ نے بیان کیا کہ صہبا خیبر سے ایک منزل ہے تو

اس وقت حضور اکرم نے کھانا طلب فرمایا، لیکن ستو کے سوا اور

کوئی چیز نہیں لائی گئی پھر ہم نے اسے گھولا اور اسی میں سے کھایا

پھر آنحضور نے پانی طلب فرمایا اور کھلی کی، ہم نے بھی کھلی کی، اس کے

بعد آپ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کی۔ (مغرب

بعد آپ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کی۔ (مغرب

۱۳۲۔ چپائی اور خوان (کڑی کی سیٹی) اور مستفرد (مچرے

کا دسترخوان) پکھانا۔

۳۵۰۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام

نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے کہا کہ ہم انس رضی اللہ عنہ کی خدمت

میں بیٹھے، ہم نے آپ کے پاس آپ کی روٹی پکانے والا بھی موجود تھا

آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی چپائی (پتل روٹی)

نہیں کھائی اور نہ بھنی ہوئی بکری کھائی یہاں تک کہ اللہ سے

جیا ملے۔

۳۵۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن ہشام

نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یوسفا

عَلَيْهِمْ السَّلَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَلَّ
عَلَى سَكَنَةٍ جَبَةً قَطُّ وَلَا خَبْرًا مُرَقَّتًا قَطُّ
وَلَا أَحَلَّ عَلَى خِزَانٍ قَطُّ قِيلَ لِقَتَادَةَ فَقَالَ مَا كَانَ
يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى الشُّفْرِ

۳۵۲ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ مَرْثَمَةُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ
قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْنِي
بِغُفَاتِهِ فَدَعَا مَوْلَى الْمُسْلِمِينَ إِلَى قَلْبِهِ
أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَبَسِطَهَا فَأَتَى عَلَيْهَا التَّمْرَ وَالْأَوْقَطَ
وَالشَّمْنَ وَقَالَ عُمَرُو عَنْ أَنَسٍ بَنِي جِهًا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ خَيْسَانِي نَطْعًا

۳۵۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو
مَعْلُوْمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَامٌ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ قَهْبٍ
بْنِ عَنَسَانَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الشَّامِ يُعَلِّمُونَ
ابْنَ الرَّبِيعِ يَقُولُونَ يَا ابْنَ ذَابِ النَّطَاقِيْنَ فَقَالَتْ
لَهُ أُمَّهُ يَا بَنِي أَتُحِبُّمُ يُعَلِّمُونَكَ يَا نَطَاقِيْنَ
هَلْ تَذَرِي مَا كَانَ النَّطَاقِيْنَ إِنَّمَا كَانَ نَطَاقِيْنَ
شَقَقْتُهُ نَحْفَتِيْنَ كَأَذْيَتِ قَرْبَةٍ تَهْوِلُ الْمَرْءَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحَدِهِمَا وَجَعَلَتْ فِي
شَفْرَتِهِ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ كَانَ أَهْلُ الشَّامِ إِذَا غَيَّرُوا
بِالنَّطَاقِيْنَ يَقُولُ أَتَيْتُهَا وَإِلَّا لَهُ يُلْقَى شُكَاكٌ
ظَاهِرٌ عَنْكَ عَاهَا

۳۵۴ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَاذَةَ
عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
أُمَّ حُقَيْدٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حُزْرِ حَالَتْ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا

نے، علی بن الدینار نے فرمایا کہ یونس الاسکا فرما دیں، اس سے قتادہ نے اور
اس سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے کبھی چھوٹے پالوں میں (ایک وقت خنزیر کا) کھانا کھایا جو اور نہ
کبھی آپ نے تیلی روٹیاں (چپاتیاں) کھائیں اور نہ کبھی آپ نے خواجی پر
کھایا قتادہ سے پوچھا گیا کہ پھر کس چیز پر آپ کھاتے تھے؟ فرمایا کہ سفرہ
(عام دسترخوان) پر۔

۳۵۲ ہم سے ابن مریم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے
حدیث بیان کی، انھیں حمید نے خبر دی اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ
سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صغیر رضی اللہ
عنها سے نکاح کے بعد، ان کے ساتھ راستے میں عیام کیا اور میں نے مسلمانوں
کو آپ کے ولیمہ کی دعوت میں بلایا، آنحضرت نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا اور
وہ بچھانے لگے پھر آپ نے اس پر کھجور، پنیر اور گھی ڈال دیا۔ اور عمرہ نے
بیان کیا اور اس سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ حضور اکرم صغیر رضی اللہ عنہا
کے یہاں ٹھہرے، پھر دسترخوان پر ولیمہ (کھجور، گھی، پنیر کا) بنایا گیا۔

۳۵۳ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی
اس سے بشام نے حدیث بیان کی، اس سے ان کے والد نے اور وہب
بن کیسان نے بیان کیا کہ اہل شام (حجاج بن یوسف کے فوجی) ابن زبیر رضی اللہ
عنہ کو عار دلانے کے لئے کہنے لگے، یا ابن ذات النطاقین (اے دوپٹوں
والی کے بیٹے اور ان کی والدہ) اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا، بیٹے یہ تمہیں
پٹکوں کی عار دلاتے ہیں، تمہیں معلوم ہے وہ پٹکے کیسے؟ وہ میرا پٹکا تھا جسے
میں نے دو ٹکڑے کر دیے تھے، اور ایک ٹکڑے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے برتن کا منہ باندھا تھا اور دوسرا آپ کے دسترخوان کے لئے رکھ دیا تھا۔
وہب نے بیان کیا کہ پھر وہب بن زبیر رضی اللہ عنہ کو اہل شام دوپٹوں کی عار
دلاتے تھے تو آپ فرماتے، ہاں، خدا گواہ ہے، یہ جھڑی باتیں جو تم چلا کر کہہ
ہے جو احمی میں ان کے لئے کوئی عار نہیں (بلکہ یہ تو میں مدح و تعریف سے
۳۵۴ ہم سے ابو سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ

نے حدیث بیان کی، اس سے ابو بشر نے ان سے سمیع بن جبیر نے اور
ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ ام
حفیدہ بنت عرث بن حزن رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی

غیر اور گودہ دیک کے طور پر بھی، آنحضور نے عورتوں کو بلایا اور انہوں نے آپ کے دسترخوان پر کھایا، لیکن آپ نے انہیں ہاتھ بھی نہیں لگایا، جیسے آپ انہیں نالپسند کرتے ہوں، اگر گودہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی اور نہ آپ نے انہیں کھانے کے لئے فرماتے۔

۲۳۳۳۔ ستو۔

۳۵۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے بشر بن یسار نے انہیں سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ حضرات صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام صبا میں تھے وہ غیر سے ایک منزل پر ہے ناز کا وقت قریب تھا تو آنحضور نے کھانا طلب فرمایا، لیکن ستو کے ہوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی، آنحضور نے اسے تناول فرمایا، اور ہم نے بھی کھایا، پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کھلی کی اس کے بعد آپ نے ناز پڑھی، اور ہم نے آپ کے ساتھ ناز پڑھی اور آپ نے (اس ناز کے لئے) وضو نہیں کیا۔ ۲۳۳۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی کھانا اس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک آپ کو تنہیں طور پر تانہ دیا جاتا اور آپ جانی لیتے کہ وہ کیا چیز ہے۔

۳۵۶۔ ہم سے محمد بن قتیل ابو الحسن نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی، اسے زہری نے بیان کیا کہ جے ابو امامہ بن حنیف انصاری نے خبر دی انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی، اور انہیں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے، ابو یوسف اللہ (اللہ کی توفیق) کے لقب سے مشہور ہیں، خبر دی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المؤمنین جیمہ رضی اللہ عنہا کے گھریں داخل ہوئے ام المؤمنین آپ کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں، ان کے یہاں یعنی ہوئی گودہ موجود تھی جو ان کی بہن حفیدہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا نجد سے لائی تھیں انہوں نے وہ بھی ہوئی گودہ حضور اکرم کی خدمت میں پیش کی، ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ حضور اکرم کسی کھانے کے لئے اس وقت تک ہاتھ بڑھائیں جب تک آپ کو اس کے متعلق بتانہ دیا جائے اور اس کی تائید نہ کر دی جائے کہ وہ کیسا ہے، لیکن اس دن آپ نے بھی ہوئی گودہ کے گوشت کی طرف ہاتھ بڑھایا اتنے میں وہاں موجود خواتین نے کہا کہ حضور اکرم کو بتا کیوں نہیں دیتیں کہ اس وقت آپ کے سامنے جو تم

أَتَاوْا أَهْبَاءَ فَمَا بِهِمْ فَأَمَلَنْ عَلَى مَا يَدُ تَبِهِ وَتَزَكُّوْنَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ تَسْتَفْتُوا بِهِمْ وَتَوَكَّلُوا
مَنْ حَرَامًا مَا أَتَاكُمْ عَلَى يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَمْرٍ بِأَحَدِهِمْ.

باب الثوبين

۳۵۵ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
عُمَادُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ نَعْمَانَ
أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْفِهَا وَهِيَ عَلَى رُحْمَةٍ مِنْ خَيْبَرَ
فَحَضَرَتِ الْقُلُوبُ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَلَمْ يَجِدْ إِلَّا
سَوِيْقًا فَلَاخَ مِنْهُ فَلَخَّهَا مَعَهُ ثُمَّ دَعَا
بَسَاءٍ فَمَخْمَقٍ ثُمَّ مَوَّ وَصَلَيْنَا وَكَلِمَةً
يَتَدَعَا.

باب ما عاق النبي صلى الله عليه

وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يَسْتَفْتِيَ لَهُ فَعَلِمَ

مَا هُوَ.

۳۵۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنَانَ أَبُو الْحَسَنِ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو ثَوَابٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ
أَخْبَرَنِي أَبُو أَمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَنْظَلٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ ابْنَ
عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالَةَ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ الْأَنْصَارِيَّةَ
لَهُ سَيْفٌ لَهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا حَقَلَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَمِيمُونَةٍ وَهِيَ خَالَتُهَا
وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوَّجَتْ عِنْدَهَا حَبَابًا مَحْمُودًا
كَدَّمَ عَلَيْهِ أَخْبَرَهَا حَفِيدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ تَجْدِ
فَقَدَّمَ مِنَ الْعَذْبِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ قَلَمًا يَقْدُمُ يَدَكَ لَطْعَامٍ حَتَّى يَحْدَثَ بِهِ
وَيَمْتَحِنَ لَهُ فَأَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْأَلُ إِلَى الصَّبِّ يَقَالُ كَيْفَ الْمَرْءُ يَتَمَتَّعُ بِالنَّسْوَةِ الْحَصَوَةِ
أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ مَثَّقَ

لَهُ هُوَ الصَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَرَفَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَنِ الصَّبِّ وَقَالَ حَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا الصَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَكَانَ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَحْدَثَ فِي أَعَانَتِهِ قَالَ خَالِئَةُ فَاجْتَرَأَتْهُ فَلَكَنَتْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيْهَا

باب ۳۵۵ طَعَامُ الذَّاحِيَةِ فِي الْإِمْنَيْنِ

۳۵۵ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْإِمْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْإِمْنَيْنِ

باب ۳۵۶ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعْنَى ذَا حَيْدٍ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۵۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَهْمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ تَافِعٍ قَالَ كَانَ بَنُو عُمَرَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُوَلِّيَ يَمِينَيْنِ يَأْكُلُ مَعَهُ قَدْ خَلَّتْ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعَهُ قَدْ أَكَلَ كَثِيرًا فَقَالَ يَا تَافِعُ لَا تُدْخِلْ هَذَا عَلَى سَمْعَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعْنَى ذَا حَيْدٍ وَلَا يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ

باب ۳۵۷ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعْنَى

ذَا حَيْدٍ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۵۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا

نے پیش کیا ہے وہ گوہ ہے۔ یا رسول اللہ! (یہ مسکرم حضور اکرم نے اپنا ہاتھ گوہ سے ہٹا لیا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ یا رسول اللہ کیا گوہ حرام ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ نہیں، لیکن یہ میرے ملک میں چونکہ نہیں ہائی جاتی اس لئے طبیعت قبول نہیں کرتی خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھایا اس وقت حضور اکرم مجھے دیکھ رہے تھے۔

۳۵۵۔ ایک کا کھانا دو کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔

۳۵۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خیر دی، اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو افراد کا کھانا تین کے لئے کافی ہے اور تین کا چار کے لئے کافی ہے۔

۳۵۶۔ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے، اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۳۵۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے واقد بن محمد نے، ان سے تافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے، جب تک آپ کے ساتھ کھانے کے لئے کوئی مسکین نہ لایا جاتا ایک مرتبہ میں آپ کے ساتھ کھانے کے لئے ایک شخص کو لایا۔ اس نے بہت زیادہ کھانا کھایا۔ بعد میں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آئندہ اس شخص کو میرے ساتھ کھانے کے لئے نہ لانا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ مومن ایک آنت میں (رکم) کھاتا اور کا فر ساتوں آنتیں بھر لیتا ہے۔

۳۵۷۔ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۳۵۹۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عبد

مَنْدَحَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ تَرَفَعَتْ
إِلَيْهِمَا قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
الْمُؤْمِنِينَ يَأْكُلُونَ فِي مَعْنَى وَاحِدَةٍ وَإِنَّ الْكَافِرِينَ
أَوْ الْمُتَنَافِقِينَ فَلَا أَوَّلَ أَيْتُهُمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَا كُلُّ
فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ وَقَالَ ابْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ
عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِشَلِيم +

٣٦٠ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ غَيْرٍ قَالَ كَانَ أَبُو نُهَيْدٍ تَرَجُمُ
أَسْوَلاً فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْقَالٍ
فَقَالَ فَأَنَا أَوْمِنُ بِمَا لِلَّهِ وَسُؤْلُهُ :

٣٦١ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنِ ابْنِ الزَّكَاءِ عَنِ الْأَعْزَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُلُّ
الْمُسْلِمِ فِي مِثْقَلِ ذَرَّةٍ مِنَ الْحَقِّ يُكْفِّرُ بِهِ كُلُّ
سُوءَةٍ

٣٦٢ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَا كُفْرُ يَا كُفْرُ أَطْلُقْ قَلِيلًا فَذَكَرَ ذَلِكَ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَوْفِقَ
يَا كُفْرُ يَا كُفْرُ وَأَحِبُّهُ وَأَكْفَرُ يَا كُفْرُ فِي
سَبْعَةِ أَمْثَالِهِ

نے خبر دی، انھیں عبید اللہ نے خبر دی، انھیں نافع نے خبر دی اور انہیں
 ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر یا منافق (عبرہ نے کہا کہ) مجھے یقینی
 نہیں ہے کہ اہی میں سے کس کے متعلق عبید اللہ نے بیان کیا کہ وہ ساتوں
 آنتیں بھر لیتا ہے اور ابن بکیر نے بیان کیا، ان سے مالک نے حدیث
 بیان کی، ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ان سے نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حدیث کی طرح۔

۳۶۰۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا کہ ایک البونہیک بڑے کھانے والے آدمی تھے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کافراؤں آنسوؤں میں (یعنی بہت زیادہ) کھاتا ہے۔ البونہیک نے اس پر عرض کی کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔

۱۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ایک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے۔

۳۶۲ م سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے فقہین نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب بہت زیادہ کھانا کھایا کرتے تھے پھر وہ اسلام لائے تو کھانے لگے۔ اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے۔

لے اطباء نے پیٹ میں چھ آنٹنوں کا ذکر کیا ہے اور اسی سب کے الگ الگ نام بھی لکھے ہیں حدیث میں ذکر ہے کہ کافرسات آنٹنوں میں کھاتا ہے۔ چھ آنتیں تو طب سے ثابت ہیں، ایسی سوال یہ ہے کہ حدیث میں سات آنٹنوں کا ذکر کہا ہے آگیا؟ حدیث میں نے اس اشکال کو حل کیا ہے اور مختلف جوابات دیئے ہیں بعض حدیث میں کہا ہے کہ ساتویں آنت سے مراد خود معدہ ہے۔ بہر حال حدیث کا خدشہ یہ ہے کہ کافر بہت کھاتا ہے اور مومن کم کم کھاتا ہے، ایک کی بہت زیادہ پر خور و اور دوسرے کی کم خور و کو بیان کرنے کے لئے یہ تعبیر اختیار کی گئی ہیں یہ بھی ملحوظ رہے کہ سات کا عدد کلام عرب میں کثرت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

باب ۲۳۸ (۲۳۸) اَلْاَكْلُ مَشْعًا

۳۶۳ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَسْعُورُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْأَقْرَعِ سَمِعْتُ أَبَا جَحْظَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَكَلَ مَشْعًا

۳۶۴ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْأَقْرَعِ عَنْ أَبِي جَحْظَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ الشَّيْخِ حَتَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ بَلَغَ عِنْدَكَ أَكْلُكَ أَتَاكَ مَسْعَى

باب ۲۳۹ (۲۳۹) أَشْوَأَ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَجَاءَ

بِعَجَلٍ خَزِينٌ أَوْ مَشْوِيٌّ

۳۶۵ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ خَالِدِ بْنِ الْأَوْلِيِّ قَالَ أَقْبَى الشَّيْءِ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصِيتٌ مَشْوِيٌّ فَأَهْوَى إِلَيْهِ لِيَاكُلَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ ضَبٌّ فَأَمْسَكَ يَدَهُ وَقَالَ خَالِدٌ أَخْبَرْتُمْ هُوَ قَالَ لَا وَلَعِنَهُ لَا يَكُونُ بِأَرْضِي قَوْمِي فَأَجِدُ فِي أَغَاثِهِ فَأَكُلُ خَالِدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ قَالَ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ بِضَبٍّ مَخْمُودٍ

کے واسطے، ضب مخمود، یعنی ہولی گودہ، ضب مشوی کے بجائے، بیان کیا۔

باب ۲۴۰ (۲۴۰) اَلْعَزِيزُ يَقُولُ النَّفْسُ الْكَافِرَةُ

مِنْ النَّفَالَةِ وَالْعَزِيزُ مِنَ النَّبِيِّ

۳۶۶ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا

الْإِسْكَانِيُّ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْمَرُ بْنُ أَبِي النَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ مَتْنَانَ بْنَ مَالِكٍ وَهَقَّانَ مِنَ أَصْحَابِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعْنَى شَهَدَ بَيْنَهُمَا أَنْ لَا نَصَارَ إِنَّهُ أَقْبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

باب ۲۳۸ (۲۳۸) اَلْاَكْلُ مَشْعًا

۳۶۳ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسعور نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن الاقرع، انہوں نے ابو جحظہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

۳۶۴ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، انہیں جریر نے خبر دی، انہیں منصور نے خبر دی، انہیں علی بن الاقرع نے اور ان سے ابو جحظہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے ایک صاحب سے جو آپ کے پاس موجود تھے فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

باب ۲۳۹ (۲۳۹) أَشْوَأَ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَجَاءَ

بِعَجَلٍ خَزِينٌ أَوْ مَشْوِيٌّ

۳۶۵ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں عمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابو امامہ بن سہل نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جھنی ہوئی گودہ پیش کی گئی تو آپ اسے کھانے کے لئے متوجہ ہوئے، اسی وقت آپ کو بتایا گیا کہ یہ گودہ ہے تو آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ خالد رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا کہ نہیں، لیکن چونکہ میسرے ملک میں نہیں ہوئی اس لئے طبیعت اسے گوارہ نہیں کرتی پھر خالد رضی اللہ عنہ نے اسے کھایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ مالک نے ابن شہاب

۳۶۶ خنزیرہ۔ نضر نے فرمایا کہ خنزیرہ (خزیرہ کی ایک قسم) آٹے:

سے بنتا ہے۔ اور خزیرہ دودھ سے۔

۳۶۶ مجھ سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عمرو بن ربیع النضاری نے خبر دی کہ عتبہ بن مالک رضی اللہ عنہ، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں تھے اور قبیلہ انصار کے ان افراد میں تھے جنہوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی، آپ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَتُكُّمُ تَبَعِي
وَأَنَا أَصْبِي لِقَوْمِي فَإِذَا كُنْتُ مِنَ الْأَمْطَارِ سَأَلَ الْوَادِي الَّذِي
بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَتِي مَسْجِدَهُمْ فَأَصْبِي
لَهُمْ قَوْلُ ذِي يَأْشُرُ اللَّهُ أَنَّكَ تَأْتِي قُصْصِي فِي
بَيْتِي فَأَتَّخِذُ بِمُصْنِي فَقَالَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ
عَنْبَانُ فَقَدْ أَسْأَلُ اللَّهَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ
حَلِيلُ أُمَّتِنَا فَانْشَأَ الشَّيْءُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَذِنَتْ لَهُ فَلَمْ يَخْلُصْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ
لِي أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أَصْلِيَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَخْبَرْتُ بِإِي تَابِعِيَّةٍ
مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ الشَّيْءُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ
تَصَفُّقًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى وَحَبَسَتْهُ عَلَى خَزِيرٍ
صَنَعْنَاوُ فَثَابَتْ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ دُفِرَ
عَنْهُ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ ابْنُ
الْشَّيْءِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مُتَأَقِّقٌ لَا يَحِبُّ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ قَالَ الشَّيْءُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ
الْأَكْرَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرِيدُ بِنَالِكَ وَجِبَةِ
اللَّهِ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَفَلَمْ قَالَ قَتَلْنَا فَنَأْذَى
قُضِيَتْهُ وَفُصِّلَتْهُ إِلَى الْمُتَأَقِّقِينَ فَقَالَ قَائِلٌ
اللَّهُ حَزَمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي
بِنَالِكَ وَجِبَةِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَمْ سَأَلْتُ
الْحَصِينِ ابْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَحَدَ بَنِي سَالِمَةَ
وَعَمَّانَ مِنْ مَوَاتِبِهِمْ مِنْ حَدِيثِ هُمُودٍ فَقَالَ ۝

اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میری آنکھ کی بصارت کمزور ہے اور میں اپنی قوم کو
غار پر چھانا ہوں برسات میں وادی، جو میرے اور ان کے درمیان حاصل ہے
بچنے لگتی ہے اور میرے لئے ان کی مسجد میں جانا اور ان میں غار پر چھنا
مکن نہیں رہتا اس لئے، یا رسول اللہ میری یہ خواہش ہے کہ آپ میرے
گھر تشریف لے چلیں اور میرے گھر میں آپ نماز پڑھیں تاکہ میں اسی جگہ
کو غار پر چھنے کی جگہ بنا لوں۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ انشاء اللہ میں جلدی آیا
کروں گا۔ عتبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ابو بکر رضی اللہ
عنہ کے ساتھ پاشت کے وقت جب سورج کچھ بلند ہو گیا، تشریف لائے
اور آنحضرت نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے آپ کو اجازت دی،
آپ بیٹھے نہیں بلکہ گھر میں داخل ہو گئے اور دریافت فرمایا کہ اپنے گھر میں
کس جگہ کو تم پسند کرتے ہو کہ میں نماز پڑھوں میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف
اشارہ کیا، آنحضرت وہاں کھڑے ہو گئے۔ اور (غار کے لئے) تکبیر کہی، ہم نے بھی
(آپ کے پیچھے) صف بنالی، آنحضرت نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر سلام پھیرا
اور ہم نے آنحضرت کو خزیر (حریرہ کی ایک قسم) کے لئے جو آپ کے لئے ہم نے
بنایا مختار روک لیا گھر میں قبیلہ کے بہت سے افراد آکر جمع ہو گئے رجب
آنحضرت کی آمد کی انھیں اطلاع ہوئی ان میں سے ایک صاحب نے کہا کہ
ملک بن وحش (رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں؟ اس پر کسی نے کہا کہ وہ تو منافق ہے
اللہ اور اس کے رسول سے اسے محبت نہیں ہے۔ آنحضرت نے فرمایا، یہ دیکھو
کیا تم نہیں دیکھتے کہ انہوں نے اقرار کیا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی محبوب نہیں
(لا الہ الا اللہ) اور اس سے ان کا مقصد صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے
اللہ صاحب نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے، بیان کیا کہ ہم
نے عرض کی (یا رسول اللہ) لیکن ہم ان کی توبہ اور ان کی خیر خواہی منافقین کے
کے ساتھ ہی دیکھتے ہیں، آنحضرت نے فرمایا، لیکن اللہ نے دوزخ کی آگ کو
اس شخص پر حرام قرار دیا ہے جس نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیا ہو اور اس سے اس کا مقصد اللہ کی خوشنودی ہو۔ ابن شہاب نے
بیان کیا کہ پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے، جو بنی سالم سے، ایک فرد اور ان کے سردار تھے، محمود کی حدیث کے متعلق پوچھا تو
انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

۲۴۱۱۔ پیئر اور حمید نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے
سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیرہ رضی اللہ عنہا سے نکاح
کیا تو (دعوت ولیمہ میں) کھجور، پیئر اور گمی رکھا۔ اور عمرو بن ابی عمرو

بِأَبِي الْأَخْطَرِ وَقَالَ حَمِيمَةُ مِمَّنْ أَتَى
بَنِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَفِيَّةَ
فَاتَّخَذَ الثَّمَرُ وَالْأَخْطَرُ الثَّمَنَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ

نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کھجور، پنیر اور گھی کا) لمبیدہ بنایا تھا۔

أَبُو عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَّبًا

۳۶۷ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَسِيرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَتْ خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَبَابًا وَأَقْطَاعًا وَلَبَنًا فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ عَلَى مَا يُدْرِكُهُ فَلَوكُ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُؤْصَرْ وَفَرِبَ اللَّبَنُ وَأَخْلِيَ الْأَقْلَ.

بَابُ الثَّلَاثِي وَالشَّعِيرِ

۳۶۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَنْ كُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ أَصُولَ النَّبِيِّ تَتَبَعُكُمَا فِي قِدْلَتِهَا فَتَمْلَأُ فِيهِ حَبَاتٍ مِنْ شَعِيرٍ إِذَا صَلَّيْنَا نَزَلَتْ فَهَذَا فَرَقَ بَيْنَهُ الْبَيْنَا وَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَّقِي وَلَا تَقْبِلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَاللَّهُ مَا فِيهِ شَرُّهُمْ وَلَا ذَلِكَ

بَابُ الثَّلَاثِي وَالشَّعِيرِ

۳۶۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَّبًا حَذَّ شَا حَمَازًا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ تَعَوَّذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَكَمْ يَتَوَضَّأُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعَامِرٍ عَنْ عِكْرَةَ مَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ قَامٍ قَدْ بَرَأَ فَكَانَ ثُمَّ صَلَّى وَكَمْ يَتَوَضَّأُ

فرمائی، پھر نماز پڑھی اور

۳۶۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو یسیر نے، ان سے سعید نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میسرہ خالہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گود، پنیر اور دودھ بڑی پیش کیا تو گود آپ کے دسترخوان پر رکھی گئی اور اگر وہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر نہیں رکھی جاسکتی تھی، لیکن آپ نے دودھ پیا اور پنیر کھایا۔

۳۶۸۔ یحییٰ بن یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن یزید

۳۶۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ہمیں جمعہ کے دن بڑی خوشی رہتی تھی، ہماری ایک بوڑھی خالہ تھیں، وہ پختہ درے کر اپنی اٹنڈی میں پکاتی تھیں اور کچھ جوئے انیس میں ڈال دیتی تھیں ہم نماز پڑھ کر ان کی زیارت کو جاتے تو وہ ہمارے سامنے یہ پکوان رکھتی تھیں، جمعہ کے دن چوبیس بڑی خوشی اسی وجہ سے رہتی تھی، ہم جمعہ کے بعد ہی کھانا کھاتے تھے، حالانکہ اس میں چہرہ بی ہوتی تھی نہ چمکانا

۳۶۹۔ گوشت کو دانتوں کے ذریعہ ہڈی سے جدا کرنا اور گوشت کو پختی ہوئی اٹنڈی سے نکالنا۔

۳۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شانے کی ہڈی کا گوشت کھایا اور پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی، آپ نے (نماز کے لئے نئی) وضو نہیں کی، اور ابوبکر اور عامر سے روایت ہے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پختی ہوئی اٹنڈی میں سے ادھ کچی بوٹی نکالی اور تناول فرمائی پھر نماز پڑھی اور نئی وضو نہیں کی۔

۳۶۹۔ دست کی ہڈی کا گوشت کھانا۔

بَابُ الثَّلَاثِي وَالشَّعِيرِ

٣٤٠ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الشَّيْثَانِ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارُ بْنُ
 ابْنِ حُمَيْرٍ وَحَدَّثَنَا أَكْبَدُ بْنُ حُدَّادٍ أَنَّ أَبَا حَازِمٍ السَّدُسِيَّ حَدَّثَنَا
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ
 حَتَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ مِائَةٍ وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ
 بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَعْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّدُسِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ
 قَالَ كُنْتُ يَوْمَ مَا جَالَسَا مَعْمَرَ بِرَجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَارِلًا أَمَّا مَا دَأَبُوا
 مُحَرَّمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحَرَّمٍ فَأَبْغَوْا لِحِمَارِهِمْ خِيَشًا
 وَأَنَا مَسْغُولٌ أَخِيفُ نَعْلِي فَلَمْ يُوْذُوْنِي لَهُ وَ
 أَحَبُّوْا أَبِي ابْصَرْتُهُ فَاثْنَيْتُ فَاثْنَيْتُهُ
 فَقُمْتُ إِلَى الْغُورِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ
 وَلَسِيْتُ السُّوْلَةَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَهُمْ تَادِلُونِي السُّوْلَةَ
 وَالرُّمْحَ فَقَالُوا وَاللَّهِ لَا نَبِيَّكَ عَلَيْهِ بَشِيرٌ
 فَغَضِبْتُ فَانْزَلْتُ فَأَخَذْتُهِمَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ
 عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ
 مَاتَ فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُوْهُ ثُمَّ رَأَوْهُ مَشْكُوًّا
 فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرْمٌ فَرَمَحْنَا وَتَبَاتِ
 الْعَصْدُ مَعِيَ فَأَذْرَكْنَا سُوْلَةَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ كُنَّا نَسَاءً مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَعْكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ
 فَتَادَلُّهُ الْعَصْدُ فَأَكَلَهَا حَتَّى تَعَرَّتْهَا وَهُوَ
 مَعْرُومٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ
 أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ

۲۶۰۔ مجھ سے عمر بن عثمانؓ نے حدیث بیان کی کہ کابھی مجھ سے عثمان بن عمرؓ نے حدیث بیان کی، ان سے یلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم مدنی نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابی قتادہؓ نے حدیث بیان کی، اودان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف نکلے (صلح حدیبیہ کے موقع پر) اور عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا۔ ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ سلمی نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کے ساتھ مکہ کے راستے میں ایک منزل پر بیٹھا ہوا تھا، حضور اکرمؐ نے ہمارے آگے پڑاؤ کیا تھا، صحابہ اہرام باندھے ہوئے تھے، لیکن میں نے اہرام نہیں باندھا تھا لگوں نے ایک گونہ دیکھا، میں اس وقت اپنا جوتا کتے میں مشغول تھا، ان لوگوں نے مجھے اس گونہ کے متعلق بتایا کہ نہیں، بسبکی پابستے تھے کہ میں کسی طرح دیکھ لوں۔ پیناچرم میں متوجہ ہوا اور میں نے اسے دیکھا، پھر میں گھوڑے کے پاس گیا اور اسے زین پہنا کر اس پر سوار ہو گیا، لیکن کوڑہ اور نیزہ بھول گیا تھا، میں نے ان لوگوں سے کہا کہ کوڑہ اور نیزہ مجھے دے دو۔ لوگوں نے کہا کہ نہیں خدا کی قسم، ہم تمہارے شکار کے معاملہ میں کوئی مدد نہیں کریں گے (کیونکہ حرم تھے) میں غصہ ہو گیا اور میں نے ان کے خودیہ دونوں پسینیں اٹھائیں۔ پھر سوار ہو کر اس پر حمل کیا اور اسے فزع کر لیا۔ جب وہ مردہ ہو گیا تو میں اسے ساتھ لایا، پھر اسے (پکا کر) سب نے کھایا، بسبکی بعد میں انھیں شہر ہوا کہ اہرام کی حالت میں اس کا (شکار کا گوشت) کھانا کیسا ہے۔ پھر ہم روانہ ہوئے اور میں نے اس کا ایک دست چھپا رکھا ہے۔ جب ہم حضور اکرمؐ کے پاس پہنچے تو ہم نے آپ سے اس کے متعلق سوال کیا کہ اہرام کی حالت میں شکار کا گوشت کھانا جائز ہے؟ ہم حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا، تمہارے پاس کچھ بچا ہوا بھی ہے؟ میں نے وجہ دست اپنے دانتوں سے کھینچ کھینچ کر کھایا اور آپؐ قسم تھے۔ محمد بن عطاء بن یسار نے اور اسے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح۔

۲۶۱۔ چاقو سے گوشت کاٹنا۔

باب ۲۲۵ قِطْعَةُ اللَّحْمِ بِالسَّكِينِ:

٣٤١ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ.

۳۷۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی اھیں شعیب نے خبر دی

ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں جعفر بن عمرو بن امیہ نے خبر دی، انھیں اُن

ا کے والد عمرو بن امیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ سے بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کر تناول فرما رہے تھے پھر آپ کو ناز کے لئے بلایا گیا تو آپ نے گوشت اور وہ چھری جس سے گوشت کی بوٹی کاٹ رہے تھے، اٹال دی اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے پھر آپ نے نماز پڑھی اور آپ نے وضو نہیں کی۔

۲۲۶۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔

۲۲۶۷۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں اعش نے، انھیں ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر مرغوب ہوا تو کھا لیا اور اگر ناپسند ہوا تو چھوڑ دیا۔

۲۲۶۸۔ جو میں چھوٹکا۔

۲۲۶۹۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا آپ حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میدہ دیکھا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، میں نے پوچھا، کیا آپ حضرات جو کہ آئے کو چھانتے تھے؟ فرمایا کہ نہیں، بلکہ ہم اسے چھونک لیا کرتے تھے (جس سے بھونسی اڑ جاتی تھی)۔

۲۲۷۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کیا کھاتے تھے۔

۲۲۷۱۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عباس بن جریر نے، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو کھجور تقسیم کی اور ہر شخص کو سات کھجوریں عنایت فرمائیں ان میں سے ایک خراب تھی (اور سخت تھی) لیکن مجھے وہی سب سے زیادہ اچھی معلوم ہوئی کیونکہ دیر تک چینی رہی۔

۲۲۷۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَرِمِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدَيْهِ قَدْ جِيَ إِلَى الْغُلُوعِ وَالْقَلْعَةِ وَلِشَيْئَيْنِ الْكَبِيرَيْنِ يَخْتَرِمِنْ هَاتِمًا قَامَرَةً قَطَعَتْ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

بَاب مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا

۲۲۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَمْرُو بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ وَمَنْ أَيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطَعَهُ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ عَرِهَهُ تَرَكَهُ

بَاب النَّفْعِ فِي الشَّعِيرِ

۲۲۶۳ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو أَنَّ هُرَيْرَةَ سَهْلًا هَلْ رَأَيْتُمْ فِي رَأْيِ مَا بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيِّ قَالَ لَوْ قُلْتُ كُنْتُمْ تَخْلُقُونَ الشَّعِيرَ قَالَ لَا وَلَكِنْ كُنَّا نَنْفَعُهُ

بَاب مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَأْكُلُونَ

۲۲۷۴ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ قَبِيلٍ عَنْ مَيْمَانَ الْجَزَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْقُرَظِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ أَفْهَامِهِمْ تَمَرًا فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَةَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَانِي سَبْعَةَ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ خَشْفَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِمْ تَمَرَةٌ أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهَا شَدَّتْ فِي مَقَامِي

۲۲۷۵ حَدَّثَنَا كَعْبُ اللَّهِ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ

مَعَاذَ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِزَانٍ وَلَا سَكَّرَ حَبَهُ وَلَا حَبَزَ لَهُ مُرَقُّ ثُمَّ بَقَاتَدَةَ عَلَى مَا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى الشَّعْرِ

۳۷۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَثُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ تَرْضَى اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ لُحَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبْنَأُ مَا خَلَّى قُبُصَ بَابِ التَّلْبِينَةِ

۳۸۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ إِلَّا أَهْلُهَا فَأَجْمَعُ لِذَلِكَ النَّسَاءُ ثُمَّ تَمْلِيْنَةُ فَطَرِجَتْ ثُمَّ مَنَعَتْ فَرِيْدَةً فَصَبَّتِ التَّلْبِيْنَةَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كَلْنَا مِنْهَا قَائِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّلْبِيْنَةُ مُجَبَّةٌ يَقْدَرُ الْمَرِيضُ بِدُحْبِ بَعْضِ الْحَرَنِ

بَابُ التَّلْبِينِ

۳۸۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمرُو بْنِ مُرَّةٍ الْجُمَلِيُّ عَنْ مُرَّةٍ الْهَمْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَعْبَلٌ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمَلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرَّتُهُ يَسْتُ عُمَرَانُ وَاسِيَّةٌ أَمْرًا فَزَعَمَتْ وَفَعَلَتْ عَائِشَةُ عَلَى

بن حشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خوان (کڑی کی سینی) پر کھانا نہیں کھایا اور نہ چھوٹے پیالوں (متنوع کھانے) کھائے اور نہ کبھی چپاتی کھائی۔ میں نے قتادہ سے پوچھا، پھر وہ حضرت کس چیز پر کھانا کھاتے تھے؟ فرمایا کہ سفرہ (چھوٹے کے دسترخوان) پر!۔

۳۷۹ م سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مدینہ ہجرت کرنے کے بعد آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی متواتر تین دن تک گھوں کا کھانا شکم سیر ہو کر نہیں کھایا یہاں تک کہ آنحضور کی وفات ہو گئی۔

۳۸۰ م سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب کسی گھر میں کسی کی وفات ہو جاتی اور اس کی وجہ سے عورتیں جمع ہوتیں اور پھر وہ چلی جاتیں، صرف گھروالے اور خاص خاص عورتیں وہ جاتیں تو آپ ہاندی میں تلبینہ (جریرہ کی ایک قسم جو دودھ سے بنایا جاتا تھا) پکانے کا حکم دیتیں وہ پکا یا جاتا۔ پھر خرید بنایا جاتا اور تلبینہ اس پر ڈالا جاتا، پھر المومنین فرماتیں کہ اسے کھاؤ کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ تلبینہ مریض کے دل کو تسکین دیتا ہے۔ اور اس کا غم دور کرتا ہے۔

۲۵۰ - ثرید۔

۳۸۱ م سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرو جلی نے، ان سے مرہ حملائی نے، ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مردوں میں تو بہت سے کامل ہوئے۔ لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہا کے سوا اور کوئی کامل نہیں ہوا۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہ، کی فضیلت تمام عورتوں پر

ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر خرید کی فضیلت۔

۳۸۲- ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے طوامر نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں پر عائشہ کی فضیلت ایسی ہے، جیسے تمام کھانوں پر خرید کی فضیلت۔

۳۸۳- ہم سے عبد اللہ بن میر نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابو سالم اشہل بن سالم سے سنا، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے ثامر بن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے ایک غلام کے پاس گیا جو رزی تھے، انہوں نے آنحضرت کے سامنے ایک پیالہ پیش کیا جس میں خرید تھا۔ بیان کیا کہ پھر وہ اپنے کام میں لگ گئے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے کدو تلاش کرنے لگے، کہا کہ پھر میں بھی اس میں سے کدو تلاش کر کے آنحضرت کے سامنے رکھنے لگا۔ بیان کیا کہ اس کے بعد سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں۔

۲۵۱- بھی ہوئی بکری، اور شانہ اور پہلو کا گوشت

باب ۲۵۱ شاة متعوطہ والکثیف

والجنبہ

۳۸۴- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَبَانٌ لَا قَائِمُ قَالَ عُلُوٌّ قَالَا أَلَمْ يَكُنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا مَرُوقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللَّيْلِ لَا رَأَى شَاةً مَبْنِيَّةً بَيْنَهُمَا قَطُّ

۳۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ أُمَيَّةَ الْقُمَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَلِفُ مِنْ كَثْفِ شَاةٍ فَأَكَلَتْ مِنْهَا كَثِيًّا إِلَى الصُّلُوحِ فَقَامَ فَطَرَحَ الشَّكَيْنِ فَصَلَّى لَمْ يَسَوْفَا

۳۸۴- ہم سے بدر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ ہم انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی روٹی پکانے والا ان کے پاس ہی کھڑا تھا، آپ نے فرمایا کہ کھاؤ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی تلی روٹی (چپا لہ) دیکھی ہو، یہاں تک کہ آپ اللہ سے جا ملے اور نہ آنحضرت نے مسلم بھی ہوئی بکری دیکھی۔

۳۸۵- ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں جعفر بن عمر ابن امیہ ضمری نے، انہیں ان کے والد نے، آپ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے شانہ میں سے گوشت کاٹ رہے تھے پھر آپ نے اس میں سے کھایا۔ پھر آپ کو نماز کے لئے بلا یا گیا تو آپ کھڑے ہو گئے اور چھری ڈال دی اور نماز پڑھی لیکن وضو (بعد) نہیں کی۔

باب ۲۵۲) مَا حَانَ السَّلَفُ يَلْخَوُونَ فِي بَيْتِهِمْ
وَأَسْقَاهُمْ مِنْ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَقَالُوا قَالَتْ
عَائِشَةُ وَاسْتَأْذَنُوا صَنَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَنَا بَكْرُ شَفْعَةٍ

۲۵۲۔ سلف اپنے گھروں میں اور سفروں میں اس طرح کا کھانا اور
گوشت وغیرہ محفوظ رکھتے تھے اور عائشہ اور اسماء رضی اللہ
عنہما نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر
رضی اللہ عنہ کے لئے (مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کے وقت
سفر) (قوشہ وان) تیار کیا تھا۔

۳۸۶ حَدَّثَنِي خَلَدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ
لِعَائِشَةَ أَنْتَ أَلْهَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْضَلَ
لِخُدُومِ الْأَصْلَاحِ قَالَتْ قَالَتْ مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي
عَامٍ جَاءَ النَّاسُ فِيهِ فَأَرَادَ أَنْ يُصَيِّمَ الْغَنُومَ
الْفَقِيرُونَ إِنْ كُنَّا نَزَقُ الْكُرَاعَ فَنَأْكُلُهُ
بَعْدَ خَمْسِ عَشْرَةَ قِيلَ مَا أَضْرَبُكُمْ إِلَيْهِ
فَصَحَحْتُ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ مَادَّةَ مِثْلَةِ حَتَّى لَبِغْتُ
بِاللَّهِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ
بِهَذَا.

۳۸۶۔ ہم سے خلد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن عابس نے ان سے ان کے والد نے بیان
کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے کو منع کیا ہے؟ آپ نے فرمایا
کہ آنحضرت نے ایسا کبھی نہیں کیا، صرف ایک سال اس کا حکم دیا تھا جس سال
قحط پڑا تھا۔ آنحضرت نے پابندی اس حکم کے ذریعہ کہ جو مال والے میں وہ
(گوشت محفوظ کرنے کے بجائے) محتاجوں کو کھلا دیں اور ہم بکری کے پائے
محفوظ رکھ لیتے تھے اور اسے پندرہ پندرہ دن بعد کھاتے تھے۔ آپ سے
پوچھا گیا کہ ایسا کرنے کے لئے کیا مجبوری تھی؟ اس پر ہم المومنین ہنس
پڑیں اور فرمایا۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سالوں کے ساتھ گھوڑوں کی روٹی
تین دن تک تو اتار کبھی نہیں کھائی یہاں تک کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ
سے جا ملے۔ اور ابن کثیر نے بیان کیا کہ میں سفیان نے خبر دی ان سے جابر بن
ابن عابس نے حدیث بیان کی یہی حدیث۔

۳۸۷ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ
لِخُدُومِ الْهَدْيِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى الْمَدِينَةِ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَمِيْنَةَ قَالَ
ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَقَالَ حَتَّى جِئْنَا
الْمَدِينَةَ قَالَ لَا

۳۸۷۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (مکہ معظمہ سے حج کی تم قربانی کا گوشت ہم نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ منورہ لاتے تھے۔ اس کی متابعت حضور
نے کی، ابن عیینہ کے واسطے سے اور ابن جریر نے بیان کیا کہ میں نے عطاء
سے پوچھا کیا جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ
آگئے۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا۔

باب ۲۵۳) الْحَيْسُ

۳۸۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُنَظَيْبٍ أَنَّ سَمِيعَ أَسْبَ بْنَ مَالِكٍ

۳۸۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے
حدیث بیان کی، ان سے مہلب بن عبداللہ بن مہلب کے موطا عمرو بن ابی عمرو
نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دَرَّ طَلْحَةَ النَّاسُ غَلَا مَائِنَ فُلْمَانٍ كَعَمِيدٍ مَنِيٍّ فَخَرَجَ فِي ابْنِ طَلْحَةَ يَوْمَ فُتَيْ وَرَأَاهُ وَكَانَتْ أَخَذَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمًا قَرَأَ فَكَانَتْ أَمَامَهُ يَكْثُرُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْخُزْنِ وَالْفُجْزِ وَالْكَسْلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَفُتْنَةِ الدِّينِ وَغَلَبَةِ الْبِغَالِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْفِعَهُ حَتَّى أَقْبِلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَقَامِلَ بِصِفَتِهِ يَنْتَ مَجِيئًا فَدَحَا نَهَا فَكَانَتْ أَمَامَهُ يُخْرِجُ لَهَا وَرَأَاهُ بَعَاءَةً أَدْبَسَاءَ ثُمَّ يَخْرُجُ مَعَهَا وَرَأَاهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالضُّهْبَاءِ مَنَعَهُ خَيْسًا فِي نِطْعٍ ثُمَّ أُرْسِلَنِي فَدَعَوْتُ رَجُلًا فَأَكَلُوا وَكَانَ ذَلِكَ بَنَاءً لَا يَهَانُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَأَ أَحَدُ قَالَهُ هَذَا أَجَلٌ يُحْيِيْنَا وَتَحْبُهُ فَلَمَّا أَتَوْا عَلَى السَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُخَوِّمُ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مَا خَوِّمُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَدَنِهِمْ وَصَاعِهِمْ ۝

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اپنے یہاں کئے بچوں میں کوئی بچہ تلاش کر لاؤ جو میرے کام کر دیا کرے چنانچہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنی سواری پہاڑ سے پیچھے بٹھا کر لائے، میں آنکھوں کی، جب بھی آپ کہیں پڑاؤ کرتے، خدمت کرتا، میں سنا کرتا تھا کہ آنکھوں بکثرت یہ دعا پڑھا کرتے تھے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم سے، رنج سے، غم سے، ہستی سے، بخل سے، بزدلی سے، قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبے سے (اس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں اس وقت سے برابر آپ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ ہم خیبر سے واپس ہوئے اور صفیہ بنت حبیب رضی اللہ عنہا بھی ساتھ تھیں، آنکھوں نے انھیں پسند فرمایا، ہٹا، میں دیکھتا تھا کہ آنکھوں نے ان کے لئے اپنی سواری پیچھے سے پردہ کیا اور پھر انھیں وہاں بٹھایا۔ آخر جب ہم مقام صبا میں پہنچے تو آنکھوں نے دسترخون پر جس رکھور، پنیر اور گھی وغیرہ کا لمبہ دے) بنایا پھر مجھے بھیجا اور میں لوگوں کو بلالایا۔ پھر سب لوگوں نے اسے کھایا، یہی آنکھوں کی طرف سے صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی دعوت و لیمہ تھی۔ پھر آپ روانہ ہوئے اور جب احد دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا کہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں، اس کے بعد جب مدینہ نظر آیا تو فرمایا اے اللہ میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیانی علاقے کو اسی طرح حرمت والا حرمت والا علاقہ بناتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت والا ظہر بنایا تھا، اے اللہ، اس کے رہنے والوں کو برکت عطا فرما، ان کے مدد میں اور ان کے صانع میں۔

باب ۲۵۴ (۲۵۴) الْأَكْلُ فِي زَانَةِ مَقْضِيٍّ ۝

۲۵۴ حَدَّثَنَا أَبُو تَعْلِيمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سَلَمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مِجْلَاهُ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّ لَهُمْ عَالُو عَيْنَتِ حَدِيثَةً كَمَا اسْتَسْقَى قَسَاوَةً مَجُوسِيٍّ فَلَمَّا وَصَلَ الْقَدَمَ فِي يَدِهِمَا مَا لَمْ يَبْهَ وَقَالَ لَوْ لَا أَتَى تُهَيْئَتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ كَمَا يَقُولُ لَمْ أَفْعَلْ هَذَا لَعَنَتِي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَلْبَسُوا الْعَرِيضَ وَلَا السَّيْبَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آيَةِ الدَّهَبِ وَالْفِصَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صَحَافِهَا فَإِنَّهَا لَأَنْتَاهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا

۲۵۴ - چاندی کے برتن میں کھانا۔
۲۵۹ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سیف بن ابی سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے حدیث بیان کی، کہ یہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھے آپ نے پانی مانگا تو ایک مجوسی نے آپ کو پانی رچاندی کے پیالے میں لا کر دیا۔ جب اس نے پیالہ آپ کے ہاتھ میں دیا تو آپ نے پیالہ کو اس پر پھینک کر مارا اور فرمایا اگر میں نے اسے بارہا اس سے منع کیا ہوتا (کہ چاندی سونے کے برتن میں مجھے کچھ نہ دیا کرو) آگے آپ یہ فرمایا پائنتے تھے کہ میں تو اس سے یہ معاملہ نہ کرتا لیکن میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ریشم و دیبا پہننا اور نہ سونے چاندی کے برتن میں کچھ پو

وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ ۝

۱ اور نہ ان کے پلٹوں میں کچھ کھاؤ کیونکہ یہ چیزیں ان کے لئے (کفار کے لئے) دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔
۲۵۵۔ کھانے کا ذکر۔

۳۹۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور انس ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو سترے جیسی ہے جس کی خوشبو بھی پاکیزہ ہے اور مزہ بھی پاکیزہ ہے، اور اس مومن کی مثال (جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی لیکن مزہ میٹھا ہوتا ہے۔ اور منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو، ریحانہ (بھول) جیسی ہے، جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے، لیکن مزہ کڑوا ہوتا ہے، اور جو منافق قرآن بھی نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرمان جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی اور جس کا مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔

۳۹۱۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
عورتوں پر عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ایسی ہے، جیسے تمام کھاؤں پر ثرید کی فضیلت۔

۳۹۲۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے سمی نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، انسان کو سونے اور کھانے سے روک دیتا ہے، پس جیسا کسی شخص کی ضرورت (سفر میں) منشا کے مطابق ہوگا، موبائے تو اسے جلد ہی گھر واپس آجانا چاہیے۔

۲۵۶۔ سالن۔

۳۹۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے زبیع نے، انہوں نے قاسم بن حمزہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شریعت کے تین احکام والہ تھیں، عائشہ رضی اللہ عنہ نے انہیں (ان کے مالکوں

بَابُ ۲۵۵ ذِكْرِ الطَّعَامِ ۝

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ حُوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأَمْثَرِجَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الثَّمَرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الزَّيْتَانَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَالْمُنَافِقُ كَمَثَلِ الْأَمْثَرِجَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا مُرٌّ ۝

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ۝

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّرُّ طَعْمُهُ مِنَ الْعَذَابِ يَمْتَنِعُ أَحَدَهُمْ لَوْمَةً وَطَعَامُهُ فَإِذَا أَقْضَى نَهْمَتَهُ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلْيَعْجَلْ إِلَى أَهْلِهِ ۝

بَابُ ۲۵۶ الْأَدَمِ ۝

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ ثَابِتَةَ أُمِّ سَمِيعٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ أُمَّ سَمِيعَ ابْنَةَ مُمْنٍ يَقُولُ كَانَ فِي بَرِيئَةٍ ثَلَاثُ سَلْبَى أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتَغْنَمَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا وَلَنَا الْوَلَاءُ ۝

سے خرید کر آزاد کرنا چاہا تو ان کے مالکوں نے کہا کہ ولادہ کا تعلق ہم سے ہی قائم ہوگا و عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم یہ شرط لگا بھی لو جو بھی ولادہ اسی کے ساتھ قائم ہوگا جو آزاد کرے گا (شریعت کے حکم کے مطابق) بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا آزاد کی گئیں اور انھیں اختیار دیا گیا اگر وہ چاہیں تو اپنے شوہر کے ساتھ رہیں یا ان سے الگ ہو جائیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے چولہے پر باندھی پک رہی تھی۔ آنحضور نے دوپہر کا کھانا طلب فرمایا تو روٹی اور گھر میں موجود سالن پیش کیا گیا۔ آنحضور نے دریافت فرمایا کیا میں میں نے گوشت (پکے ہوئے) نہیں دیکھا ہے؟ عرض کیا کہ دیکھا ہے، یا رسول اللہ، لیکن وہ گوشت تو بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں ملا، انہوں نے میں پریم کے طور پر دیا ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ ان کے لئے وہ صدقہ ہے لیکن ہمارے لئے بدیہ ہے۔

۲۵۷ - بیٹھی چیز اور شہد -

۳۹۴ - مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے ان سے هشام نے بیان کیا، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی چیز اور شہد پندرہ کرتے تھے۔

فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ لَمَرَّ طَبِيبٌ لَكُمْ فَأَمَّا الْوَلَدُ لِمَنْ أَعْشَقَ قَالَ فَاغْتَفَتُ فَبِعِزَّتِي أَنْ تَقْرَأَ تَحْتَ أَرْجُلِهَا أَوْ تَنْفِيسَ قَدَّحَ لَمْ يَسْأَلْ إِلَّا اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَلَيْتُ غُلَشَةً وَعَلَى النَّبِيِّ يَوْمَ تَقَوُّرٍ قَدَّحًا بِالْعَدَاءِ فَأَنَّى يُحْبَبُ قَدْ أَذْهَبَ مِنْ أَدَمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ لَكُمْ مَا قَالُوا ابْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ طَلَعَتْ لَكُمْ تُصَدِّقِي بِهِ عَلَى بَرِيرَةٍ فَأَهْلَكَ لَنَا فَقَالَ هُوَ صَدَقَ عَلَيْهَا وَهَلِ ابْنُ لَنَا

نے گوشت (پکے ہوئے) نہیں دیکھا ہے؟ عرض کیا کہ دیکھا ہے، یا رسول اللہ، لیکن وہ گوشت تو بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں ملا، انہوں نے میں پریم کے طور پر دیا ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ ان کے لئے وہ صدقہ ہے لیکن ہمارے لئے بدیہ ہے۔

بَابُ الْحَوَائِ وَالْقَسَلِ

۳۹۴ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ هَيْمٍ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ الْحَوَائِ وَالْقَسَلِ

۳۹۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أَبِي الثَّوْدِي عَنْ ابْنِ أَبِي ذَرْبٍ عَنِ الثَّوْدِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَلْزَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْبِحَ بِلَبِّي عَيْنًا أَوْ أَكُلَ الْخُبْزَ وَلَا أَلْبَسُ الْحَرِيرَ وَلَا يَجِدُ مَعِي فَلَانٌ وَلَا نَاقَةٌ وَأَتَقُ بِلَبِّي بِالْحَصْبَاءِ وَاسْتَقَى الرَّحْلُ الْأَيَّةَ وَهِيَ مَعِي كَيْ تَقْلِبُنِي فَيُطْعِمُنِي وَخَيْرُ النَّاسِ لِمَنْ سَأَلَ بَعْدَ مَنْ بَنَى فِي طَالِبٍ يَتَغَلَّبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ لِيُخْرِجُ إِلَيْنَا الْعَلَكَةَ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ فَتَشْتَقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا

کھر ساتھ لے جاتے اور جو کچھ بھی گھر میں ہوتا کھلا دیتے تھے کبھی تو ایسا ہوتا کہ کھی کا ڈبہ نکال کر لاتے اور اس میں کچھ دھوتا ہم اسے پھاڑ کر اس میں جو کچھ لگا ہوتا چاٹ لیتے تھے۔

۳۹۵ - ہم سے عبدالرحمان بن شیبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے بن ابی الثدیہ نے خبر دی، انھیں ابن ابی ذر نے بیان کیا کہ میں پیٹ بھرنے کے بعد ہر وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی رہا کرتا تھا تھا۔ اس وقت میں روٹی نہیں کھاتا تھا، نہ ریشم پہنتا تھا، نہ فلاں اور نہ فلاں میری خدمت کرتے تھے (بھوک کی شدت کی وجہ سے، بعض اوقات) میں اپنے پیٹ پر کنکریاں لگالیتا تھا (تاکہ اس کی ٹھنڈ سے تسکین حاصل ہو) اور کبھی میں کسی سے کوئی آیت پڑھنے کے لئے کہتا حالانکہ وہ مجھے یاد ہوتی یا مقصد صرف یہ ہوتا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے اور کھانا کھلا دے اور مسکینوں کے لئے سب سے بہترین شخص جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے جہاں اپنے

کھر ساتھ لے جاتے اور جو کچھ بھی گھر میں ہوتا کھلا دیتے تھے کبھی تو ایسا ہوتا کہ کھی کا ڈبہ نکال کر لاتے اور اس میں کچھ دھوتا ہم اسے پھاڑ کر اس میں جو کچھ لگا ہوتا چاٹ لیتے تھے۔

باب ۲۵۸ الذبائہ

۳۹۶ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مَوْلًى لَهُ خِيَاطًا فَأَتَى بِدَعَاءٍ فَبَعَلَ يَأْكُلُهُ فَلَمْ أَرَأْ أَحَبَّهُ مِنْهُ إِلَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ

باب ۲۵۹ الرَّجُلُ يَتَخَلَّفُ الطَّعَامَ لَا يَتَوَدَّعُهُ

۳۹۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عُثَيْمٍ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ مُخَاطَرٌ فَقَالَ احْتَمِلْ لِحَامًا مَا أَدْعُو رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَنَبَّعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ دَعَوْتَنَا خَامِسَ خَمْسَةٍ وَهَذَا رَجُلٌ قَدْ تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذْنُتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ قَالَ بَلَى أَذْنُتُ لَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ سَفَّيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْنِ عَمِيلٍ يَقُولُ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ عَلَى الْمَائِدَةِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَتَاوَلُوا مِنْ مَائِدَةٍ إِلَى مَائِدَةٍ أَخْزَى ذَلِكَ يَتَاوَلُوا بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي ذَلِكَ الْمَائِدَةِ أَذْنُتُهُ

باب ۲۶۰ مَنْ أَصَافَ رَجُلًا إِلَى طَعَامِهِ

أَقْبَلَ هُوَ عَلَى عَمَلِهِ

۳۹۸ حَدَّثَنَا ابْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَيْمُونٍ سَمِعَ النَّضَرَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

۲۵۸۔ کدو۔

۳۹۶۔ ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے انہر بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے ثمامہ۔ ابن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک درزی غلام کے پاس تشریف لے گئے، پھر آپ کی خدمت میں (پکا ہوا) کدو پیش کیا گیا، اور آپ اسے (رغبت کے ساتھ) کھانے لگے، اسی وقت سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں کیونکہ حضور اکرم کو اسے کھاتے دیکھا ہے۔ ۲۵۹۔ جو شخص اپنے بھائیوں کے لئے مکلف کھانا تیار کرے۔

۳۹۷۔ ہم سے سفیان یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جماعت انصار میں ایک صاحب تھے جنہیں ابو شعیب کہا جاتا تھا، ان کے پاس ایک غلام تھا جو گوشت بیچتا تھا۔ ابو شعیب رضی اللہ عنہ نے اس غلام سے کہا کہ میری طرف سے کھانا تیار کر دو، میں چاہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں، چنانچہ وہ حضور اکرم کو چار دوسرے افراد کے ساتھ بلا کر لائے۔ مدعو حضرات کے ساتھ ایک اور صاحب بھی چلنے لگے تو آنحضور نے فرمایا کہ ہم پانچ افراد کی تم نے دعوت کی ہے یہ صاحب بھی ہمارے ساتھ ہو گئے ہیں، اگر یہاں تو انھیں بھی اجازت دے دو اور اگر چاہو منع کر دو ابو شعیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے انھیں بھی اجازت دی۔ عمر بن یوسف نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن اسماعیل سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ جب لوگ دسترخوان پر بیٹھے ہوں تو انھیں اس کی اجازت نہیں ہے کہ ایک دسترخوان والے دوسرے دسترخوان والوں کو اپنے دسترخوان سے اٹھا کر کوئی چیز دیں۔ البتہ ایک ہی دسترخوان پر اس کے شرکا کا اس میں سے کوئی چیز دینے یا نہ دینے کا اختیار ہے۔

۲۶۰۔ جس نے کسی شخص کی کھانے کی دعوت کی اور خود اپنے کام

میں لگ گیا۔

۳۹۸۔ مجھ سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انہوں نے نصر سے سنا، انھیں ابن عون نے خبر دی، کہا کہ مجھے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے خبر دی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضا اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تھا آنحضور اپنے ایک درزی غلام کے پاس تشریف لے گئے، وہ ایک پیالہ لائے، جس میں کھانا تھا۔ اور اچر کدو کے تنے تھے، آنحضور کدو تلاش کرنے لگے، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں نے یہ دیکھا تو کدو کے قلعے آپ کے سامنے جمع کر کے رکھنے لگا۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پیالہ، آنحضور کے سامنے رکھنے کے بعد غلام اپنے کام میں لگ گئے آپ نے بیان کیا کہ اسی وقت سے میں کدو پسند کرنے لگا جب سے میں نے آنحضور کا یہ معاملہ دیکھا کہ آپ کدو تلاش کر کے کھا رہے تھے

۲۶۱۔ ثورہ۔

۳۹۹۔ ہم سے عبداللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ملک نے ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جو انہوں نے آنحضور کے لئے تیار کیا تھا میں بھی آنحضور کے ساتھ گیا۔ آنحضور کے سامنے جو کدو لی اور ثورہ پیش کیا گیا جس میں کدو اور خشک گوشت کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ آنحضور پیالے میں چاروں طرف کدو تلاش کر رہے تھے، اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرنے لگا۔

۲۶۲۔ خشک کئے ہوئے گوشت کے ٹکڑے

۴۰۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ملک بن انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ثورہ لایا گیا، اس میں کدو اور سوکھے گوشت کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے پھر میں نے دیکھا کہ آنحضور اس میں سے کدو کے قلعے تلاش کر کے تناول فرما رہے ہیں۔

۴۰۱۔ ہم سے قیسہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمان بن عابس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضور نے ایسا کبھی نہیں کیا، صرف اس سال یہ حکم دیا تھا، جس سال قطیف کو میرے لوگ فاتحے میں مبتلا تھے، مفسد یہ تھا کہ جو مال والے ہیں وہ محتاجوں کو کھلا دیں

كُنْتُ غَلَامًا أَهْبَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُلَامٍ لَهُ خِيَالٌ فَأَتَانِي بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ وَعَلَيْهِ وَبَاءٌ فَنَجَعَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُهُ السُّبَّاءُ قَالُوا فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ جَعَلْتُ أَجْمَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَأَقْبَلَ غَلَامٌ عَلَى عَتَلِهِ قَالَهُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَمَّا لِحَبِّ السُّبَّاءِ بَعْدَ هَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضَعَ مَا صَنَعَهُ

باب السُّبَّاءِ

۳۹۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنَّ خِيَالًا ذَا عَالِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ صَنَعَهُ فَذَهَبَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمْرٌ قُرْبَ حُبْرٍ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ وَبَاءٌ وَقَدْ بَدَأَ آيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُهُ السُّبَّاءُ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ فَلَمَّا أَمَّا لِحَبِّ السُّبَّاءِ بَعْدَ ذَلِكَ مِثْلُهُ

باب أَقْبِيْدِهِ

۴۰۰ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا يَمْرُوقَةً فِيهَا ذَبَابٌ وَقَدْ بَدَأَ آيَةُ النَّبِيِّ يَتَّبِعُهُ السُّبَّاءُ يَأْكُلُهَا

۴۰۱ حَدَّثَنَا أَقْبِيْسَةُ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا قَعَلَهُ الرَّاقِ فِي عَامِ جَاءَ النَّاسُ آمَاةَ أَنْ يُطْعِمَهُ الْغَنَى الْفَقِيرَ وَأَنْ كُنَّا لَنَقْرَأُ الْكُفْرَةَ بَعْدَ خَمْسِ عَشْرَةَ وَمَا شَبَّهَ الْ

اور ہم تو بکری کے پائے محفوظ کر لیتے تھے اور پندرہ پندرہ دن بعد (کھاتے تھے) اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی سالنی کے ساتھ گیہوں کی روٹی تین دن تک متواتر نہیں کھائی۔

۲۶۳۔ جس نے ایک دسترخوان پر دسترخوان کی کوئی چیز اٹھا کر اپنے دوسرے ساتھی کو دی یا اس کے سامنے رکھی (مصنف نے) کہا کہ ابن مبارک نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں اگر (ایک دسترخوان پر) ایک دوسرے کی طرف دسترخوان کے کھانے بڑھائے لیکن یہ جائز نہیں کہ (میزبان کی) اسازت کے بغیر ایک

دسترخوان سے دوسرے دسترخوان کی طرف کوئی چیز ٹھرائیں۔

۴۰۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تیار کیا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی حضور اکرم کے ساتھ اس دعوت میں گیا، انھوں نے آنحضور کی خدمت میں بھوک روٹی اور شوربا جس میں کدو اور خشک کیا ہوا گوشت تھا۔ پیش کیا، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ حضور اکرم پیالہ میں چاروں طرف کدو تلاش کر رہے ہیں اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرنے لگا، خاتمہ نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ پھر میں آنحضور کے سامنے کدو کے قلعے (تلاش کر کے) اکٹھے کرنے لگا۔

۲۶۴۔ تازہ کھجور گلڑی کے ساتھ۔

۴۰۳۔ ہم سے عبد الغزنوی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تازہ کھجور گلڑی کے ساتھ کھاتے دیکھا ہے۔

۲۶۵۔

مُصَدِّقٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُبْرِيٍّ
مَا حُومَ ثَلَاثًا

بَابُ (۲۶۳) مَنْ تَأَوَّلَ أَوْ قَدَّمَ إِلَى
صَاحِبِهِ عَلَى الْمَأْصِدِ شَيْئًا قَالَ وَقَالَ
ابْنُ مَيْمُونٍ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَأَوَّلَ بَعْضُهُمْ
بَعْضًا وَلَا يَتَأَوَّلَ مِنْ هَذِهِ الْمَأْصِدِ إِلَى
مَأْصِدٍ أُخْرَى

۴۰۲ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ
بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خِيَامًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَهَذِهِ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَتَرْتَبِ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْرًا مِنْ
شَعِيرَةٍ مَرَّقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسٌ
فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَبَقُّمُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الْقُضْعَةِ فَلَمْ
أَرَ أَحَدًا أَحَبَّ الدُّبَّاءَ مِنْ يُؤَمِّسُ
وَقَالَ ثَمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ فَجَعَلَتْ
أَجْمَعُ الدُّبَّاءَ بَيْنَ
يَدَيْهِ

بَابُ (۲۶۴) الرُّطْبُ بِالتَّحْنَاءِ

۴۰۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ
الرُّطْبَ بِالتَّحْنَاءِ

بَابُ (۲۶۵)

۴۴۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عباس بن جریر نے اور ان سے ابو عثمان نے بیان کیا کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہاں سات دن تک بھلاں رہا، آپ کی بیوی اور آپ کے خادم نے رات میں (جاگنے کی) باری مقرر کر رکھی تھی، رات کے ایک تہائی حصے میں ایک صاحب نماز پڑھتے رہے، پھر وہ دوسرے کو جگا دیتے، اور میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں ایک مرتبہ کھجور تقسیم کی اور مجھے بھی سات کھجوریں دیں، ان میں ایک خرب تھی۔

۴۴۵۔ ہم سے مسدد بن صباح نے حدیث بیان کی، اس سے اسماعیل بن زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے، اس سے ابو عثمان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں کھجور تقسیم کی، پانچ مجھے غایت فرمائیں، چار تو اچھی کھجوریں تھیں اور ایک خراب تھی۔ خدا کا کھجور میرے دانتوں کے سب سے زیادہ سخت تھی۔

۴۴۶۔ تازہ کھجور خشک کھجور اور اللہ تعالیٰ کا انشاء و مریم علیہ السلام کو خطاب کرتے ہوئے ۶ ادا پنی طرف کھجور کی شاخ کو بلاؤ تو تم پچھتہ تر کھجوریں گریں گی، اور مسدد بن بوس نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، اس سے منصور بن صغیر نے انے ان کی والدہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو چکی اور ہم پانی اور کھجور ہی سے راکھ دونوں میں شکم سیر کرتے رہے۔

۴۴۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی ربیع نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ میں ایک یہودی کا تھا اور وہ مجھے قرض اس شرط پر دیا کہ تاحا کہ میرے کھجوریں کٹنے کے وقت لے لے گا جابر رضی اللہ عنہ کی ایک زمین بکرومہ کے راستہ میں تھی، ایک سال کھجور کے بارش میں پھل نہیں آئے، پھل چنے جانے کا جب وقت آیا تو وہ یہودی میرے

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عُمَانَ قَالَ تَصِفْتُ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ مِنْهَا حَقَاقَةٌ وَأُمْرَأَتُهُ وَخَادِمُهُ يَتَقَبَّحُونَ اللَّيْلَ أَثَلًا تَأْيِيحِي هَذَا لَمْ يُؤْكَلْ هَذَا وَتَمِيقُهُ يَقُولُ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا قَامًا صَافِيًا سُبْعَةً تَمْرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشْفَةٌ

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ حَاتِمٍ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا تَمْرًا قَامًا صَافِيًا مِنْهُ خُمُسَ أَرْبَعَةٍ تَمْرَاتٍ وَحَشْفَةٌ ثُمَّ رَأَيْتُ الْحَشْفَةَ حَتَّى أَشَدَّ هُنَّ بِضُرِّي

۴۵۰۔ بِأَيِّهَا الرُّطْبُ وَالْثَمَرُ وَقَوْلُ الْمَثَبِ تَقَالَى وَهَرَى إِلَيْكَ بِحُزْرٍ النَّفْلَةَ تُسَاقِطُ عَلَيْكَ مَلْبَجْنِيًا وَقَالَ مُسَدَّدٌ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سَعْيَانَ عَنْ مُنْصَوِّ بْنِ صَفِيَّةَ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ غَالِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَبَعْنَا مِنْ الْأَسْوَاقِ الثَّمَرُ وَالْمَاءُ

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي تَرْبِيعَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ يَنْسَهُ يَهُودِيٌّ وَكَانَ يُسْرِفُنِي فِي تَسْرِيعِ إِلَى الْجَنَّةِ وَكَانَتْ لِي بِإِبْرَاهِيمَ الْأَسْرَافِي الْبُخَرِي مَرْوَعَةٌ قَبْلَ سَلَسَتْ فَخَلَا عَامًا فَجَاءَنِي إِلَيْهِ يَهُودِيٌّ عِنْدَ الْجَنَّةِ

لَمْ أَجِدْ مِنْهَا شَيْئًا فَعَمَلْتُ إِلَى قَابِلٍ قَبِيلِي
فَأَخْبَرَ بَنِي الْعَدُوِّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَا فَتَحَابِهِمْ أَمْشُوا نَسْتَنْظِرُ جَابِرَ بْنِ الْأَبْدِيِّ فِي تَحَابِهِ
فِي زَيْلِي فَعَمَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُودِيَّ
يَقُولُ أَبَا الْقَاسِمِ أَنْظِرْهُ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ قَطَافًا فِي النَّهْلِ ثُمَّ جَاءَهُ
فَعَلَّمَهُ قَابِلُ فَعَمِلْتُ بِقَلِيلٍ مِنْ طَبَقٍ قَوْصَعْتُهُ
بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ
ثُمَّ قَالَ آيَنَ عَرِيضُكَ يَا جَابِرُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ إِرْشُ
لِي فِيهِ فَقَرَضْتُهُ فَدَخَلَ قَرَقُدَةً ثُمَّ اسْتَنْقَضَ
فِي طَبَقِهِ بِقَبْضَةٍ أُخْرَى فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَعَلَّمَهُ
الْيَهُودِيَّ قَابِلُ عَلَيْهِ قَامَ فِي الزَّطَابِ فِي النَّهْلِ الثَّانِيَةِ
ثُمَّ قَالَ يَا جَابِرُ جِدْ وَأَفْضِ قَوْتَكَ فِي الْحَدِّ أَوْ مَحْدَدَةٍ
مِنْهَا مَا قَبِضْتُهُ وَقَصَلْتُ مِنْهُ وَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ فَقَالَ
أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَرُوشٌ وَعَرِيضٌ يَتَأَذَّنُ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ مَسْرُوحٌ شَابَقَ مَا يَعْرِشُ مِنَ الْكُرُومِ وَغَيْرِ
ذَلِكَ يُقَالُ مَسْرُوحٌ هَا أَبْنِيَّتُهَا
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ
مَقْبُودًا ثُمَّ قَالَ فَجَبَلِي لَيْسَ فِيهِ
شَيْءٌ

پاس آیا، لیکن میں نے تو باغ سے کچھ بھی نہیں توڑا تھا، اس لئے میں آٹھ
سال کے لئے جہلت مانگنے لگا، لیکن اس نے جہلت دینے سے انکار کیا
اس کی خبر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تو آپ نے اپنے صحابہ سے
فرمایا کہ چلو، یہودی سے جاہر کے لئے ہم جہلت مانگیں گے۔ سب حضرات میرے
پاس میرے باغ میں تشریف لائے، آنحضور اس یہودی سے گفتگو فرماتے
سہے لیکن وہ یہی کہتا رہا کہ ابوالقاسم، میں جہلت نہیں دے سکتا۔ جب آنحضور
نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے اور کھجور کے باغ میں چاروں طرف پھرے
پھر تشریف لائے اور اس سے گفتگو کی، لیکن اس نے اب بھی انکار کیا، پھر میں
کھڑا ہوا، اور تھوڑی سی تازہ کھجور لاکر آنحضور کے سامنے رکھی، آنحضور نے
تناول فرمایا، پھر فرمایا، جابر، نہ باری چھوڑی کہاں ہے؟ میں نے آپ
کو بتایا تو آپ نے فرمایا کہ اس میں میرے لئے کچھ بچھا دو، میں نے بچھا دیا تو
آپ داخل ہوئے اور آرام فرمایا، پھر بیدار ہوئے تو میں ایک مٹھی اور کچھ
لا آیا، آنحضور نے اس میں سے بھی تناول فرمایا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور
یہودی سے گفتگو فرمائی، اس نے اب بھی انکار کیا، آنحضور دوبارہ باغ
میں کھڑے ہوئے، پھر فرمایا، جابر، اب پھل توڑو اور قرض ادا کر دو۔
آنحضور کھجوروں کے توڑے جانے کی جگہ کھڑے ہو گئے اور میں نے باغ میں
سے اتنی کھجوریں توڑ لیں جن سے میں نے قرض ادا کر دیا اور اس میں سے کھجوریں
بچ بھی گئیں پھر میں وہاں سے نکلا اور حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ
خوشخبری سنائی تو آنحضور نے فرمایا، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول
ہوں۔ عروش اور عریض، عمارت کو کہتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ معروشات سے مراد انگور وغیرہ کی ٹہیلیاں ہیں، بولتے ہیں عروشا
یعنی اس کی عمارت محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے ابو جعفر نے بیان
کیا ان سے محمد بن اسماعیل نے بیان کیا کہ (حدیث میں) غلام مجھے اعراب کی قیود کے ساتھ حضورؐ نہیں ہے، پھر فرمایا کہ فعلی میں
کوئی شک نہیں ہے۔

باب ۲۶۷ اکل البخار

۲۶۷۔ کھجور کے درخت کا گوند کھانا۔

۲۶۸۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے

والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے

عجابہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان

کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کھجور

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْدٍ ثَنَا أَمْرٌ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَنَا وَغَسَّيْنُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَلَّغْتُ

نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ

کے درخت کو گوند لایا گیا، آنحضورؐ نے فرمایا، بعض درخت ایسے ہوتے ہیں جن کی برکت مسلمان کی برکت کی طرح ہوتی ہے میں نے خیال کیا کہ آنحضورؐ کا اشارہ کھجور کی درخت کی طرف ہے، میں نے سوچا کہ کہہ دوں کہ وہ درخت کھجور کا ہوتا ہے، یا رسول اللہ، لیکن پھر جو میں نے مڑ کر دیکھا تو مجلس میں میسرے علاوہ افراد اور بچے اور میں ان میں سے سب سے چھوٹا تھا اس لئے میں خاموش رہا، پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ وہ درخت کھجور کا ہے۔

۲۶۸۔ عمدہ قسم کی کجور۔

۴۰۸۔ ۴۰۹ء سے جمعہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مسروان نے حدیث بیان کی، انھیں بشام بن ہاشم نے خبیر وی انھیں عامر بن سعد نے خبر دی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر دن صبح کے وقت (حزینہ کی) سات کھجوریں کھالیں اسے اس دن نہ زہر نقصان پہنچا سکے گا اور نہ مچا دو۔

۲۶۹ - دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانا .

۲۰۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جب بن یحیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (جب آپ حجاز کے خلیفہ تھے) ایک سال قحط سالی کا سامنا کرنا پڑا تو انہوں نے جلیں کھجور کھانے کے لئے دیا نقد کے بجائے) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گذرتے اور ہم کھجور کھاتے ہوئے تو فرماتے کہ دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر نہ کھاؤ رکھانے سے منع کیا ہے پھر فرمایا سو اس صورت کے جب اس شخص کی اجازت لے لے۔ شعبہ نے بیان کیا کہ اجازت والا حصہ ابن عمر

-۲۷- گکڑی -

۴۱۰۔ مجھ سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا امور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کو لکڑی کے ساتھ کھاتے ہوئے دیکھا۔

۴۱۱۔ کھجور کے درخت کی برکت۔

۲۷۱۔ کجھورک درخت کی برکت۔

إِذَا لَقِيَ بَعْثًا نَحَلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِنَّ مِنَ الشَّيْرِ لَمَا بَوَّحَهُ كِبَرُكِتِهِ الْمُسْلِمِ فَكُنْتُ
 أَنَّهُ يُغْنِي النَّحْلَةَ فَأَمَدْتُ أَنْ أَقُولَ مِثْلَ النَّحْلَةِ
 نَامًا مَوْلَى اللَّهِ لَمْ تَفُتْ فَإِذَا أَنَا عَاشِرُ عَشْرَةٍ أَنَا
 أَحَدُهُمْ فَسَكَتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِثْلَ النَّحْلَةِ .

باب ۲۶۸ العَجَوَّةُ

٢٨ حَدَّثَنَا جُمُعَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
بَرْوَانُ حَدَّثَنَا وَثَّاقُ بْنُ هَاشِمٍ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ مَبْعَعَتِ تَمْرَاتٍ عَجْوَةٍ كُمْ
يَصْرُفُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ سَمًّا وَلَا سِحْرًا

باب ۲۶۹ القرآن في الثمر

١٩ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالِبَةَ حَدَّثَنَا
جَبَلَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَصَابَنَا عَامٌ سَنَةِ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ
مُرَرْنَا نَمْرًا فَكَانَ مَعَهُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَنَحْنُ
نَأْكُلُ وَيَقُولُ لَنَا قَالُوا أَفَإِنَّ السَّيِّئَ صَاحِبُ الْمَاءِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى عَنِ الْقِرَابِ ثُمَّ يَقُولُ إِلَّا أَنْ يَسْأُونَ الرَّجُلَ أَتَمَامًا
قَالَ شُعْبَةُ إِلَّا دُونَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَمْرٍو

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوروں کو ایک ساتھ
 طرح کھانے والا شخص اپنے ساتھی سے (جو کھانے میں شریک ہے
 رضی اللہ عنہ) کا قول ہے۔

باب القضاء

١٠٠ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْكُلُ الزُّطْبَى بِالْعَشَاءِ

باب (۲۷) بَرَكَةِ النَّخْلِ

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مَجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِمَّنِ الشَّجِيرُ شَجَرَةٌ تَكُونُ مِثْلَ الْمُسْلِمِ وَهِيَ التَّخْلَةُ
باب ۲۱ جَمْعُ التَّوَنِينَ أَوْ الطَّامِنِينَ بِمَثَرَةٍ

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُلَّ الْوَلَدِ بِالْقِتَاءِ
باب ۲۲ مَنَ الْأَخْلَافِ الْغِنَاءِ عَشْرَةَ عَشْرًا وَالْجُلُوسِ عَلَى الطَّعَامِ عَشْرَةَ عَشْرًا

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَقَاتِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْتَمِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ جَعْفَرٍ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسٍ وَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُعْتَمِدٍ عَنْ أَنَسٍ وَ عَنْ سَنَانٍ أَبِي تَابِطَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ أُمُّ عِمْدَةَ إِلَى مَدِينَةِ شَعِيرٍ جَسَنَةٌ وَجَعَلَتْ مِنْهُ خَطِيفَةً وَعَصْرًا عَمَةً عِنْدَهَا ثُمَّ بَعَثَتْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّيَتْهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ قَدْ مَوْتُهُ قَالَ وَمَنْ مَعِيَ فَمِثْتُ فَقُلْتُ إِنَّهُ يَقُولُ وَمَنْ مَعِيَ فَنَزَلُوا إِلَيْهِ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ مَسْنُونٌ أَمْ سُلَيْمٌ قَدْ خَلَّ قَبِيضِي بِهِ وَقَالَ ادْخُلْ عَلَى عَشْرَةَ فَدَخَلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ ادْخُلْ عَلَى عَشْرَةَ فَدَخَلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ ادْخُلْ عَلَى عَشْرَةَ حَتَّى عَمَدَ اثْنَيْ عَشَرَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَجَعَلَتْ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ
اندر بلاو، چنانچہ دس صحابہ داخل ہوئے اور کھانا شکم پر ہو کر کھایا۔ پھر فرمایا۔ دس افراد کو میرے پاس اور بلاو یہ دس حضرات بھی اندر تشریف

۴۱۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن طلحہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، ان سے مجاہد نے بیان کیا انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، درختوں میں ایک مثل مسلمان کے ہے، اور وہ کھجور کا درخت ہے۔
۴۱۲۔ ایک وقت میں دو طرح کے پھل وغیرہ یادو کھانے جمع کرنا۔

۴۱۲۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں ابراہیم بن سعد نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گلڑی کے ساتھ کھجور تناول فرماتے دیکھا ہے۔

۴۱۳۔ جس نے مہانوں کو دس دس کی تعداد میں اندر بلایا۔ اور دس دس افراد کو کھانے پر بلایا۔

۴۱۳۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے بعد ابو عثمان نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور (اس کی روایت حماد نے) ہشام سے بھی کی، ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے، اور سنان البوسیدی سے (بھی کی) اور انسے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ان کی والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک مجویا اور اسے پیس کر اس کا خطیفہ (آٹے کو دودھ میں چھینٹ کر پکاتے ہیں) پکایا۔ اور ان کے پاس جو گھی کا ڈبہ تھا، اس میں اس پر سے گھی نچوڑا، پھر مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بلانے کے لئے بھیجا میں آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ میں نے آپ کو کھانا تناول فرمانے کے لئے بلایا، آنحضور نے دریافت فرمایا، اور وہ لوگ بھی جو میرے ساتھ ہیں، چنانچہ میں واپس آیا اور کہا کہ آنحضور کو فرماتے ہیں کہ جو میرے ساتھ موجود ہیں وہ بھی اس پر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ، وہ تو ایک چیز ہے جو ام سلیم نے آپ کے لئے پکائی ہے۔ آنحضور تشریف لائے اور کھانا آپ کے پاس لایا گیا، آنحضور نے فرمایا کہ دس افراد کو میرے پاس اندر بلاو، چنانچہ دس صحابہ داخل ہوئے اور کھانا شکم پر ہو کر کھایا۔ پھر فرمایا۔ دس افراد کو میرے پاس اور بلاو یہ دس حضرات بھی اندر تشریف

لائے اور شکم سیر ہو کر کھایا۔ پھر فرمایا، اور دس آدمیوں کو بلاؤ۔ اس طرح انہوں نے چالیس آدمیوں کا شمار کیا۔ اس کے بعد آنحضور نے تناول فرمایا، پھر آپ کھڑے ہوئے تو میں دیکھنے لگا کہ کھانے میں سے کچھ بھی ہوا ہے۔

باب ۲۴۴ مَا بَكَرَ فِيهِ مِنَ الثَّوْمِ وَقَالَ ابْنُ عَمْرٍو النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **باب ۲۴۴** - ہنس اور بدبو دار / ترکاریوں کے استعمال کی کراہت کے سلسلے میں اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہے۔

۴۱۴ - ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنس کے بارے میں کچھ کہتے نہیں سنا البتہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص (ہنس) کھائے (اور منہ میں اس کی بدبو ہو) تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

۴۱۵ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صفوان عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عطاف نے حدیث بیان کی کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے ہنس یا پیاز کھا لی ہو وہ اس مسجد سے دور رہے۔

۲۷۵ - کہاٹ۔ اور وہ پیلو کا درخت ہے۔

باب ۲۴۵ الْكِبَابُ وَهُوَ تَمَرٌ

الْأَرَاكِ

۴۱۶ حَدَّثَنَا أَبُو عَاقِبَةَ بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَنَّا مَعْرَسُ بْنُ سُوْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَبَابِيُّ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَأْتِيهِ مِنْهُ قَائِلُهُ أَطِيبٌ فَقَالَ أَكُنْتُ تَزِيحِي الْعُثْمُ قَالَ وَهَلْ مِنْ لَبِيٍّ إِلَّا مَا هَا هُ

۴۱۶ - ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابی وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں ابو سلمہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام مر الظہران پر تھے، ہم پہلو توڑ رہے تھے (کھانے کے لئے) آنحضور نے فرمایا کہ جو خوب کالہ ہو وہ توڑو کیونکہ وہ زیادہ لذیذ ہوتا ہے جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ آنحضور نے فرمایا کہ ہاں۔ اور کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

۲۷۶ - کھانے کے بعد کھانا کرنا۔

۴۱۷ - ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انہوں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، انھوں نے بشیر بن یسار سے، ان سے

باب ۲۴۶ الْخَمِصَةُ بَعْدَ الطَّعَامِ **۴۱۷** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُذَافَةَ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ عُيَيْنٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مَوْزِيْدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مَوْزِيْدِ بْنِ

التَّغْنَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالنَّضْبَاءِ دَعَا لَطْعَامَ فَمَا أَتَى إِلَّا بِسُوقٍ فَأَكَلْنَا مَعَهُ إِلَى الصَّلَاةِ ثُمَّ مَضَى وَمَضَّ مَضَانَا قَالَ يَحْيَى سَمِعْتُ بَشِيرًا يَقُولُ لِحَدَّثَنَا سُؤِيدٌ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالنَّضْبَاءِ قَالَ يَحْيَى دَعَا لَطْعَامَ فَمَا أَتَى إِلَّا بِسُوقٍ فَلَمَّا دَعَا لَطْعَامَ دَعَا لَنَا دَعَا لَنَا وَمَضَى وَمَضَّ مَضَانَا وَفَضَّضْنَا مَعَهُ ثُمَّ مَضَى إِلَى الْمَغْرِبِ وَكُنَّا يَوْمَئِذٍ وَقَالَ سَعْيَانُ كَانَ كَلَامُكَ لَنَا مَعَهُ مِنْ يَحْيَى

باب (۲) لَقِيَ الْأَصَابِعَ وَمَعَهَا قَبْلُ

أَنْ تَسْمَعَ بِالنَّضْبِ

۴۱۸ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعْيَانُ

عَنْ عُمَرَ بْنِ وَثَّانٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي عُبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَلَّ أَحَدُكُمْ قَوْلًا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا

باب (۲) الْبُزْدِيلُ

۴۱۹ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَعِيذِ بْنِ الْحَرَفِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الْبُزْدِيلِ فَقَالَ لَا قَدْ كُنَّا نَرَاهُ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَجِدَ مِثْلَ ذَلِكَ مِنَ الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيلًا فَإِذَا خَضَعُ وَجَدْنَا لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَاقِلٌ إِلَّا أَكْفَانًا مَوَاعِدًا وَأَقْدَامًا ثُمَّ لُصِّي وَلَا تَوَضُّأً

باب (۲) مَا يَقُولُ إِذَا أَكْرَمَتْهُ لَعَانِمُ

سوید بن نعمان نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر روانہ ہوئے، جب ہم مقام صبا پر پہنچے تو آنحضرت نے کھانا طلب فرمایا، کھانے میں ستوکے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی، پھر ہم نے کھانا کھایا، اور آنحضرت کی کر کے ناز کے لئے کھڑے ہو گئے، ہم نے بھی کلی کی، یحییٰ نے بیان کیا کہ میں نے بشر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے سوید سے حدیث بیان کی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، جب ہم مقام صبا پر پہنچے یحییٰ نے کہا کہ یہ مگر خیبر سے ایک منزل کی مسافت پر ہے، تو آنحضرت نے کھانا طلب فرمایا، لیکن تنوکے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی۔ ہم نے اسے آنحضرت کے ساتھ کھایا، پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کلی کی، ہم نے بھی آپ کے ساتھ کلی کی۔ پھر آپ نے ہمیں مغرب کی ناز پڑھائی اور نئی وضو نہیں کی، اور سفیان نے فرمایا، گویا کرم یہ حدیث براہ راست یحییٰ سے سن رہے ہو

۲۰۷۔ رومال سے صاف کرنے سے پہلے انگلیوں کو پھانٹنا۔

۴۱۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے

حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کھانا کھائے تو ہاتھ پالٹنے یا کسی کو پھانٹنے سے پہلے ہاتھ نہ پونچھے۔

۲۰۸۔ رومال۔

۴۱۹۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد

بن قلیب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن الحرث نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ سعید بن الحرث نے جابر رضی اللہ عنہ سے ایسی چیز کے (کھانے کے بعد) ہونگ پر رکھی ہو، وضو کے متعلق پوچھا کہ کیا ایسی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس طرح کا کھانا (جو پکا ہوا ہوتا) بہت کم میسر آتا تھا، اور اگر میسر بھی آجاتا تھا تو سوا ہلری ہتھیلیوں بازوؤں اور پاؤں کے کوئی رومال نہیں ہوتا تھا۔ رومال انہیں عضا سے اپنے ہاتھ صاف کر کے ناز پڑھ لیتے تھے اور وضو اگر پہلے سے ہوتی نہیں کہتے تھے۔

۲۰۹۔ کھانا کھانے کے بعد کیا کہنا چاہیے

۴۲۰ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا لَطِيبًا مَبَارَكًا فِيهِ غَيْرُ مَكْنِيٍّ وَلَا مَوْدِيٍّ وَلَا مُسْتَفْهِيٍّ عَنْهُ رَبَّنَا

۴۲۱ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ثَوْرٍ بَنِي يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ وَقَالَ مَرَّةً إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَمَّا غَيْرُ مَكْنِيٍّ وَلَا مَوْدِيٍّ وَلَا مُسْتَفْهِيٍّ رَبَّنَا

۴۲۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثور نے، ان سے خالد بن معدان نے اور ان سے ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جب کھانا اٹھایا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے تمام تعریفیں اللہ کے لئے، بہت زیادہ طیب، مبارک، ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے اور یہ ہمیشہ کے لئے رخصت نہیں کیا گیا ہے (یہ اس لئے کہا تاکہ) اس سے بے نیازی کا خیال نہ ہو اسے ہمارے رب!

۴۲۱۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن معدان نے اور ان سے ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے، اور ایک مرتبہ بیان کیا کہ جب آنحضور اپنا دسترخوان اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہماری کفایت کی اور ہمیں سیراب کیا، ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے ورنہ ہم اس کی نعمت کے منکر نہیں ہیں اور ایک مرتبہ فرمایا: ترے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں اسے ہمارے رب! اس کا ہم حق ادا نہیں کر سکے، اور نہ یہ ہمیشہ کے لئے رخصت کیا گیا ہے (یہ اس لئے کہا تاکہ) اس سے بے نیازی کا خیال نہ ہو اسے ہمارے رب!

۲۸۰۔ خادم کے ساتھ کھانا۔

۴۲۲۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے، آپ زیادہ کے صاحبزادے ہیں، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں کسی شخص کا خادم (غلّام، خدمت گزار) اس کا کھانا لائے تو اگر وہ اسے اپنے ساتھ نہیں بٹھا سکتا تو کم از کم ایک یا دو لقمہ اس کھانے میں سے اسے کھلا دے (کیونکہ پکاتے وقت) اس کی گرمی اور تیار کی مشقیں بڑاشت کی ہیں۔

۲۸۱۔ شکر گزار کھانے والا صابر روزہ دار کی طرح ہے، اس باب

میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۲۸۲۔ کسی شخص کی کھانے کی دعوت ہو (اور دوسرا شخص بھی اس

بَابُ الْإِطْعَامِ مَعَ الْخَادِمِ
۴۲۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يَجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيَدْأُلْهُ أَكْلَهُ أَوْ أَكْلَتَيْنِ أَوْ لَقْمَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِي حَرَكَةٍ وَعَلَاجَةٍ

بَابُ الطَّاعِمِ الشَّاعِرِ مِثْلُ الصَّائِمِ
الطَّاعِمِ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ الرَّجُلِ يَدْعُو إِلَى طَعَامٍ فَيَقُولُ

هَذَا مَعِي وَقَالَ اَنْسُ إِذَا اخَلَّتْ عَلَى مُسْلِمٍ
كَأَيِّتِهِمْ فَعَلَّ مِنْ كَلَامِهِ وَاشْرَبَ مِنْ
شَرَابِهِ ۝

کے ساتھ ہو جائے تو اجازت لینے کے لئے وہ کہے کہ یہ بھی میرے
ساتھ آگئے ہیں اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب تم کسی ایسے
مسلمان ایسے مسلمان کے یہاں جاؤ جو اپنے دین و مال میں متمہم نہ
ہو تو اس کا کھانا کھاؤ اور اس کا پانی پیو۔

۴۲۳۔ ہم سے عبد اللہ بن اسود نے حدیث بیلک کی، ان سے ابو
امامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعلمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق
نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ
نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا کہ جماعت انصار کے ایک صحابی تھے،
ابوشعیب کے نام سے مشہور تھے، ان کے پاس ایک غلام تھا جو گوشت
بیچا کرتا تھا وہ صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوئے تو
آنحضور اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے، انہوں نے آنحضور
کے چہرہ مبارک سے فاقہ کا اندازہ لگا لیا۔ چنانچہ وہ اپنے گوشت فروش
غلام کے پاس گئے اور کہا کہ میرے بے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دو، میں
حضور اکرم کو چار دوسرے افراد کے ساتھ مدعو کروں گا۔ غلام نے کھانا
تیار کر دیا۔ اس کے بعد ابوشعیب رضی اللہ عنہ آنحضور کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور آپ کو کھانے کی دعوت دی، ان حضرات کے ساتھ ایک اور صاحب
بھی چلنے لگے تو آنحضور نے فرمایا، ابوشعیب، یہ صاحب بھی ہمارے ساتھ

۴۲۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ
الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ
قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا
شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ مُخْلَمٌ قَاتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ
تَعَرَّفَ الْجُوعَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَهَبَ إِلَى غُلَامِهِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ اضْنَمُ
بِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةَ لَعَلِّي أَذْهَبُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْسُ خَمْسَةَ فَمَضَعُ
لَهُ طَعِيمًا ثُمَّ أَتَاهُ فَذَعَا فَنَبَّهَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا شُعَيْبٍ إِنَّ رَجُلًا
يَجْعَلُنَا قَاتٍ يَشْكُتُ لَهُ أَذْنُتُ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرْكُكُ
قَالَ لَا بَلْ أَذْنُتُ لَهُ ۝

ہو گئے ہیں، اگر تم ہا ہو تو انہیں بھی اجازت دے دو، اور اگر ہا ہو چھوڑ دو، انہوں نے عرض کی، نہیں بلکہ میں انہیں بھی اجازت دیتا ہوں۔

۲۸۳۔ جب شام کا کھانا حاضر ہو تو مغرب کی ناز کے لئے جلدی
نکریں۔

بَابُ إِذَا خَضَعَ الْعِشَاءُ فَلَا يَجْعَلُ

عَنِ عِشَائِهِ ۝

۴۲۴ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَكَانَ اللَّيْلُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ
أَنَّ أَبَا عَمْرٍو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ
كَثْفِ سَائِطٍ فِي يَدِهِ قَدْ دَخَلَ إِلَى الْفَلَاحَةِ قَالَتْهَا
وَالسَّيْنِ الْأَتَى كَانَ يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى
وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ۝

۴۲۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی
انہیں زہری نے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان
کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں جعفر بن عمرو بن امیہ نے خبر دی
انہیں ان کے والد عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے دیکھا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے بکری کے شے کا گوشت
کاٹ کاٹ کر (تناول فرما رہے تھے) پھر آپ کو ناز کے لئے بلایا گیا تو
آپ نے گوشت اور پھری، جس سے آپ کاٹ رہے تھے، چھوڑ کر کھڑے
ہو گئے اور ناز پڑھی، اور اس ناز کے لئے نئی وضو نہیں کی۔

۴۲۵۔ ہم سے علی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وصیب نے حدیث

۴۲۵ حَدَّثَنَا مَتَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَصِيبٌ

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُفِعَ الْعِشَاءُ وَاقْبِمَتِ الصَّلَاةُ
فَابْدَعُوا بِالْعِشَاءِ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَوُّوا
وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ تَقَشُّوا
مُسَوِّوًا وَهُوَ يُسَمَّى قِرَاعَةً الْكِمَامِ +

۴۲۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقْبِمَتِ الصَّلَاةُ
وَحَقَرِ الْعِشَاءُ فَابْدَعُوا إِنَّمَا الْعِشَاءُ قَالَ وَهَيْبُ بْنُ
زَيْغَبِي ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ إِذَا دُفِعَ الْعِشَاءُ -

۴۲۷ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى إِذَا أَلْمَعْتُمْ
فَانْتَشِرُوا

۴۲۸ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْأَعْقَالَ أَنَا عَلِمَ النَّاسَ بِالْعِجَابِ
كَانَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ أَهْبَعُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرُوسًا بِرَيْتَبِ ابْنَتِهِ
جَحْشٍ وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ فَدَعَا
النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ إِنْتِقَائِ الْكُفَّارِ فَجَلَسَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالُ
بَعْدَ مَا تَامَ الْقَوْمُ حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَى وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ
بَابَ حُبَيْرٍ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنُّوا أَنَّهُمْ حَرَجُوا مِنْهُ
مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَهُ وَرَجَعَتْ
مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ بَابَ الْعُجْرَةِ عَائِشَةَ
فَرَجَعَهُ وَرَجَعَتْ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا فَخَرَجَ

بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بن مالک
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کا کھانا
رکھ دیا گیا ہو اور نماز بھی کھڑی ہو گئی ہو تو پیٹے کھانا کھاؤ، اور ایوب سے تو
ہے، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کے مطابق، اور ایوب سے روایت ہے۔
ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ رات کا کھانا کھایا اور اس
وقت آپ کی قرأت سن رہے تھے۔

۴۲۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب
نماز کھڑی ہو چکے اور رات کا کھانا بھی سنے ہو تو کھانا کھاؤ۔ وحیب اور
یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، ان سے ہشام نے کہ جب رات کا کھانا
رکھا جا چکے۔

۴۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پھر جب تم کھانا کھا چکو تو وہاں سے
اٹھ جاؤ۔

۴۲۸۔ محمد سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب
بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان
سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ میں پردہ کے کمر کے بارے میں زیادہ جانتا ہوں، ابی بن کعب رضی
اللہ عنہ بھی مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا کرتے تھے، زینب بنت جحش
رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کا موقعہ تھا، آنحضرت
نے ان سے نکاح مدینہ منورہ میں کیا تھا، دن چڑھنے کے بعد حضور اکرم نے لوگوں
کی کھانے کی دعوت کی تھی، آنحضرت بیٹھے ہوئے تھے، اور آپ کے ساتھ بعض
اور صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، اس وقت تک دوسرے لوگ رکھانے سے
فارغ ہو کر (جا چکے تھے آخر آنحضرت بھی کھڑے ہو گئے اور بیٹے رہے، میں
بھی آپ کے ساتھ پہلے آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے پر پہنچے، پھر
آپ نے خیال کیا کہ وہ لوگ (مجھ کو کھانے کے بعد گھر میں بیٹھے باتیں کر
رہے تھے) جا چکے ہوں گے (اس لئے واپس تشریف لائے) میں بھی آپ
کے ساتھ واپس آیا لیکن وہ لوگ اب بھی اسی جگہ بیٹھے تھے، آپ پھر واپس

آگئے میں بھی آپ کے ساتھ دوبارہ واپس آیا۔ آپ عائشہ رضی اللہ عنہ کے مجرم پر پہنچے۔ پھر آپ وہاں سے واپس ہوئے میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ اب وہ لوگ جاچکے تھے، اس کے بعد آنحضور نے اپنے اور میرے درمیان پردہ لٹکا لیا اور پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب العقیقہ

عقیقہ

۲۸۵۔ اگر مولود کے عقیقہ کا ارادہ نہ ہو تو پیدائش کے دن

ہی اس کا نام رکھنا اور اس کی تحنیک۔

۲۲۸۔ مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو میں اسے لے کر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آنحضور نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کو اپنے دہان مبارک میں نرم کر کے اسے چٹایا (تحنیک) اور اس کے لئے برکت کی دعا کی

پھر مجھے دے دیا۔ یہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔

۲۲۹۔ مجھ سے سعد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ (نومولود) لایا گیا تاکہ آپ اس کی تحنیک کر دیں کھجور کا ٹکڑا اپنے دہان مبارک میں نرم کر کے بچہ کو چٹا دیں (اس بچہ کو چٹا دیں) اس بچہ نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا۔ آنحضور نے اس (جگہ) کو جہاں بچہ نے پیشاب

کیا تھا (پانی سے دھویا۔

۲۳۰۔ مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے اسما بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ میں آپ کے پیٹ میں تھے، آپ نے بیان کیا کہ پھر میں (جب ہجرت کے ارادہ سے) نکلی تو زمانہ ولادت قریب تھا۔ مدینہ منورہ پہنچ کر پہلی منزل قبا میں کی، اور یہیں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ پھر میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچہ کو لے کر حاضر ہوئی اور اسے آپ کی گود میں رکھ دیا۔ پھر آنحضور نے کھجور طلب فرمائی اور

بَابُ تَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ عِنْدَ مَا يُولَدُ لِمَنْ

لَمْ يَعْقُ عَنْهُ وَتَحْنِيكِهٖ

۲۲۸ حَدَّثَنِي اسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو

اسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي بَرِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي عَلَاءٌ مَا كُنْتُ بِهٖ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَمَّاهُ إِزَاهِيْمَ فَحَنَّاكَهٖ

بَتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهٗ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهَا إِلَيَّ وَكَانَ

أَكْبَرُ وَلِيَّ أَبِي مُوسَى

۲۲۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

هَشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ يَعْتَمِلُ فَبَالَ

عَلَيْهِ فَأَتَمَّتْهُ الْمَاءُ

۲۳۰ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو

اسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ اسْمَاءَ

بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا حُمِلَتْ بِعَبْدِ

اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجَتْ وَأَنَا مَتَمِّمٌ

فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَوُلِدَتْ فَبَاءَ فَوُلِدَتْ بِقَبَاءِ

ثُمَّ أَكْنَيْتُ بِهٖ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَوَضَعْتُهُ فِي حُجْرٍ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَعَهَا ثُمَّ

تَقَلَّبَ فِي يَدَيْهِ وَكَانَ أَقَلَّ شَيْءٍ وَخَلَّ جَوْفُهُ رِيْقًا

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ
بِالْمَمْرَةِ ثُمَّ دَعَا لَهُ فَبَزَكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَقْلُ
مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ فَفَرَّحُوا بِهِ فَرِحَ بِهِ
شَدِيدًا لَا تَهْمُ قِيلَ لَهُمْ أَنَّ الْيَهُودَ كُذِّبَتْ
فَلَا يُؤَدُّ لَكُمْ

۴۳۱ حَدَّثَنَا مُطَرِّبُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ
أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ ابْنُ لَاحِيٍّ طَلْعَةً يَسْتَحْيِي فَخَرَجَ أَبُو
طَلْعَةَ فَتَقَبَّضَ الْقَبِيضَى فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْعَةَ قَالَ
مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هُوَ اسْكَنَ مَا كَانَ
تَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الشَّاءُ فَتَحَسَّى ثُمَّ آمَابَ مِنْهَا فَلَبَّاهُ
فَدَرَّ قَالَتْ وَابِرَ الْقَبِيضَى فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْعَةَ أَتَى رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَعْرَضْتُ
الَّتِي نَزَلْتُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا قَوْلَهُ
عَلَا مَا قَالَ لِي أَبُو طَلْعَةَ اخْطَطِيهِ وَخُتِي تَأْتِي بِهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالِي بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأُمُّ سُلَيْمٍ مَعَهُ بِمَسْرَاجٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمْعَهُ شَيْءًا قَالُوا نَعَمْ
فَمَرَرْتُ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمَضَعَهَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيهِ وَجَعَلَهَا فِي فِي الْقَبِيضَى
وَحَنَّكَ بِهِ وَشَمَّاهُ عَبْدُ اللَّهِ

۴۳۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ
بِإِسْنَادٍ صَالِحٍ

بَابُ إِطَاةِ الْأَذَى عَنِ الْقَبِيضَى فِي

اسے چلایا اور بچہ کے منہ میں اپنا تنوک ڈال دیا چنانچہ پہلی بیز ہو
بچہ کے پیٹ میں گئی وہ حضور اکرم کا تنوک تھا۔ پھر آپ نے کھجور سے
تحنیک کی اور اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ یہ سب سے پہلا بچہ تھا جو
اسلام میں راجرت کے بعد مدینہ منورہ میں پیدا ہوا صحابہ اس سے بہت
خوش ہوئے کیونکہ یہ انوار پھیلانی جاری تھی کہ یہودیوں نے تم (مسلمانوں)
پر جادو کر دیا گیا ہے، اس لئے تمہارے یہاں کوئی بچہ نہیں پیدا ہوگا۔

۴۳۱۔ ہم سے مطرب بن الفضل نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ہارون
نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن عون نے خبر دی، انھیں انس بن
سیرین نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو
طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا بیمار تھا، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہیں باہر گئے
ہوئے تھے کہ بچہ کا انتقال ہو گیا، جب (تھکے ماندے) واپس آئے تو پوچھا
کہ بچہ کیسا ہے (آپ کی بیوی) ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ پہلے سے زیادہ
سکون کے ساتھ ہے، پھر انہوں نے آپ کے سامنے رات کا کھانا رکھا اور
ابو طلحہ نے کھانا تناول فرمایا اس کے بعد آپ نے ان کے ساتھ ہم بستری
کی، پھر جب فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ بچہ کو دفن کر دو۔ صبح ہوئی تو
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور آپ کو واقعہ کی اطلاع دی، آنحضور نے دریافت فرمایا تم نے رات بستی
بھی کی تھی؟ انہوں نے عرض کی کہ جی ہاں، آنحضور نے دعا کی کہ اے اللہ
ان دونوں کو برکت عطا فرما، پھر ان کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو چھ سے
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے حفاظت کے ساتھ آنحضور کی خدمت
میں لے جاؤ۔ چنانچہ بچہ آنحضور کی خدمت میں لائے اور ام سلیم رضی اللہ
عنہا نے بچہ کے ساتھ کچھ کھجوریں بھیجیں، آنحضور نے بچہ کو لیا اور دیانت
فرمایا کہ اس کے ساتھ کوئی چیز بھی ہے، لوگوں نے عرض کی کہ جی ہاں،

کھجوریں میں آنحضور نے اسے لے کر چلایا اور پھر اسے اپنے منہ میں سے نکال کر بچہ کے منہ میں رکھ دیا اور اس سے بچہ کی تحنیک کی اور اس

۴۳۲۔ محمد بن ثنی، ابی ابی عدی، ابن عون، محمد بن
انس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس حدیث کو بیان
کیا ہے۔

۴۳۲۔ عقیقہ میں بچہ سے گندگی کو دور کرنا۔

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ مَعَ الْعَلَامِ عَقِيْقَةُ وَقَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ وَقَتَادَةُ وَهَشَامٌ وَحَبِيبٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غَيْرُهُ أَحَدٌ عَنْ عَاصِمٍ وَهَشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الزُّبَايْرِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ النَّضْبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ كَوَلَهُ وَقَالَ أَصْبَغُ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَزِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْنِيَّانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ عَامِرٍ النَّضْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْعَلَامِ عَقِيْقَةُ فَاهِرٌ يَقْوَاهُ عَنْهُ دَمًا وَآمِطُوا عَنْهُ الْكَذْبَ؛

۴۳۳۔ ہم سے ابو الثعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بچہ کے ساتھ عقیقہ لگا ہوا ہے اور حجاج نے بیان کیا، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، انھیں ایوب، قتادہ، ہشام اور حبیب نے خبر دی انھیں ابن سیرین نے اور انھیں سلمان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، اور سے زیادہ افراد نے بیان کیا، ان سے عاصم اور ہشام نے ان سے حفصہ بنت سیرین نے، ان سے زبایہ نے، ان سے سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس کی روایت یزید بن ابراہیم نے کی، ان سے ابن سیرین نے اور ان سے سلمان رضی اللہ عنہ نے اپنا قول (غیر مدفوع) اور اصبح نے بیان کیا کہ مجھے ابن وحب نے خبر دی، انھیں جریر بن حازم نے، انھیں ایوب سختیانی نے، انھیں محمد بن سیرین نے کہ ہم سے سلمان بن عامر النضبی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ بچہ کے ساتھ عقیقہ لگا ہوا ہے، اس لئے اس کی طرف سے جانور ذبح کرو اور اس کی گندگی کو دور کرو۔

۴۳۴۔ محمد سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے قریش بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن شہید نے بیان کیا کہ مجھے ابن سیرین نے حکم دیا کہ میں حضرت حسن بصری سے پوچھوں کہ انہوں نے عقیقہ کی حدیث کس سے سنی ہے، میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ صحرو بن جندب رضی اللہ عنہ سے۔

۲۸۷ - فرع۔

۴۳۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے خبر دی انھیں ابن مسیب نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اسلام میں) فرع اور عتیرہ نہیں ہیں۔ فرع

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ أَمَرَنِي ابْنُ سِيرِينَ أَنَّ أَسَالَ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيثَ الْعَقِيْقَةِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ؛

بَابُ الْفَرْعِ

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرْعَ وَلَا عَتِيرَةَ وَالْفَرْعُ أَقْلُ النَّسَائِمِ

حَاوُوا يَدِيَّكُمْ، لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ (اور انہی کے) سب سے پہلے بچہ کو کہتے تھے جسے (جاہلیت میں) لوگ اپنے بچوں کے لئے ذبح کرتے تھے، اور "عتیرہ" کو رجب میں (ذبح کیا جاتا تھا)۔

۲۸۸۔ عتیرہ

۴۳۶ھ۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہوں نے ہم سے سعید بن مسیب کے واسطے سے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرع اور عتیرہ کی، کوئی اصل (اسلام میں) نہیں ہے۔ بیان کیا کہ "فرع" سب سے پہلے بچہ کو کہتے تھے۔ جو ان کے یہاں (اور انہی کا) پیدا ہوتا تھا اسے وہ اپنے بچوں کے نام پر ذبح کرتے تھے۔ اور "عتیرہ" کو رجب میں (ذبح کرتے تھے)۔

بَابُ الْعَتِيرَةِ

۴۳۶ھ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ السُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعٌ وَلَا عَتِيرَةٌ قَالَ وَالفَرَعُ أَقْلٌ نَسَاءٌ كَانَ يُنْتَجَبُ لَهُمْ كَاوًا يَدِيَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ

الْحَمْدُ لِلَّهِ

ك

تفہیم البخاری ترجمہ اردو صحیح بخاری کا

۔ بائیسواں پارہ ختم ہوا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تیسواں پارہ

۲۸۹۔ الذَّا بَاغِرُ وَالصَّيْدِ وَالشَّمِيَّةِ
عَنِ الصَّيْدِ۔ وَقَوْلُ اللَّهِ حُرْمَتُ عَيْنِكُمْ
الْمَيْتَةِ إِلَى مَا تَحْشَوْنَهُمْ وَأَحْشَوْنَ
قَوْلَهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْئُوتُنَّ اللَّهَ
بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالَهُ أَيْدِيكُمْ وَرِجَالُكُمْ
الْأَيَّةُ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ أَمِلْتُ لَكُمْ بِهَيْمَةً
الْأَنَامِ إِلَّا مَا بَيْنِي عَلَى كَعْبٍ إِلَى قَوْلِهِ فَلَا
تَحْشَوْهُمْ وَأَحْشَوْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْعُقُودُ
الْعُقُودُ مَا أُحِلَّ وَهَبٌ إِلَّا مَا بَيْنِي عَلَى كَعْبِكُمْ
الْخَنُوزِيُّ يُخْبِرُ مِنْكُمْ بِحَبْلِكُمْ شَنَانٌ عَدَاوَةٌ
لِلْمُخِيفَةِ تَخْفِقُ فَمَوْتٌ، الْمَوْفُودَةُ: نُصْرَةٌ
بِالْحَسْبِ يُؤْتَاهَا فَتَمُوتُ وَلِلْمُتَرَدِّبَةِ
تَتَرَدَّى مِنَ الْجَبَلِ، وَالْمُطْلَعَةُ: تَطْلُعُ
الشَّامُ نَمَّا أَدْرَكَتْهُ يَتَحَوَّلُ بِذَنبِهِ أَوْ
بِعَيْنِهِ فَادْبَحَهُ وَكُلَّ - ۵

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا عَنْ
عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ
الْمُخْرَاجِ قَالَ: مَا أَهَابَ مَجْدًا فَكَلَهُ وَمَا أَهَابَ

۲۸۹۔ ذبیحہ اور شکار اور ذبح گاہ پر ہر قسم کا پرہیز اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد
”تم پر دم دار حرام کیا گیا ہے“ ارشاد پس تم ان سے نہ ڈرو اور مجھے
ڈرو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اے ایمان والو، اللہ تمہیں
آزمائے گا قدرے شکار سے جس تک تمہارے ہاتھ اور تمہارے
نیزے پہنچ سکیں، لایۃً اور اللہ جلّ ذکرہ کا ارشاد ”تمہارے
یہ جو پائے مویشی جائز کئے گئے، بجز ان کے جن کا ذکر تم سے
کیا جاتا ہے“ ارشاد ”یعنی پس تم ان سے نہ ڈرو، اور مجھ سے
ڈرو۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”العقود یعنی حلال
حرام سے متعلق احکام“ اہل بیت علیہم السلام ”ای المخزیر“ بجز منکم
ای تمہیں منکم، شنان ”یعنی مدارت“ المتخفۃ“ جس کا کلا
گھونٹ دیا گیا ہو اور اس سے وہ مر گیا ہو ”الموفودۃ“ جسے لڑکی
سے مارا جائے اور اس سے وہ مر جائے ”المرتدۃ“ جو بہاڑے
لڑھک کر گر جائے ”الطیغۃ“ جس بکری کو کسی جانور نے سینگ
سے مار دیا ہو پس اگر تم اسے دم ہاتے ہو یا لٹکھ گھاتے ہو
یا ڈونڈ کر کے کھاؤ کیونکہ ابھی زندگی اس میں باقی تھی“

۲۳۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، اسے زکریا نے حدیث بیان کی
ان سے عامر نے، ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے دھاری دار کوڑی سے شکار کے متعلق پوچھا تو انھوں نے
نے فرمایا کہ اگر اس کی دھاری شکار کو لگے، طے ہے زائد اس سے وہ مر جائے تو

يَعْرِضُ بِهِ فَمَقُولٌ وَقِيْدٌ دَسَأْتُكَ عَنْ صَبِي
الْكَلْبِ فَقَالَ - مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فُكُلٌ فَإِنِ
أَخَذَ الْكَلْبُ ذِكَاةً فَإِنِ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ
أَوْ عَلَا بِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ فَخَشِيتُ أَنْ تَكُونَ
أَحَدَهُ مَعَهُ وَفَدًا فَتَكُلُهُ فَلَا تَأْكُلُ
فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَهُ اللَّهُ عَلَى
كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ

عَلَى غَيْرِهِ :-

باب ۲۹۰ صَبِي الْمِعْرَاجِ وَقَالَ ابْنُ
عُمَرَ فِي الْمَقْتُولَةِ بِالْبُنْدُوقَةِ :
تِلْكَ الْمَوْقُودَةُ - وَكَرِهَهُ سَالِمٌ
وَالْقَاسِمُ وَجَاهِدٌ وَابْنُ أَبِي هَاشِمٍ وَعَطَاءُ
وَالْحُسَيْنُ وَرَبِيعُ النَّبْدَةِ فِي الْقُرَى
وَالْأَمْصَارِ وَلَا مِزَاجَ بَاسًا فِيهَا

سِوَاةً :-

۲۴۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ
سَمِعْتُ عِدَّتِي بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْمِعْرَاجِ فَقَالَ إِذَا أَصْبَحْتَ بِحَدٍّ فُكُلْ
فَإِذَا أَصَابَ بِعَرَضٍ فُكُلْ فَإِنَّهُ وَقِيْدٌ
فَلَا تَأْكُلُ - فَقُلْتُ أَمْ سِلُّ كَلْبِي؟ قَالَ
إِذَا أَمْسَكَتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فُكُلْ - قُلْتُ
فَإِنِ أَكَلَ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ لَحْدٌ
يُمَسِّكُ عَلَيْكَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى غَنَسِهِ قُلْتُ
أَمْ سِلُّ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ
قَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا
سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ
تَسْمِ عَلَى آخَرِهِ

کھاؤ لیکن اگر اس کی چوڑائی شکار کو لگے ۔ اور اس سے وہ مرجائے تو نہ
کھاؤ کیونکہ وہ بوجھ سے مر رہا ہے اور میں نے آنحضرت سے کتے کے شکار
کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ جسے وہ تمھارے لیے رکھے (اور خود
نکھائے) اسے کھاؤ کیونکہ کتے کے شکار کو کھانا لینا بھی ذبح کرنے کے درجہ
میں ہے اور اگر تم اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی پاؤ اور تمہیں
ان پر شک ہو کہ تمھارے کتے نے شکار اس دوسرے کے ساتھ پکڑا ہو گا اور
کتا شکار کو مار چکا ہو ، تو ایسا شکار نہ کھاؤ ، کیونکہ تم نے اللہ کا نام (بسم اللہ)
اپنے کتے پر لیا تھا ، دوسرے کتے پر نہیں لیا تھا ۔

۲۹۰ - دھار دار لکڑی سے شکار ۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ

نے غلے سے مرجائے والے شکار کے متعلق فرمایا کہ وہ بھجور فودہ
(بوجھ سے دباؤ سے مراد بولہ) اور سالم ، قاسم ، مجاہد ، ابراہیم ،
عطاء اور حسن رحمہم اللہ نے اس کو مکروہ سمجھا ہے ، حسن رحمہ
اللہ علیہ گاؤں اور شہروں میں غلے چلانے کو ناپسندیدہ سمجھتے
تھے اور ان کے سوا دوسری جگہوں (میدان ، جنگل وغیرہ) میں
کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے ۔

۲۴۰ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی ، ان سے عبد اللہ بن ابی سفیر نے ان سے شعبی نے کہا کہ میں نے عدی
بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا ، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے دھاری دار لکڑی سے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب
تم اس کی دھار سے شکار کرو مار لو تو اسے کھاؤ لیکن اگر اس کی چوڑائی شکار کو
لگے اور اس سے وہ مرجائے تو وہ دباؤ سے مر رہا ہے اور اسے نہ کھاؤ میں نے
سوال کیا کہ میں اپنا کتا بھی (شکار کے لیے) دوڑاتا ہوں ؟ آنحضرت نے فرمایا کہ
جب تم اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھ کر شکار کے پیچھے دوڑاؤ تو وہ شکار کھا سکتے
ہو میں نے پوچھا ، اور وہ کتا شکار میں سے کھالے ؟ آنحضرت نے فرمایا کہ
پھر نہ کھاؤ ، کیونکہ اس کے کھانے سے معلوم ہوا کہ اس نے تمھارے لیے نہیں
پکڑا تھا بلکہ اپنے لیے پکڑا تھا میں نے پوچھا ، میں بعض اوقات اپنا کتا
بھیجتا ہوں ، اور وہ میں اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی پاتا ہوں ؟ آنحضرت نے
فرمایا کہ پھر اس کا شکار نہ کھاؤ ، کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی
ہے دوسرے پر نہیں پڑھی ہے ۔

باب ۲۹۱ مَا أَصَابَ الْمُخْرَاجُ بِعَرَضِهِ

۴۲۴۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ عَنْ
ثَمُودَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ
عُذَيْرِ بْنِ حَازِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ!
قَالَ: كُلُّ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَا
قَالَ: وَإِنْ قَتَلْنَا قُلْتُ وَإِنَّا نَدْرِي بِالْمُخْرَاجِ،
قَالَ: كُلُّ مَا خَذَقَ وَمَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا
تَأْكُلْهُ

باب ۲۹۲ صَبَدُ الْقَدَرِ. وَقَالَ الْحَسَنُ

وَأَبْرَاهِيمُ إِذَا صَبَدَ صَبَدًا فَإِنَّ مِنْهُ
مَيْدٌ أَوْ رَحْلٌ لَا تَأْكُلُ الدَّيْمَانُ
وَنَا كُلَّ سَافِرَةٍ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا صَبَدَتْ
عَنْقَهُ أَوْ قَسَطَتْ فَكُلْهُ. وَقَالَ الْأَعْمَشُ
عَنْ زَيْدٍ، إِسْتَعْطَى عَلَى رَحْلٍ
مِنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ حِمَارٌ فَأَمَرَهُمْ
أَنْ يَصْرَبُوهُ حَيْثُ تَيَسَّرَ،
وَعَوُّوا مَا سَقَطَ مِنْهُ وَ
صَلُّوا

۴۲۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ
قَالَ أَخْبَرَنِي رَافِعَةُ بْنُ مَيْزُونٍ الدِّمَشْقِيُّ
عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُثَمِيِّ قَالَ
قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا بَارِعٌ قَوْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ،
أَفَتَأْكُلُ فِي أَنْبِئِهِمْ؟ وَبَارِعٌ مِنْ صَبَدِ
أَصْبَدٍ بِقَدْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَ
بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصِلُحُ لِي؟ قَالَ: أَمَا مَا ذَكَرْتُ
مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ هَؤُلَاءِ
تَأْكُلُوا خَيْبًا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاعْلَمُوا
وَكُلُّوا فِيهِمَا، وَمَا صَدَدٌ بِقَدْسِي فَذَكَرْتُ

۲۹۱۔ جب دھاری دار لکڑی کی چوڑائی سے شکار مارا جائے۔

۴۲۴۱۔ ہم سے قبیسہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی
ان سے ثمود نے ان سے ابراہیم نے ان سے ہمام بن حارث سے عدی
بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم سکھائے ہوئے
کتے شکار پر چھوڑتے ہیں؟ آنحضور نے فرمایا کہ جو شکار وہ صرف تمہارے
لیے رکھے اسے کھاؤ، میں نے عرض کی، اگرچہ کتے شکار کو مار ڈالیں؟ آنحضور نے
فرمایا ہاں! اگرچہ مار ڈالیں! میں نے عرض کی کہ ہم دھاری دار لکڑی سے شکار
کرتے ہیں؟ آنحضور نے فرمایا کہ اگر لکڑی کی دھاری کو اچھا ڈالے تو کھاؤ،
لیکن اگر لکڑی کی چوڑائی سے شکار مارا جائے تو اسے نہ کھاؤ۔

۲۹۲۔ تیرکمان سے شکار حسن اور ابراہیم رحمہما اللہ نے فرمایا کہ

جب کسی شخص نے شکار مارا، اور اس کی دھری سے شکار کا ہتھکڑیا
پاؤں جدا ہو گیا تو جو حصہ جدا ہو گیا ہودہ نہ کھاؤ، اور باقی کھا
لو۔ اور ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب شکار کی گردن پر یا اس
کے درمیان میں مار تو کھا سکتے ہو، اور اعش رضی اللہ عنہ نے زید
رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی آل کے
ایک صاحب سے ایک نیل گائے بھڑک گئی (شکار کرتے ہوئے)
تو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے انھیں حکم دیا کہ جہاں ممکن ہو سکے وہیں اسے
زخم لگائیں (اور فرمایا کہ) گور خرا کا جو حصہ (مارتے وقت) اگر گیا ہو
اسے چھوڑیں اور باقی کھا سکتے ہیں۔

۴۲۴۲۔ ہم سے عبد اللہ بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے حیات نے حدیث
بیان کی، کہا کہ مجھے ربیع بن زید دمشقی نے خبر دی، انھیں ابوازیس نے،
انھیں ابوخلبہ خثمی رضی اللہ عنہ نے، بیان کیا کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی!
ہر اہل کتاب کی ہستی میں رہتے ہیں، تو کیا ہم ان کے برتن میں جس میں وہ خوراک
گوشت بھی کھاتے ہوں گے اور شراب وغیرہ دوسری ہر چیزیں کھاتے پیتے
ہوں گے، کھا سکتے ہیں؟ ابراہیم شکار گاہ کے قریب رہتے ہیں، میں تیرکمان سے
بھی شکار کرتا ہوں اور اپنے اس کتے سے بھی جو سکھایا ہوا نہیں ہے اور اس
کتے سے بھی جو سکھایا ہوا ہے تو اس میں سے کس کا کھانا میرے لیے جائز ہے؟
آنحضور نے فرمایا کہ تم نے ہر اہل کتاب کے برتن کا ذکر کیا ہے تو اگر تمہیں اس کے
سوا کوئی اور برتن مل سکے تو اس میں نہ کھاؤ، لیکن تمہیں کوئی دوسرا برتن نہ ملے۔

توان کے برتن کو دھو کر اس میں کھا سکتے ہو اور جو شکار تم اپنی تیرکان سے کر دو اور زئیر چھینکے وقت (اللہ کا نام لیا ہو تو اس کا شکار کھا سکتے ہو اور جو شکار تم نے غیر زئیریت یافتہ (شکار کے لیے) کتے سے کیا ہو اور شکار خود ذبح کیا ہو تو اسے کھا سکتے ہو۔

۲۹۳۔ کنکری اور غلے کا شکار

۴۴۳۔ ہم سے یوسف بن راشد نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع اور یزید بن اردن نے حدیث بیان کی اور الفاظ حدیث پرید کے ہیں مان سے کہیں بن حسن نے، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے کہ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کنکری چھینکے دیکھا تو فرمایا کہ کنکری نہ چھینکو کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری چھینکے سے منع کیا ہے یا آپ نے بیان کیا کہ آل حضور کھنکھانے کو ناپسند فرماتے تھے اور فرمایا کہ اس سے زشکار کیا جاسکتا اور ز دشمن کو کوئی نقصان پہنچا جاسکتا۔ اللہ پر کبھی رانت توڑ دیتی ہے اور آنکھ پھوڑ دیتی ہے۔ اس کے بعد بھی آپ نے اس شخص کو کنکری چھینکے دیکھا تو فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں سنا کہ آپ نے کنکری چھینکے سے منع کیا یا کنکری چھینکے کو ناپسند کیا اور تم اب بھی چھینکے جا رہے ہو، میں تم سے اتنے دنوں تک گفتگو نہیں کر دوں گا۔

۲۹۴۔ جس نے ایسا کتا پالا جو زشکار کے لیے تھا اور

ز موشی کی حفاظت کے لیے۔

۴۴۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسا کتا پالا جو ز موشی کی حفاظت کے لیے تھا اور زشکار کے لیے تو روزانہ اس کے عمل میں سے دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔

۴۴۵۔ ہم سے یحییٰ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں خلف بن ابی سفیان نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے سالم سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ شکار کے عادی لوگوں اور موشی کی حفاظت کی غرض کے سوا جس نے کتا پالا تو اس کے ثواب میں سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے

اسْمُ اللَّهِ فُكُلٌ، وَمَا صَدَّتْ بِكَ كَلْبُكَ
الْمَعْلُومَةُ كَلْبُكَ اسْمُ اللَّهِ فُكُلٌ، وَمَا
صَدَّتْ بِكَ كَلْبُكَ. غَيْرَ مَعْلُومَةٍ كَلْبُكَ كَلْبُكَ
وَمَا كَانَ فُكُلٌ

باب ۲۹۳ الحَذْفُ وَالْبِنْدُ قَفْ

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَائِبٍ حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ وَزَيْدُ بْنُ هَارُونَ وَالْفُطَيْمِيُّ
عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
نَبْرِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ أَنَّ سَأَى
رَحْلًا يَحْدِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَحْدِفُ فَإِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْحَذْفُ إِذَا كَانَ يَكْرَهُ الْحَذْفُ. وَقَالَ: إِنَّهُ
لَا حِمَادَ بِهِ صَيِّدٌ وَلَا مَنَكِي بِهِ عَدُوٌّ وَلَكِنَّهَا
مَنْ كَسَرَ السِّنَّ وَفَقَّأَ الْعَيْنَ تَحْسَرُهَا
فَعَدَا ذَلِكَ يَحْدِفُ فَقَالَ لَهُ: أَحَدٌ نَفَى عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ نَهَى عَنِ الْحَذْفِ
إِذَا كَرِهَ الْحَذْفُ وَأَنْتَ تَحْدِفُ: أَلَا كَلَّمْتُكَ إِذَا كَرِهْتَ

باب ۲۹۴ مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبٍ صَيِّدٍ

إِذَا مَا شَيْئَةٍ

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ
قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَهَبِيَّ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبٍ
مَا شَيْئَةٍ إِذَا خَارِبَتْهُ نَفَسَ كُلُّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قَبِيرًا هَذَا

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا الْمُكَلِّيُّ بْنُ زَيْدٍ هَبِمْ خُبَرَنَا
حَظْلَةُ بْنُ أَبِي سَفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ: مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبٍ صَيِّدٍ أَوْ كَلْبٍ
مَا شَيْئَةٍ فَإِنَّهُ يَنْفَعُ مِنْ أَجْرِهِ كُلِّ يَوْمٍ قَبِيرًا هَذَا

۴۴۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مویشی کی حفاظت یا شکار کی غرض کے سوا کسی اور وجہ سے کتا یا لاس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہوجاتی ہے۔

۲۹۵۔ جب کتا شکار میں سے خود کھائے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز ہم پر رکھانے کی حلال کی گئی ہے، آپ کہہ دیجئے کہ تم پر کل پاکیزہ جانور حلال ہیں اور تمہارے سر سے ہونے شکاری جانور دل کا شکار جو شکار پر چھوڑے جانے میں تم انھیں اس طریقہ پر سکھاتے ہو جس طرح تمھیں اللہ نے سکھایا ہے، سو کھاؤ اس شکار کو (شکاری جانور) تمہارے لیے پکڑے رکھیں“ اللہ تعالیٰ کے ارشاد بیشک اللہ حساب عبد کر دیتا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کتے نے شکار کا گوشت خود بھی کھالیا تو اس نے شکار کو ناپاک کر دیا، کیونکہ اس وقت میں اس نے خود اپنے لیے شکار کو روکا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اور تم انھیں سکھاتے ہو اس میں سے جو اللہ نے تمھیں سکھایا ہے، اس لیے ایسے کتے کو مارا جانے گا۔ اور سکھایا جاتا رہے گا، بیان تک کہ شکار میں سے کھانے کی عادت چھوڑ دے۔ ایسے شکار کو ابن عمر رضی اللہ عنہ مکرر سمجھتے تھے اور عطاء نے فرمایا کہ اگر صرف شکار کا خون پی لیا اور اس کا گوشت نہ کھایا ہو تو تم کھا سکتے ہو۔

۴۴۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے، ان سے شعبی نے، اور ان سے حدیث ابن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا کر ہم لوگ ان کتوں سے شکار کرتے ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر تم اپنے سکھائے ہوئے کتوں کو شکار کے لیے چھوڑتے وقت اللہ کا نام لے لو۔ تو جو شکار وہ تمہارے لیے پکڑ کر لاؤ، اس سے کھاؤ خواہ وہ شکار کو مار ہی ڈالیں۔ البتہ اگر کتا شکار میں سے خود بھی کھالے تو مجھے اندیشہ ہے

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلَبًا مَا شَيْئَةً أَوْ مَنَّا بِنَقْصٍ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ فَيُرَاطَانِ:

۲۹۵۔ إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ. وَخَوَّبَ لِعَالِي مَيْسُئُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قَدْ أُحِلَّ لَكُمْ الْطَيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلَّبِينَ أَنْ يَنْزِلُوا إِلَيْكُمْ وَالْأَنْكَاثُ سَبَّحُوا بِحَمْدِ اللَّهِ فِي الْبُيُوتِ وَالْحُرُوفِ فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرًا مُسْكِنًا عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ سَرِيعٌ وَالْحِسَابُ.

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَقَدْ أَفْسَدَ لَا إِنْ شَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَاللَّهُ يَقُولُ: تَعَلَّمُوا هُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَنَضْرِبُ وَتَعَلَّمُوا حَتَّى يَنْزِلُوا. وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ. وَمَنْ عَطَا، إِنْ شَرِبَ السَّيِّئُ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ:

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شَاهِدٌ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ بَيَانَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِلَدِنَا الْبُكَايَا. فَقَالَ: إِذَا أَرَسَلْتَ كَلْبًا بِكَ الْمَعْلَمَةُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مِمَّا مُسْكِنٌ عَلَيْكَ، وَإِنْ قَتَلْتَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنَّهُ أَهْلٌ:

کراس نے بیشکار خود اپنے لیے پکڑا تھا اور اگر دوسرے کتے بھی تھا تو کتوں کے سوا شکار میں شریک ہو جائیں تو نہ کھاؤ۔

۲۹۶۔ جب شکار شکاری کو دو یا تین دن کے بعد ملے۔

۴۲۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے حدیث بیان کی ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نے اپنا کتا شکار پر چھوڑا اور بسم اللہ بھی پڑھا اور کتے نے شکار پکڑا اور اسے مار ڈالا تو اسے کھاؤ۔ اور اس نے خود بھی کھا لیا ہو تو تم نہ کھاؤ، کیونکہ بیشکار اس نے اپنے لیے پکڑا ہے۔ اور اگر دوسرے کتے جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اس کتے کے ساتھ شکار میں شریک ہو جائیں اور شکار کو پکڑ کر مار ڈالیں تو ایسا شکار نہ کھاؤ کیونکہ یہ حق معلوم نہیں کہ کس کتے نے مارا ہے اور اگر تم نے شکار تیرے مارا، پھر وہ شکار تمہیں دو یا تین دن بعد ملا، اور اس پر تمہارے تبرکے نشان کے سوا اور کوئی دوسرا نشان نہیں ہے تو ایسا شکار کھاؤ لیکن لگروہ پانی میں گر گیا ہو تو نہ کھاؤ۔ اور وہ بالا علی نے بیان کیا، ان سے داؤد نے، ان سے عامر نے اور ان سے عدی رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ وہ شکار تیرے مارتے ہیں، پھر دو یا تین دن اسے تلاش کرتے ہیں۔ تب وہ مردہ حالت میں ملتا ہے اور اس کے اندر ان کا تیرہ پیوست ہوتا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا اگر چاہو کھا سکتے ہو۔

۲۹۷۔ جب شکار کے ساتھ دوسرا کتا پائے

۴۲۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن ابی السفر نے ان سے شعبی نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں (شکار کے لیے) اپنا کتا چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھ لیتا ہوں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب کتا چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھ لیا ہو۔ اور پھر وہ کتا شکار پکڑ لے اور خود بھی کھائے تو ایسا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ بیشکار اس نے خود اپنے لیے پکڑا ہے، میں نے عرض کی کہ میں کتا شکار پر چھوڑتا ہوں لیکن اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی مجھے ملتا ہے۔ اور مجھے یہ معلوم نہیں کہ کس نے شکار پکڑا ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایسا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی، دوسرے کتے پر نہیں پڑھی تھی، اور میں نے آنحضرتؐ سے دھاردار لگو دی سے شکار کا حکم پوچھا۔

أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كَلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلُ ۖ

باب ۲۹۷۔ الصَّيْدُ إِذَا غَابَ عَنْهُ يُؤْمِنُ أَوْ مُلَاثَمَةً

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدٍ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ وَاسْتَمَيْتَ فَأَمْسَكَ وَفَقُلْ وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِذَا خَالَطَ كَلَابًا لَهُ مِنْ غَيْرِ اسْمٍ اللَّهُ عَلَيْهَا فَأَمْسَكَ وَفَقُلْ فَإِن تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ، وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَحْدَهُ تَهْدِيهِمْ أَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَكْثَرُ سَعْيِكَ فَكُلْ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَرِفُ أَثَرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَاللَّيْلَةَ ثُمَّ يَجِدُهُ مُنِيًّا وَفِيهِ سَمُومٌ قَالَ: يَأْكُلُ إِنْ شَاءَ ۖ

باب ۲۹۷۔ إِذَا وَحِدًا مَعَ الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ:

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُرْسِلَ كَلْبِي وَاسْتَمَيْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَمْسَكَتَ كَلْبُكَ وَاسْتَمَيْتَ فَأَخَذَ فَقَتَلَ فَأَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ إِنْ أُرْسِلَ كَلْبِي أَحَدًا مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ لَا أَدْرِي أَيُّهَا أَحْذَاهُ، فَقَالَ: لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَسْمِ عَلَى غَيْرِهِ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْمُعْرَاةِ فَقَالَ: إِذَا أَمْسَبَتْ بِحَدِّهَا فَكُلْ وَإِذَا

تو آپ نے فرمایا کہ اگر شکار دھار سے مرا ہو تو کھاؤ، لیکن اگر اس کی جوڑائی سے
مرا ہے تو ایسا شکار جھٹکے گا ہے اسے نہ کھاؤ۔

۲۹۸۔ مشنہ شکار سے متعلق احادیث۔

۲۹۵۔ محمد سے محمد نے حدیث بیان کی۔ انھیں ابن فضیل نے خبر دی، ان سے
بیان ہے، ان سے عامر نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض کی کہ یہ اس قوم سے
قطع رکھتے ہیں جو ان کنوئوں سے شکار کرتی ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ جب
اپنا سکھا یا پھر انکا چھوڑا اور اس پر اللہ کا نام لے تو اگر وہ نہ تھا تو اسے ہی لیے
شکار دلا یا ہر قوم اسے کھا سکتے ہو لیکن اگر کھانے خود بھی کھا لیا ہو تو وہ شکار
نہ کھاؤ، کیونکہ مجھے اذنیہ ہے کہ اس نے وہ شکار خود اپنے لیے پکڑا ہے۔ اور اگر
اس کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی شکار میں شریک ہو جائے تو پھر شکار نہ کھاؤ۔

۲۹۶۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے حیات نے اور محمد سے احمد
بن ابی رجا نے حدیث بیان کی، ان سے سلم بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے
ابن المبارک نے ان سے حیات بن شریح نے بیان کیا کہ میں نے رمیہ بن یزید مشیقی
سے سنا، کہا کہ مجھے ابواورس عائد اللہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابوالعباس خشری رضی اللہ
عنه سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں اور ان کے ترن
میں کھاتے ہیں اور ہماری رائش شکار گاہ میں ہے۔ میں اپنے تیرے شکار کرتا
ہوں اور اپنے سدھانے ہونے کتے سے شکار کرتا ہوں اور ایسے کتوں سے بھی
جو سدھانے ہونے نہیں ہوتے۔ اس میں سے کیا چیز ہمارے لیے جائز ہے؟
آنحضرت نے فرمایا تم نے جو یہ کہا ہے کہ تم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہو اور ان کے
برتن میں بھی کھاتے ہو تو اگر انھیں ان کے برتنوں کے سوا دوسرے برتن مل جائیں
تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ، لیکن اگر ان کے برتنوں کے سوا دوسرے برتن مل گئے تو
انھیں دھو کر پھر ان میں کھاؤ۔ اور تم نے شکار کے سرزمین کا ذکر کیا ہے تو جو شکار
تم اپنے تیرے مارو اور تیرے چلاتے وقت اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ اور جو شکار
تم اپنے سدھانے ہوئے کتے سے کرو اور اس پر اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ اور
جو شکار تم نے اپنے بلا سدھانے کتے سے کیا ہو اور اسے ذبح بھی خود ہی کیا
ہو اور اسے سے پہلے اتوا سے بھی کھاؤ۔

۲۹۷۔ ہم سے مسد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان

أَصْبَتْ يَحْذَرُهُمْ فَتَقْتُلُ فَإِنَّهُ وَحِيدٌ
فَلَا تَأْكُلُ

باب ۲۹۸ مَحَامِدُ فِي التَّصِيدِ

۲۹۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ
بَكْرِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَتَصَيَّدُ بِهَذِهِ الْبِلَادِ، فَقَالَ:
إِذَا أَرَسْتَ كِلَا بِلَكِ الْمُعْلَمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ
فَكُلْ مِمَّا امْسَكْنِ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ تَأْكُلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ
فَإِنَّهُ خَافَ أَنْ يَكُونَ رِثْمًا امْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ
خَالَطَهَا كَلْبٌ مِّنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ حَبِيزَةَ. وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ
بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ
الْمُبَارَكِ عَنْ حَبِيزَةَ بِنْتِ شَرِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ
بِنْتُ يَزِيدٍ الدِّمَشْقِيَّةَ قَالَتْ أَخْبَرَنِي أَبُو أَدْرِيسٍ،
عَائِدُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخَثْعَمِيَّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِلَادُ مِنْ قَوْمٍ أَهْلُ الْكِتَابِ كُلُّ
فِي الْيَتِيمِ وَأَمْرٍ مِنْ صَيْدٍ أَهْبِيئُ يَقُوسِي وَأَصْبَيْتُ
بِكُلِّهَا الْمُعْلَمَةَ وَاللَّيْلِي لَيْسَ مَعْلَمًا فَأَخْبَرَنِي مَا اللَّيْلِي
يُحِلُّ لَنَا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ
قَوْمٍ أَهْلُ الْكِتَابِ تَأْكُلُ فِي الْيَتِيمِ فَإِنْ وَحْدَكَ تَحْذَرُ
غَيْرَ الْيَتِيمِ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَحْذَرُوا
فَأَخْبِرُوا هَاهُنَا كُلُّوا فِيهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ
بِأَرْضٍ صَيْدٍ فَاصْبِدْ بِقَوْسِكَ فَإِذَا كُرِيسُ اللَّهِ ثُمَّ
كُلْ وَمَا صِيدَ بِكُلِّكَ الْمُعْلَمَةَ فَإِذَا كُرِيسُ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ
وَمَا صِيدَ بِكُلِّكَ اللَّيْلِي لَيْسَ مَعْلَمًا فَإِذَا كُرِيسُ
ذَكَرْتُ فَكُلْ

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَبِيزَةَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَالِحٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: انْفَجْنَا أَرْمَنًا بِمَرِّ لَقْمِهِمْ فَاسْتَحُوا عَلَيْهَا حَتَّى لَعِبُوا فَسَعَيْتُ عَلَيْهَا حَتَّى أَخَذْتُهَا فَبَشْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَبَعَثَ إِلَيَّ ابْنَتِي مَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَدِيحٍ لَهَا وَفَخَنَ جُفَاهَا فَعَبَلَهُ ۖ

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَائِفٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْضُ طَرِيقٍ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحَرِّمِينَ وَهُوَ عِيدٌ مُحَرَّمٌ فَرَأَى حِمَارًا وَخَبْتَبًا فَأَسْتَوَى عَلَى فَرْسِهِ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَأْذَنُوا لَهُ سَوْطًا فَأَبَوْا فَمَالَهُمْ رُحْمَةً: الْبُؤَا فَاخْذُوا ثُمَّ سَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَتَنَّهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكَوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنَّمَا هِيَ لَحْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ ۖ

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ أَصْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ قَبْرٌ لَحْمِهِ شَيْءٌ ۖ

باب ۲۹۹ التَّصَبُّدُ عَلَى الْجِبَالِ

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَنْ تَائِفٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ وَابْنِ هُرَيْرٍ مَوْلَى الشَّوَامَةِ

سے سمجھا نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ہشام بن زید نے حدیث بیان کی اور اس سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مر لقمہ ان میں ہم نے ایک خرگوش کا پیچھا کیا، لوگ اس کے پیچھے دوڑے اور تھک گئے پھر میں اس کے پیچھے دوڑا اور میں نے اسے پکڑ لیا اور اسے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا کوٹھا اور دونوں رائیں بھیجیں تو ان حضرات نے انھیں قبول فرمایا۔

۴۵۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن عبد اللہ کے مولا ابو النضر نے، ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے مولا تائف نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پھر آپ مکہ کے راستے میں ایک موٹر پر اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ حوا حرام باز سے ہوئے تھے، پیچھے رہ گئے، خود ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ اسی عمر میں آپ نے ایک گوزنہ دیکھا اور (اسے مارنے کے ارادہ سے) اپنے گھڑے پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد اپنے ساتھیوں سے (جو محرم تھے) کوڑا مارا۔ لیکن انھوں نے دینے سے انکار کیا۔ چلانے سے نیزہ مارا لیکن اسے بھی اٹھانے کے لیے وہ تیار نہیں ہوئے تو آپ نے خود اٹھایا اور گوزنہ پر بار کیا اور اسے مار دیا۔ پھر بعض صحابہ نے اس کا گوشت کھایا اور بعض نے کھانے سے انکار کیا۔ اس کے بعد جب آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کا حکم پوچھا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ یہ تو ایک کھانا تھا جو اللہ نے تمہارے لیے مہیا کیا تھا۔

۴۵۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح، الغرض اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آنحضرت نے پوچھا تھا کہ تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت بچا ہوا بھی ہے؟

۲۹۹۔ پہاڑوں پر شکار کرنا

۴۵۵۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں عمرو نے خبر دی، ان سے ابو النضر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے مولا تائف نے اور تادہ کے مولا ابوسالم نے کہ انھوں

سے یعنی احرام کی حالت میں شکار کرنا اگرچہ جائز نہیں اور شکار کرنے پر کفارہ ادا کرنا پڑتا ہے لیکن کسی دوسرے کے مارے ہوئے شکار کو کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

نے البقاہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان راستے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ دوسرے حضرات تو اطمینان باطن ہوئے تھے۔ لیکن میں نے اعلم نہیں باذہا تھا اور ایک گھوڑے پر سوار تھا۔ میں پہاڑوں پر چڑھنے کا بڑا مشتاق تھا۔ پھر اچانک میں نے دیکھا کہ لوگ للچائی برتنی نظروں سے کوئی چیز دیکھ رہے ہیں میں نے جو نظر ڈالی، تو ایک گورنر تھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا چیز ہے؟ لوگوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم! میں نے کہا کہ یہ تو گورنر ہے۔ لوگوں نے کہا کہ جو تم نے دیکھا وہی ہے میں اپنا کورٹا بھول گیا تھا۔ اس لیے ان سے کہا کہ مجھے میرا کورٹا دے دیں لیکن انھوں نے کہا کہ ہم اس میں بھاری کوئی مدد نہیں کریں گے (کیونکہ محرم تھے) میں نے اتر کر خود کورٹا اٹھایا اور اس کے نیچے سے اسے مارا، وہ جہاں تھا وہیں رہ گیا، پھر میں نے اسے ذبح کیا اور اپنے ساتھیوں کے پاس لے کر آیا میں نے کہا کہ اب اٹھو اور اسے کھاؤ۔ انھوں نے کہا کہ ہم اسے چھو نہیں گئے بھی نہیں، چنانچہ میں ہی اسے اٹھا کر ان کے پاس لایا۔ بعض نے اس کا گوشت کھایا، لیکن بعض نے انکار کر دیا۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ اچھا میں اب تمہارے لیے آئینورم سے رکنے کی درخواست کروں گا (تاکہ مسئلہ معلوم کیا جائے) میں آنحضرت کے پاس پہنچا اور آپ سے واقعہ بیان کیا۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا کیا تمہارا پاس اس میں سے کچھ باقی بھی بچا ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا، کھاؤ، کیونکہ یہ ایک کھانا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے مہیا کیا ہے۔

۳۰۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، حلال کیا گیا ہے تمہارے لیے مہیا کیا ہے۔
دریا کا شکار،

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دریا کا شکار روہ ہے جو اس میں شکار کیا جائے اور اس کا کھانا وہ ہے جسے پانی نے باہر چھینک دیا ہو۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو دریا کا جانور مرکز پانی کے اوپر جائے وہ حلال ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کا کھانا اسے مرواؤ دریا کام روا ہے سوا اس کے جو بحر طینی ہو۔ حیدر گئے کو بیوی نہیں کھاتے، لیکن ہم کھاتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ حضرت شریح نے فرمایا کہ ہر دریائی جانور ذبیحہ ہے، اسے کھانے کے لیے ذبح کرنے کی ضرورت نہیں ہے عطا نے فرمایا کہ دریائی پرندے کے

سَمِعْتُ أَبَا تَمَّازًا قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُمْ مُجْرِمُونَ وَأَنَا رَحُلٌ حُلَّ عَلَى قَدْسٍ وَكُنْتُ رَقَاءً عَلَى الْجِبَالِ قَبِيلًا أَنَا عَلَى ذَلِكَ إِذْ مَا يَتُ النَّاسَ مُتَشَوِّينَ لِيَشْفَى فَنَاهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ جَمَارٌ وَحَشٍ فَقُلْتُ لَهُمْ مَا هَذَا؟ فَأَلَوْا كَأَنِّي قُلْتُ هُوَ جَمَارٌ وَحَشٍ فَقَالُوا هُوَ مَا ذَاكَ؟ وَكُنْتُ نَسِيتُ سَوَاطِي فَقُلْتُ لَهُمْ: نَاوَلُونِي سَوَاطِي فَقَالُوا كَأَنِّي نَعِيْنُكَ عَلَيْهِ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُ فَكُفَّ مَخْرِبَتِ أَثَرِهِ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا ذَاكَ حَتَّى عَقَدَتْهُ فَأَتَيْتُ إِلَيْهِمْ فَقُلْتُ لَهُمْ قَوْمُوا فَأَحْمِلُوا، نَاوَلُوا نَسْئَهُ حَتَّى جِئْتُهُمْ بِهِ فَأَبَى بَعْضُهُمْ وَأَكَلَ بَعْضُهُمْ، فَقُلْتُ: أَنَا اسْتَوْفَيْتُ لَكُمْ السَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذْرَكْتَهُ فَكَانَتْ شُهُ الْخَبْرَ بَيْتٌ فَقَالَ لِي: أَبْقِ مَعَكَ شَيْءٌ مِنْهُ؟ قُلْتُ نَعَمْ، فَقَالَ: كُلُوا فَهُمْ لَعَنَ أَطْعَمَكُمْ وَهُ

اللہ! بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى أَحْلِلْ لَكُمْ صَيْدَ الْبَحْرِ۔

وَقَالَ عُمَرُ: صَيْدُ الْبَحْرِ مَا أَصْلُهُ، وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: الطَّيْرُ فِي الْحَلَالِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَعَامُهُ مَيْتَتُهُ إِلَّا مَا قَدَّرْتُ مَعَهَا وَالْخَيْرُ لَكَ تَأْكُلُهُ الْيَهُودُ وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ. وَقَالَ شَرِيحٌ صَاحِبُ السَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ شَيْءٍ فِي الْبَحْرِ مِنْ دُورِهِ. وَقَالَ عَطَاءٌ: أَمَا الظُّنْدُ فَأَمْرٌ أَنْ

ثَبَّحَهُ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ
مَنِ الدُّمُغَارُ وَقَالَتْ السَّلْبُ أَصْبَدُ
يُحِبُّهُ قَالَ نَعَمْ، ثُمَّ تَلَا هَذَا
عَذَابُ خَنَازٍ وَهَذَا امْلَأُ أَجَاجٍ
وَمِنْ مَلِكٍ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا وَذَكَبَ
الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى
سَرَجٍ مِّنْ حُلُودٍ صِلَابِ الْمَاءِ
وَقَالَ الشَّعْبِيُّ تَوَاتَّ أَهْلِي أَكَلُوا
الصُّفَادَ لَمْ تَطْعَمْتُمْ - وَلَمْ يَكِدِ
الْحَسَنُ بِالسَّلْحَةِ فَانْبَاسًا - وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلُّ مَنْ صَبَدَ الْبَحْرَ
وَأَن صَادَهُ نَصَرَانِي أَوْ يَهُودِيٍّ أَوْ مَجُوسِيٍّ -
وَقَالَ أَبُو الْوَلَدِ دَاوُدُ فِي الْمَرْيَ ذَبَحَ
الْخَنَازَ الْبَيْتَانَ وَالشَّمْسَ

۲۵۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ سَعِيدٍ حَاوِلًا رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ: غَزَوْنا جَيْشَ الْخَطَرِ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ
فَجَاءَ جُرُوعًا شَدِيدًا فَأُلْقِيَ الدَّبْحُ حَوْثًا مِّنْهُ لَمْ
يُزَكَّ وَمِثْلُهُ يُقَالُ لِمَا الْعَبْرُ نَاكَرًا مِنْهُ
نَفِثَ شَهْرٌ فَأَحْذَأَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَقَبًا
مِّنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّائِبُ
تَحْتَهُ

۲۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ
عَنْ عُمَرَ وَ قَالَ سَمِعْتُ حَاوِلًا يَقُولُ بَعَثَنَا الشَّعْبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا ذَكَبَ وَأَمِيرُنَا

۲۵۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ كَرِهْتُ أَنْ يَكُونَ
عَنْ عُمَرَ وَ قَالَ سَمِعْتُ حَاوِلًا يَقُولُ بَعَثَنَا الشَّعْبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا ذَكَبَ وَأَمِيرُنَا

متعلق میرا خیال ہے کہ اسے ذبح کرنا چاہیے۔ ابن جریر نے
فرمایا کہ میں نے عطاء سے پوچھا، کیا نہروں کا شکار اور
سیلاب کے گڑھوں کا شکار بھی دریائی شکار ہے۔ وکاس کا
کھانا بلا ذبح جائز ہو، فرمایا کہ ہاں، پھر آپ نے ردیل کے طور پر
اسی آیت کی تلاوت کی کہ "بہت زیادہ پیچھا ہے" اور یہ سب
زیادہ کھار ہے، اور تم ان میں سے ہر ایک سے تازہ گوشت
رہی کھا رہے ہو، اور حسن علیہ السلام دریائی کتے کے چمڑے
سے بنی ہوئی زین پر سوار ہوئے۔ اور شعب نے فرمایا کہ اگر میرے
گھردے میںڈک کھائیں گے تو میں بھی ان کا ساتھ دوں گا،
اور حسن رحمۃ اللہ علیہ کچھ کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دریائی شکار کھاؤ، خواہ لغری
نے کیا ہو، یہودی نے کیا ہو یا مجوسی نے کیا ہو۔ اور ابوالدرداء
رضی اللہ عنہ نے امرؤی کے متعلق فرمایا کہ چھلی اور سورج کی
دھوپ نے اسے ذبح کر لیا ہے۔

۲۵۶ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی عن سے یحییٰ نے حدیث بیان
کی، ان سے ابن جریر نے کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی اور انہوں نے حابر
رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ہم غزوہ خطیب میں شریک تھے، ہمارے
امیر الحبش ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ تھے۔ ہم بھوک سے بیتاب تھے کہ سمندر نے
ایک مردہ چھلی باہر پھینکی، ایسی چھلی دیکھی نہیں گئی تھی، اسے غنیمت سمجھتے
ہم نے وہ چھلی پندرہ دن تک کھائی۔ پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی
ایک ٹہری لے کر دکھڑی کر دی، تو وہ اتنی اونچی تھی کہ ایک سوار اس کی نیچے
سے گزر گیا۔

۲۵۷ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی،
ان سے عمرو نے بیان کیا، انہوں نے حابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان
کیا کہ ابن کثیر علیہ السلام نے تین سو سوار روانہ کئے، ہمارے امیر ابو عبیدہ

۲۵۸ - ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ چھلی چاہتے
تھے کہ شراب میں چھلی ڈال کر جب دھوپ کے ذریعہ اس کا سر کھالیا جاتا ہے تو وہ سر کھال ہے۔ شراب کا سر کھال کے یہاں بھی جائز ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ
اس باب میں قرآن کی آیت مبارکہ کے آثار اور دوسرے اسلاف کے اقوال کے ذریعہ بتانا چاہتے ہیں کہ تمام دریائی جانور حلال ہیں، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں بھی
دریائی جانوروں میں بڑی کچا ش ہے، جیسا کہ معلوم ہے، احناف تمام دریائی جانوروں کے کھانے کی اجازت نہیں دیتے۔ دلائل و دلائل طرف ہیں۔

مشترکاً نام لیا ہو تو اسے کھاؤ اور جو شکار تم نے اپنے سداہنے ہوئے کتے سے
کیا ہو اور اس پر اللہ کا نام لیا ہو۔ وہ بھی کھاؤ، اور جو شکار تم نے اپنے بلا سداہنے
کتے سے کیا ہو اور اسے خود ذبح کیا ہو اسے کھاؤ۔

۴۶۰۔ ہم سے سکی بن البرہم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زبیر بن ابی عبدیہ
نے حدیث بیان کی، ان سے سلم بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح خیر کی شلم
کو لوگوں نے آگ روشن کی تو آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کہ یہ آگ تم لوگوں نے کس
یہ روشن کی ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ گدھے کا گوشت ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا
کہ ہانڈیوں میں جو کچھ (گدھے کا گوشت) ہے اسے پھینک دو اور ہانڈیوں کو
توڑ دو، ایک صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کی، ہانڈی میں جو کچھ (گوشت وغیرہ)
ہے اسے ہم پھینک دیں اور برتن دھو لیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ بھی ہرکتا ہے۔

۴۶۱۔ ذبح پر بسم اللہ پڑھنا۔ اور جس نے اسے قصد اچھوڑ
دیا ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کوئی بسم اللہ پڑھنا
بھول گیا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ”اور
دکھاؤ اس جانور میں سے جس پر اللہ کا نام دیا گیا ہو اور بلا شہرہ
بے سخی ہے“ اور کوئی نیک کام اچھول جانے والے کو فاسق نہیں،
کہا جاسکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور بیشک شیاطین اپنے
دوستوں کو پھیڑ پھساتے ہیں، تاکہ وہ تم سے حجت کریں اور اگر تم
ان کا کہا ماننے لگو تو یقیناً تم بھی مشرک ہو جاؤ گے“

۴۶۱۔ مجھ سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے
حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے ان سے عبید بن رافع نے اپنے دادا
رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے واسطے سے، آپ نے بیان کیا کہ ہم بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ مقام ذی الحلیفہ میں تھے کہ ہم، لوگ بھوک اور ناتواپی سے بے ہوش ہوئے، پھر
سہیں (عنیت میں) اونٹ اور بکریاں میں۔ آنحضرتؐ سب سے چپچپے تھے، لوگوں نے
جدی کی بھوک کی شدت کی وجہ سے اور آنحضرتؐ کے تشریف لانے سے پہلے ہی
عنیت کے جانوروں کو ذبح کر لیا، اور ہانڈیاں کچنے کے لیے چڑھا دی، پھر جب
آنحضرتؐ واپس پہنچے تو آپ نے حکم دیا اور ہانڈیاں الٹ دی گئیں۔ پھر آنحضرتؐ
نے عنیت کی تقسیم کی اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔ ان میں
سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ قوم کے پاس گھوڑوں کی کمی تھی، لوگ اس اونٹ
کے پیچھے دوڑے لیکن اس نے سب کو ہٹا دیا۔ آخر ایک صاحب نے اس پر تیر

وَكُلُوا اَوْ اَمَّا مَا ذَكَّرْتُ اَكَلُكُمْ بَارِعِينَ مَعِي فَمَا هِيَ
بِقَوْلِكَ فَاذْكُرْ اِسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ وَمَا هِيَ بِيَكْبَلُكَ لِلْعَلَمِ فَاذْكُرْ
اِسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ وَمَا هِيَ بِيَكْبَلُكَ الَّذِي لَيْسَ بِعَلَمٍ فَاذْكُرْ ذَكَاتُكَ فَاذْكُرْ
۴۶۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو اَيُّوبَ الْخَثَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اَيُّوبَ
بْنُ اَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ اَلَدَّ كُوعٍ قَالَ لَمَّا اَمْسَوْا
يَوْمَ فَتَحُوا الْخَيْبَرَ اَوْ قَدَّوْا التَّيْرَانَ، قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا اَوْقَدْتُمْ هَذِهِ
التَّيْرَانَ؟ قَالَ لِحُومِ الْحُمْرِ اِلَّا شَيْئَةً. قَالَ
اَهِيَ نَهْوُ اَمَّا فِيْهَا دَاكِسَةٌ وَاَمَّا ذَرْعًا نَقَامَ رَجُلٌ مِنَ النَّعَمِ فَقَالَ،
نَهْوِيْ مَا فِيْهَا وَنَقْلُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَدْتُ اَلَا

يَا مَعْشَرَ السَّجْمَةِ عَلَى الدَّيْلَةِ فَتَحَتِ وَمَنْ تَزَلَّ
مُتَعَبِدًا۔ قَالَ اَبُو عَبَّاسٍ مَنْ نَسِيَ فَلَا بَأْسَ
وَقَالَ اِمَّا نَعَا اِلٰى: وَلَا نَاكُلُوْا مِمَّا
لَكُمْ مَعَكُمْ كَرِ اِسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاَمْسَهُ
لَفْسُ، وَالتَّاسِيَةَ لَيْسَتْ فَاَسِفًا، وَ
قَوْلِهِ وَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَيُؤْمِنُ اِلٰى اَذْيَانِ
بِهِمْ لِيَجَا دِلُّوْكُمْ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ
لَا تَكُونُ مُسْتَرِصُّوْنَ ۝

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُو
عَوَّادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوقٍ وَفِي عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ
رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ حَبَّابِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحَلِيفَةِ
فَاَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ فَاَصْنَبْنَا اِيلًا وَغَنَمًا وَكَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُخْرَيَاتِ النَّاسِ
فَعَجَلُوْا فَانْصَبُوا النَّقْدَ وَرَفَعُوْا اِلَيْهِمْ اِلَيْتِي
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقَدْرِ فَاَكَلْتُ ثُمَّ
قَمَمْتُ فَقَدَّ اَلْعَشْرَةَ مِنْ الْعَنَمِ بِبَعِيْرٍ فَنَدَا مِنْهَا جَعِلَ،
وَكَانَ فِي الْقُدُومِ خَيْلٌ يَسِيْرَةٌ فَظَلَمُوْهُ فَاَعْيَاهُمْ
فَاَهْوٰى اِلَيْهِمْ رَجُلٌ يَسْتَفْجِدُ فَعَبَسَهُ اللّٰهُ، فَقَالَ

السَّيِّئُ مَعِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَلَدَكُمْ الْبَقَاثُ
أَوَامِدًا كَأَوَامِدِ الْوَحْشِ فَمَا مَدَّ عَنْكُمْ
فَا مَضَعُوا جِهَ هَكَذَا قَالَ وَقَالَ حَبِئْتُ إِنَّا
لَنَرْجُوا وَلَخَافُ أَنْ تُلْقَى الْعُدُوَّ عِنْدًا وَلَكَيْسَ
مَعَنَا مَدَى فَتَذَبُّوا بِأَنْفُسِكُمْ فَقَالَ مَا
أَهْزَأَ السَّامُ وَذُكِرَ سَمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُّ نَبِيٍّ
السَّبَّ وَالطُّغْرُ وَمَا خَبِرَكُمْ
عَنْهُ مَا السَّبَّ فَغَطَّهُ
وَأَمَّا الرُّظْفَرُ فَهُدَى
الْحَبَشِيَّةُ

باب ۳۰۴ مَا ذُكِرَ عَلَى النَّبِيِّ وَالْأَصْحَابِ

۴۶۲ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَصْحَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
بْنُ ابْنِ الْمُخْتَارِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي
سَالِمٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ مِجْبَاتٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَقِيَ زَيْنَ بْنَ عَمْرٍو وَابْنُ
زَيْدٍ بِأَسْفَلِ مَدِينَةٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقَدَّمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفْرَةً فِيهَا لَحْمٌ فَأَجَابَتْ
يَا كُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا أَكُلُ مِمَّا تَذْجُونَ
عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا أَكُلُ إِلَّا مِمَّا ذُكِرَ
اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

باب ۳۰۵ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَلْيَذْجُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ

۴۶۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جَدِّ بْنِ سَفْيَانَ الْجَلْبِي قَالَ
صَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدِيَّةً
ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا النَّاسُ قَدْ ذَجَحُوا ضَعَايَاهُمْ قَبْلَ
الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَأَاهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَّهُمْ قَدْ ذَجَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ ذَجَحَ

کاشنا زکیا نمازہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ان جانوروں میں بعض میں جنگلی جانوروں کی طرح وحشت ہوتی ہے۔
اس لیے جب کوئی جانور بزرگ کھا جائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو عیار نے
جان لیا کہ میرے دادا اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما نے آنحضرتؐ سے عرض کی
کہ ہمیں اندیشہ ہے کہ کل ہماری دشمن سے مدھجڑ ہوگی اور ہمارے پاس چھیریاں نہیں
ہیں، کیا ہم (دھاردار) لکڑی سے ذبح کر لیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو چیز بھی
خون بہا دے اور ذبح کرتے وقت جانور پر اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ،
البتہ ذبح کرنے والا کلمہ (واست اور ناخن نہ مہونا چاہیے۔ و انت اس لیے نہیں
کہ یہ بڑی ہے (اور بڑی سے ذبح جائز نہیں) اور ناخن سے اس لیے نہیں کہ یہ
جشتیوں کی چھری ہے۔

۳۰۴ - وہ جانور جنھیں بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

۴۶۴ - ہم سے علی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز یعنی ابن
المختار نے حدیث بیان کی انھیں موسیٰ بن عقیق نے خبر دی، کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی
انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اکل حضورؐ کی زبید بن عمرو بن نوفل سے تمام بلاح کے نشیعی علاقہ میں ملاقات
ہوئی۔ بیان حضورؐ پر وحی نازل ہونے سے پہلے کا زمانہ ہے۔ آنحضرتؐ نے دوسرا خرما
جس میں گوشت تھا اور جسے لوگوں نے آنحضرتؐ کے سامنے کھانے کے لیے پیش کیا
تھا (زبید بن عمرو کے سامنے بڑھا دیا لیکن انھوں نے اس میں سے کھانے سے انکار
کیا، پھر کہا کہ تم جو جانور اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو میں نہیں کھاتا،
میں صرف اسی جانور کا گوشت کھاتا ہوں جس پر ذبح کرتے وقت اللہ کا نام
لیا گیا ہو۔

۳۰۵ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اللہ کے نام پر

ذبح کرنا چاہیے۔

۴۶۳ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے، ان سے اسود بن
قیس نے، ان سے جندب بن سفیان بھی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرتبہ قرافی کی، کچھ لوگوں نے عید کی نماز سے پہلے
ہی قرافی کر لی تھی، جب آنحضرتؐ نماز پڑھ کر واپس تشریف لائے تو آنحضرتؐ
نے دیکھا کہ لوگوں نے اپنی قرافیاں نماز سے پہلے ہی ذبح کر لی ہیں، پھر آپؐ نے فرمایا
کہ جس شخص نے نماز سے پہلے قرافی ذبح کر لی ہے اسے چاہیے کہ اس کی جگہ دوسری

ذبح کرے۔ اور جس نے نماز پڑھنے سے پہلے مذبح کی ہوا سے چاہیئے کہ اللہ کے نام پر ذبح کرے۔

۳۰۶۔ اس پتھر اور لہو جو خون بہا دے۔

۳۰۷۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ نے، ان سے نافع نے، انھوں نے ابن کعب بن مالک سے سنا، انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھیں ان کے والد نے خبر دی کہ ان کے گھر کی ایک کنیز سلح پہاڑی پر بکری چراہا کرتی تھی۔ (چراتے وقت ایک مرتبہ) اس نے دیکھا کہ ایک بکری مرنے والی ہے۔ چنانچہ اس نے ایک پتھر توڑ کر اس (کی دھار) سے بکری ذبح کر دی۔ نو کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ اسے اس وقت تک نہ کھانا حب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم نہ پوچھو، اول یا راب نے یہ کہا کہ میں کسی کو بھیجوں جو آنحضرتؐ سے مسئلہ پوچھ لے، پھر وہ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے یا کسی کو بھیجا اور ان حضورؐ نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔

۳۰۸۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حمیر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے بنی سلمہ کے ایک صاحب (ابن کعب بن مالک) نے کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز اس پہاڑی پر سوق مدنی میں ہے اور جس کا نام سلح ہے، بکریاں چراہا کرتی تھی۔ ایک بکری مرنے کے قریب ہوئی تو اس نے ایک پتھر توڑ کر اس سے بکری کو ذبح کر لیا، پھر گوشت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آنحضرتؐ نے اسے کھانے کا حکم دیا۔

۳۰۹۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انھیں شوبہ نے، انھیں سعید بن مسروق نے، انھیں عبا بن رافع نے اور انھیں ان کے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمہرے پاس چھری نہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو چیز خون بہا دے (یعنی دھار دار ہو) اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو وہ اس سے ذبح کیا ہوا جانور کھا سکتے ہو، لیکن ناخن اور دانت سے ذبح نہ کیا گیا کیونکہ ناخن حبشیوں کی چھری ہے اور دانت ہڈی ہے، اور ایک اونٹ بھاگ گیا تو تیر مار کر اسے روک لیا۔ آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا یہ اونٹ بھی جنگلی جانور دل کی طرح ہمارا کھتے ہیں، اس لیے جو تمہارے قابو سے باہر ہو جائے اس سے ایسا ہی معاملہ کرو۔

قِيلَ الْعَلَاةُ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اخْذِي مِمَّنْ كَانَ لَكَ مِنْ بَحْرٍ حَتَّى مَكِينًا فَلْيَذْبَحْ بَحْرٌ عَلَى اسْمِ اللَّهِ

باب ۳۰۶ مَا اخْضَرَ النَّمْلَ مِنَ الْقَصْبِ وَالْمَرْوَةِ وَالْمَيْدِيَةِ
۳۰۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ يُخْبِرُ ابْنَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةَ لَهُمْ كَانَتْ تَذْبَحُ عَمَّا يَسْلُجُ مَا بَصُرَتْ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ لَا تَأْكُلُوا حَتَّى آتِيَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلَهُ أَوْ حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَنْ يَسْأَلُهُ فَأَقْبَلَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَعَثَ إِلَيْهِ فَا مَرَّ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهَا

۳۰۶۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ جَارِيَةً لَهَا مِنْ مَالِهَا تَذْبَحُ غَنَمًا لَهُ بِالْجَعَلِ الَّذِي بِالسُّوقِ وَهِيَ يَسْلُجُ مَا صَبِيَتْ شَاةٌ فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَذَكَرُوا الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَا مَرَّهُمْ يَأْكُلُهَا

۳۰۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ حَبَّاءَ أُمِّهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ لَنَا مَدَامٌ فَقَالَ مَا اخْضَرَ النَّمْلَ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ لَيْسَ الْخَطَرُ وَالسَّيِّئُ أَمَّا الْخَطَرُ فَتَذِي الْحَبَشَةِ وَأَمَّا السَّيِّئُ فَعَظْمٌ وَمَنْ دَبَّ بَعِيرٌ فَخَبَسَهُ فَقَالَ: إِنَّ لِحْدَيْهِ الْوَحْشَ أَوْ امْبَدًا كَأَوَامِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكَ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا

۳۰۷۔ عورت اور کنیز کا زنجیر

۳۰۶۔ ہم سے صفحہ ۳۰۷ حدیث بیان کی، انھیں عبد بن جری، انھیں عبد اللہ نے انھیں نافع نے، انھیں کعب بن مالک کے ایک صاحب زادے نے اور انھیں ان کے والد کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک عورت نے ایک بکری پیچھے سے ذبح کر لی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا اور ان حضرات نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔ اور لیث نے بیان کیا، ان سے نافع نے حدیث بیان کی، انھوں نے قبیلہ انصار کے ایک صاحب سے سنا، کہ انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ کعب رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز۔ اسی حدیث کی طرح۔

۳۰۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ محمد سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے قبیلہ انصار کے ایک صاحب نے کعباذ بن سعد یا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز سلع پہاڑی پر بکری چرایا کرتی تھی، دو بڑیوں سے ایک بکری مرنے لگی تو اس کے لے مرنے سے پہلے پیچھے سے ذبح کر دیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو ان حضرات نے فرمایا کہ اسے کھاؤ۔

۳۰۸۔ دانت، بڑی اور ناخن سے ذبح کر دیا جائے

۳۰۹۔ ہم سے قبیلہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعیدان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عباد بن رفاع نے اور ان سے نافع بن عبد الجبار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کھڑا بیسنی دایسے جانور کو جسے ایسی چیز سے ذبح کیا گیا ہو جو خون بہا دے اس کو دانت اور ناخن کے۔

۳۰۹۔ گزاردول یا ان کے جیسے (مسائل سے ناواقف لوگوں)

کا زنجیر

۳۱۰۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسامہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ (گذا دل کے) کچھ لوگ ہمارے یہاں گوشت رہینے لاتے ہیں اور میں حلوں نہیں کرنا منوں نے اس پر اللہ کا نام بھی ذکر کرنے وقت اہل قح یا نہیں، بال حضرت نے فرمایا کہ تم ان پر اللہ کا نام لے لیا کرو اور کھایا کرو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ لوگ بھی اسلام میں نہ تھے داخل ہوئے تھے اس کی

بَابُ ذَبْحَةِ الْمِرَاةِ وَالْكَامَةِ

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحِجْرِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا. وَقَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنَا مَا فَجَّرَ اللَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحِجْرِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَارِيَةً تَكْعَبُ بِهَلْدَا.

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً تَكْعَبُ بْنُ مَالِكٍ كَانَتْ تَذْبَحُ عَنْمَا بِسَلْعٍ فَأَصِيبَتْ شَاةٌ مَعَهَا فَأَذْرَكَهَا فَذَبَحَهَا بِحِجْرِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ لَا يَذْبَحُ بِالْيَسَنِ وَالْعُظْمِ وَالظُّفْرِ

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ سِاقَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ خَدَّاجٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى نَعْيِي مَا أَهْمَرَ الدَّامُ إِلَّا الْيَسَنَ وَالظُّفْرَ.

بَابُ ذَبْحَةِ الْأَعْرَابِ وَخَوَهِمَ

وَمِنْ ذَبْحَةٍ

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَسَامَةُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ كَمَا تَذْبَحُ إِذْ كُنَّا سَمُومًا عَلَيْهِمْ أَمْ لَا، فَقَالَ سَمُومًا عَلَيْهِمْ أَمْ لَا وَكَلُّوهُ قَالَتْ وَكَانُوا

متاجرت علی نے در اور دی سے کیا اور اس کی متابعت ابو خالد اور طعن دی نے کی۔

حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الْكَفَرِ بِإِذْنِهِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَوْ زَيْدٍ وَ
ثَابِتٍ أَوْ خَالِدٍ أَوْ طَفَاوِثٍ

يَا أَيُّهَا أَهْلُ الْكِتَابِ وَشُحُوْهَا
مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ وَغَيْرِهِمْ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى:
الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ
الَّذِينَ أُذُنُوا الْكِتَابِ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ
حِلٌّ لَهُمْ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ الْأَبَاسُ يَذْبَحُ
نَعْمًا سِوَى الْعَرَبِ إِنْ سَمِعْتَهُ يُسَمِّيُ بِغَيْرِ اللَّهِ
فَلَا تَأْكُلْ وَإِنْ لَمْ تَسْمَعْهُ فَقَدْ أَحَلَّهُ
اللَّهُ وَعَلَيْهِمْ كُفْرُهُمْ وَيَذْكُرُ عَنْ عِيَالٍ
نَحْرَهُ وَقَالَ الْحَسَنُ وَابْرَأْهُمُ

لَا بَاسَ بِغَيْرِ بَيْعَةِ الْأَ
خْلَفِ :

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رَفِئِي
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ صَاحِبٍ مِنْ خَصَرِ خَيْبَرَ فَرُفِي
إِسْنَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شُحْمٌ فَتَرَدَّدْتُ لِأَخْذِهِ
فَمَا لُتَفْتُ فَإِذَا السَّيِّئُ مَلَى إِلَهُهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَسْتَحْبَبْتُ مِنْهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ. طَعَامُهُمْ
ذَبَائِحُهُمْ :

بِالْأَبِ مَا نَدَى مِنَ النِّمَاءِ يُجْرَهُمْ مَنَزَلَهُ
الْوَحْشِ، وَأَخْبَارُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ : مَا
أَعْبَزَكَ مِنَ النِّمَاءِ مِمَّا فِي يَدِكَ فَهُوَ
كَالْصَّيْدِ وَفِي بَيْعَتِهِ دِي فِي بَيْتِهِ مِنْ حَيْثُ
قَدَرْتَ عَلَيْهِمْ فَنَدَى كَيْدُ سَائِي ذَلِكَ
عَلَيْهِ وَابْنُ عُمَرَ وَ
عَاشِيَةُ :

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ هُبَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
حَدَّثَنَا سَعِيدَانُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ

۳۱۰۔ اہل کتاب کے ذبیحے اور ان ذبیحوں کی چربی یا خواہ وہ
اہل حرب میں سے ہوں یا غیر اہل حرب میں سے، اور اللہ تعالیٰ کا
ارشاد ”آج تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئی ہیں اور
ان کو گول کا کھانا بھی جنہیں کتاب دی گئی ہے تمہارے لیے
حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے“ زہری نے فرمایا
کہ نصاریٰ عرب کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں، اور اگر تم سن لو کہ
وہ ذبح کرتے وقت (اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیتا ہے تو
اسے نہ کھاؤ، اور اگر سنو تو اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے
لیے حلال کیا ہے، اور اللہ تعالیٰ کو ان کے کفر کا علم تھا۔ علی بنی
اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت نقل کی جاتی ہے حسن اور اسلم
نے فرمایا کہ غیر مختون (اہل کتاب) کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے

۴۶۱۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے حمید بن حلال نے اور ان سے عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ ہم خیبہ کے قلعے کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ایک
معتقا چھیدکا جس میں رہبروں کے ذبیحہ کی اچری تھی، میں اس پر چھپا کر
اٹھاؤ، لیکن مڑ کے جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے، میں آنکھوں
کو دیکھ کر شرمگیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (آیت میں) ”طعامہم“ سے
مراد اہل کتاب کا ذبیحہ ہے۔

۳۱۱۔ جو باپ تو جانور بزرگ جائے وہ جنگلی جانور کے حکم میں ہے
ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی اجازت دی ہے ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو جانور تمہارے تابو میں ہونے کے باوجود
تمہیں عاجز کر دے (اور ذبح کرنے دے) وہ بھی شکار ہی
کے حکم میں ہے۔ اور فرمایا کہ (اوش اگر کوئی میں گر جائے تو جس
طرف سے تم سے ممکن ہو اسے ذبح کر لو۔ یہی علی، ابن عمر اور عائشہ
رضی اللہ عنہا کی رائے تھی۔

۴۶۲۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان
کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔

هَذَا رَافِعُ بْنُ خَبَابٍ عَنْ مَرَاتٍ رَافِعُ بْنُ خَبَابٍ قَالَ قَالَ
نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِنَّا لَا نَوَالِدُ وَلَا عَدَا وَلَا لَيْسَتْ
مَعَنَا مَدَى فَقَالَ: أَعَجَلُ أَوْ أَيْمَنُ، مَا أَتَى
السَّيِّئُ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ كُلُّ لَيْسَ السَّيِّئِ
وَالْقَطْعُ وَسَأَحَدُكَ أَمَّا السَّيِّئُ فَعَقْمٌ وَأَمَّا
الْقَطْعُ فَمَدَى الْهَبَشَةِ. وَأَصْبَحْنَا غَدَبَ إِبِلٍ وَ
عَيْنُ فَتْنَةٍ مِمَّنْ بَعِيرٌ فَدَمَاهُ رَجُلٌ بِسَبْعِينَ خَيْسَةً
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذَا
الرَّيْلِ أَدْبِدًا كَأَدْبِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَدَبَكُمْ
مِنْهَا شَيْءٌ مَا فَعَلُوا بِهِ هَكَذَا:

باب الشَّخْرِ وَالسَّيِّئِ. وَقَالَ ابْنُ
خَبَابٍ عَنْ عَطَاءٍ: لَا ذَبْحَ وَلَا مَنْحَرَةَ إِلَّا فِي
الْمَنَاجِمِ وَالْمَنْحَرِ، قُلْتُ أَيْحَرِي مَا يَذْبَحُ
أَنْ أَحْضَرَهُ؟ قَالَ نَعَمْ وَكَرَّاهُ اللَّهُ ذَبْحَ الْبَقَرَةِ
فَإِنْ ذَبَحْتَ شَيْئًا يَنْحَرُ هَامًا، وَالشَّخْرُ
أَحَبُّ إِلَيَّ وَالسَّيِّئُ قَطْعٌ أَوْ ذَبْحٌ قُلْتُ
فَيُخْلَفُ الْكَوْدُ أَمْ حَتَّى يُقْطَعَ الْخَمَاءُ،
قَالَ: لَا أُخَالُ. وَأَخْبَرَنِي مَنَافِعُ
أَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَهَى عَنْ الشَّخْرِ يَقُولُ
يُقْطَعُ مَا دُونَ الْعَظْمِ ثُمَّ يَذْبَحُ
حَتَّى تَمُوتَ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: وَ
إِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ
أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً. وَقَالَ
فَنَنْبَحُوهَا وَمَا كَاوَدُوا بِفَعْلُونِ.
وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ:
الذَّكَاةُ - الْخَلْقُ وَاللَّبَنَةُ -
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ: وَ
أَنْبِ إِذَا قُطِعَ
الرَّأْسُ

عباد بن رافع بن رافع بن رافع بن خباب نے اور ان سے رافع بن خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کل ہمارا مقابلہ دشمن سے ہو گا اور ہمارے پاس چھ یا انہیں ہیں، آنحضرت نے فرمایا کہ چھ جلدی کرو یا اس کے بجائے "ارن" کہا (یعنی جلد کرو۔ جو آنحضرت بہاد سے اور ذبیحہ پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ، البتہ دانت اور ناخن نہ ہونا چاہیے اور اس کی دوسری ہاتھوں، دانت تو ہڈی ہے، اور ناخن جیشیوں کی چھری ہے، اور ہمیں غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ملیں۔ ان میں سے اونٹ بک کر بھاگ پڑا تو ایک صاحب نے تیرے لئے مار کر لایا، آنحضرت نے فرمایا کہ یہ اونٹ بھی بعض اوقات جنگی جانور دل کی طرح بدکتے ہیں۔ اس لیے اگر ان میں سے بھی کوئی تمہارے مقابلہ سے باہر ہو جائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

۳۱۲۔ بخاری جلد ۲۳۔ ابن جریر نے عطاء کے واسطے سے بیان کیا کہ ذبح اور خرگوش ذبح کرنے کی جگہ (حق) اور خرگوش کی جگہ (سینہ کے اوپر کے حصہ) میں ہی ہو سکتا ہے، میں نے پوچھا کیا جن جانوروں کو ذبح کیا جاتا (حق) چھری پھیر کر انھیں خرگوش (سینہ کے اوپر کے حصہ) میں چھری مار کر ذبح کرنا کافی ہو گا، انھوں نے فرمایا کہ ہاں، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں گائے کو ذبح کرنے کا ذکر کیا ہے پس اگر تم کسی جانور کو ذبح کرو جسے خرگوش جاتا ہے (جیسے اونٹ) تو جائز ہے لیکن میری رائے میں اسے خرگوش ہی بہتر ہے۔ ذبح "گردن کی رگوں کا کاٹنا ہے" میں نے کہا کہ گردن کی رگیں کاٹتے ہوئے کیا حرام مغز بھی کاٹ دیا جائے گا؟ انھوں نے فرمایا کہ میں اسے ضروری نہیں سمجھتا۔ اور مجھے نافع نے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حرام مغز کاٹنے سے منع فرمایا ہے آپ نے فرمایا صرف گردن کی ہڈی تک (رگوں کو) کاٹا جائے گا۔ اور چھوڑ دیا جائے گا تاکہ جانور مر جائے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہ آوے جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ بلا شیعہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم ایک گائے کو ذبح کرو، اور ارشاد فرمایا "پھر انھوں نے ذبح کیا اور وہ کہنے والے نہیں تھے" سعید بن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا ذبح حق میں بھی کیا جاسکتا ہے اور سینہ کے اوپر کے حصہ میں بھی۔ ابن عمر، ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہ

نے فرمایا کہ اگر سرکٹ جائے گا تو کوئی حرج نہیں۔

۴۶۳۔ ہم سے علاء بن یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے کہا کہ مجھے میری بیوی فاطمہ بنت منذر نے خبر دی، ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک گھوڑا خر کیا اور اسے کھایا۔

۴۶۴۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدہ سے سنا، انھوں نے ہشام سے، انھوں نے فاطمہ سے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم نے ایک گھوڑا خر کیا اور اس کا گوشت کھایا، اس وقت ہم مدینہ میں تھے۔

۴۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے فاطمہ بنت منذر نے کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم نے ایک گھوڑے کو خر کیا اس کے سینے کے اوپر کے حصے میں چھری مار کر اچھڑا لے کھایا۔ یہی کی متابعت و کیس اور ابن عیینہ نے ہشام کے واسطے سے "خر" کے ذکر کے ساتھ کیا۔

۲۱۳۔ زندہ جانور کے پاؤں وغیرہ کاٹنا، بند کر کے تیر مارنا یا ہڈی کے تیروں کا نشانہ بنانا ناپسندیدہ ہے۔

۴۶۶۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید نے بیان کیا کہ ابی بکر کبھی انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حکم بن ابیوب کے یہاں گیا، آپ نے وہاں چند لڑکوں کو یا زور اڑوں کو دیکھا کہ ایک مرغی کو ہڈی کر اس پر تیر کا نشانہ کر رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندہ جانور کو ہڈی کر مارنے سے منع فرمایا تھا۔

۴۶۷۔ ہم سے احمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، انھوں اسحاق بن سعید بن عوف نے خبر دی انھوں نے اپنے والد سے سنا۔ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ آپ یحییٰ بن سعید کے یہاں تشریف لے گئے۔ یحییٰ کی اولاد میں سے ایک بچہ ایک مرغی ہڈی کر اس پر تیر کا نشانہ کر رہا تھا، ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قریب گئے، اور اسے کھول دیا پھر مرغی کو اور بچے کو اپنے ساتھ لائے اور فرمایا اپنے بچے کو منع کر دو کہ اس جانور کو ہڈی کر مارنے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آل حضور نے کسی جنگی جانور یا کسی بھی جانور کو ہڈی کر جانے سے مارنے سے منع کیا تھا۔

سَلَا بَأْسَ ۖ

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا دُرَيْمٌ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ إِمْرَأَتِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ خَشَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ ۖ

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ سَمِعَ عَبْدَهُ عَنْ هِشَامِ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ ذُخِرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا وَخَنَ بِالْمَنْزِنَةِ فَأَكَلْنَاهُ ۖ

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ ذُخِرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ ۖ ثَابِعٌ وَكَيْفٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ فِي النَّخْرِ ۖ

بِالسَّلْبِ مَا يَكُونُ مِنَ الْمَثَلَةِ وَالْمَقْبُورَةِ وَالْمَجْتَمَةِ ۖ

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ الْجُرَشِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَنْ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَرَأَى بَيْنَنَا أَوْ قَبْلَنَا نَصَبُوا دَجَاجَةً يَزْمُونَهَا فَقَالَ أَسَىٰ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَصُبَّ الرَّجُلُ بَعْدَهُ ۖ

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعَلَيْهِمْ مِنْ بَنِي يَحْيَى رَابِطٌ دَجَاجَةٌ يَزْمُونَهَا فَنُفِئَ إِلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ حَتَّى حَلَّتْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا وَبَالَغَتْ مَعَهُ فَقَالَ اسْتَجِرُوا غُلَامَكُمْ عَنْ أَنْ يَصْبُرَ هَذَا الطَّيْرُ بِالْقَتْلِ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَّهُ لَا يَصْبُرُ بَعْدَهُ ۖ أَوْ غَيْرَ هَذَا الْقَتْلِ ۖ

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ
عُمَرَ قَمَرًا بَغْنِيَّةً أَوْ يَفَرًا نَصَبُوا دَاجَا حَةً
تُرْمَدُهَا فَلَمَّا أَذَى ابْنُ عُمَرَ فَفَرَّ فَوَعَهَا وَ
قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ إِنَّ السَّيِّئَ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا. تَابَعَهُ سَلِيمَانُ
عَنْ شُعْبَةَ ۝

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا الْمُخَالِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ ابْنِ عُمَرَ لَعَنَ
السَّيِّئَ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَثَلَ بِالْحَبِيدِ
وَقَالَ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ السَّيِّئِ
مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
مَزِينٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّتْ نَحْنُ
عَنِ الثُّبَّةِ وَلِلثُّبَةِ ۝

بَابُ الدَّحَاجِ

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عَجَبِي حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
أَبِي يُوْبَ عَنْ أَبِي حَلَابَةَ عَنْ سَهْدِمِ بْنِ الْخَبَرِيِّ
عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ ابْنِ شُعْرَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ
النَّبِيَّ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ دَحَاجًا ۝

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ
حَدَّثَنَا يُوْبُ بْنُ أَبِي تَيْمِيَّةَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ زُهْدِ بْنِ
قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي مُوسَى ابْنِ شُعْرَبٍ وَكَانَ بَيْنَنَا وَ
بَيْنَ هَذَا الْحَبَشِيِّ مِنْ حَبَشٍ أَخَاهُ فَأَنَّى يَطْعَمُ
مِنْهُ لَحْمٌ وَدَحَاجٌ فِي الْقَدَمِ رَحْبٌ جَالِسٌ أَحْمَرُ
فَلَمَّا مَدَّنَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ أُوْذُنُ فَقَدْ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ
أَبِي سَأَلْتُ عَنْهُ أَكَلَ خَيْثًا فَقَدَرْتُ فَصَلَفْتُ أَنْ
لَا أَكُلَهُ، فَقَالَ أُوْذُنُ أَخْبِرَكَ أَوْ أَحْيَا ثَلَاثًا

۳۷۸۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی
ان سے ابو بشار نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کی کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے
ساتھ تھا۔ وہ چند جوانوں یا (یہ کہا کہ) چند آدمیوں کے پاس سے گزرے جنہوں
نے ایک مرغی باندھ رکھی تھی اور اس پر نیزہ کا نشانہ کر رہے تھے جب انہوں نے
ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو وہاں سے بھاگ گئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔
یہ کون کر رہا تھا؟ ایسا کرنے والوں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اس
کی متابعت مسلمان نے شیعہ کے واسطے سے کی۔

۳۷۹۔ ہم سے منہال نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی اسحق اور ان سے ابن عمر
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص پر لعنت بھیجی ہے جو کسی
زبردہ جانور کے پاؤں یا دوسرے اعضاء کاٹ ڈالے اور عدی نے بیان کیا، ان
سے سعید نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاکم
۳۸۰۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، کہا کہ مجھ سے عدی بن ثابت نے خبر دی، کہا کہ میں نے عبد اللہ بن یزید
سے سنا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آں حضورؐ نے
مشکہ کرنے سے منع کیا ہے۔

۳۱۴۔ مرغی

۳۸۱۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے، ان سے سفیان نے
ان سے ابوبکر نے، ان سے ابوالفضل نے، ان سے زہد بن جری نے، ان سے ابوموسیٰ
یعنی الاشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی
کھاتے دیکھا ہے۔

۳۸۲۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی،
ان سے ابوبکر بن ابی تیمیہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم نے، ان سے زہد بن
بیان کیا کہ ہم ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ ہم میں اور اس قبیلہ جرم میں
معاہدہ تھا۔ چرکھا لایا گیا جس میں مرغی کا گوشت بھی تھا۔ سامریں میں ایک شخص
سرخ رنگ کا میٹھا بڑا تھا، لیکن وہ کھانے میں شریک نہیں ہوا۔ ابوموسیٰ اشعری رضی
اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ تم بھی شریک ہو جاؤ، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
اس کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا
تھا۔ اسی وقت سے مجھے اس سے گھن آنے لگی اور میں نے قسم کھائی کہ اب اس کا
گوشت نہیں کھاؤں گا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شریک ہو جاؤ، میں تمہیں خبر دیتا

إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ
مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانٌ وَ
هُوَ يَقْسِمُ لَنَا نَعْمًا مِّنْ نَّعِيمِ الصَّدَقَةِ فَاسْتَحْمَلْنَا
فَخَلَفَ أَنْ لَا تَحْبِلُنَا قَالَ مَا عِنْدِي مَا أَحْبَبْتُكَ
عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِغَضَبٍ مِّنْ إِبِلٍ فَقَالَ: أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ
أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ؟ قَالَ فَأَعْطَانَا خُمْسَ
ذُرِّدِ الْبُذْرَى فَلَبِثْنَا عَشِيرَةً بَعِيدَةً
فَقُلْتُ رِدْهَا لِي نَسِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُهُ، فَوَاللَّهِ لَئِنْ تَعَفَّلْنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُهُ
لَا نَقْبُلُهَا أَبَدًا، فَرَجَعْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا اسْتَحْمَلْنَاكَ
وَنَحْلِفُ أَنْ لَا تَحْبِلُنَا فَظَنَنْتَا أَنَّكَ نَسِيتَ
يَمِينَكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ حَمَلَكُمْ
إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَأُحْلِفُ عَلَى
يَمِينٍ فَإِذَا رَأَى غَيْرَهَا حَبِئًا مِّنْهَا
إِنَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ هُوَ خَيْرٌ
وَنَحْلِفُ لَهَا

۲۸۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ
غَدَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَا

۲۸۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ خَيْبَرٍ عَنْ حُومِ الْخَمْرِ وَرَخَصَ فِي الْحُومِ الْخَيْلَ
بِأَلْسِنِ الْحُومِ الْخَمْرِ لَا شَيْئَ فِيهِ وَنَبِيٌّ عَنْ

ہوں یا آپ نے کہا کہ میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں۔ کہیں آنحضرت کی
خدمت میں قبیۃ اشعر کے چند افراد کو ساتھ لے کر حاضر ہوا۔ میں آنحضرت کے
سامنے آیا تو آپ غصہ میں تھے، آپ صدقہ کے اونٹ تقسیم کر رہے تھے۔
اسی وقت ہم نے آنحضرت سے سواری کے لیے اونٹ کی درخواست کی آنحضرت
نے قسم کھائی کہ آپ ہمیں سواری کے لیے اونٹ نہیں دیں گے آپ نے فرمایا
کہ میرے پاس تمہارے لیے سواری کا کوئی جانور نہیں ہے، اس کے بعد آنحضرت
کے پاس مال غنیمت کا اونٹ لایا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اشعر کہاں ہیں؟
اشعر کہاں ہیں؟ بیان کیا کہ آنحضرت نے ہمیں پانچ سفید کولان ملے اونٹ
دیئے۔ آنحضرت کی دینیک تو ہم خاموش رہے لیکن پھر میں نے اپنے ساتھیوں
سے کہا کہ آنحضرت اپنی قسم بھول گئے ہیں، بخدا اگر ہم نے آنحضرت کو آپ کی قسم
کے بارے میں غافل رکھا تو ہم بھی فلاح نہیں پاسکیں گے، چنانچہ ہم آنحضرت کی
خدمت میں واپس آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم نے آپ سے سواری
کے اونٹ ایک مرتبہ مانگے تھے تو آپ نے ہمیں سواری کے لیے کوئی جانور نہ دینے
کی قسم کھالی تھی ہمارے خیال میں آنحضرت اپنی قسم بھول گئے ہیں کہ اونٹ عطا
فرمائے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ ہی کی وہ ذات ہے جس نے تمہیں سواری
کے لیے جانور عطا فرمایا ہے، اللہ گواہ ہے، اگر اللہ نے جابا تو کبھی ایسا
نہیں ہو سکتا کہ میں کوئی قسم کھاؤں اور پھر بعد میں مجھ پر واضح ہو جائے کہ اس
سوا دوسری چیز اس سے بہتر ہے اور مجھ پر وہی نہ کر دوں جو بہتر ہے میں قسم
توڑ دوں گا اور وہی کر دوں گا جو بہتر ہوگا،

۲۸۳- ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے فاطمہ نے اور ان سے اسماء رضی اللہ
عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک گھوڑا ذبح
کیا اور اسے کھایا۔

۲۸۴- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث
بیان کی، ان سے عمر ابن دینار نے ان سے محمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبد
رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ جنگ خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے
کے گوشت کی ممانعت کر دی تھی اور گھوڑے کے گوشت کو مباح قرار دیا تھا۔

۳۱۶- پانچو گھوڑوں کا گوشت، اس باب میں مسلمہ رضی اللہ عنہ کی

اس شرعی دلائل کی روشنی میں گھوڑے کا گوشت احناف کی رائے میں مکروہ ہے۔

حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۴۸۵۔ ہم نے صدر نے حدیث بیان کی۔ انھیں عبدہ نے خبر دی، انھیں عبد اللہ نے انھیں سالم نے اور انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت کر دی تھی۔

۴۸۶۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔ اس روایت کی متابعت ابن المبارک نے کی تھی، ان سے نافع نے، اور ان سے ابواسامہ نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ نے اور ان سے سالم نے۔

۴۸۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں یحییٰ بن علی کے صاحبزادے عبد اللہ اور حسن نے اور انھیں ان کے والد نے کہ ملی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منقہ اور پالتو گدھوں کے گوشت کے کھانے کی ممانعت کر دی تھی۔

۴۸۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے عروے، ان سے محمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے موقع پر گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔ اور گھوڑوں کے گوشت کے لیے رخصت دی تھی۔

۴۸۹۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا۔ ان سے عروے نے حدیث بیان کی، اور ان سے براہ اور ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھے کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔

۴۹۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں یعقوب بن ابی اسیم نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، انھیں ابو اور یس نے خبر دی اور ان سے ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھے کا گوشت حرام قرار دیا تھا۔ اس روایت کی متابعت زبیری اور عقیل نے ابن شہاب کے واسطے سے کی۔ مالک، معمر، مجتوب، یونس اور ابن اسحاق نے زہری کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ وَثَابِغٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ لَيْسَ مَحْظُورٌ:

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ثَابِغٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، ثَابِغُ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِغٍ وَقَالَ أَبُو سَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ:

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمُنْعَةِ قَامَ خَيْبَرَ وَلُحُومِ حُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ:

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَلِيٍّ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَصَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ:

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيٌّ عَنْ الْأَنْبَرَاءِ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ مَا لَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ:

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ أَبِي اسِيمٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ يُسَ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَا قُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ ثَابِغُ التَّرْبُيْدِيِّ وَدَعْقِلُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ مَالِكٌ وَثَابِغٌ وَمَعْمَرٌ وَالسَّاجِسُونُ وَيُونُسُ وَابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ

نَحْيَ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ ۖ
 ۴۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَوْهَابِ
 الشَّعْبِيُّ عَنْ أَبِي يُوَيْسَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 جَاءَهُ حَاجَةٌ فَقَالَ أَكَلْتُ الْحُمُرَ نَحَّجَاءَهُ حَاجَةٌ
 فَقَالَ أَكَلْتُ الْحُمُرَ نَحَّجَاءَهُ حَاجَةٌ فَقَالَ
 أَفْنَيْتَ الْحُمُرَ فَأَمَرَ مُنَادِيًا مُنَادِيًا فِي
 النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَهَيِّئَانِي لَكُمْ مِنْ حُلُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ
 فَأَتَاهَا رَجُلٌ فَأَكْبَتَتْ الْعُدُوسَ وَإِنَّمَا تَنْقُودُ بِاللَّحْمِ ۖ
 ۴۹۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ
 عَنَّا قُلْتُ لِمَا مَرَّ بِي مِنْ قِبَلِهِمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِيَ عَنْ حُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ كَذِبٌ
 كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ الْخَلْمُ بْنُ عُمَيْرٍ الْغُبَارِيُّ عِنْدَنَا
 بِالْبَصْرَةِ وَلَكِنْ أَبِي ذَلِكَ الْخُزْأِيُّ بْنُ عَبَّاسٍ وَقَدْ
 قُلْنَا أَحَدًا فِيهَا أَوْحَى إِلَيْنَا خَرَمَانَا ۖ

باب ۳۱۷ أَكْبَلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ ۖ

۴۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوَيْسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
 عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أَدْرِيسٍ الْخَوْلَافِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِيَ
 عَنْ أَكْبَلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ ثَابِتُ الْبَصْرَةِ وَمَعْمَرُ
 وَابْنُ عَيْنَةَ وَالْمَاجِشُونُ عَنْ الزُّهْرِيِّ ۖ

باب ۳۱۸ حُلُومُ الْمَيْتَةِ ۖ

۴۹۴- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
 ابْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ
 شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ
 عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَيْتَةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ

اللہ علیہ وسلم نے ہر ذوال نیش درندے کے گوشت کی ممانعت کی ہے۔

۴۹۱- ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الوہاب نقل نے خبر دی، انھیں ابیہ نے۔ انھیں محمد نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب آئے اور عرض کی کہ میں نے گدھے کا گوشت کھا لیا ہے، پھر دوسرے صاحب آئے اور کہا کہ میں نے گدھے کا گوشت کھا لیا ہے۔ پھر تیسرے صاحب آئے اور کہا کہ گدھے ختم ہو گئے۔ اس کے بعد آنحضرت نے ایک مسادی کے ذریعہ لوگوں میں اعلان کر لیا کہ اگر اللہ اس کے رسولؐ نہیں کو حلال کھانے سے منع کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ناپاک ہیں چنانچہ اس وقت اللہ دی گئی حالانکہ ان میں (گدھے کا) گوشت پکرا رہا تھا۔

۴۹۲- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن یحییٰ بیان کیا کہ میں نے جابر بن زید سے پوچھا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا؟ انھوں نے کہا کہ حکم بن عمرو اور غفاری رضی اللہ عنہما نے ہمیں بعرومی یہی بتایا تھا، لیکن علم کے سمندر میں عباس رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا، اور راستہ حل میں اس اہمیت کی تبادلت کی: "قل لا جدر فیما اوحی الی عمری"

۳۱۷- ہر ذوال نیش درندے کے گوشت کھانے کے متعلق

۴۹۳- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں ابی ادیس خولانی نے اور انھیں ابی ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوال نیش درندوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔ اس روایت کی متابعت یونس، معمر، ابن عیینہ اور ماجشون نے زہری کے واسطے سے کی۔

۳۱۸- مردار جانور کی کھال

۴۹۴- ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن البرہم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے بیان کیا ان سے شہاب نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردار کو بڑی کے قریب سے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کے چمڑے سے فائدہ کوئی نہیں

لے "ذی نَاب" کا ترجمہ ہے، اس سے مراد ایسے دانست ہیں جن سے درندہ جانور یا پرندہ اپنے شکار کو زخمی کر لیتا ہے۔ درندہ دانست تو تمام جانوروں ہی کے پوتے ہیں اور ان سے وہ کھانا کھاتے ہیں۔ ۶

علیہ وسلم نے جو ہے کے متعلق، جو گھی میں مرگیا تھا حکم دیا کہ اسے اور اس کے قریب چاروں طرف سے گھی نکال کر پھینک دیا جائے اور پھر باقی گھی کھایا گیا۔ ہمیں یہ حدیث عبد اللہ بن عبد اللہ کے واسطے سے پہنچی ہے۔

۵۰۳۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے، ان سے ابن عباس نے اور ان سے عبید بن مسعود رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس جو ہے کا حکم پوچھا گیا جو گھی میں گر گیا ہو، آنحضرت نے فرمایا کہ جو ہے کو اور اس کے چاروں طرف سے گھی کو پھینک دو، پھر باقی گھی کھا لو۔

۳۲۳۔ جانوروں کے چہرہ پر داغ دار نشان لگانا۔

۵۰۴۔ ہم سے عبد اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حنظلہ نے، ان سے سالم نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ چہرے پر نشان لگانے کو ناپسند کرتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے سے منع کیا ہے۔ اس کی متابعت قتیبہ نے کی، ان سے عوف بن زین نے حدیث بیان کی اور ان سے حنظلہ نے اور کہا کہ چہرے پر مارنے کی ممانعت کی ہے۔

۵۰۵۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے (نومولود) بھائی کو لایا تاکہ آپ اس کی تحنیک فرمادیں، آنحضرت اس وقت مہینوں کی باطنیں تشریف رکھتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایک بکری کو داغ رہے تھے (مخبر نے بیان کیا کہ) امیر خیال ہے کہ ہشام نے کہا کہ اس کے کانوں میں داغ رہے تھے۔

۳۲۴۔ اگر مجاہدین کی کسی جماعت کو غنیمت ملے اور ان میں سے کچھ لوگ اپنے دوسرے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر غنیمت کی بکری یا اونٹوں سے کچھ ذبح کر لیں تو ایسا گوشت نہیں کھایا جائے گا، بلکہ جابر بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے سوا انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نقل کی ملاؤں اور کتب پر جمہا اللہ

قَالَ: بَلَعْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِمَا سَأَلْتُ فِي سَمْنٍ فَأَمَرَ بِمَا قَرِيبَ مَوْفَا فَطَرَحَهُ ثُمَّ أَكَلَ عَنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ:

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَتْ: سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَارَسٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ: اَلْقَوْهَا فَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ:

بَابُ الْأَوْسَمِ وَالْعَلَمِ فِي الصُّورَةِ:

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُعْلَمَ الصُّورَةُ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَضْرِبَ تَابَهُ قَتِيبَةُ حَدَّثَنَا الْعَوْفِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ وَقَالَ كُتِبَ بِالصُّورَةِ:

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخٍ لِي رَجُلٌ لَهُ دُهَوِيٌّ مِزْبَجٌ لَهَا فَرَأَيْتُهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ حَبِيبَةٍ مَثَلُ فِي إِذَا جَاءَا:

بَابُ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ غَنِيمَةً فَذَبَحَ بَعْضُهُمْ غَنَمًا أَوْ إِبِلًا يَجْعَلُونَ أَهْلَ أَصْحَابِهِمْ لَحْنًا كُلُّ لَحْنٍ لِحْنٌ يَرِيعُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَقَالَ هَاشِمٌ وَعَبْرَةٌ فِي ذَبْحَةِ السَّارِقِ:

اسے اس باب کی تمام احادیث کے الفاظ سے یہ واضح ہے کہ حکم ہے برٹے گھی کا کسی بیان بڑا ہے۔ دیکھتے ہوئے گھی کا نہیں، کیونکہ گھی با کوئی بھی چیز اگر سٹال ہے تو اس میں سے مرے ہوئے جو ہے کے چاروں طرف سے گھی کا تھکا ملے نہیں یہ صورت تو صرف انھی چیزوں میں چل سکتی ہے جو جنہوں میں جب چیز جی ہوئی ہوگی تو جو ہے کے ساتھ اس کے قریب سے گھی کو بھی باسانی نکال کر پھینکا جاسکتا ہے۔ دوسری احادیث سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ مرداد صرف مجاہد گھی یا اسی طرح کی کسی جی ہوئی چیز میں کسی جانور وغیرہ کا پڑنا ہے۔ احادیث نے بھی اس باب میں منہج اور سٹال کا فرق کیا ہے۔

اَطْرَحُوْهُ :

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا ابُوُ الْوَالِدِ حَدَّثَنَا
 حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ
 عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبٍ رَأَى ابْنَ خَبِيٍّ قَالَ : قُلْتُ
 لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّا نَكْفِي الْعَدُوَّ
 عَدَاؤَ لَنَيْنَ مَعَنَا مَدَى فَقَالَ : مَا أَنْهَرَ أَلْتَمَّ
 وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَمَكُوا مَا لَهُ بَيْنَ سَبْعٍ وَلَا خَطْمٌ
 وَ سَأَحَدْتُكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَا
 الْقَطْعُ فَمَدَى الْحَبْسَةِ . وَتَقَدَّمَ سَوْعَانَ
 النَّاسِ فَأَصَابُوا مِنَ الْعَنَاءِ لَحْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِي آخِرِ النَّاسِ فَتَضَبَعُوا قَدُورًا فَأَمْرَجَا
 فَأُكْفِيتُ وَفَسَمَ بَنِيهِمْ وَفَدَلَ بَعِيرٌ بَشِيرٌ شَايَةً
 ثُمَّ عَدَّ بَعِيرٌ مِنْ أَوَائِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ
 خَيْلٌ فَذَمَّاهُ رَجُلٌ بِسَبْطِهِمْ لِحَبْسِهِ . اللَّهُمَّ
 فَقَالَ : إِنْ هَذِهِ الْبَهَائِمُ أَوْ أَمِيدًا
 كَأَوْامِيدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا
 فَمَا فَعَلُوا مِثْلَ

هَذَا :

باب ۳۲۵ إِذَا تَدَبَّعْتُمْ فَيَقُومُ فَرَمَاءُ
 بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ فَيَقْتُلُهُ فَأَمَّا إِذَا ضَلَّحْتُمْ
 فَهُوَ جَائِزٌ لِخَبِيرٍ أَوْ ابْنِ خَبِيٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَبِيدٍ
 الطَّنَّانِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ
 بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ حَبِيبٍ رَأَى ابْنَ خَبِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ
 فَتَدَبَّعَ بَعِيرٌ مِنَ الرِّبْلِ قَالَ فَرَمَاءُ رَجُلٌ بِسَبْطِهِمْ
 لِحَبْسِهِ : قَالَ ثُمَّ قَالَ : إِنْ لَهَا أَوْامِيدًا
 كَأَوْامِيدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ بِكُمْ مِنْهَا فَأَسْعَوْا بِهِنَّ

نے چور کے ذبح کے متعلق فرمایا کہ اسے چھینک دو۔

۵۰۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو الوالد نے حدیث
 بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے حدیث بیان کی، ان سے عبایہ بن رفاعہ
 نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبایہ کے والد رافع بن خدیج رحمہ اللہ
 عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ کل ہمارے
 دشمن سے مقابلہ ہو گا۔ اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، آنحضرت نے فرمایا
 کہ جو آلہ خون بہا رہے اور جانور دل کو ذبح کرنے والے (اس پر اللہ کا نام
 لیا گیا ہو اسے کھاؤ بشرطیکہ ذبح کا آلہ دانت اور ناخن نہ ہو اور میں اس کی دہر
 سے تمہیں تباؤں کا، دانت توڑی ہے اور ناخن جیشوں کی چھری ہے۔
 اور حدیث کرنے والے لوگ آگے بڑھ گئے تھے اور غنیمت پر قبضہ کر لیا تھا، لیکن
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے کے صحابہ کے ساتھ تھے، چنانچہ آگے پہنچنے والے
 نے جانور ذبح کر کے) ہانڈیاں بچنے کے لیے چڑھا دیں، لیکن آنحضرت نے
 انھیں الٹ دینے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے غنیمت لوگوں کے درمیان تقسیم کی۔
 اس تقسیم میں ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر آپ نے قرار دیا تھا پھر آگے
 کے لوگوں سے ایک اونٹ بدک کر بھاگ گیا۔ لوگوں کے پاس گھوڑے نہیں تھے
 پھر ایک شخص نے اس اونٹ پر تیر مارا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک لیا، آنحضرت
 نے فرمایا کہ یہ جانور بھی کبھی جنگلی جانوروں کی طرح بدکنے لگتے ہیں اس لیے جب
 ان میں کوئی ایسا کرے تو تم بھی ان کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

۳۲۵۔ جب کسی جماعت کا کوئی اونٹ بدک جائے اور ان

میں سے کوئی شخص خیر خواہی کی نیت سے اسے تیر سے نشانہ کر

کے مار ڈالے تو جائز ہے، رافع رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کے حوالہ سے حدیث اس کی تاکید کرتی ہے۔

۵۰۷۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عمر بن عبید الطنّانی
 نے خبر دی، انھیں سعید بن مسروق نے ان سے عبایہ بن رفاعہ نے ان سے ان
 کے والد رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ساتھ سفر میں تھے ایک اونٹ بدک کر بھاگ پڑا۔ پھر ایک صاحب نے تیر سے
 اسے مارا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ یہ اونٹ
 بھی بعض اوقات جنگلی جانوروں کی طرح بدکنے میں اس لیے ان میں سے جو تمہارے
 قابو سے باہر ہو جائیں۔ ان کے ساتھ ایسا ہی کرو۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی

یا رسول اللہ! ہم غزوں اور سفروں میں رہتے ہیں اور جانور ذبح کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمارے پاس چھریاں نہیں ہوتیں فرمایا کہ دیکھو کیا کر دو جو کہ غزن بہاؤ سے یا درآپ نے بجائے انہر کے، نہر فرمایا۔ اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ، البتہ دانت اور ناخن نہ ہو، کیونکہ دانت بڑی ہے اور ناخن حبش کی چھری ہے۔

۳۲۶ - اے ایمان والو! آپ چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں کھاؤ پیو اور اللہ کا شکر ادا کرتے رہو۔ اگر تم خاص اسی کی بندگی کرنے والے ہو۔ اس نے تو تم پر اس مردار اور خون اور سوز کا گوشت اور جو جانور غیر اللہ کے نام پر نامزد کیا گیا ہو، حرام کیا ہے۔ لیکن جو شخص مضطر ہو جائے اور نہ بے عملی کرنے والا ہو اور نہ حد سے نکل جائے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہ ہاں جو کوئی بھوک کی شدت سے سہارا ہو جائے، گناہ کی طرف رغبت کئے بغیر۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور تمہارے لیے آفر کیا وہ جو ہے کہ تم ایسے جانور میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا جا چکا ہے جبکہ اللہ نے تمہیں تفصیل بتا دی ہے ان جانوروں کی جنہیں اس نے تم پر حرام کیا ہے، سو اس کے کو اس کے لیے تم مضطر ہو جاؤ اور یقیناً بہت سے لوگ اپنی خواہشات کی بنا پر گناہ کرتے رہتے ہیں بلا کسی علم کے بلاشبہ آپ کا پروردگار سب کو خوب جانتا ہے۔ حد سے نکل جانے والوں کو“ اور ارشاد ”اور آپ کہہ دیجئے کہ مجھ پر جو وحی آئی ہے اس میں تو میں اور کچھ نہیں حرام پاتا کسی کھانے دانے کے لیے جو اسے کھائے سو اس کے کہ وہ مردار ہو یا بہت بڑا خون یا سوز کا گوشت ہو، کیونکہ وہ بالکل کندہ ہے یا جو صنق کا ذریعہ ہو خیر اللہ کے لیے نامزد کیا گیا، لیکن جو کوئی تیزاں ہو جائے اور طالب لذت نہ ہو، نہ حد سے تجاوز کرے تو بیشک آپ کا پروردگار بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے۔“ اور فرمایا، سو جو چیزیں تمہیں اللہ نے جائز اور سہی دے رکھی ہیں ان میں سے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم خاص اسی کی پرستش کرتے ہو، اس نے تو تم پر صرف مردار اور خون اور سوز کا

ہلکا۔ قَالَ قَاتِلْ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكُونُ فِي الْمَعَارِیْ وَالْأَسْفَارِ عَنزِيْدٌ أَنْ تَنَاجِمَ فَلَا تَكُونُ مُدَاً قَالَ، أَرِنِ مَا تَقْرَأُ أَحْمَرُ الدِّمَامِ وَذُو كِرَاسٍ اللَّهُ فُكُلٌ غَيْرُ السَّبْتِ وَالْقَطْرِ فَإِنَّ السَّبْتَ عَطْفٌ وَالْقَطْرُ مُدَى الْحَبَشَةِ؛

بَابُ ۳۲۶ كُلُّ الْمَضْطَرِّ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ. إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَكَانَ عَادِيًّا فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَقَالَ فَمَنْ اضْطُرَّ فِي مَخْنَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمِهِ وَقُلْتُ فَكُلُوا مِمَّا دُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بَايَاتِهِ مُؤْمِنِينَ، وَمَا دُكِرَ أَنْ لَا تَأْكُلُوا مِمَّا دُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَفَدَفَصَلْ نَكَلْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرُّوا تَعَالَى إِلَيْهِ وَإِنْ كُنْتُمْ لَيُّوْنَ بِأَهْوَاءِهِمْ يَغْيِرْ عَلَيْهِمْ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ. تَكَالُفٌ آجِدٌ فِيمَا أَوْحَى إِلَى خُرْمًا عَلَى طَاعِمٍ يَتْلَعُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونُ مَيْتَةً أَوْ ذَا مَأْسُورٍ خَا أَفْطَمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِتْنًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادِيًّا فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ. وَقَالَ: فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمْ اللَّهُ هَلَاكًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ. إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا

گوشت اور جس چیز کو غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا ہو حرام کیا ہے، لیکن جو کوئی بقیقہ ہر جاتے ذریعہ کہ طالب لذت ہو، اور ذریعہ کہ حد سے تجاوز کرنے والا ہو تو بیشک اللہ مغفرت والا ہے، رحمت والا ہے ۴

قربانی کے مسائل

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

۳۲۷۔ قربانی کی مسنونیت، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ سنت ہے۔ اور مشہور ہے۔

أُحِلَّ بَعْدَ ذَلِكَ بِهِ فَمَنْ اضْطَرَّ
عَنِدَ بَاطِلٍ وَكَأَعَادَ
فَإِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ
رَحِيمٌ

کتاب الاضاحی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۵

باب ۳۲۷ سُنَّةُ اَذَى ضَحِيَّةٍ - وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ
هِيَ سُنَّةٌ وَ مَعْرُوفَةٌ ۶

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ
شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ يَامِيٍّ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ الْبَدَائِ
رَهِمٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا بَيَّعْتُ بِهِمْ فِي يَوْمِ نَاهِ لَدَا
فَضَلَّتْ لَمْ نَرْجِعْ فَتَنَحَّرَ مَنْ فَعَلَكَ فَقَدْ
أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ فَإِنَّهَا هُوَ
لَحْمٌ خَلَامُهُ رَحْلُهُ لَيْسَ مِنَ الشَّكِّ فِي شَيْءٍ
فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَّارٍ وَقَدْ ذَبَحَ فَقَالَ
إِنَّ عِنْدِي خَبْرًا عَنْهُ فَقَالَ: إِذَا جُمِعَا وَلَنْ
تُجْزِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ - قَالَ مُطَرِّفٌ
عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَدَائِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ
شُكَّ شُكُّكَ وَأَصَابَ سُنَّةَ
الْمُسْلِمِينَ ۶

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي
عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ
فَأَتَى ذَبْحَ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ
شُكَّ شُكُّكَ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ ۶

باب ۳۲۸ قِيمَةُ اذِ مَامِ اِلَا ضَاحِي بَيْنَ النَّاسِ ۷

۵۰۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے مندرجہ حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے زبید الامامی نے ان سے شعبی نے اور ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج (عید الاضحیٰ کے دن) کی ابتداء ہم نماز عید سے کریں گے پھر واپس آکر قربانی کریں گے جو اس طرح کرے گا۔ وہ ہماری سنت کے مطابق کرے گا لیکن جو شخص (نماز عید سے) پہلے ہی ذبح کرے گا تو اس کی حیثیت صرف گوشت کی ہرگ جو اس نے اپنے گھروالوں کے لیے تیار کر لیا ہے۔ قربانی وہ قطعاً بھی نہیں۔ اس پر ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے آپ نے نماز عید سے پہلے ہی ذبح کر لیا تھا، اور عیسیٰ کی کمر سے پاس ایک ایک سال سے کم کا بکر ہے (کیا اس کی قربانی ابتداء بعد کروں) آنحضرت نے فرمایا کہ اس کی قربانی کرو لیکن تمہارے یہ کسی اور کے لیے کافی نہیں ہوگا، مطرف نے عامر کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عید کے بعد قربانی کی اس کی قربانی پوری ہو گئی، اور اس نے مسلمانوں کی سنت کے مطابق کیا۔

۵۰۹۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے اور ان سے انس بن مالک رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی، اس نے اپنی ذات کے لیے جانور ذبح کیا، اور جس نے نماز عید کے بعد قربانی کی اس کی قربانی پوری ہوئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو پایا۔

۳۲۸۔ امام قربانی کے جانوروں میں تقسیم کرتا ہے

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ
يَعْقُبَ عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ
قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
أَمَحَا يَدُ حَتَّابٍ فَصَارَتْ لِعُقْبَةَ حَبْدَةً
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَارَتْ حَبْدَةً
قَالَ: صَحَّ بِهَا :

باب ۳۲۹ الرَّاحِ بِالسَّافِرِ وَالنَّسَاءِ :

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ عَلَيْهَا وَصَارَتْ تُسَوِّفُ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ
مَكَتَهُ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ: مَا لَكَ؟ أَنْفَيْتِ؟
قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ
اللَّهُ عَلَى نَبَاتِ أَدَمَ فَأَقْبَضَنِي مَا يَقْبِضُ الْخَاجِرُ
غَيْرُ أَنْ لَوْ تَطَلَّوْنِي يَا لَبِئْسَ، فَلَمَّا كُنَّا بِمِصْرَ
أُمِيتُ بِكُحْمٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا؟ قَالُوا صَحِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسٍ دَاحِبٍ بِالْبُقْعَةِ :

باب ۳۳۰ مَا يَشْتَبِي مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ النَّحْوِ :

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا صَفْوَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ
أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْوِ
مَنْ كَانَ ذُبْحُ قَبْلُ الصَّلَاةِ طَيِّعًا فَقَامَ
رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا أَيُّومُ يُشْتَبَى
فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ جِيْرَافَهُ وَعَيْنِي حَبْدَةً
خَيْرٌ مِنِّي شَأْنِي لَحْمٍ فَرَحِمْتُهُ فِي ذَلِكَ
فَلَمْ أَذْرِ أَيْ بَكَعْتُ الرَّخْصَةَ مِنْ مَرَاةٍ أَمْ لَا
لَعَنَ اللَّهُ الْبَيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاثِبِينَ
فَنَجَّهْمَا وَفَامَ النَّاسُ إِلَى عُنْمَتِهِ فَتَوَشَّحُوا هَؤُلَاءِ

۵۱۰۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث
بیان کی، ان سے یحییٰ نے اور ان سے عقرب بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا،
کوئی کہ صحابی علیہ السلام نے اپنے صحابہ میں قربانی کے جانور تقسیم کئے، عقرب رضی اللہ
عنہ کے حصہ میں ایک سال سے کم کا بکری کا بچہ آیا اور آپ نے بیان کیا کہ اس پر میں
نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے حصہ میں تو ایک سال سے کم کا بچہ آیا ہے، آنحضرت
نے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی کرو۔

۳۲۹۔ مسافر اور عورتوں کی قربانی

۵۱۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ
رضی اللہ عنہا نے کوئی کہ صحابی علیہ السلام کے یہاں شتر لے گئے تھے اور
کے موقع پر آپ مکہ معظمہ میں داخل ہونے سے پہلے مقام سرف میں حائل ہو گئی
تھیں۔ اس وقت آپ رو رہی تھیں۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا کہ کیا بات
ہے۔ کیا تھیں حسین کا خون آنے لگا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی
کہ جی ہاں۔ آنحضرت نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کی نقدیر میں
لکھ دیا ہے۔ تم خاجیوں کی طرح تمام اعمال حج ادا کرو صرف بیت اللہ کا طواف
نہ کرو۔ پھر جب ہم مہمی میں تھے تو ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے
پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یا رسول اللہ! صحابی علیہ السلام نے اپنی
بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔

۳۳۰۔ قربانی کے دن گوشت کی خواہش۔

۵۱۲۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابن علیہ نے خبر دی، انھیں
ایوب نے، انھیں ابن سیرین نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن فرمایا کہ جس نے نماز عید سے پہلے
قربانی ذبح کر لی ہے وہ دوبارہ کرے۔ اس پر ایک صاحب نے کھڑے ہو
کر عرض کی، یا رسول اللہ! یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کھانے کی خواہش ہوتی
ہے۔ پھر انھوں نے اپنے پڑوسیوں کا ذکر کیا اور کہا کہ میرے پاس ایک سال
سے کم کا بکری کا بچہ ہے جس کا گوشت دو بکریوں کے گوشت سے بہتر ہے تو
آنحضرت نے انھیں اس کی اجازت دے دی۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ اجازت ایک
سال سے کم کے بچے کی قربانی کی، دو مردوں کو بھی ہے یا نہیں، پھر آنحضرت دو
میں ٹھوس کی طرف مڑے اور انھیں ذبح کیا۔ پھر لوگ بکریوں کی طرف بڑھے اور

قَالَ فَتَجَزَّ عَوْهَا :

باب ۳۳۱ مَنْ قَالَ اَلَا مَنَعَنِي يَوْمَ النُّحْرِ :

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ
أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ
وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا مَنَعَنِي يَوْمَ النُّحْرِ اَلَا مَنَعَنِي يَوْمَ
خَلَقَ اللهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنَ السَّنَةِ اَمَّا عَشْرُ
شَهْرًا مِمَّا أَرَسَ نَبَهُ حُرْمٌ ثَلَاثٌ مَثَوَالِيَا
ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحْرَمِ وَرَجَبُ مَقَرِّ الَّذِي
بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ اَمَّا شَهْرُ هَذَا فَلَمَّا اَمَّا وَ
رَسُولُهُ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى طَلَبْنَا اَقْدَهُ سَيْسِيْمِيَه
يَغْيِرُ اسْمِيَه قَالَ : اَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ ؟ قُلْنَا بَلَى ،
قَالَ : اَيُّ يَكْبُدُ هَذَا ؟ قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ فَسَكَتَ
حَتَّى طَلَبْنَا اَقْدَهُ سَيْسِيْمِيَه يَغْيِرُ اسْمِيَه ، قَالَ
اَلَيْسَ النَّبِيُّ ؟ قُلْنَا بَلَى ، قَالَ فَاَيُّ يَكْبُدُ هَذَا ؟ قُلْنَا
اَللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ ، فَسَكَتَ حَتَّى طَلَبْنَا اَقْدَهُ
سَيْسِيْمِيَه يَغْيِرُ اسْمِيَه ، قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النُّحْرِ
قُلْنَا بَلَى ، قَالَ فَاَيُّ مَاءٍ كَرَدَ اَمْوَالَكُمْ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَاحْسِبُهُ قَالَ وَاعْزَاظَكُمْ
عَلَيْكُمْ خَدَامٌ كَسَرْتُمْ يَوْمَ مِيَكُ هَذَا فِي
بَيْدِكُمْ كُمْ هَذَا فِي شَهْرِ كُمْ هَذَا وَ
سَلَفَكُمْ سَلَفَكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ
اَلَا مَنَعَنِي يَوْمَ النُّحْرِ اَلَا مَنَعَنِي يَوْمَ
نَعْبُكُمْ وَفَابَ بَعْضُ اَلَا لِي بِلَيْلِ الشَّاهِدِ
الْعَائِبِ فَلَعَلَّ بَعْضُ مَنْ يَبْلُغُهُ اَنْ يَكُونَ
اَوْعَى لَمْ مِنْ بَعْضٍ مَنْ سَبَحَهُ وَكَانَ
مُحَمَّدًا اِذَا ذُكِرَ قَالَ : هَذَا اَلِشَّاهِدِ
اَللهُ مَلِكِي وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ : اَلَا هَلْ تَكُنْتُ
اَلَا هَلْ تَكُنْتُ :

انہی تقسیم کر کے (ذبح کیا)۔

۳۳۱۔ جس نے کہا کہ قربانی صرف بقرہ کے دن ہے۔

۵۱۳۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ اب نے حدیث
بیان کی، ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی بکرہ نے اور ان
سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ بھر کہ اسی حالت
پر لگیا ہے جس حالت پر اس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا
کئے تھے سال بارہ مہینے کا ہے ان میں چار حرمت کے مہینے ہیں، اس میں متواتر
ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم اور رجب۔ معزز جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے
درمیان میں پڑتا ہے پھر آپ نے دریافت فرمایا، یہ کون مہینے ہیں؟ ہم نے
عرض کی، اللہ اور اس کے رسولؐ ذبحہ جانتے ہیں، آنحضرتؐ خاموش ہو گئے۔ ہم
نے سمجھا کہ شاید آنحضرتؐ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ نے فرمایا، کیا یہ
ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی، ذی الحجہ ہی ہے پھر فرمایا یہ کون شہر ہے؟
ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کو اس کا زیادہ مر ہے پھر آنحضرتؐ خاموش ہو گئے
اور ہم نے سمجھا کہ شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ نے فرمایا، کیا
کہ یہ مدینہ (مکہ معظمہ) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں پھر آپ نے دریافت
فرمایا یہ دن کون ہے؟ ہم نے عرض کی، اللہ اور اس کے رسولؐ اس کا بہتر علم
ہے۔ آنحضرتؐ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا کہ آپ اس کا کوئی اور نام تجھ کریں گے،
لیکن آپ نے فرمایا، کیا یہ قربانی کا دن (یوم النحر) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی، کیوں
نہیں؟ پھر آپ نے فرمایا پس تمہارا خون تمہارے اموال محمد بن سیرین نے بیان
کیا کہ میرا خیال ہے کہ ابن ابی بکرہ نے یہ بھی کہا کہ ”اور تمہاری عزت تم پر،
راہب کی دوسرے پر اس طرح با حرمت میں جس طرح اس دن کی حرمت تمہارے
اس شہر میں اور اس مہینے میں ہے اور تم عنقریب اپنے رب سے ملو گے اس
وقت وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا آگاہ ہو جاؤ۔
میرے بعد گواہ نہ ہو جانا کہ تم میں سے بعض بعض دوسرے کی گردن مارنے لگے ناں
جو یہاں موجود ہیں وہ یہ پیغام غیر موجود لوگوں کو پہنچا دیں، ممکن ہے کہ بعض وہ
جنہیں یہ پیغام پہنچایا جائے بعض ان سے زیادہ اسے محفوظ کرنے والے پر
جرا سے ان رہے ہیں۔ محمد بن سیرین نے فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
سچ فرمایا پھر آنحضرتؐ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ، کیا میں نے پہنچا دیا ہے آگاہ ہو
جاؤ، کیا میں نے پہنچا دیا ہے؟ (اللہ کا پیغام)۔

۳۳۲۔ عید گاہ میں قربانی

۵۱۴۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدسی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نافع نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قربانی گاہ میں قربانی کیا کرتے تھے، عبد اللہ نے بیان کیا کہ اودہ جگہ سے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کیا کرتے تھے۔

۵۱۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے کثیر بن فرقہ نے ان سے نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (قربانی) ذبح اور خرید کا وہاں کیا کرتے تھے۔

۳۳۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینک والے دو میزھول کی قربانی کی، بیان کرتے ہیں کہ وہ فرہ تھے۔ اور یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے ابوامر بن سہل رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم دین منورہ میں قربانی کو فرہ کیا کرتے تھے اور عام مسلمان بھی قربانی کے جانور کو فرہ کرتے تھے۔

۵۱۶۔ ہم سے آدم بن ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مسیب نے بیان کیا۔ انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو میزھول کی قربانی کرتے تھے اور میں بھی دو میزھول کی قربانی کرتا تھا۔

۵۱۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالواہب محمد بن بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے ابوقلاب نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سینک والے دو چکبرے میزھول کی طرف متوجہ ہوئے اور انھیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اس کی متابعت وہیب نے کی، ان سے ایوب نے۔ اور اسماعیل اور حاتم بن دروان نے بیان کیا کہ ان سے ایوب نے ان سے ابن سیرین نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے۔

۵۱۸۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں تقسیم کرنے کے لیے آپ کو کچھ بکریاں دیں، آپ نے انھیں تقسیم کیا، پھر ایک سال سے کم کا ایک بچہ نکال لیا، تو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، اہل حضور نے فرمایا کہ اس کی قربانی تم کرو۔

باب ۳۳۳۔ الذَّاحِي وَالْمَحْرُ بِالْمَصْلَىٰ

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يُعْبَىٰ مَنَعَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَا أَنَّهُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيُخْرِجُ

باب ۳۳۳۔ فِي الْمُحْتَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَحْرَنَيْنِ وَصِدْ كَرُ سَعَيْنَيْنِ وَقَالَ يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ أَبَا مَامَةَ بْنَ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نَسْمَعُ الْمُحْتَجَّةَ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ الْمَسْلُوكُونَ يَسْمَعُونَ

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ وَأَنَا مُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ ذَبَحَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَحْرَنَيْنِ أَصْلَحَيْنِ فَنَذَّجَهُمَا بِيَدِهِ نَذَّجَهُ وَهَبِيْبُ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَحَاكِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ الْخَلْبَرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ عَنَّا يُقَسِّمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ مِنْهَا يَا فَيْعَى عَنْتُوذُ فَنَذَّ كَرَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحَّجْ أَنْتَ يَدُ

بعض کسی کے لیے کافی نہیں ہوگی۔ اور حاتم بن دروان نے بیان کیا، ان سے ابوب
نے ان سے محمد بن ابی اسحق رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اؤ
(اس روایت میں) بیان کیا کہ ایک سال سے کم عمر کی بچہ یا

۳۳۵۔ جس نے قربانی کے جانور اپنے ماتھے سے ذبح کیے۔

۵۲۱۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چکر بڑے مینڈھوں کی قربانی کی، میں
نے دیکھا کہ آنحضرت اپنے پاؤں جانور کے اوپر رکھے ہوئے ہیں اور بسم اللہ
اور اللہ اکبر پڑھ رہے ہیں، اس طرح آپ نے دونوں مینڈھوں کو اپنے ماتھے
سے ذبح کیا۔

۳۳۶۔ جس نے دوسرے کی قربانی ذبح کی۔ ایک صاحب نے
ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ان کے اونٹ کی قربانی مباحہ کی۔ ابو موسیٰ
اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی لڑکیوں سے فرمایا کہ اپنی قربانی وہ
اپنے ماتھے ہی سے ذبح کریں۔

۵۲۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی
ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ
عنہا نے بیان کیا کہ تمام سرف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرے پاس تشریف
لائے میں رو رہی تھی۔ آنحضرت نے فرمایا، کیا بات ہے؟ کیا تمہیں حیض آگیا ہے؟
میں نے عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا یہ نرا اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کی تقدیر میں
لکھ دیا ہے، اس لیے حاجیل کی طرح تمام اعمال حج انجام دو، صرف بیت اللہ کا
طواف کرو۔ اور آنحضرت نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

۳۳۷۔ نماز کے بعد ذبح

۵۲۳۔ ہم سے مجاہد بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان
کی کہا کہ مجھے زید بن جری، کہا کہ میں نے شعبی سے سنا، ان سے براد بن عازب
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا
تھے، خطیب میں آپ نے فرمایا، آج کے دن کی ابتداء ہم نماز عید سے کریں گے، پھر
واپس آکر قربانی کریں گے، جو شخص اس طرح کرے گا وہ ہماری سنت کو پائے گا لیکن
جس نے عید کی نماز سے پہلے جانور ذبح کر لیا تو وہ ایسا گشت ہے جسے اس
نے اپنے گھروالوں کے لیے تیار کیا ہے، وہ قربانی کسی درجہ میں بھی نہیں۔ البربرہ رضی اللہ

مَحْتَبَا عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَنَّا
حَدَّثَنَا - ۳۳۵ -

بَابُ ۳۳۵ مِنْ ذَبْحِ الْأَضَاجِجِ بِيَدِهِ ۴

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَبَشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَرَأَيْنَا
وَأَضْبَحَ قَدْ مَلَ عَلَى صَفَاحَيْهِمَا نِسْبَتِي
وَمَكَّنَهُمَا فَنَذَرَ بِحَمَاهَا

بِيَدِهِ ۴

بَابُ ۳۳۶ مِنْ ذَبْحِ ضَيْعَةِ غَيْرِهِ وَأَمَّا
رَجُلٌ ابْنُ عُمَرَ فِي مَذْنَبِهِ وَأَمَّا
أَبُو مُوسَى بَنَاتُهُ أَنْ تَضَحَّيْنَ
بِمَا يَدِيَهُنَّ ۴

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَكَانَتْ
وَحَلَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرْفٌ
وَأَنَا أَجْلِي فَقَالَ مَا لَكَ أَنْفُسْتِ؟ قُلْتُ نَعَمْ،
قَالَ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ أَنْ تَضَحِّيَ مَا
يُعْطِي الْحَاجَّ فَيُرَانَنَّ لَا تَطْرُقِي بِالْبَيْتِ وَحَدَّثَنِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَاءٍ يَمُومْنَ بِالْبَقَرَةِ ۴

بَابُ ۳۳۷ الذَّحْوِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ۴

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ الْمُهَاجَلِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
كَانَ أَخْبَرَ فِي رُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ
السَّيِّدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبَأُ مِنْ يَوْمِنَا هَذَا
أَنْ تَضَحِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَتَنْصَرُّ فَمَنْ فَعَلَ هَذَا فَقَدْ
أَهْبَابَ سُنَّتِنَا وَمَنْ نَحَرْنَا فَمَا هُوَ لَحْمٌ يَفْتَدِيهِ
بِرَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النَّسِكِ فِي شَيْءٍ فَقَالَ أَبُو مُرَّةَ ۴

نے فرمایا کہ کروا لیکن تمہارے بعد کسی اور کے لیے جائز نہیں ہے۔ عامر نے بیان کیا کہ یہ ان کی بہترین قربانی تھی۔

۳۳۹۔ ذبح کئے جانے والے جانور پر پاؤں رکھنا۔

۵۲۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سینک والے دو چکر سے منڈی مٹھوں کی قربانی کیا کرتے تھے اور انھوں نے اپنا پاؤں ان کے اوپر رکھتے اور انھیں اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے تھے۔ ۳۴۰۔ ذبح کے وقت اللہ اکبر کہنا۔

۵۲۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سینک والے دو چکر سے منڈی مٹھوں کی قربانی کی، انھیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا، بسم اللہ اور اللہ اکبر پڑھا اور اپنا پاؤں ان کے اوپر رکھ کر ذبح کیا۔ ۳۴۱۔ اگر کوئی شخص اپنی قربانی کا جانور حرم میں کسی کے ذریعہ سے ذبح کرنے کے لیے بھیجے تو اس پر کوئی چیز حرام نہیں ہوتی۔

۵۲۹۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں اسماعیل نے خبر دی، انھیں شعبی نے انھیں مسروق نے کہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عمر بن الخطاب المؤمنین، اگر کوئی شخص قربانی کا جانور کعبہ میں بھیج دے اور خود اپنے شہر میں مقیم ہو اور جس کے ذریعہ بھیجے اسے اس کی وصیت کر دے کہ اس جانور کے گھبے میں (نشانی کے طور پر) تلامذہ پہنا دیا جائے۔ لڑکیاں اس دن سے وہ اس وقت تک کے لیے حرم ہو جائے کہ جب تک حاجی اپنا احرام رکھ لیں؟ بیان کیا کہ اس پر میں نے پر دے کے پیچھے المؤمنین کے اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پرانے کا آواز سنی، اور آپ نے فرمایا میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے قنادے باندھتی تھی انھوں نے اسے کعبہ بھیجتے تھے، لیکن لوگوں کے واپس ہونے تک انھوں نے کوئی چیز حرام نہیں ہوتی تھی جو ان کے گھر کے دوسرے افراد کے لیے حرام ہو (یعنی آپ اس کی وجہ سے حرم نہیں ہو جاتے تھے)۔

۳۴۲۔ قربانی کا کتھا گوشت کھایا جائے اور کتھا جمع کیا جائے۔

۵۳۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث

تجربہ عن احمد بن عبد اللہ: قال عابروہی خیر نسیتکثیرہ

باب ۳۳۹۔ وضع القدم علی صلیح الذبیحۃ

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّامٌ عَنْ مَا دَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَوَضَعَ رِجْلَهُ صَفِيحَتَهُمَا وَبِذَنْجُهُمَا بَيْدًا ۵

باب ۳۴۰۔ التَّكْبِيرُ عِنْدَ الذَّبْحِ

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ ثَنَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بَيْدًا وَوَضَعَ ذِكْرَهُ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صَفَا جِهَتِهِ ۵

باب ۳۴۱۔ إِذَا بَعَثَ بِهَدْيٍ لِيَدُ نَحْرٍ لِحُمْرٍ مَوْلِيَةٍ شَيْءٌ ۵

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الشَّيْبِيِّ عَنْ سُرُوقٍ أَنَّ أُمَّةً أَتَتْ عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ لِعَلَّةٍ بَعِثْتُ بِالْهَدْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ وَجُلِيسٍ فِي الْمَعْصِرِ فَيُؤَمِّنُونِ أَنْ تَقْلُدَا هَدْيَهُ فَلَا يَذَلُّ مِنْ ذَلِكَ الْبَدُونُ خَيْرٌ مَا حَتَّى يَجِلَّ النَّاسُ ۵ قَالَ فَسَبَّغْتُ تَصْفِيقَهُمَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ فَقَالَتْ لَعَنَّا كُنْتُ أَقْتُلُ فَلَا تَدَّ هَدْيِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِعْتُ هَدْيَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِنَّا حَلًّا لِيَرْجَعَ إلَى أَهْلِهِ حَتَّى يَرْجِعَ النَّاسُ ۵

باب ۳۴۲۔ مَا يَوْكَلُ مِنَ الْحُمْرِ الْأَصْحَابِ وَمَا يَنْزِلُ مِنْهَا

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ

کی کھر رونے بیان کیا، انھیں عطار نے خبر دی۔ انھوں نے عابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ مدینہ پہنچے تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیور میں قربانی کا گوشت جمع کرتے تھے۔ اور کئی مرتبہ (بجائے لحوم الافاضی کے) لحوم الصبریٰ کیا۔

۵۳۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے قاسم نے انھیں ابن جناب نے خبر دی انھوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے حدیث بیان کی کہ آپ سفر میں تھے جب واپس آئے تو آپ کے سامنے گوشت لایا گیا، کہا گیا کہ یہ ہماری قربانی کا گوشت ہے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے ہٹا دو، میں اسے نہیں چکھوں گا۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں اٹھ گیا اور گھر سے باہر نکل کر اپنے بھائی ابوقتاہدہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ وہ مال کی طرف سے آپ کے بھائی تھے اور بدر کی لڑائی میں شرکت کرنے والوں میں تھے۔ میں نے ان سے اس کا ذکر کیا۔ اور انھوں نے فرمایا کہ تمھارے جو حکم بدل گیا ہے اور اربعین دن سے زیادہ تک قربانی کا گوشت محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

۵۳۲۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے اور ان سے مسلم بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تم میں سے قربانی کی تو تیسرے دن اس کے گھر میں قربانی کے گوشت میں سے کچھ بھی باقی نہ رہنا چاہیے۔ دوسرے سال صحابہ نے غزوہ کی یا رسول اللہ کیا ہم اس سال بھی وہی کریں جو پچھلے سال کیا تھا، دو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ رکھیں، آنکھوں نے فرمایا کہ اب کھاؤ، کھلاؤ اور جمع کرو، پچھلے سال تو چونکہ لوگ تنگی اور حاجی مشکلات میں گھرے ہوئے تھے اس لیے میں نے چاہا کہ تم لوگوں کی مشکلات میں مدد کرو۔

۵۳۳۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے عروہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ میں ہم قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر رکھ دیتے تھے اور پھر اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی پیش کرتے تھے۔ پھر آنکھوں نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھایا کرو۔ چونکہ قطع نہیں تھا۔ بلکہ منشا یہ تھا کہ قربانی کا گوشت (ان لوگوں کو جن کے یہاں قربانی نہ ہوئی ہو) کھلایا جائے اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔

قَالَ عُمَرُو أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَجُلًا مِّنَ اللَّهِ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَحْتَرِدُ دُمُوحُومَ الْأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ غَيْرَ مَرَّةٍ لِحُومِ الْهَضَامِيِّ:

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا اسْتَعْفِيلٌ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ ابْنَ جُنَابٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ عَائِشًا مَقْدَامًا إِلَيْهِ لَحْمٌ قَالَ وَهَذَا مِنْ لَحْمِ ضَعَايَا فَقَالَ أَجْرُهُمْ لَدَاؤُوهُ قَالَ لَحْمٌ فَخَرَجْتُ حَتَّى أَتِيَ أَخِي أَبَا تَائِدَةَ وَكَانَ أَحَاكِمَ لِيَمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا فَذَاكَ كَرْتُ ذَلِكَ لَنَا فَقَالَ إِنَّهُ فَتَدَحَّثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ:

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ نَيْبِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يَصْبِيحُ بَعْدَ ثَلَاثَةِ يَوْمٍ فِي مَبْنِئِهِ شَيْءٌ مِّنَّا كَانَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَأَتُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَلُوا كَمَا قَعَلْنَا عَامَ الْمَضِيِّ قَالَ كُلُّوْا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ يَأْتِيَسُ جَمْعٌ فَأَمَرْتُ أَنْ يُعِينُوا فِيهَا:

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا اسْتَعْفِيلٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: الصَّحَابَةُ كُنَّا نَمْلِكُ مِنْهُمَا فَتَقْدُمُ يَوْمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَنَا كَلُّوا الرَّثْلَةَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَكَلَسَتْ يَغْرِيمِي، وَلَكِنْ أَمَّا إِذَا دُائِلُكُمْ مِنْهُ دَائِلُهُ أَعْلَمُ:

۵۳۴- حَدَّثَنَا جَبَانُ بْنُ مُؤَدَّى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَدَنِي يَوْمَئِذٍ عَنِ الرَّهْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَسْنَهٍ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ يَوْمَ الْأَضْحَى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خُفَاكُمُ عَنْ صِيَامِ هَذِهِ الْعِيدَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَيَوْمُهُنَّ كُلُّوْنَ نُسُكُكُمْ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: ثُمَّ شَهِدْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ عَفَانَ فَكَانَتْ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ قَدْ اجْتَمَعَ نَكْرٌ فِيهِ عِيدَانِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَلْيَنْتَظِرْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ فَقَدْ آوَيْتُمْ لَهُ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: ثُمَّ شَهِدْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا كُمْ أَنْ تَأْكُلُوا الْحَوْشَ نُسُكُكُمْ فَوَقْتُ ثَلَاثَةِ دَعَوْنِ مَعْمَرٍ عَنِ الرَّهْبِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ يَخْشَوْهُ؛

۵۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَشْتَاهٍ عَنْ عَمِّهِ ابْنِ شُهَابٍ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا مِنَ الْأَمْثَالِ ثَلَاثًا وَكَادَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْكُلُ بِالرَّيْتِ حِينَ يَنْتَظِرُ مِنَ ابْنِ أَبِي جَلْدٍ لِحُجْرَةِ الْحَدِيدِ؛

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الاشریہ

بَابُ ۳۳ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ

۵۳۴- ہم سے حبان بن مؤدئی نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی کہ مجھے یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے کہا کہ مجھ سے ابن ازھر کے مولا ابو عبید نے حدیث بیان کی کہ وہ بقرہ عید کے دن عربین خطاب صنی اللہ عنہ کے ساتھ عید گاہ میں موجود تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھی، پھر لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں ان دو عیدوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے ایک تو وہ دن ہے جس دن تم (رمضان کے) روزے پورے کر کے افطار کرتے ہو (عید الفطر) اور دوسرا مختاری قربانی کا دن ہے، ابو عبید نے بیان کیا کہ پھر میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ (ان کی خلافت کے زمانہ میں عید گاہ میں) حاضر تھا۔ اس دن جمعہ بھی تھا۔ آپ نے خطبہ سے پہلے نماز عید والی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! آج کے دن تمہارے لیے، دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں (عید اور جمعہ) پس اہل عوالی میں سے جو شخص پسند کرے جمعہ کا بھی انتظار کرے (اور جمعہ کی نماز کے بعد اپنے گھر جائے) اور اگر کوئی واپس جانا چاہے (نماز عید کے بعد) تو وہ واپس جاسکتا ہے، میں نے اسے اجازت دی۔ ابو عبید نے بیان کیا کہ پھر میں عید کی نماز میں علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ آیا، انھوں نے بھی نماز خطبہ سے پہلے پڑھی پھر لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت کی ہے اور مہر نے زہری کے واسطے سے اور ان سے ابو عبیدہ نے اسی طرح بیان کیا۔

۵۳۵- ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں یعقوب بن البرہم بن سعد نے خبر دی، انھیں ان کے بھتیجے ابن شہاب نے انھیں ان کے چچا ابن شہاب (محمد بن مسلم) نے انھیں مسلم نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ، عبداللہ رضی اللہ عنہ مٹی سے کوچ کرتے وقت روٹی زیتون کے دھوئن سے کھاتے تھے، لیکن آپ قربانی کے گوشت سے (تین دن کے بعد) پرہیز کرتے تھے،

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مشروبات

۲۴۳- اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "بِالْمَشْرِابِ اجْتُمِعُوا، بُتْ اور

پانے گندگی میں، شیطان کے کام، پس تم ان سے بچتے رہو،
تا کہ تم صلاح پاؤ۔

۵۳۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی
انھیں نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے دنیا میں شراب پی اور پھر اس سے توبہ نہیں کی، تو
آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

۵۳۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی،
انھیں زہری نے، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور انھوں نے ابویہ زہری
رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی
گئی تو آپ کو بیت المقدس کے شہر الیامیا میں شراب اور دودھ کے دو پیالے
پیش کئے گئے۔ آنحضرت نے انھیں دیکھا پھر آپ نے دودھ کا پیالہ لے لیا،
اس پر جبریل علیہ السلام نے کہا، اس اللہ کے لیے تمام تعریفیں میں جس نے آپ
کو فطرت کی طرف ہدایت کی۔ اگر آپ نے شراب کا پیالہ لے لیا ہوتا تو آپ کی
امت گمراہ ہو جاتی۔ اس کی روایت معمر، ابن الحارث، عثمان بن عمر اور زہری نے
زہری کے واسطے سے کی۔

۵۳۸۔ ہم سے سلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان
کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے جو تم سے میرے
سوا کوئی اور نہیں بیان کرے گا، آنحضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں
سے یہ ہے کہ جہالت بڑھ جائے گی، اور علم کم ہو جائے گا، زنا بڑھ جائے گی،
شراب پی جانے لگے گی۔ (بکثرت) عورتیں بہت ہو جائیں گی۔ توبہ یہاں تک
پہنچے گی کہ چاس چاس عورتوں کی نگرانی کرنے والا صرف ایک مرد ہو گا۔

۵۳۹۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث
بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ
میں نے ابوسلم بن عبد الرحمن اور ابن مسیب سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ ابویہ زہری
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص مومن باقی رہے
ہوئے زنا نہیں کرتا، کوئی شرابی مومن رہے ہوئے شراب نہیں پیتا، کوئی چور مومن
باقی رہے ہوئے چوری نہیں کرتا اور ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عبد الملک
بن ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام نے خبر دی ان سے ابوبکر حدیث بیان کرتے

وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْوَاجُ مِنْ مَعْرِضِ الشَّيْطَانِ
فَاجْتَنِبُوا لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ ۝

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: شَرِبَ الْخَمْرَ فِي
الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حَرَّمَهَا فِي الْآخِرَةِ ۝

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ
أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى
لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ يُلْبِإَاءَ بَقْدَحِينَ مِنْ خَمْرٍ وَ
لَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ أَخَذَ اللَّبَنَ، فَقَالَ جِبْرِيلُ أَخَذَ
بِاللَّهِ أَتَبَى هَذَا لَلْفِطْرَةِ وَلَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ
عَوْنَتُ امْتَلَأَتْ تَابِعَهُ مُعَمَّرٌ وَابْنُ الْحَادِ
وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَالزُّبَيْدِيُّ
عَنِ الزُّهْرِيِّ ۝

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِ حَزَنَةَ شَا
هَشَامٌ حَدَّثَنَا شَا ذَكَرَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدِيثًا لَا يَجِدُ فِيهِ غَيْرِي قَالَ، مِنْ أَشْرَاطِ
السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْخَمْرُ وَيَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ
الزَّانَا وَتَشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَقِلَّ التَّحَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى
يَكُونَ لِحَسَنَيْنِ امْرَأَةٌ قِيمَهُنَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ ۝

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولَانِ
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزْنِي مَنْ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا
يَشْرِبُ الْخَمْرَ جَنٌّ يَشْرِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ
لَسَّارِقٌ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ۝ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ،

تھے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، پھر انہوں نے بیان کیا کہ ابو بکر بن عبد الرحمن، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکور امور کے ساتھ اس کا بھی اضافہ کرتے تھے کہ کوئی شخص (دن دھارے) اگر کسی بڑی پونجی کی اس طرح لوٹتا ہے کہ لوگ دیکھتے کے دیکھتے رہ جائیں۔ تو وہ نوٹن رہتے ہوئے یہ لوٹ، غارت گری نہیں کرتا۔

۳۴۴۔ انگور کی شراب

۵۴۰۔ ہم سے حسن بن صباح نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے جو مغول کے صاحبزادے ہیں، حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب شراب حرام کی گئی تو انگور کی شراب مدینہ منورہ میں نہیں ملتی تھی۔ (یعنی بہت کم ملتی تھی)

۵۴۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو شہاب عبد ربیع بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ثابت بن ابی نضر نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب شراب ہم پر حرام کی گئی تو مدینہ منورہ میں انگور کی شراب بہت کم دستیاب ہوتی تھی عام استعمال کی شراب کچی اور پکی کھجور سے بنتی تھی۔

۵۴۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابو حیان نے ان سے عامر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا، اے مالک! جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو وہ پانچ چیزوں سے بنتی تھی۔ انگور، کھجور، شہد، گدھڑوں اور خجواؤ شراب (غمرادہ ہے جو عقل کو مخمور کر دے۔

۳۴۵۔ شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ کچی اور پکی کھجور سے بنائی جاتی تھی!

۵۴۳۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ امی ابو عبیدہ، ابو طلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو شراب کی حرمت سے پہلے کچی اور پکی کھجور سے تیار شدہ شراب ملا رہا تھا کہ ایک آنے والے نے آکر بتایا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے، اس وقت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انس! اٹھو اور شراب کو بہا دو چنانچہ میں نے اسے بہا دیا۔

وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي مَكْرُومٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ دَهْشَانَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ يَقُولُ كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُلَبِّجُ مَعَهُمْ وَلَا يَنْهَاهُمْ قَهْرَةً ذَاتَ شَرِّ فَبَيَّزَهُمُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَصَابَهُمْ فِيهَا حِينَ يَنْتَصِبُهَا وَهُوَ مُوَدِّعٌ

باب ۳۴۴۔ الْخَمْرُ مِنَ الْعَنْبِ

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقَدْ حَرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِينَةِ مِنْهَا شَيْءٌ

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَبْدُ رَبِيعِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ قَالَ بَحَرَمَتْ عَلَيْنَا الْخَمْرُ حِينَ حُرِّمَتْ وَمَا بَعْدَ ذَلِكَ يَأْتِي بِالْمَدِينَةِ خَمْرُ الْأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيلًا وَغَايَةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالْقِيَابُ

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانٍ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمُنْبَرِ فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ: أَنْزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ: الْأَوْسَبِ وَالْقَمْزِ وَالْعُسَلِ وَالْجُذْطِ وَالشَّعْبِيرِ وَالْخَمْرُ مَا حَا مَرَّ الْعَقْلَ

باب ۳۴۵۔ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنَ الْبُسْرِ وَالشَّمْرِ

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَابْنَ ثَنٍّ كُوبَ مِنْ فَضِيلِ زَهْوٍ وَشَرِبْنَاَهُمْ ابْتِغَاءً فَقَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ قُمْ يَا أَنَسُ فَاهْرِقْهَا فَلَعْنَهَا

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْمَرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

سَعِیْتُ اَسْنَا قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ اَسْعِيَهُمْ
الْخَمْرُ عَنْهُمْ وَاَنَا اَصْفَرُهُمْ - اَلْفُطَيْمُ فَقِيلَ
عَرِمَتْ الْخَمْرُ فَقَالُوا اَلْفُطَيْمُ فَاَلْفَا نَا، قُلْتُ لَئِنْ
مَاشَرَا بِهِمْ؟ قَالَ سَاطِبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ ابْنُ بَكْرٍ
بْنُ اَسْبٍ وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ فَكَلَّمَ بَكْرٌ اَسْبًا
وَحَدَّثَنِي بَعْضُ اصْحَابِي اَنَّهُ سَمِعَ اَسْبًا يَقُولُ
كَانَتْ خَمْرُهُمْ

يَوْمَ مَيْدٍ

۵۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرِ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا
يُوسُفُ بْنُ مَعْنٍ الشَّجَرَاءُ قَالَ سَعِیْتُ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرٌ بْنُ مَسْعُودٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ
الْخَمْرَ عَرِمَتْ وَالْخَمْرُ يَوْمَ مَيْدٍ الْبُسْرُ وَالشُّمْرُ

بِالْبَيْتِ ۳۳۳- الْخَمْرُ مِنَ الْعَسَلِ وَهِيَ الْبَيْتُ
وَقَالَ مَعْنٌ سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ اَسْبٍ عَنْ الْقَطَاعِ
فَقَالَ اِذَا لَحْدَ بَيْتُكَ فَلَا بَأْسَ وَقَالَ ابْنُ
الدَّرَّاءِ اَوْ رَدِي سَأَلْنَا عَنْهُ فَقَالُوا لَا يَسْكُرُ
لَا بَأْسَ بِهِ

۵۴۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنِ ابْنِ شَيْبَانَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ عَائِشَةَ
قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْبَيْتِ فَقَالَ: كُلُّ شَرَابٍ اَسْكُرَ فَهُوَ حَرَامٌ

۵۴۷- حَدَّثَنَا ابْنُ جَرَرٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ
قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَمْلِكُ الْعَسَلِ وَكَانَ اَهْلُ الْعَمَلِ يَشْكُرُونَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكُرَ
فَهُوَ حَرَامٌ - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي اَسْبٌ عَنْ مَالِكٍ
اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَشَبَّهُوا بِاللَّهَائِمِ
وَلَا فِي الْمَرْقَبِ. وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَخْبِي مَعَهُ الْخَمْرُ وَالْمَيْمُونَةُ

ان کے والد نے بیان کیا، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا
کہ ایک قبیلہ بن کھڑا میں اپنے چچاؤں کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا، میں ان میں سب
سے کم عمر تھا کسی نے کہا کہ شراب حرام کر دی گئی، ان حضرات نے فرمایا کہ اب بھینک
دو، چنانچہ ہم نے شراب بھینک دی۔ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ کس
چیز کی شراب استعمال کرتے تھے؟ فرمایا کہ تازہ پکی ہوئی اور کچی کھجور کی۔ ابوبکر بن
انس نے کہا کہ ان کی شراب کھجور کی، بہر حق تھی تو انس رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار
نہیں کیا، اور مجھ سے میرے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ
سے سنا، آپ سے بیان کیا کہ اس زمانہ میں ان کی شراب

۵۴۵- ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے حدیث بیان کی، ان سے یوسف
ابو عشر الہامی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعید بن عبد اللہ سے سنا، کہا کہ مجھ سے
بکر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث
بیان کی کہ جب شراب حرام کی گئی تو وہ کچی اور سبز کھجور سے تیار کی جاتی تھی۔

۳۳۳- شہد کی شراب "اسے" جمع "کھتے تھے" اور معن
بیان کیا کہ میں نے امام مالک بن انس سے "فَقَطَاعُ" ذکر کشمش
سے تیار کی جاتی تھی، کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر نشہ آور نہ
ہوئی تو کوئی حرج نہیں، اور ابن الدرداء اور دی نے بیان کیا کہ ہم نے
اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ اگر نشہ نہ آیا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۵۴۶- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر
دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی
اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "جمع" کے متعلق
پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جو مشروب نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔

۵۴۷- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان
سے زہری نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی اور ان سے عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "جمع" کے متعلق سوال
کیا گیا، پھر مشروب شہد سے تیار کیا جاتا تھا اور میں اس کا عام ادواج تھا، انھوں نے
نے فرمایا کہ جو مشروب بھی نشہ آور ہو وہ حرام ہے، اور زہری سے روایت ہے کہ ابی
محمد سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ "ولاء" اور "مرفق" میں نیز میٹھا مشروب انہا بنایا کرو۔ اور ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ اس کے ساتھ "حتم" اور "نفیر" کا بھی اضافہ کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْخَمْرَ مَا خَالَصَ الْعَقْلَ مِنَ الشَّرَابِ :

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ السَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خُذْتُ عُمَرَ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ عَوْرِي الْخَمْرُ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءٍ: الْغَيْبُ وَالشُّمْرُ وَالْخِيْطَةُ وَالشَّعِيرُ وَالْعَصَلُ، وَالْخَمْرُ مَا خَالَصَ الْعَقْلَ. وَقُلْتُ: وَدَوْنُكَ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ يُعَارِفُنَا حَتَّى يَجْعَلَ إِلَيْنَا عَهْدًا الْخَبْرَ وَالْكَلاَمَ وَأَجُوبُ مِنْ أَجَابِ الْقِيَامِ قَالَ: ثَلَاثُ يَأْبَا عُمَرُ وَنَعْنِي مُنْصَعِمٌ بِالسُّبْحِ مِنَ الرَّجَاءِ قَالَ: ذَلِكَ لَوْ كُنْتُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ وَقَالَ حُجَّاجٌ عَنْ حَادِثٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ مَكَانَ الْغَيْبِ الرَّبِيبِ :

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ عُمَرَ قَالَ: الْخَمْرُ مُنْصَعِمٌ مِنْ خَمْسَةِ مِنَ الرَّبِيبِ وَالشُّمْرِ وَالْخِيْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَصَلِ :

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْخَمْرَ لَا يَسْتَعْمِلُ الْخَمْرَ وَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ : وَقَالَ حَبِشٌ عَنْ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَدَّادٌ عَنْ أَبِي حَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَزِيدٍ عَنْ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَيْمٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ أَبُو عَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ أَنَّ اللَّهَ مَا كَذَبَنِي سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَعْمِلُونَ الْخَمْرَ وَالْخَوْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَارِفَ وَلَيَكُونَنَّ أَقْوَامٌ إِنْ جُنِبَ عَلَيْهِ يَدْرُوحُ عَلَيْهِمْ بَسَارُ حَلَبٍ لَمْ يَأْتِيهِمْ فَيَنْبَغِي

۳۴۸۔ اس باب کی احادیث کہ جو مشروب بھی عقل کو مخمور کر دے وہ "خمرة" (شراب) ہے۔

۵۴۸۔ ہم سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حیان تیمی نے، ان سے شعبہ نے لودیان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے ہوئے فرمایا جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو وہ پانچ چیزوں سے منع تھی، انگور سے، کھجور سے، گہیوں، جو اور شہد سے اور "خمرة" (شراب) وہ ہے جو عقل کو مخمور کر دے۔ اور تین مسائل ایسے ہیں کہ میری تمنا تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے جدا ہونے سے پہلے ہمیں ان کا حکم بتا جاتے، واداکا ترکہ کلام اور سورہ کے چند مسائل، ابو حیان نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا، ابو عمر ایک مشروب سندھ میں مایول سے بنایا جاتا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ یہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہیں پائی جاتی تھی، یا کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں، اور حجاج نے حماد کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے ابو حیان نے "انگور" کے بجائے "کشمش" بیان کیا۔

۵۴۹۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن ابی السمر نے ان سے شعبہ نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، شراب پانچ چیزوں سے منع تھی کشمش، کھجور، گہیوں جو اور شہد۔

۳۴۸۔ اس شخص کے بارے میں احادیث جو شراب کا نام بدل کر لے سلا کر لے۔ اور شہام بن عمار نے بیان کیا کہ ان سے صدقہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے عطیہ بن قیس کلابی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن قنم اشعری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو عامر یا ابو مالک اشعری (رضی اللہ عنہما) نے حدیث بیان کی، خدا گواہ ہے، انھوں نے جھوٹ نہیں بیان کیا، کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے گے، حوڑنا، رشیم، شراب اور گانے بجانے کو حلال بنائیں گے اور کچھ لوگ پہاڑ کی چوٹی پر چلے جائیں گے چرولہ ہے ان کے مویشی صبح و شام لائیں گے جائیں گے، ان کے پاس ایک محتاج اپنی مزدور

نے کہا جئے گا تو وہ اس سے کہیں گے کہ کل آنا، لیکن اللہ تعالیٰ رات ہی کو ان کو ملاک کر دے گا، پہاڑ کو گرا دے گا، اور بیت رسول کو قیامت تک کے لیے بند اور سوزی صورت میں مسخ کر دے گا۔
۳۴۹ - برتنوں اور سیفر کے پاپول میں بنید بنانا۔

۵۵۰ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے بیان کیا کہ میں نے سہل رضی اللہ عنہ سے سند انھوں نے بیان کیا کہ ابو سعید ساعدی رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ولیمہ کی دعوت دی، ان کی بوری بھی کام کر رہی تھی، حالانکہ وہ نئی دہن تھیں سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، تھیں محلوں میں، انھوں نے آنحضرتؐ کو کیا بلایا تھا؟ آنحضرتؐ کے لیے انھوں نے پیچھے کے پائے میں رات کے وقت کھجور جھکڑی تھی (اور صبح کو اس کا بیٹھا مشروب آپ کو پینے کے لیے پیش کیا)
۳۵۰ - منافعت کے چند محرموں برتنوں کے استعمال کی نئی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اجازت۔

۵۵۱ - ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد اللہ البراحم زہیری نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور بن ابی سالم نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند برتنوں کے استعمال کی بھی جن میں شراب بنتی تھی اجازت کر دی تھی پھر انصار نے عرض کی کہ ان کے بغیر تمہارے لیے کوئی چارہ کار نہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر منافعت نہیں ہے۔ اور خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن ابی سالم نے ابی الجعد نے یہی حدیث،
۵۵۲ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے یہی حدیث بیان کی، اور اس حدیث میں انھوں نے بیان کیا کہ ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند برتنوں کی منافعت کر دی تھی۔“

۵۵۳ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن ابی مسلم اسول نے، ان سے مجاہد نے، ان سے ابو عیاض نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے استعمال کی منافعت کی تو آنحضرتؐ سے عرض کیا گیا کہ ہر شخص کو مشک

الْفَقِيرَ لِجَاهِدَةٍ فَيَقُولُوا ارْجِعْ إِلَيْنَا عَدُوًّا
فَيَسْتَبِشُّهُمْ اللَّهُ وَيَقْضِي الْعِلْمَ وَيَسْتَبِشُّهُمْ آخَرُونَ
قَدْرَةً وَخَمَارًا زَيْدًا لِيَوْمِ الْيَقِيَاتِ
بار ۳۴۹ الْاَنْتِزَاذِي الْاَوْفِيَّةِ وَالْقَدْرِ

۵۵۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ أَتَى أَبُو سَعِيدٍ السَّاعِدِيَّ فَمَنْعَهُ امْرَأَتُهُ حَادٍ مَعَهُمْ وَهِيَ الْعَصَا فَالَّتِ امْرَأَتُهُ مَا سَفَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَفَقَعْتُ لَهُ تَحْرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي ثَوْبٍ؟

بَابُ ۳۵۰ تَرْخِصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَوْفِيَّةِ وَالْقَدْرِ وَفِي بَعْدِ الْتَهْنِ
۵۵۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَعْدٍ عَنْ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَبِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْقُرُوفِ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ لَمَّا كَانَتْ لَنَا مِنْهَا قَالَ فَلَا إِذَا وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِحٍ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ بِهَذَا؟

۵۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا وَقَالَ فِيهِ لَمَّا تَهْنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْاَوْفِيَّةِ؟

۵۵۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْكَاخُولِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا تَهْنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كُلُّ

اس حدیث کے راوی سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کے گوشہ گردوں نے ”سفیان“ (مشک کے بجائے) ”اوعلیہ“ (برتن) کے لفظ کی روایت کی ہے (تفسیر مصنف)

میسر نہیں ہے چنانچہ آنحضرتؐ نے گھر سے کی اجازت دے دی تھی بشرطیکہ
اس میں روت و تار کرل جیسی ایک چیز لگا ہوا ہو۔

۵۵۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے کہی نے حدیث بیان
کی، ان سے سفیان نے ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسعید
نے ان سے حارث بن مسدد نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے دباہ اور مزفت (خاص قسم کے برتن جن میں شراب بھی بنتی تھی)
کے استعمال کی بھی ممانعت کر دی تھی۔

ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان
سے اعش نے یہی حدیث۔

۵۵۵۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی،
ان سے مسدد نے ان سے ابوسعید نے کہ میں نے اسود سے پوچھا، کیا آپ نے ام المومنین
عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تھا کہ کس برتن میں نبیذ کھور کا میٹھا شربت بنا
مکودہ ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں، میں نے عرض کی، ام المومنین کس برتن میں آنحضرتؐ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ بنانے سے منع کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ اس سلسلہ
میں ہم اہل خانہ کو دباہ اور مزفت میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا (ابوسعید نے
بیان کیا کہ میں نے پوچھا آپ نے گھر سے اور حکم کے متعلق نہیں پوچھا؟ اسود
نے فرمایا کہ میں تم سے وہی بیان کرتا ہوں جو میں نے سنا ہے کیادہ بھی بیان کر دوں
جو میں نے نہیں سنا ہے۔

۵۵۶۔ ہم سے مسدد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے
حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عبد اللہ بن
ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
سبز گھرے سے منع کیا تھا میں نے پوچھا، کیا ہم سفید گھرے میں پی لیا
کریں؟ فرمایا کہ نہیں۔

۳۵۱۔ تھجور کا شربت جب تک نشہ آور نہ ہو۔

۵۵۷۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن مبارک
القاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حاتم نے بیان کیا، انھوں نے سہل بن

الناس یحید سقاء فزخم لحم فی الجرح
غیر الموقوت :

۵۵۴۔ مسدد نے حدیث بیان کی عن سفیان حدیثی
سلمان عن ابراہیم السجی عن الحارث بن
سوید عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم عن الدباہ والمزفت :

بنت باہن :

حدیث ثمان حدیث جری عن
الاعش یمن :

۵۵۵۔ حدیثی عثمان حدیث جری عن مسدد
عن ابراہیم قلت لاسود، هل سالت عائشة
ام المؤمنين عما يكره ان يتخذ فيه؟ فقال
نعم، قلت يا ام المؤمنين عم تعني النبي
صلى الله عليه وسلم ان يتخذ فيه؟ قالت
نعم، في ذلك اهل البيت ان يتخذ
في الدباہ والمزفت، قلت اما ذكرت
الجرح والختم قال انما احذرك ما سمعت
احديث ما لم اسمع ؟

۵۵۶۔ حدیث مسدد بن اسماعیل حدیث ثمانی
حدیث الثیبانی قال سمعت عبد الله بن ابي اوفی
رضی اللہ عنہما قال، قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم عن الجرح الا حفرت قلت انشرب فی
الدباہ حال مکہ :

باب فی نهي عن السمر ما لم يسكر

۵۵۷۔ حدیث ثمانی یحییٰ بن جکیرو حدیث یعقوب
بن عبد الرحمن انفا روى عن ابي حازم قال سمعت

(تفسیر صفحہ ۲۵۴) او پہر روایت صحیح ہے کہ نہ حضور اکرمؐ نے مشاک کے استعمال کی کسی ممانعت نہیں کی تھی بلکہ آپؐ نے ان برتنوں کے استعمال کی ممانعت کی تھی جن میں
عرب شراب بناتے تھے۔ یہ خاص قسم کے برتن تھے جن میں شراب جلدی تیار ہو جاتی تھی جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو ابتداءً ان برتنوں کے استعمال کی بھی ممانعت کر دی گئی لیکن بعد
میں اجازت دے دی گئی شراب عربوں کی گٹھی میں پڑی ہوئی تھی اس عادت کو بیچ و بن سے لکھانے کے لیے ابتداً میں زیادہ سختی لائی گئی اور وہ برتن بھی ہٹائے گئے جس کی ابتداً دن ہوئی۔

سعد رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنے دلیمبر کی دعوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی، اس دن ان کی دہن ہی مہا نزل کی منت کر رہی تھیں۔ ام اسید نے کہا، تمہیں معلوم ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کس چیز کا شربت تیار کیا تھا۔ میں نے آپ کے لیے رات میں کھجور تھپڑ کے ایک پیالہ میں پھونکے گئے گھونٹے کے لیے رکھ دی تھی۔

۳۵۲۔ باذق (انگور کے شیرہ کی ہلکی آچ دی ہوئی شراب)

اور جس نے ہر نشہ آور مشروب کی مخالفت کی حضرت عمر، ابو عبیدہ اور معاذ رضی اللہ عنہم کی رائے یہ تھی کہ جب کوئی مشروب پک کر ایک تہائی باقی رہ جائے تو اس کو پینے میں کوئی حرج نہیں ہے اور براء اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہما نے (پک کر آگیا) رہ جانے پر بھی پایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شیرہ جب تک تازہ ہے اسے پی سکتے ہو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عبیدہ اسد (آپ کے صاحبزادے) کے منہ میں ایک مشروب کی بو کے متعلق سنا ہے میں اس سے پوچھوں گا، اگر وہ نشہ آور رہی ہوگی تو اس پر حد جاری کر دوں گا۔

سَعْدُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْبِحَ فَكَانَتْ امْرَأَةٌ حَادِيَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَجِي الْعُرْدُسُ فَقَالَتْ: مَاذَا رَوْنُ مَا نَقَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَعَتْ لَهُ تَمْرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْبِهِ؟

باب ۳۵۲ باذق وَمَنْ نَهَى عَنْ كُلِّ مُشْكِرٍ مِنَ الْأَشْرِبَةِ. وَرَأَى عُمَرُ بْنُ الْوَعِيدَةِ دُمًا أَشْرَبَ الطَّلَاحِ عَلَى الثَّلَثِ وَشَرِبَ الْبَدَاءُ وَأَبُو حَبِيفَةَ عَلَى الْبَصْفِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَشْرَبَ الْعَصِيرُ مَا دَامَ طَرِيًّا وَفَالِ عُمَرُ: وَحَدَّثَ مِنْ عَبِيدِ اللَّهِ رِيحَ شَرَابٍ وَأَنَا سَاعِلٌ عَنْهُ، فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ حَدَّثًا سَنُهُ؟

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الْجَوْزِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ الْبَاذِقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاذِقَ، فَمَا اسْكُرَ فَهُوَ حَرَامٌ. قَالَ الْأَشْرَابُ الْحَلَالُ الطَّيِّبُ، قَالَ كَيْسُ بْنُ عَبْدِ الْحَلَالِ الطَّيِّبُ إِذَا الْخَلَامُ الْخَبِيثُ؟

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاطَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْخُلُوءَ وَالْعَسَلَ؟

باب ۳۵۳ مَنْ سَأَلَ أَنْ لَا يَخْلُطَ الْبُسْرُ فَلَا تَشْرَبُوا إِنْ كَانَ مُسْكِرًا وَأَنْ لَا تَخْلُجُوا

۵۵۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں ابوالجوزیری نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے باذق (انگور کے شیرہ کی ہلکی آچ دی ہوئی شراب) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم باذق کے وجود سے پہلے دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔ جو چیز بھی نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔ ابوالجوزیری نے کہا کہ باذق تو حلال و طیب مشروب ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حلال طیب کے بعد حرام خبیث ہی آتا ہے۔

۵۵۹۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شیرینی اور شہد پسند فرماتے تھے۔

۳۵۳۔ جن کی رائے میں کچی کھجور کے شیرہ کو کچی کھجور کے

شیرہ میں نہ ملایا جائے اگر اس سے نشہ پیدا ہوتا ہو، اور یہ کہ

۱۔ جب کسی چھل وغیرہ کا شیرہ اٹا پکالیا جائے کہ اس کا ایک تہائی حصہ صرف باقی رہ جائے تو وہ بگڑتا بھی نہیں اور نہ اس میں نشہ پیدا ہوتا ہے۔ روایت میں بھی مراد ہے۔

دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوزخ کے بارے میں لوگوں کو شبہ تھا۔ اس لیے ام فضل رضی اللہ عنہا نے آنحضرت کے لیے (دودھ) بھیجا، اس پر جب آپ سے پوچھا جاتا کہ حدیث موصول ہے یا رسول ہے یا رسول، تو آپ بیان کرنے کا ام فضل رضی اللہ عنہا کے واسطے (موصول ہے)

۵۶۵۔ ہم سے تفسیر نے حدیث بیان کی، ہم سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابوصالح نے اور ابوسفیان نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ مقام یثیب سے دودھ کا ایک پیالہ لائے تو آنحضرت نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھک کیوں نہیں لیا۔ ایک بکری اس پر رکھ لیتے۔

۵۶۶۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابوصالح سے سنا جیسا کہ مجھے یاد ہے، وہ جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ انھوں نے بیان کیا کہ ایک انصاری صحابی ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ مقام یثیب سے ایک برتن میں دودھ لے کر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لائے، آنحضرت نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھک کیوں نہیں لیا، اس پر بکری ہی رکھ دیتے اور مجھ سے ابوسفیان نے حدیث بیان کی، ان سے جابر رضی اللہ عنہ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث۔

۵۶۷۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، انھیں ابو النضر نے خبر دی۔ انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براہ بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے تشریف لائے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دنا میں اہم ایک چرواہے کے قریب سے گزرے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالے میں (چرواہے سے) پوچھ کر کچھ دودھ دیا۔ آنحضرت نے وہ دودھ پیا اور اس سے مجھے خوشی حاصل ہوئی۔ اور مرد بن جعشم گھوڑے پر سوار ہوا پاس (تغاب کرتے ہوئے) پہنچ گیا، آنحضرت نے اس کے لیے بد دعا کی، اس نے کہا کہ آنحضرت اس کے حق میں بد دعا نہ کریں اور وہ واپس ہو جائے گا، آنحضرت نے ایسا ہی کیا۔

۵۶۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ عَرَفْتُمْ فَأَسْأَلْتُ إِيَّاهُ
أَمُ الْفَضْلِ فَإِذَا دُقِقَ عَلَيْهِ قَالَ
هُوَ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ

باب ۲۳

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِي مَالٍجٍ وَأَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ: جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ بِدَهْنٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ الْيَثِيبِ فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحْمِزْهُ
وَلَوْ أَنَّ نَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْذًا

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا فِي حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَالٍجٍ يَذْكُرُ أَنَّ أُمَّهُ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ بِدَهْنٍ
مِنْ الْيَثِيبِ مِنَ الْيَثِيبِ بِأَنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: لَا تَحْمِزْهُ، وَلَوْ أَنَّ نَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْذًا.
وَحَدَّثَنَا أَبُو سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو النُّضْرٍ أَخْبَرَنَا
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّيْخَ الْأَعْمَشَ رَوَى
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ مَكَّةَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَدْرُونَا
بِزَاوٍ وَقَدْ عَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَنَّا - فَكَبْتُ
كُتْبَةً مِنْ لَبَنٍ فِي قَدَاحٍ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيَتُ -
وَأَنَا سَرَّاقَةُ ابْنِ جُعْثَمٍ عَلَى فَرَسٍ فَدَاَعَا عَلَيْهِ فَلَطَبَ
الْبُيُوتَ مَوْتَةً أَنْ لَا تَدْعُوْهُ عَلَيْهِ وَأَنْ يَرْجِعَ فَعَلَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو السَّيَّانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
أَبُو السَّرِّتَاءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَى

نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہی عمدہ صدقہ خوب دودھ دینے والی اونٹنی ہے جو کچھ دلوں کے لیے کسی کو عطیہ کے طور پر دی گئی ہو اور خوب دودھ دینے والی بکری جو کچھ دلوں کے لیے عطیہ کے طور پر دی گئی ہو زنا کلاس کے دودھ سے فائدہ اٹھایا جاسکے جس سے صبح و شام دودھ نکالا جائے۔

۵۶۹ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے اور اسی نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا، پھر مکی کی اور فرمایا کہ اس میں چکنا ہر گز ہے اور اب اس میں لہان نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے سدرہ المنتہی تک لے جایا گیا تو وہاں میں نے چار نہریں دیکھیں، دو طاہری نہریں اور دو باطنی، طاہری نہریں تو نیل اور فرات ہیں، اور باطنی نہریں جنت کی دو نہریں ہیں، پھر میرے پاس تین پیالے لائے گئے، ایک پیالے میں دودھ تھا، دوسرے میں شہد تھا، اور تیسرے میں شراب تھا میں نے وہ پیالہ جس میں دودھ تھا اور پیا۔ اس پر مجھ سے کہا گیا کہ تم نے اوجھاری امت نے فخرت کو پایا۔ ہشام سعدی اور ہم نے قتادہ کے واسطے سے بیان کیا، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے مالک بن معصوم رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہروں کے بارے میں اس حدیث کی طرح (فرمایا) لیکن ان حضرات کی روایت میں تین پیالوں کا ذکر نہیں ہے۔

۳۵۵ - میٹھے پانی کی طلب

۵۷۰ ہم سے عبد اللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ کے تمام انصار میں سب سے زیادہ کھجور کے باغات تھے اور ان کا سب سے پسندیدہ مال میر جاو کا باغ تھا۔ یہ مسجد نبوی کے سامنے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے جاتے تھے اور اس کا عود پانی پیتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر جب آیت ”تم ہرگز نیکی نہیں پاؤ گے جب تک وہ مال نہ خرچ نہ کرو جو تمھیں عزیز ہو،“ نازل ہوئی تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنی مال دنیا سے تم ہرگز نیکی کو نہیں پاؤ گے جب تک وہ مال نہ خرچ نہ کرو جو تمھیں عزیز ہو۔ اور مجھے اپنے مال میں سب سے زیادہ

اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: نِعْمَ الصَّدَقَةُ الْبَيْعَةُ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّبِيءُ مِنْحَةً تَعْدُو دِيَارَنَا وَنَزْدُو بِأَحْرَبَ:

۵۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا مَضْمَعًا وَقَالَ: إِنَّ لَهُ دَسًّا. وَقَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ: بَيْنَ طَهُمَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ إِذَا أَزْجَمْتُ أَهْجَارَ: فَهِيَ ابْنُ طَاهِرَانَ وَفَخْرَانَ بِأَلْبَانٍ نَأْمًا الطَّاهِرِينَ ابْنِ النَّيْلِ وَالضَّيَّاتِ، وَأَمَّا الْبَاطِنُ فَفَهُوَ فِي الْحَبَّةِ فَأَقْبَمْتُ بِثَلَاثَةِ أَقْدَاجٍ: قَدَحٌ فِيهِ لَبَنٌ وَقَدَحٌ فِيهِ عَسَلٌ وَقَدَحٌ فِيهِ خَمْرٌ فَأَخَذْتُ الْبَنِي فِيهِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ فَقِيلَ لِي أَصَبْتَ الْفُطْرَةَ أَنْتَ وَأَمْتُكَ: قَالَ هِشَامٌ وَسَعِيدٌ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْمَرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي شَهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَخْضَارِ خُذُوا لَكُمْ مِزْدَ كَرْمِ وَثَلَاثَةَ أَقْدَاجٍ:

۳۵۵ - اسْتَعْنَاءُ ابْنِ الْمَسَاءِ:

۵۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِي بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ غَنَى، وَكَانَ أَحَبَّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْتُ عَجَاهُ وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلُ الْمَسْجِدِ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُفُهَا وَيَشْرِبُ مِنْ مَاءِ فِيهَا طَيِّبٌ قَالَ أَنَسُ قَلَّمَا تَزَلْتُ مَاءَ الْبَيْتِ حَتَّى تُنْفَقُوا مِمَّا يُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ: فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: لَنْ تَنَالُوا الْبَيْتَ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا

يَحْبُونَ قَرَانَ أَحَبَّ مَالِي إِلَى مِيرْكَاهَ وَرَأْسًا مَدَّةً فَتَهُ
لَهُ أَرْجُو بِهَا وَدُخْرُهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضْعُهَا يَارَسُولَ
اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِغْ ذَلِكُ مَالٍ رَاجِعٌ أَوْ رَاجِعٌ شَدَّكَ عَبْدُ اللَّهِ
وَعِنْدَ سَعْنَتٍ مَا قُلْتُ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تُجْعَلَهَا
فِي الْأَفْرَجِي فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلْ يَارَسُولَ
اللَّهِ فَفَسَمَّيْهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَفْرَجِيهِ وَفِي
مَبْنَى عَمِيهِ - وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى
رَأَيْتُ

باب شَرِبَ اللَّبَنَ بِالنِّسَاءِ

۵۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يُونُسَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا وَآفَى دَارَهُ فَكَلِمَتُ شَاةٍ فَشَبَّ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَيْتِ فَتَنَازَلَ الْعَدَاءُ
فَنَشَرَبَ وَعَنْ يَسَارَةَ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْدَاءُ فَاغْلَى
الْعَدَاةُ فُضِّلَتْ فَتَهُ قَالَ الْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ

۵۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ
عَدَاةً فَلَكَ مِنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ
صَاحِبُ لَبَنٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
كَانَ عِنْدَكَ لَبَنٌ فَإِنَّ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَتَاةٍ فَإِذَا
كُنَعْنَا قَالَ كَالرَّجُلِ يَحْتَوِلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ قَالَ
فَقَالَ الرَّجُلُ يَارَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي مَاءٌ بَابِيتُ
فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْعَرَبِيِّ قَالَ فَا نْطَلَقْتُ يَهْمًا فَسَكَبْتُ
فِي قَتَا حِمْزٍ فَتَحَلَبَ عَلَيَّ مِنْ دَاخِلِ لَبَنٍ قَالَ
فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ
الَّذِي جَاءَ مَعَهُ

عزیز پر جاد کا باغ ہے اور وہ اللہ کے راستے میں صدقہ ہے، اس کا ثواب
اجر میں اللہ کے یہاں پانے کی امید رکھتا ہوں، اس لیے یا رسول اللہ! آپ
جہاں اسے مناسب خیال فرمائی خرچ کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، خوب یہ بہت ہی فائدہ بخش مال ہے یا رسول اللہ! اس کے بجائے آپ نے
"رایح" (رایح کے ساتھ فرمایا، راوی حدیث عبد اللہ کو اس میں شک تھا اور آنحضرت
نے ان سے مزید فرمایا کہ جو کچھ تم نے کہا ہے میں نے سن لیا میرا خیال ہے کہ
تم اسے اپنے رشتہ داروں کو دے دو۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، ایسا ہی
کروں گا یا رسول اللہ! پھر آپ نے اپنے رشتہ داروں اور اپنے چچا کے
لوگوں میں اسے تقسیم کر دیا۔ اور اسماعیل اور یحییٰ بن یحییٰ نے "رایح" کہا۔

۳۵۶ - دودھ کے ساتھ پانی کی آمیزش

۵۴۱ - ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں
یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا اور انھیں انس بن مالک فرمایا
عزیز نے خبر دی کہ آنحضرت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پیتے دیکھا اور
آنحضرت آپ کے گھر تشریف لائے تھے (بیان کیا کہ ان میں نے بکری کا دودھ
نکالا اور اس میں کنوئیں کا تازہ پانی ملا کر آنحضرت کو پیش کیا تو آنحضرت نے پیالہ لے
کر پیا۔ آپ کے بائیں طرف ایک اعرابی تھے اور دہش طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ
تھے۔ آپ نے باقی دودھ اعرابی دیا اور فرمایا کہ دو درائیں طرف سے چلنی چاہیے
۵۴۲ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان
کی، ان سے جابر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن حارث نے
اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ
کے ایک صحابی کے یہاں تشریف لے گئے، آنحضرت کے ساتھ آپ کے ایک
رفیق (ابوبکر رضی اللہ عنہ) بھی تھے۔ ان سے حضور اکرم نے فرمایا کہ اگر تمہارے
یہاں اسی رات کا پانی کسی مشکوہ میں رکھا ہو (تو وہیں پلاؤ) دودھ ہم منہ لگا
کے پانی لیں گے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ صاحبِ رحم کے یہاں
آنحضرت تشریف لے گئے تھے، اپنے باغ میں پانی دے رہے تھے۔ بیان
کیا کہ ان صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس رات کا پانی موجود ہے
آپ پھر میں تشریف لے چلیں، بیان کیا کہ پھر وہ ان دونوں حضرات کو ساتھ
لے کر گئے۔ پھر آنحضرت نے ایک پیالہ میں پانی لیا۔ اور اپنی ایک دودھ دینے والی بکری
کا اس میں دودھ نکالا۔ بیان کیا کہ آنحضرت نے اسے پیالہ لے کر جو آپ کے رفیق نے پیا۔

۳۵۷۔ کسی میٹھی چیز کا شربت اور شہد کا شربت۔ اور زہری نے بیان فرمایا کہ کسی سخت مجبوری اور ضرورت کے وقت بھی انسان کا پیشاب پینا جائز نہیں۔ کیونکہ وہ نجاست ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نشر اور چیز کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے شفا حرام چیزوں میں نہیں رکھی ہے۔

۵۷۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ہشام نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہرینی اور شہد پسند کرتے تھے۔

۳۵۸۔ کھڑے ہو کر پینا

۵۷۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن میسر نے، ان سے نزال نے بیان کیا کہ وہ علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مسجد کوفہ کے صحن میں حاضر ہوئے۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پیا اور فرمایا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں، حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے اس وقت کرتے دیکھا (کھڑے ہو کر پانی پیتے)

۵۷۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن میسر نے حدیث بیان کی، انھوں نے نزال بن سبرہ سے سنا، وہ علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر مسجد کوفہ کے صحن میں لوگوں کی ضرورتوں کے لیے بیٹھ گئے اس عصر میں عصر کی نماز کا وقت آگیا۔ پھر آپ کے پاس پانی لایا گیا۔ آپ نے پانی پیا اور چہرہ اور ہاتھ دھوئے۔ آپ کے سر اور پاؤں (کے دھونے کا بھی) ذکر کیا پھر آپ نے کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہر پانی پیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی کیا تھا جس طرح میں نے کیا (وضو کا پانی کھڑے ہو کر پیا)۔

۵۷۶۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے عامر احول نے، ان سے شعبہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمرم کا پانی کھڑے ہو کر پیا۔

باب ۳۵ شرب الخنوار والغسل وقال الزهري: لا يجزئ شرب بول الناس ليشدة كُنُزُلَ رَحْمَةِ رَحِمٍ. قال الله تعالى: أَجَلٌ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ. وقال ابن مسعود في السكبر إن الله لم يجعل شفاءً لكم فيما حرم عليكم

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو اسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيبُهُ الْخَنُورَاءُ وَالْغُسْلُ

باب ۳۵ الشرب قائماً

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَالِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى بَابِ الرَّحْبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ إِنَّ نَاسًا مَكْرُوهٌ أَحَدُهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِنِّي سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَمَا سَأَلْتُ مُوسَى فَعَلْتُ

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ النَّزَالَ بْنَ مَسْرُورَةَ يَخْبَرُ عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَاجِزِ النَّاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوفَةِ حَتَّى خَفَرَتْ صَدْرُهُ الْغَضْرُ ثُمَّ أَتَى بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَكَأَنَّهُ ذَكَرَ سَأَلَهُ دَرَجَتِي ثُمَّ قَالَ فَشَرِبَ فَغَسَلَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشَّرْبَ قَائِمًا وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ عَنِ السَّجْعِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مِنْ زَمْرَمٍ

باب ۳۵۹ من شرب وهو واقف على بعير

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ مِنْبِ الْحَارِثِ أَنَّهَا إِذَا سَلَّتْ إِلَى السَّبْتِ مَلَتْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّاجَ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى عَشِيَّةِ عَرَفَةَ مَا حَذَا بِسِدَا

مَشْرِبَةً

باب ۳۶۰ الذَّيْنِ فَإِنَّهُ يَنْبَغِي فِي الشَّرْبِ

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا شَرِبَ الْإِنْسَانُ شَرِبَ بِمَا فِي يَمِينِهِ أَعْرَافِي وَعَنْ شِمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَطْعَمَ الْأَعْرَافِي وَقَالَ: أَلَا تَرَى أَنَّ الْيَمِينَ

باب ۳۶۱ مَنْ يَسْتَأْذِنُ السُّجُودَ مِنْ

عَنْ يَمِينِهِ فِي الشَّرْبِ لِيُعْطَى الْأَعْرَافِي

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ أَبِي حَكِيمٍ ابْنِ دَلْيَازٍ عَنْ سَمْعِلَ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ شَرِبَ بِمَا فِي يَمِينِهِ عَنْ يَمِينِهِ أَعْرَافِي وَعَنْ شِمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَطْعَمَ الْأَعْرَافِي وَقَالَ: أَلَا تَرَى أَنَّ الْيَمِينَ أَوْلَى حَقًّا مِنْ شِمَالٍ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَتَقَالُ لِلْعَلَامِ: أَتَأْذِنُ لِي أَنْ أُطْعِمَ هَؤُلَاءِ؟ فَقَالَ: أَلَا تَرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَكْبَرُ وَأَوْلَى حَقًّا مِنْكَ أَحَدًا، قَالَ: فَتَقَالُ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَمِينِهِ

باب ۳۶۲ الشُّرْبُ فِي الْخَوْصِ

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا شَاوِيحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ

۳۵۹۔ جس نے اونٹ پر بیٹھ کر پیا۔

۵۷۷۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابوالنضر نے خبر دی۔ انھیں ابن عباس کے مولا عمیر نے اور انھیں ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دودھ کا ایک پیالہ بھیجا۔ میدان عرفین صُہنے کے دن کی شام کا وقت تھا اور آل حضور (اپنی سواری پر) سوار تھے، آنحضرت نے اپنے ہاتھ میں پیالہ لیا اور اسے نوش فرمایا، مالک نے ابوالنضر کے واسطے سے پہلے اونٹ پر کے الفاظ کا اضافہ کیا۔

۳۶۰۔ پیئیں دایہنی طرف سے دور چلنا چاہیے

۵۷۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی ملا ہوا دودھ پیش کیا گیا، آنحضرت کے دایہنی طرف ایک اعرابی تھے اور بائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ آنحضرت نے پی کر باقی اعرابی کو دیا اور فرمایا کہ دودھ دائیں طرف سے چلنا چاہیے۔

۳۶۱۔ کیا کسی مشروب کے پینے کی مجلس میں کسی بڑے آدمی

کو دینے کے لیے پلانے والا اپنی دایہنی طرف بیٹھ بڑے آدمی سے اجازت لے گا؟

۵۷۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجازم بن دینار نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مشروب لایا گیا، آنحضرت نے اس میں سے پیا آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف شیوخ تھے۔ آنحضرت نے بچے سے کہا کیا تم مجھے اجازت دو گے کہ میں ان شیوخ کو درپچھ (دوسے دوسے) لڑکے سے کہا، اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! آپ سے ملنے والے صحر کے معاملہ میں کسی پریشانی نہیں کر سکتا۔ بیان کیا کہ اس چھوڑا کر تم نے لڑکے کے ہاتھ میں پیالہ دے دیا۔

۳۶۲۔ حوض سے منہ لگا کر پانی پینا

۵۸۰۔ ہم سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن حارث نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ انصار کے ایک صحابہ کے یہاں تشریف لے

لکھے، آنحضرت کے ساتھ آپ کے ایک رفیق بھی تھے۔ آنحضرت اور آپ کے رفیق نے انھیں سلام کیا اور انھوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر عرض کی، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر شاہد ہوں، یہ بڑی گرمی کا وقت ہے، وہ اپنے بارغ میں پانی دے رہے تھے۔ آنحضرت نے فرمایا: اگر تمہارے پاس مشک میں رات کا رکھا ہوا پانی ہے (تو وہ پلا دو) ورنہ ہم منہ لگا کر پیں گے۔ وہ صاحب اس وقت بھی بارغ میں پانی دے رہے تھے۔ انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے پاس مشک میں رات کا رکھا ہوا پانی ہے۔ پھر وہ پھر پر گئے اور ایک پیالے میں پانی لیا۔ پھر اپنی ایک دودھ دینے والی بکری کا دودھ اس میں نکالا، حضور اکرم نے اسے پیا۔ پھر وہ دوبارہ لائے اور اس مرتبہ آنحضرت کے رفیق نے پیا۔

۳۶۳۔ بچوں کا برہنہ کی خدمت کرنا

۵۸۱۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی ان سے ابن کے والد نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں کھڑا قبیلہ میں اپنے چچاؤں کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا، میں ان میں سے سب سے چھوٹا تھا۔ اتنے میں کسی نے کہا کہ شراب حرام کر دی گئی، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ شراب پھینک دو، چچا بچہ ہم نے پھینک دی میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، اس وقت لوگ کس چیز کی شراب (عموماً) پیتے تھے؟ فرمایا کہ بلی اور کھجور کی، ابو بکر بن انس نے کہا کہ یہی ان کی شراب ہوتی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار نہیں کیا، اور مجھ سے میرے بعض اساتذہ نے بیان کیا کہ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ ان کی ان دنوں یہی شراب تھی۔

۳۶۴۔ برتن ڈھکتا

۵۸۲۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں روح بن عبیدہ نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کی جب ابتدا ہو یا (آپ نے فرمایا) جب شام ہو اور دن دُوب جائے، تو اپنے بچوں کو روک لو (اور گھر سے باہر نہ نکلے دو)، کہیں کہ اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں۔ پھر جب رات کی کچھ ساعتیں گزر جائیں تو انھیں چھوڑ دو۔ اور دو دانے بند کر لو اور اس وقت اللہ کا نام لو،

عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَّهُمَا فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبُهُ قَدَرَةُ الرَّحْلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بِي أَنْتَ دَامَتْ وَهِيَ سَاعَةٌ حَارَّةٌ وَهُوَ يُحَوِّلُ فِي حَائِطٍ لَّهُ يَغْنِي الْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَيْئَةٍ وَالْأَرْضُ كَرْمًا، وَالرَّحْلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فَقَالَ الرَّحْلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَغْنِي الْمَاءَ بَاتَ فِي شَيْئَةٍ نَأْتِلُكَ إِلَى الْعَرِشِ فَتَكِبُ فِي كُنَاجٍ مَاءٌ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجٍ لَهُ فَشَرِبَ السَّقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّحْلُ الْثَلَاثَ حَبَاةً مَعَهُ

باب ۳۶۳۔ حِدْمَةُ الصِّغَارِ الْكِبَارِ :

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ شَا مَعْمَرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَسَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ تَائِبًا عَلَى الْحَيَاةِ أَسْقِيهِمْ عُمُومًا وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ. الْفَضِيلُ فَعِيلُ حَبِثَتِ الْخُمُورُ فَقَالَ الْكُفَّهَا فَلَكَفَانَا، قُلْتُ لَا نَسِبُ مَا شَرَبْتُمْ؟ قَالَ رَطْبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ أَبُو سَكْرَةَ أَيْسَ وَكَانَتْ خُمُرُهُمْ شَكْرٌ مِنْكُمْ أَسْ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَهْلِي فِي أَمَّا سَمِعَ أَنَا يَقُولُ: كَانَتْ خُمُرُهُمْ

قِيَمَةُ :

باب ۳۶۴۔ تَغْطِيَةُ الرِّجَالِ :

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا دُرُجُ عُبَادَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ أَنَّ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ جُحُمُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ مِنَ الشَّيَاطِينِ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ نَارٌ إِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَنُّوهُمْ فَاعْلِفُوا الرِّجَالَ جَوَابٌ وَإِذَا كُرُوا اسْمُ

اللَّهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَذِي قُوَّةٍ بِأَمْرٍ مَخْلُوعٍ أَذْكَرًا
فَرَكَمَكُمْ وَأَذْكَرُوا أَسْمَ اللَّهِ وَخَبَرُوا إِيذِيكُمْ فَادْكُرُوا
أَسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ تَعْرِضُوا أَعْلِيَانِ شَيْئًا وَأَطْعَمُوا مَصَانِيَكُمْ
۸۵۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ
عَلَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَطْعِمُوا الْمَضَائِجَ إِذَا فَتَدُّوا وَغَلِقُوا الْأَبْوَابَ وَ
أَسْهَوْا السَّقِيَّةَ وَخَبَرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ وَأَخْبِئْهُ
قَالَ وَلَوْ جِئْتُمْ بِمَعْدِنٍ تَعْرِضُهُ عَلَيْهِ :

باب ۳۶۵ اخْتِنَانُ السَّقِيَّةِ :

۵۸۴- حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ
الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اخْتِنَانِ السَّقِيَّةِ يَقْبَلُ أَنْ تَكُونَ أَوْ هَاهُنَا شَيْءٌ
۵۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعَاذٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ اخْتِنَانِ
السَّقِيَّةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ مَعْمَرٌ أَوْ غَيْرُهُ هُوَ
الْقُرْبُ مِنْ أَهْلِهَا :

باب ۳۶۶ الشَّرْبُ مِنْ فَمِ السَّبْقَاءِ :

۵۸۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ لَنَا عِكْرَمَةُ : أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشْيَاءٍ
فِيهَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ أَخْبَرَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الشَّرْبِ مِنْ فَمِ الْقَرْيَةِ
أَوْ السَّبْقَاءِ وَأَنْ يَمْنَعُ جَارَهُ أَنْ يَخْرُجَ خَشْبَةً
فِي دَارِهِ :

۵۸۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا أَبُو
عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنِ اشْرَبَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْرَبَ مِنْ فِي السَّبْقَاءِ :

کوئی شیطان بندہ روزے کو نہیں کھاتا اور اس کا نام لے کر اپنے مشکیزوں کا
منہ باندھ دو۔ اس کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھک دو، خواہ کسی چیز کو چھوڑا
میں رکھ کر ہی ڈھک سکو اور اپنے چراغ (سوئے سے پہلے) بجھا دو۔

۸۵۳- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث
بیان کی، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب سونے لگو تو چراغ بجھا دو اور دروازے بند کر دو۔
مشکوں کے منہ باندھ دو اور کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھک دو میرا خیال
ہے کہ کہا، خواہ کچھ ہی بھی کے ذریعہ سے ڈھک سکو جو اس کی چوڑائی میں رکھ دی جائے۔
۳۶۵ مشک میں منہ لگا کر پینا

۵۸۴- ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان
کی، ان سے زہری نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عثمان نے اور ان سے ابو
سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں میں
اختنات سے منع فرمایا یعنی مشک کا منہ کھول کر اس میں دمنہ لگا کر پینے سے۔
۵۸۵- ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن زہری
انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ بن عبد اللہ
نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے مشکوں میں "اختنات"
سے منع فرمایا ہے عبد اللہ نے بیان کیا کہ معمر نے بیان کیا یا ان کے غیر نے کہ اختنات،
منہ لگا کر پینے کو کہتے ہیں۔

۳۶۶ مشک کے منہ سے پانی پینا

۵۸۶- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی کہ ہم سے عکرمہ نے فرمایا تمہیں میں
چند چھوٹی چھوٹی باتیں بتا دو جنہیں ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے کی نعت
کی تھی۔ اور اس سے بھی آپ نے منع فرمایا تھا کہ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو
اپنی دیوار میں کھوڑی گاڑنے سے روکے۔

۵۸۷- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان
کی، انھیں ایوب نے خبر دی، انھیں عکرمہ نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت کی تھی۔

۵۸۸۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عکرمہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ذہبی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب من فی السقاء ۵

باب ۳۶۷ التَّنْفِيسُ فِي الْإِنَاءِ ۵

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُثَيْبٍ أَنَّ اللَّهَ بَرَأَ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ . وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَسْتَمِمْ فَكَمَلَهُ بِمِثْلِهِ وَإِذَا تَمَسَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمِمْسَمُ بِمِثْلِهِ ۵

باب ۳۶۸ الشَّرْبُ بِتَنَفِّسٍ أَوْ ثَلَاثَةٍ ۵

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَابُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَرَقَةُ بْنُ ثَابِتٍ ، قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ أَنَسُ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَنَحْوَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلَاثًا ۵

باب ۳۶۹ الشَّرْبُ فِي أَنْبِيَةِ الذَّهَبِ ۵

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حَدِيثُهُ بِالْأَنْبِيَةِ نَاسِئَةً فَأَنَاءُ جُهْدَانٍ بِفَتْحٍ فَضْطٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَالَ إِنِّي لَكُمُ أَرْمَدٌ إِلَّا أَقَى تَحْلِيكُهُ يَنْتَبَهُ ، وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَمَّا نَاعَرَ الْخَرِيرَ وَالْبَيَّيَّاحَ وَالشَّرْبُ فِي أَنْبِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفُضَّةِ وَقَالَ هُنَّ لَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ ۵

باب ۳۷۰ أَنْبِيَةِ الْفِضَّةِ ۵

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ تَجَابِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى

۳۶۷۔ برتن میں سانس لینا

۵۸۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عثمان بن ابی قتادہ نے، ان سے انس کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص پانی پئے تو پینے کے (برتن میں) پانی پیتے ہوئے (سانس نہ لے اور جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو داہنے ہاتھ سے استنجہ کرے اور اگر چھوٹا ہو تو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے۔

۳۶۸۔ دو تین سانس میں پینا

ہم سے ابو عامر اور ابو نعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عزرا بن ثابت نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے نامر بن عبداللہ نے خبر دی بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ درمیان میں سانس میں پانی پیتے تھے اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین سانس میں پانی پیتے تھے۔

۳۶۹۔ سونے کے برتن میں پینا

۵۹۱۔ ہم سے حمز بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ حرات میں تھے۔ آپ نے پانی مانگا تو ایک دیہاتی نے آپ کو چاندی کے برتن میں پانی لاکر دیا۔ آپ نے برتن کو اس پر پھینک دیا۔ پھر فرمایا میں نے برتن صرف اس وجہ سے پھینکا ہے کہ اس شخص کو میں منع کر چکا تھا (کہ چاندی وغیرہ کے برتن میں پانی نہ پلایا کرے) لیکن یہ باز نہیں آیا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد دیا ہے اور سونے چاندی کے برتن میں پینے سے منع کیا تھا اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ چیزیں ان کے لیے (کافر کے لیے) دنیا میں ہیں اور تمہیں آخرت میں ملیں گی۔

۳۷۰۔ چاندی کے برتن

۵۹۲۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن ابی لیلیٰ نے

بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا پھر آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ سونے اور چاندی کے برتن میں نہ سیر کر۔ اور زرشیم و دیاسپنا کر۔ کہو یہ چیزیں ان کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں !

۵۹۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے، ان سے زید بن عبد اللہ بن عمر نے، ان سے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر صوفی نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا، جو شخص چاندی کے برتن میں کوئی چیز پیتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھڑکاتا ہے۔

۵۹۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حواری نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث بن سلیم نے، ان سے معاویہ بن سہید بن مقرن نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا تھا اور سات چیزوں کی ممانعت فرمائی تھی۔ آنحضرتؐ نے ہمیں بیماری کی ممانعت، جنازے کے پیچھے چلنے، چھپکھپکے والے حجاب (ریح ملک اللہ سے) دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے، سلام کا رواج دینے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھانے کے بعد پری کرنے کا حکم دیا تھا۔ اور آنحضرتؐ نے ہمیں سونے کی انگوٹھیں، چاندی میں پینے یا رکھنا یا چاندی کے برتن میں پینے، میشر زین یا کجاوہ کے اور زرشیم کا گدا کے استعمال اور قسمی اطراف مصر میں تیار کیا جانے والا ایک کپڑا جس میں زرشیم کے دھماکے بھی استعمال ہوتے تھے، کے استعمال سے اور زرشیم، دیاسپنا اور استبرق پینے سے منع فرمایا تھا۔

۳۶۱۔ پیالوں میں پینا

۵۹۵۔ مجھ سے عمر بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سالم ابی نعز نے ان سے ام فضل رضی اللہ عنہا کے مولا عمر نے اور ان سے ام فضل رضی اللہ عنہا نے کہ لوگوں نے عرفہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزے کے متعلق شبکیا تو آنحضرتؐ کی خدمت میں دو دھکا ایک سپا پیش کیا گیا اور آنحضرتؐ نے اسے نوش فرمایا۔

۳۶۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالے اور آپ کے برتن میں پینا۔ ابو بردہ نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اہل بیت میں اس پیالے میں پاؤں کا جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ خَرَجْنَا مِنْ حُدَيْبَةَ وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَشْرَبُوا فِي أَنْبِيَةِ الدَّاهِبِ وَالْفَضَةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْخَزِرَ وَالسِّيَّاجَ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ :

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصُّوفِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تُشْرَبُ فِي إِنَاءِ الْفَضَّةِ إِنَّمَا يُجْزَعُ فِي خُطْبَةٍ» : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو حَوَارَةَ

عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مَقْرِنٍ عَنِ الْبَدَائِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: «أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِبِئَاءَةِ الْمُرْدِفِ وَاتِّبَاعِ الْخَبَائِثِ وَتَشْمِيتِ الْغَائِسِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَافْتَاءِ السَّلَاحِ وَتَضْيِيقِ الْمَظْلُومِ وَإِثْرَارِ الْمُتَشَمِّمِ - وَنَهَانَا عَنْ خَوَاجِمِ الدَّاهِبِ وَشَرْبِ الشَّرَابِ فِي الْفَضَّةِ أَوْ قَالَ: أَنْبِيَةِ الْفَضَةِ وَعَنْ الْمَاءِ بَرِّهِ وَالنَّقْصَى وَعَنْ لَبْسِ الْخَزِيرِ وَالسِّيَّاجِ وَالْأَسْقِيقَةِ :

۳۶۱۔ پینا : بن :

بَابُ الشَّرْبِ فِي الْأَقْدَامِ :

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُهَيْبَانُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ قُطَيْبٍ عَنْ الْفَضْلِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّهَا شَكَوَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَبُهِتَ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ مِنْ تَبَنٍ فَشَرِبَ :

بَابُ الشَّرْبِ مِنْ قَدَحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْبِيَتِهِ : وَقَالَ أَبُو مُزَيْدَةَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: «لَا أُسْقِيقُ فِي قَدَحٍ

وسلم نے پایا تھا۔

۵۹۶۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور اسل بن سعد رضی اللہ عنہ نے میان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عرب عورت کا ذکر کیا گیا۔ پھر آپ نے ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس بھیجا نکاح کے بعد انھیں لانے کے لیے (جسے) اور وہ انہیں اور نبی ساعدہ کے تلو میں اتریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس گئے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک عورت سر جھکائے بیٹھی ہے آنحضرت نے جب ان سے گفتگو کی تو وہ کہنے لگیں کہ میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں، آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ تم مجھ سے پناہ مانگتی ہو، لوگوں نے بعد میں ان سے پوچھا تمہیں معلوم بھی ہے یہ کون تھے، ان عورت نے جواب دیا کہ نہیں، لوگوں نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے تم سے نکاح کے لیے تشریف لائے تھے۔ اس پر وہ بولیں کہ پھر تو میں بڑی بر بخت ہوں، اگر آنحضرت کو ناراض کر کے واپس کر دیا، اسی دن حضور اکرم تشریف لائے اور سفیقہ بنی ساعدہ میں اپنے بھائی کے ساتھ بیٹھے۔ پھر فرمایا، سہل، بانی پاؤ میں نے ان کے لیے یہ پیالہ نکالا اور انھیں اس میں پانی پلایا۔ سہل رضی اللہ عنہ ہمارے لیے بھی وہی پیالہ نکال کر لائے اور ہم نے بھی اس میں پانی پیا، بیان کیا کہ پھر بعد میں خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ علیہ نے ان سے یہ پیالہ مانگ لیا تھا اور آپ نے انھیں ہمہ کر دیا تھا۔

۵۹۷۔ ہم سے حسن بن درک نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن عمار نے حدیث بیان کی، انھیں ابو حازم نے خبر دی، ان سے عامر شول نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس دیکھا ہے۔ وہ چھٹ گیا تھا۔ تو انس رضی اللہ عنہ نے اسے چاندی سے جوڑ دیا۔ عامر نے بیان کیا کہ وہ عمدہ جوڑا پایا ہے۔ چکچک کر کڑی کا بنا ہوا۔ بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس پیالے سے حضور اکرم کو بار بار پلایا ہے۔ بیان کیا کہ ان سرین نے فرمایا کہ اس پیالے میں لوبے کا ایک قطرہ تھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے چائے چائے کی جگہ چاندی یا سونے کا حلقہ جوڑا دیں، لیکن ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا ہے اس میں کوئی تبدیلی نہ کرو۔ چنانچہ انھوں نے یہ ارادہ بدل دیا۔

۳۷۳۔ متبرک مشروب اور مبارک پانی

۵۹۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حمزہ نے حدیث بیان

شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ :
۵۹۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ : ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنَ الْعَرَبِ قَامَتْ بِأَبِي سَعِيدٍ السَّاعِدِيِّ أَنْ يُدْرِكَ إِلَيْهَا فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا فَدَخَلَتْ ، فَخَرَلَتْ فِي أَجْهِمْ بَنِي سَاعِدَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَذَا امْرَأَةٌ مُتَكَسِّةٌ ذَاتُ سَهْمٍ ، فَلَمَسَتْ لَحْمَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَمَسَتْ أَنْ يَخُذَ بِأَنفِهَا فَقَالَ : فَقَالَ لَهَا أَتَدْرِي مَنْ هَذَا ؟ قَالَتْ لَا . قَالَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ لِيُخْطَبَ قَالَتْ : كُنْتُ أَنَا أَسْتَقْبِلُ مِنْ ذَلِكَ ، فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيقَةٍ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَاصْنَاهُ ثُمَّ قَالَ : اسْقِنَا يَا سَهْلُ ، فَخَرَجَتْ لَعَمْرُكَ بِهَذَا الْقَدَحِ مَا سَقَيْتُهُمْ فِيهِ فَأَخَذُوا ثُمَّ سَقَوْا ذَلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا مِنْهُ . قَالَ ثُمَّ اسْتَوْدَعْنَاهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَعْدَ ذَلِكَ فَوَهَبَهُ لَهُ :

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْخَوْلِ قَالَ : رَأَيْتُ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَدَحًا أَضْمَرَهُ فَنَلَسْتُهُ بِفِيضَةٍ قَالَ : وَهُوَ قَدَحٌ جَدِيدٌ عَرَفْتُهُ مِنْ بَعْضَائِهِ قَالَ قَالَ أَنَسُ لَعَمْرُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْقَدَحِ أَكْثَرُ مِنْ كَذَا . قَالَ وَقَالَ ابْنُ سَعْدٍ : إِنَّهُ كَانَ فِيهِ حَلَقَةٌ مِنْ حَدِيدٍ فَأَمَرَ أَنَسُ أَنْ يُجْعَلَ مَكَانَهَا حَلَقَةٌ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَةٍ فَقَالَ لَهُ ابْنُ طَلْحَةَ لَوْ تَفَعَّرْتُمْ شَيْئًا مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكْتُمْ :
بَابُ شَرْبِ الْبَرَكَاتِ وَالْمَاءِ الْمُبَارَكِ :

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

کی، ان سے عیش نے بیان کیا۔ ان سے سالم بن ابی الجعد نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی۔ بیان کیا کہ میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور عمر کی ناز کا وقت ہو گیا، حضورؐ نے سے بچے ہوئے پانی کے سراہا رہے پاس اور کوئی پانی نہیں تھا۔ اسے ایک برتن میں رکھ کر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ آنحضرتؐ نے اس میں اپنا ہاتھ ڈالا اور اسے اپنی انگلیاں پھیلا دیں۔ پھر فرمایا، آؤ وضو کرو، یہ اللہ کی طرف سے برکت ہے۔ میں نے دیکھا کہ پانی آنحضرتؐ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا ہے۔ چنانچہ سب لوگوں نے اس سے وضو کی اور پیاجھی، میں نے اس کی پروا کیے بغیر کرپٹ میں کٹنا پانی جا رہا ہے۔ خوب پانی پیا، کوئی کچھ معلوم ہو گیا تھا کہ یہ برکت ہے۔ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ حضرات اس وقت کتنی تعداد میں تھے؟ فرمایا کہ ایک ہزار چار سو۔ اس روایت کی متابعت عمرؓ نے جابر رضی اللہ عنہ سے کی اور حسینؓ اور عمر بن مروانؓ نے سالم کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ ہزارہ سو صحابہ کی اس وقت تعداد تھی اس کی متابعت سعید بن مسیبؓ نے جابر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ عَمَّشَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَنَا الْحَدِيثُ قَالَ حَدَّثَنَا مَا أَيْتَنِي مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَدَا حَضَرَتِ الْعَصْرُ وَكُنِيَ مَعَنَا مَاءٌ غَيْرُ فَضْلَةٍ فَجَلَّ فِي إِيَّانَا فِي ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَأَوْحَلَ يَدَا بَنِيهِ وَفَوَّحَ أَصَابِعُهُ، ثُمَّ قَالَ تَحَاتَّى عَلَى أَهْلِ الْوُضُوءِ الْبَرَكَهَ مِنَ اللَّهِ فَلَقَدْ سَأَلْنَا الْمَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَوَمَّا أَسَاسٌ وَشَرَبُوا فَجَعَلْتُ أَلَسَ مَا جَعَلْتُ فِي بَطْنِي مِنْهُ فَعَلَبْتُ أَمْعَةً بِرُكَّةٍ قُلْتُ لُجَابِرٍ كَحَرِّ كُنْتُمْ تَوْنَمِينَ قَالَ أَلَا وَارْتَبَعَا مَاءَهُ نَابَعَهُ عَمَّشٌ وَعَنْ جَابِرٍ وَقَالَ حُصَيْنٌ وَاعْتَمُوا مِنْ مَرَّةٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً وَتَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ جَابِرٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب المرضی

باب ۳۶۴ مَا جَاءَ فِي نَفْسَةِ الرَّضِيِّ وَقَوْلِهِ
اللَّهُ تَعَالَى مَنْ تَعَيَّنَ سَوْءٌ يُجْزِمُ بِهِ :

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُزْرَةُ بِنْتُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوَّجَتْ ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَمَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَصِيبَةٍ تَصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّمَا اللَّهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشُّوْكَ فِي بَيْتِهَا :

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حُلَيْلَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

بیماروں اور طب کا بیان

۳۶۴

مرضی کے کفارہ سے متعلق احادیث اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد !
”جو برا عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔“

۵۹۹۔ ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زہیر نے خبر دی اور ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو مصیبت بھی کسی مسلمان کو پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کا کفارہ کر دیتا ہے۔ ایک کانا بھی اگر جسم کے کسی حصہ میں چھب جائے۔ (تو وہ کفارہ گناہ بن جاتا ہے۔)

۶۰۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عمرو بن حنظلہ نے ان سے عطاء بن لیث نے اور ان سے ابوسعید خدریؓ

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان جب بھی کسی پریشانی، بیماری، رنج و ملال، تکلیف اور غم سے دوچار ہوتا ہے یا مال، ملک، کہ اگر اسے کوئی کاٹ بھی چھو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتے ہیں۔

۶۰۱۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے سعد نے ان سے عبد اللہ بن کعب نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یسویں کی مثال کدو کی سب سے پہلے ہریالی جیسی ہے کہ ہوا اسے کبھی جھکا دیتی ہے اور کبھی برابر کر دیتی ہے۔ اور ساق کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے کہ وہ سیدھا کھڑا رہتا ہے اور آخر ایک مرتبہ میں اکھڑ ہی جاتی ہے اور زکریا نے بیان کیا کہ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن کعب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے کعب رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۶۰۲۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے بنی عامر بن نوح کے ہال بن علی نے ان سے عطارد بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یسویں کی مثال کدو کی سب سے پہلے ہریالی جیسی ہے کہ جب بھی ہوا جھکتی ہے اسے جھکا دیتی ہے جھروہ سیدھا ہو کر آرائش میں کامیاب ہوتا ہے اور دیکھار کی مثال صنوبر جیسی جھکے محنت ہوتا ہے اور سیدھا کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اسے اکھڑ چھینکتا ہے۔

۶۰۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ نے آپ نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن یسار ابو الجہاد سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر و بھلائی کرنا چاہتا ہے۔ اسے مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

۳۰۴۔ رضی کی شدت

۶۰۴۔ ہم سے قبیہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث

دَعَنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى يَتَسَوَّلَ بِشَأْنِهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ۔

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَفْيَانَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: امْثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْخَمَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُقَيِّمُهَا الرَّيحُ مَرَّةً وَتَقْبِلُهَا مَرَّةً وَمِثْلُ الْمَنَانِ كَالْكَدْوِ زَرَقٌ فَذَلِكَ حَتَّى يَكُونَ اخْتِصَامُهَا مَرَّةً وَوَاحِدَةً۔ وَقَالَ زَكَرِيَّا مُعَذِّبِي سَعْدًا حَدَّثَنَا ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ مُنْذِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ مَنِ بَنِي هَامِرِ بْنِ زَوْحِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: امْثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمِثْلِ الْخَمَةِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ كَفَّاهَا فَإِذَا اعْتَدَلَتْ تَلَفَّاهَا بِأَنْبَرٍ وَالْغَافِرُ كَالْكَدْوِ زَرَقٌ صَبَّاهُ مُعْتَدِلَةً حَتَّى يَقْصِمَهَا اللَّهُ إِذَا سَاءَ۔

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ أَبَا الْخَلْبَابِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَبَرَّأَ إِلَى اللَّهِ بِمِ

خَبَرًا يُصِيبُ مَرَّةً

بَابُ شِدَّةِ الزَّحْنِ

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ الْأَشْعَثِ

وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ
الْوَجْهَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
الْأَفْهَسِ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ السَّيِّمِيِّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْنَيْتُ ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي مَرْحَمَةٍ وَهُوَ مُوَلَّدٌ وَعَمَّا شَدِيدًا إِذْ قُلْتُ
إِنَّكَ لَنُؤْعَكَ وَعَمَّا شَدِيدًا إِذْ قُلْتُ إِنَّ ذَلِكَ بَانَ
لَكَ أَحْزَنِينَ قَالَ أَحَلَّ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ
أَذَى إِلَّا خَافَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا خَافَتْ
وَسَرَى الشَّجَرَةُ

باب ۳۷۶ اشَد الناس بلاء الا نبياء
الاول قال قال:

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَنْزَلَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ
عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ السَّيِّمِيِّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَهَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يُؤْعَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ
تُؤْعَكَ وَعَمَّا شَدِيدًا قَالَ: أَحَلَّ لِي أَوْفَقُ كَمَا
يُؤْعَكَ رَجُلًا مِنْكُمْ قُلْتُ ذَلِكَ إِنَّ لَكَ أَحْزَنِينَ،
قَالَ أَحَلَّ ذَلِكَ كَذَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذَى
مُتَوَكِّئًا فَوَقَّهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِمَا سَبَّاهُ
كَمَا مَحَطَّ الشَّجَرَةُ وَسَرَى هَاهَا

باب ۳۷۷ وجوب عيادة المريض:

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلْعِمُوا الْجَائِعَ وَ
هُوَ ذَا الْمَرِيضَ وَفَكَوْا الْعَالِي.

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا

بیان کی، ان سے اعش نے، اور مجھ سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں
عبداللہ بن مسعود نے، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں اعش نے، انھیں ابو داؤد
نے انھیں مسروق نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے مرض
کے وفات کی تکلیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور کسی میں نہیں دیکھی۔
۶۰۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے اعش نے ان سے ابو اسیم تمیمی نے، ان سے حارث بن سواد
نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں آپ کے مرض کے زمانہ میں حاضر ہوا۔ آنحضرت اس وقت بہت
تیز بخار میں تھے۔ میں نے عرض کی، آنحضرت کو بڑا تیز بخار ہے میں نے بھی
کہا کہ یہ بخار آنحضرت کو اس لیے اتنا تیز ہے کہ آپ کا اجر بھی گنابے آنحضرت
نے فرمایا کہ ان جو مسلم بھی کسی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی
وجہ سے اس کے گناہ اس طرح بخار دیتا ہے جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

۳۷۶۔ سب سے زیادہ سخت آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے
اس کے بعد درجہ و منزلت کے مطابق (دوسرے خاصانِ خدا کی)

۶۰۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے اور ان سے
اعش نے ان سے ابو اسیم تمیمی نے، ان سے حارث بن سواد نے اور ان سے
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوا، آنحضرت کو بخار تھا۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ
کو بڑا تیز بخار ہے: آنحضرت نے فرمایا اے میں نے تمہارا ایسا بخار ہوتا ہے۔
جیسے تم میں کے دو آدمیوں کو ہوتا ہے میں نے عرض کی کہ اس لیے کہ آنحضرت
کا اجر بھی گنابے، فرمایا کہ ہاں یہی بات ہے مسلمانوں کو جو بھی تکلیف پہنچتی
ہے، کائناتوں سے نیکو تکلیف وہ کوئی چیز، تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے
گناہوں کا کفار بنا دیتے ہیں۔ جیسے درخت پتوں کو گراتا ہے۔

۳۷۷۔ بھیر پرسی کا وجوب

۶۰۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو داؤد نے
حدیث بیان کی، ان سے مسروق نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے ابو موسیٰ
اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بھیر کے
کو کھانا کھاؤ، مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔

۶۰۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان

کی۔ کہا کہ مجھے اشعث بن سلیم نے خبر دی کہا کہ میں نے عطاء بن سہرین سے سنا۔ ان سے براہین عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا تھا اور سات باتوں سے منع کیا تھا ہمیں آنحضرتؐ نے سونے کی انگوٹھی، ریشم و سیا، استبرق و ریشمی کپڑے پہننے، قسی اور میٹھرہ (ریشمی کپڑوں کی قمیص) سے منع کیا تھا اور ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم جن زہرہ کے پیچھے چلیں، ملعین کی عبادت کریں اور سلام کو رواج دیں۔

۳۷۸۔ بے ہوش کی عبادت

۶۰۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المنکدر نے، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں ایک مہاجر سہمیڑیؓ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مل کر میری عبادت کو تشریف لائے۔ ان حضرات نے دیکھا کہ مجھ پر بے ہوشی طاری ہے۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے وضو کی اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا۔ اس سے مجھے آفترا تو میں نے دیکھا کہ حضور اکرمؐ تشریف رکھتے ہیں میں نے عرض کی، یا رسول اللہؐ میں اپنے دل میں کیا کروں۔ کس طرح اس کا فیصلہ کروں؟ آنحضرتؐ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔

۳۷۹۔ مرگی کے مرنے کی فضیلت

۶۱۰۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عمران ابو بکر نے بیان کیا، ان سے عطاء بن ابی رباح نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تمہیں میں ایک جنتی خاتون کو نہ دکھا دوں؟ میں نے عرض کی کہ ضرور دکھائیں۔ فرمایا کہ یہ سیاہ عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ مجھے مرگی آتی ہے اور اس کی وجہ سے ستر کھل جاتا ہے امیر سے لیے اللہ سے دعا کر دیجئے آنحضرتؐ نے فرمایا اگر چاہو تو میرے رہو اور تمہیں جنت ملے گی اور اگر چاہو تو میں تمہارے لیے اللہ سے اس مرض سے نجات کی دعا کروں؟ انھوں نے عرض کی کہ میں ممبر کروں گی، پھر انھوں نے عرض کی کہ (مرگی کے وقت) میرا ستر کھل جاتا ہے، آنحضرتؐ نے دعا فرمائی اس کی دعا کر دیں۔ کہ ستر نہ کھلا کرے۔ آنحضرتؐ نے اس کے لیے دعا کی۔

۶۱۱۔ ہم سے محمد بن سعد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جریج نے انھیں عطاء بن جریج نے کہ آپ نے ام زفر رضی اللہ عنہا، ان لمبی اور سیاہ خاتون کو کعبہ کے

أَشْعَثُ بْنُ سَلِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ يَقُولُ مَقْرَنَ عَنِ النَّبَرَاءِ بْنِ عَزَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَتَمَانَعُنْ سَبْعًا تَمَانَعُنْ خَاتِمَ الذَّهَبِ وَلُبَّ الْحَرِيرِ السَّيَّارِ وَالْأَسْتَبْرَقِ وَعَيْنَ الْقَبْصِي وَالْمِثْقَلَةَ وَأَمَرَنَا أَنْ تَشْتَبِعَ الْجَنَازَ وَتَعُودَ الْمَرْيُوفَ وَتَقْبِضَ السَّلَامَ

باب ۳۷۸ عبادۃ المرنی علیہ

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ ابْنِ الْمُنْكَدَرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَرَرْتُ مَرَضًا فَأَتَانِي ابْنُ أَبِي النَّثِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَوَّدَنِي وَأَجْوَبَكُنِي وَهَمَلَا شَيْئَانِ فَوَجَدَا فِي أَخِي مَلًى، فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ فَأَقْبَحْتُ نَازَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ اصْنَعُ فِي مَالِي، كَيْفَ أَقْبِضُ فِي مَالِي فَمَرَّ بِحَبِيبِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ

باب ۳۷۹ فضل من يموت من البرج

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ أَبِي سَبْكٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِيَّاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أَمْرًا لِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ كُنْتُ بَلَى، قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السُّودَاءُ أَوَّلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنِّي أُمُودٌ وَإِنِّي أَكْشَفُ مَا دُعِيَ اللَّهُ فِي. قَالَ: إِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ ذَلِكَ الْجَنَّةَ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ امْرَأَتَكَ بَعَا نَبِيكَ فَقَالَتْ: أَصْبِرُ فَقَالَتْ: إِنِّي أَكْشَفُ مَا دُعِيَ اللَّهُ أَنْ يَكُنِيَ أَكْشَفُ

فَدَعَا

لَهَا

۶۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ مَرْثَدَةَ أَيْ مَرْثَدَةُ مَوْلَاةُ امْرَأَةٍ

طَوِيلَةً سَوْدَاءَ عَلَى سَعْرِ الْكَبَةِ :

۳۸۰ بِأَنَّهُ فَعَّلَ مَنْ ذَهَبَ نَصْرُهُ :

۴۱۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْحَادِ عَنْ هَمْرٍ وَمَوْلَى الْمَطْلَبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنْ اللَّهُ قَالَ إِذَا بُشِكْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَةٍ فَضَبِرَ عَوَضَتُهُ مِنْهَا الْحَبَّةُ يَوْمَ يُرِيدُ عَلَيْهِ تَابِعَهُ أَشْعَثُ بْنُ حَبْرٍ وَأَبُو ظَلَّالُ عَنْ أَنَسٍ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ :

۳۸۱ بِأَنَّهُ عَادَ النَّسَاءَ الْبَرَاحَ وَ

عَادَتْ أُمُّ النَّسَاءِ وَأَوْ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ

الْمُسْجِدِ مِنَ الْأَنْفَارِ :

۴۱۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : لَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهِيَ أَبُو بَكْرٍ وَبَدَلُ رَسُولِ اللَّهِ عَنْهُمْ ، قَالَتْ : مَا خَلْتُ عَلَيْهِمَا قُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ ؟ وَبَدَلُ كَيْفَ تَجِدُكَ ؟ قَالَتْ : كَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْعَصَى يَقُولُ :

كُلُّ أَمْرٍ بِمُصَبِّرٍ فِي أَهْلِهِ ، وَالْمَوْتُ أَذَى مِنْ شَيْءٍ لِي فَعَلِيهِ ، وَكَانَ يَلْعَنُ إِذَا أَقْبَلَتْ مِنْهُ يَقُولُ :

أَلَا كَيْتَ شَعْرِي حَلَّ أَبَيْتَنَ لَيْلَةً ، يَوَادُّ وَحَوْلِي إِذْ هُوَ وَجَلِيلٌ ، وَهَلْ أَيْدَانُ يَوْمًا مَاتَا بِحَبَّةٍ ، وَهَلْ تَبَادُّ لِي شَأْنٌ وَطَفِيلٌ ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ : اللَّهُمَّ حَبِيبُ الْيَمَانِ يَدُهُ فَحِشًا مَكَّةَ أَوْ

پروہ پر دیکھا ۔

۳۸۰ - اس کی فضیلت جس کی بیانی جاتی رہی ہو ۔

۴۱۲ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ مجھ سے ابن الہاد نے حدیث بیان کی ۔ ان سے مطلب کے مولا عرو نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب میں اپنے کسی بندہ کو اس کے دو محبوب اعضاء انکھوں کے بارے میں آواز داتا ہوں ۔ (یعنی ناپاک کر دیتا ہوں) اور وہ اس پر صبر کرتا ہے ، تو میں اس کے بدلہ میں اسے جنت دیتا ہوں ۔ (انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو محبوب اعضاء سے آنحضرت کی مراد دونوں انکھیں ہیں ۔ اس کی متابعت اشعث بن جابر اور ابو ظلال نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کی ۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ۔

۳۸۱ - عورتوں کا مردوں کی عبادت کو ناپام اور رد اور نفی

عہنا مسجد میں قبیلہ انصار کے ایک صاحب کی عبادت کو نفی

۴۱۳ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ، ان سے مالک نے ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو ابو بکر اور بلال رضی اللہ عنہما کو بخود لایا ۔ بیان کیا کہ پھر میں ان کے پاس رعیادت کے لیے آئی اور لکھا والد بزرگوار آپ کا کیا حال ہے ، بلال آپ کا کیا حال ہے ۔ بیان کیا کہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کھجرا کا تو آپ پر شعر پڑھا کرتے تھے : ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے اور موت ہی کے

عند کو جب انادہ ہوا تو شعر پڑھتے تھے : کاش مجھے معلوم ہوتا کہ کیا میں پھر ایک رات وادی میں گزار سکوں گا اور میرے چاروں طرف افرا اور جلیل و مکہ معظمہ کے گھاس ہوں گے ، اور کیا میں کبھی عجز و رکعت کے فاصلہ پر ایک بازار کے پانی پارتوں گا ۔ اور کیا پھر کبھی شامہ اور طفیل (مکہ کے قریب دو پہاڑ) کو میں اپنے سانس دیکھ سکوں گا ؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو اس کا اطلاع دی میں نے دعا فرمائی کہ اے اللہ ، ہمارے ہمارے دل میں مدینہ کی محبت بھی اتنی ہی کرے جتنی مکر کی

محبت ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ، اور اس کی آب و ہوا کو ہمارے موافق کر دے اور ہمارے لیے اس کے مدد و صانع (دو پیانے) میں برکت عطا فرما، اس کا کاجدار کہیں اور منتقل کر دے، اسے جحیم میں کر دے۔

۳۸۲۔ بچوں کی عبادت

۹۱۴۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عاصم نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابو عثمان سے سنا اور انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا، انے آپ کو کھلو ابھیجا، اس وقت حضور اکرم کے ساتھ سعد رضی اللہ عنہ اور ہمارا خیال ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے، کہ میری بچی لبترم گ پر بیٹھی ہے اس لیے آنحضرتؐ ہمارے یہاں تشریف لائیں۔ آنحضرتؐ نے انہیں سلام کھلوایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے جو چاہے دے اور جو چاہے لے لے، ہر چیز اس کے یہاں معین و معلوم ہے۔

اس لیے اللہ سے اس مصیبت پر اجر کی امید وار ہو اور صبر کرو صابرانہی نے سیر دوبارہ قسم دے کر ایک آدمی بھیجا (کہ آنحضرتؐ فرزند تشریف لائیں) چنانچہ حضور اکرم کھڑے ہوئے اور ہم بھی آنحضرتؐ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، پھر نبی آنحضرتؐ کی گود میں اٹھا کر رکھی گئی اور وہ جانحی کے عالم میں مضطرب تھی حضور اکرم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ حضور اکرم نے فرمایا یہ رحمت ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے رکھتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے انہیں بندوں پر رحم کرنا ہے جو خود بھی رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔

۳۸۳۔ گاؤں کے رہنے والوں کی عبادت

۹۱۵۔ ہم سے معالیٰ بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مختار نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی رہائی کے آپس اس کی عبادت کے لیے تشریف لے گئے۔ بیان کیا کہ جب حضور اکرم کسی کی عبادت کو تشریف لے جاتے تو زمین سے فراتے کوئی حرج نہیں، انشاء اللہ، گناہوں سے پاک کرنے والا ہے لیکن اس اعرابی نے آنحضرتؐ کے ان کلمات کے جواب میں کہا کہ آپ کہتے نہیں کہ یہ پاک کرنے والا ہے، ہرگز نہیں، بلکہ یہاں ایک بوڑھے پر غالب آ گیا ہے اور اسے قبر تک پہنچا کے لیے گا

أَشَدَّ اللَّهُمَّ وَصَحَّحُوا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدْرَها
وَصَاعِمَا وَالْعُلُ حُصَاها مَا جَعَلَهَا
بِالْجُحْفَةِ ۝

۳۸۲۔ عِبَادَةُ الصَّبِيَّانِ ۝

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِخَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ عَنِ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ ابْنَةَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا سَلْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَسَعُوا وَأَبَى مُخِيبٌ
أَنَّا ابْنَتِي فَتَدَحُّضَتُ فَاشْهَدْنَا مَا فَاوَسَّلَ الْإِنَّمَا
السَّلَامُ وَنَقُولُ: إِنَّ إِلَهَهُ مَا أَخَذَ وَمَا أُعْطِيَ
وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسْتَمْتٌ فَلَمَّعَتِيبُ وَلَتَصْبِرُ
فَاوَسَّلْتُ تَقْسِيمُ عَلَيْهِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُتْنَا فَرَفَعَ الْعَبْدِيُّ فِي حَجَرٍ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تَقَعُّعُ
تَقَامَنَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَهُ سَعْدُ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ هَذِهِ رَحْمَةُ
وَضَعَهَا اللَّهُ فِي مَكْلُوبٍ مِنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ ۝
وَلَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا

الرَّحْمَاءُ ۝

۳۸۳۔ عِبَادَةُ الْعُرَابِ ۝

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا مَعَالِي بْنُ أَبِي أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَحَلَّ عَلَى أَهْرَاجِي يَتَعَوَّدُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَتَعَوَّدُ
فَقَالَ لَهُ يَا مَسِيْ طَهْرُومُ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ، قَالَ
فَلَمْ يَطَهْرُومُ كَلَامٌ بَلْ هِيَ حَتَّى تَقُومُ أَوْ تَنُودُ
عَلَى شَيْءٍ كَثِيرٍ تُزِيدُ الْقُبُورَ، فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَعَمْ إِذَا:

باب ۳۸۴ عِبَادَةُ الْمُشْرِكِ:

۶۱۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ غُلَامًا لِعَبْدُكَ كَانَ يُحْدِثُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ مِنْ قَائِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَالَ أَسْلِمُهُ فَأَسْلَمَهُ . وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ لَمَّا حَضَرَ أَبُو هَالِبٍ جَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

باب ۳۸۵ إِذَا عَادَ مَرِيضًا فَحَضَرَتْ

۶۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ قَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ يَعُودُونَ فِي مَرَضِهِ فَصَلَّى بِمَعَهُ جَالِسًا فَجَلَسُوا يُصَلُّونَ قِيَامًا ، فَأَسَاءَ إِلَيْهِمْ إِنْجِلِسُوا فَلَمَّا ذَرَعُوا قَالَ : إِنَّ إِلَهَ مَا لَكُمْ لَيُؤْتِيكُمْ بِهِ فَإِذَا رَكِعُوا فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعُوا فَارْفَعُوا وَإِنْ صَلَّيْتُمْ جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الْحُسَيْنِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ مَسْنُومٌ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ مَا صَلَّيْتُ مَا عَدَا أَوَّلَ النَّاسِ خَلَفَهُ قِيَامًا:

باب ۳۸۶ وَضَعُ النَّبِيِّ عَلَى الْمَرِيضِ:

۶۱۸۔ حَدَّثَنَا الْمُتَنِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْحَجَّادُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهَا قَالَ تَشَكَّلْتُ بِمَكَّةَ شَكْوًا شَدِيدًا فَجَاءَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أَتْرُكُ مَا لَدَايَ لَعَنُ أَتْرُكُ إِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً فَأَوْعَى ثَلَاثِي مَالِي وَأَتْرُكُ الثَّلَاثَ؟ فَقَالَ لَا ، قُلْتُ فَأَوْعَى بِالنَّصِيفِ

حضور اکرم نے فرمایا کہ پھر ایسا ہی ہوگا۔

۳۸۴۔ مشرک کی عبادت

۶۱۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوا تو حضور اکرم اس کی عبادت کے لیے تشریف لائے آنحضرت نے فرمایا کہ اسلام قبول کر لو، چنانچہ اس نے اسلام قبول کر لیا اور سعید بن مسیب نے بیان کیا، اپنے والد کے حوالہ سے۔ کہ جب ابو ہالب کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آنحضرت ان کے پاس تشریف لے گئے۔

۳۸۵۔ کسی مریض کی عبادت کے لیے گیا۔ وہیں نماز کا وقت

ہو گیا تو وہیں لوگوں کے ساتھ جماعت کر لی۔

۶۱۷۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کچھ صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی، آپ کے ایک مرض کے دوران عبادت کرتے آئے۔ آنحضرت نے انھیں بھیج کر نماز پڑھائی۔ لیکن صحابہ کھڑے ہو کر ہی نماز پڑھ رہے تھے اس لیے آنحضرت نے انھیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آنحضرت نے فرمایا کہ امام اس لیے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ سر اٹھائے تو تم (مقدمہ) بھی سر اٹھاؤ اور اگر وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ ابو عبد اللہ مصنف نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخر میں (مرضی الوفا میں) نماز بیٹھ کر پڑھی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر اقتداء کر رہے تھے۔

۳۸۶۔ مریض پر ہاتھ رکھنا۔

۶۱۸۔ ہم سے متنی بن ابیہم نے حدیث بیان کی، انھیں سعید نے خبر دی، انھیں عائشہ بنت سعد نے کہ ان کے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مکہ میں بہت سخت بیمار پڑ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عبادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی اگر دوست ہو گئی تو میں مال چھوڑ دوں گا اور میرے پاس سوا ایک لڑکی کے اور کوئی نہیں ہے کیا میں اپنے دو تہائی مال کی وصیت کر دوں اور ایک تہائی چھوڑ دوں۔ آنحضرت

وَأَتْرَكَ النَّصْفَ ؟ قَالَ لَا ، قُلْتُ فَأَوْصِي
بِالثُّلُثِ وَأَتْرَكَ لِمَا الثُّلُثَيْنِ ؟ قَالَ ؟
الثُّلُثُ كَثِيرٌ ، ثُمَّ وَصَّيْتُكَ عَلَى
جَمْعِهِمْ ، ثُمَّ مَسَّيْتُكَ عَلَى وَجْهِهِ وَبَطْنِي
ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَآئِيمًا
هَجَرَتهُ ، فَمَا زِلْتُ أَحِبُّهُ بَرْدَةً عَلَى كِبَرِي
فِي مَا مَجَالَ إِلَى حَتَّى السَّاعَةِ ۝

ترجمہ:

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنِ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ : دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعِظُكَ فَنَسِيتُهُ
بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تُوَعِّظُكَ دَعَا
شَيْدًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحِبُّ إِلَيَّ أَوْعِظُكَ كَمَا يُوعِظُكَ رَجُلَانِ مِنْكُمْ
قُلْتُ ذَلِكَ أَنْ لَكَ أَجْرَيْنِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُتَّبِعٍ يُعِيبُهُ أَذَى مِنْ فَمَا

باب ۳۸

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
ابْنِ أَبِي هَيْمٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمَا مَرَّ بِهِمْ فَنَسِيتُهُ ، وَهُوَ يُوعِظُكَ دَعَا شَيْدًا
قُلْتُ إِنَّكَ لَتُوَعِّظُكَ دَعَا شَيْدًا ، وَذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ
قَالَ أَحِبُّ وَمَا مِنْ مُتَّبِعٍ يُعِيبُهُ أَذَى إِلَّا حَاتَتْ
عَنْهُ خَطِيئَاتُكَ كَمَا حَاتَتْ وَرَقَ الشَّجَرَةِ

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ
عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ يُعْوِذُ
قَالَ لَكَ بَأْسٌ فَهُوَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ حَدَّثَكَ

نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی، پھر اُدھے کی وصیت کر دوں اور اُدھاپنی
بچی کے لیے اچھوڑ دوں، فرمایا کہ نہیں، پھر میں نے کہا کہ ایک تہائی کی وصیت
کر دوں۔ اور باقی دو تہائی لڑکی کے لیے چھوڑ دوں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایک
تہائی کی کر دو۔ اور ایک تہائی بھی بہت ہے۔ پھر آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ ان کی
پیشانی پر رکھا (سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا) اور میرے سپرے اور سپرے
پر دست مبارک پھیرا، پھر فرمایا اے اللہ، سعد کو شفا عطا فرما اور اس
کی ہجرت مکمل کر، حضور اکرمؐ کے دست مبارک کی ٹھنڈک اپنے جگر کے حصے
پر میں اب تک محسوس کرتا ہوں۔

۶۱۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان
سے اعش نے، ان سے ابراہیم تمیمی نے، ان سے حارث بن سواد نے بیان کیا کہ عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوا تو آپ کو بخدا آیا ہوا تھا، میں نے اپنے ہاتھ سے آنحضرتؐ کا جسم چھوا اور
عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو تو برا تیز بخدا رہے آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں مجھے تم
میں کے دعا دہیوں کے برابر بخدا چڑھتا ہے، میں نے عرض کی یہ اس لئے ہر
گناہ کے آنحضرتؐ کو دگنا اجر ملتا ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں اس کے بعد آنحضرتؐ
نے فرمایا کہ کسی بھی مسلم کو مرض کی تکلیف یا کوئی اور تکلیف ہوتی ہے، تو
اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو اس طرح گرا دیتا ہے جیسے درخت پتے گراتا ہے۔

۳۸۷۔ مریض سے کیا کہا جائے اور اسے کیا جواب دینا چاہیے۔

۶۲۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی ان سے اعش نے، ان سے ابراہیم تمیمی نے، ان سے حارث بن سواد نے
اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں، جب آپ بیمار تھے۔ حاضر ہوا میں نے آنحضرتؐ کا جسم چھوا، آپ کو
تیز بخدا تھا میں نے عرض کی، آنحضرتؐ کو تو برا تیز بخدا رہے یہ اس لیے ہو گا کہ آپ
کو دگنا اجر ملے گا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ اور کسی مسلمان کو بھی جب کوئی تکلیف
پہنچتی ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑپ جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑپتے ہیں۔

۶۲۱۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبد اللہ نے حدیث
بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے۔ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ
عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کی عیادت کے لیے تشریف لے
گئے اور ان سے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ انشاء اللہ (یرمضی) پاک کرنے والا ہے۔

حَتَّى تَفُورَ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ كَمَا تَفُورُ عَلَى
النَّبُورِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ۝

باب ۳۸۸ عِبَادَةُ السَّرِيعِ رَاكِبًا وَمَلِيًّا
وَمَدْفًا عَلَى الْحِمَارِ

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كُبَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ وَآدَةَ أَنَّ أَسَمَةَ
ابْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَاظٍ عَلَى قَطِيفَةٍ
فَذُكِّيَتْهُ وَاسْتَدْفَأَ أَسَمَةُ وَاسْمَاءُ لَا يَجُودُ
سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَبْلَ وَقَعَةِ مَدْفٍ فَسَادَ حَتَّى مَرَّ
بِمَحَلِّسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ سَلُولٌ وَذَلِكَ
قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَبْدُ اللَّهِ فِي الْمَحَلِّسِ أَخْلَطَ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عِبَادَةَ الْأَدُثَانِ وَ
الْيَهُودِ وَفِي الْمَحَلِّسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا
غَشِيَتْ الْمَحَلِّسَ غُبَاةُ الدَّائِمَةِ خَشِعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي أَنْفُسُهُ بِرُؤُوسِهِمْ قَالَ لَا تَغْشَرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَ وَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى
اللَّهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
يَاقَ الْمَرْءُ اللَّهُ لَا أُحْسِبُ مَعَا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا
فَلَا تَوَدُّنَا بِهِ فِي مَحَلِّسِنَا وَاسْجِعْ إِلَى رَحِمَتِكَ فَزِنَ
كَأَنَّهُ قَاتِلُكُمْ فَلْيَبْزِ قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ: بَنِي رَسُولِ
اللَّهِ فَأَعَشَيْنَا بِهِ فِي مَحَلِّسِنَا فَأَتَانَا خُبْرُ ذَلِكَ فَأَن
الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَانَ يَنْتَازِمُونَ
فَلَمَّا نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَكَنُوا
فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ
عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ
مَا قَالَ أَجْرُ حَبَابٍ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَعْدُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ اغْضُ عُنْدَهُ دَاخِلِيهِمْ فَلَقْنَاهُ أَعْطَانَا اللَّهُ

لیکن اس نے یہ جواب دیا کہ ہرگز نہیں، یہ تو نجار رہے جو ایک بڑے کو مغلوب کر
چکا ہے اور اسے قبر تک پہنچانے کے رہے گا، اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر
ایسا ہی ہوگا۔

۳۸۸۔ مرضی کی عبادت کو سوار ہو کر، پیدل اور گھڑے پر کسی کے
پیچھے پیچھے کرنا۔

۷۷۲۔ ہم سے یحییٰ بن کبیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی
ان سے عقیل نے۔ ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے، انھیں اسامہ بن
زید رضی اللہ عنہ نے ضربی کہی کہ علی رضی اللہ عنہ وسلم گھڑے کی پالان پر نذک کی چادر
ڈال کر اس پر سوار ہوئے اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کیا۔
آنحضرتؐ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عبادت کو تشریف لے جا رہے تھے۔ جنگ
جر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آنحضرتؐ روز بروز لڑنے اور ایک مجلس سے گزرنے کے جس میں
عبداللہ بن ابی سلول بھی تھا عبداللہ رضی اللہ عنہ (ظاہر میں بھی) اسلام نہیں لایا تھا۔ اس
مجلس میں ہر گروہ کے لوگ تھے مسلمان بھی، مشرکین یعنی بت پرست اور
یہودی بھی، مجلس میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے سواری کی گروہ جب
مجلس تک پہنچی تو عبداللہ نے اپنی چادر اپنی ناک پر رکھی۔ اور کہا کہ ہم پر گروہ
اڑاؤ۔ پھر ان حضرات نے انھیں سلام کیا اور سواری روک کر ڈال اتر گئے۔ پھر
آپؐ نے انھیں اللہ کی طرف بلایا اور قرآن مجید پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبداللہ بن ابی
نے کہا، میاں، تمہاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آئیں۔ اگر حق میں تو ہماری مجلس میں
انھیں بیان کر کے تکلیف نہ پہنچا یا کرو، اپنے گھر جاؤ وہاں جو تمہارے پاس
آئے اس سے بیان کرو۔ اس پر ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں نہیں۔
یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں ضرور تشریف لائیں۔ کیونکہ ہم ان باتوں کو
پسند کرتے ہیں۔ اس پر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تو تو میں میں ہو گئی۔
اور قریب تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ کر بیٹھتے، لیکن حضور اکرمؐ انھیں خاموش
کرتے رہے، یہاں تک کہ سب خاموش ہو گئے۔ پھر آنحضرتؐ اپنی سواری پر سوار
ہو کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا
سعد! تم نے سنا نہیں، ابو حباب نے کیا کہا، آپ کا اشارہ عبداللہ بن ابی کی
طرف تھا۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ بوسے کے یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجئے۔
اور اس سے روز بروز فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ نعمت عطا فرمادی ہے
جو عطا فرمائی تھی۔ (آنحضرتؐ کے وہیز تشریف لانے سے پہلے) اس سببی کے لوگ

إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَأَنْبِيَهُمْ وَأَعْقَبَهُمْ أَنْ يَقُولُ
الْعَاقِلُونَ أَذَاتِي مَتَى الْمُسْتَمْتُونَ نَحْنُ قُلْتُ
يَا بِي اللَّهُ وَكَيْدٌ فَهُمُ الْمُؤْمِنِينَ
أَوْ كَيْدٌ فَهُمُ اللَّهُ وَيَا بِي
الْمُؤْمِنُونَ ۝

۝ بن بن ۝

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ
مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الشَّيْبِيُّ عَنْ
الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ وَحَلَّتْ عَلَيَّ الشَّيْءُ مَتَى اللَّهُ عَلَيَّ وَسَلَّمَ
وَهُوَ يُدْعَاكَ فَمَسِسْتُ فَقُلْتُ إِنَّكَ لَتَوْعَاكَ
وَهُكَاشَا نِيذًا، قَالَ أَحَلَّ كَمَا يُدْعَاكَ وَجَلَانُ مِنْكُمْ
قَالَ لَكَ أَجْرَانِ قَالَ نَعَمْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَصِيبُهُ
أَذَى مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ سَيَاتِهِ كَمَا
تَحَطُّ الشَّجَرَةُ وَرَأَتْهَا ۝

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
ابْنُ مُعَاوِيَةَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا الدَّهْرِيُّ عَنْ
عَاصِمِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُودُ فِي مَنٍّ وَحَجٍّ اشْتَدَّ فِي
رَمَنٍ حَبَّةَ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ بَلَّغْ فِي مَا تَرَى وَأَنَا
مُؤْمَلٌ وَلَا يَكْرَهِي إِلَّا أَنْ يَنْتَهَى لِي أَنَا لَمَعْتُ
بِشَيْءٍ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ بِالشَّطْرِ قَالَ لَا قُلْتُ
الْثَلَاثُ قَالَ : الثَّلَاثُ مَعْمُودِي أَنْ تَدْعَ وَرَأَتْكَ
أَغْنِيَا حَيْثُ مِنْ أَنْ تَدْعَ سَأَلَهُمْ عَالَةً
يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَكِنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً
سَبْتَنِي فِيهَا وَحَبَّ اللَّهُ إِلَا
أَحْبَبْتُ عَلَيْكَ حَتَّى
مَا تَجْعَلُ فِي نَفْسِي
أَمْذَاتِكَ ۝

بلکہ میں خود درد میں مبتلا ہوں، میرا ارادہ ہوا تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے
صحابہ زادے کو بلا بھیجوں اور انھیں (خلافت کی) وصیت کر دوں کہیں ایسا
دہوکہ کہنے والے کہیں خلافت دوسرے کو ملنی چاہیے یا خلافت کے
خواہشمند اس کی خواہش کریں، لیکن پھر میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ ایسا ہونے
نہیں دے گا۔ اور مسلمان بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور کو منظور
نہیں کریں گے یاد رکھو نے یہ فرمایا کہ میں فہم اللہ یا بیا المؤمنون ۝

۶۲۶۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث
بیان کی، ان سے سلیمان بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن نعیم نے، ان کے حدیث
بن سوید نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں
بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بخار آیا بڑا تھا میں
نے جسم چھو کر عرض کی کہ آنحضرت کو تو بڑا تیز بخار ہے حضور اکرم نے فرمایا کہ ٹال
تم میں کے دو آدمیوں کے برابر، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آنحضرت کا
اجر بھی دگنا ہے پھر آنحضرت نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو بھی جب کسی مرض کی
تکلیف یا اور کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو اس طرح
بھٹا دیتا ہے جس طرح درخت اپنے پتوں کو بھٹاتا ہے۔

۶۲۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن عبد
بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انھیں زہری نے خبر دی انھیں عامر بن سعد نے
اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ہمارے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ حجۃ الوداع کے زمانہ میں ایک
سٹریڈ بیماری میں مبتلا ہو گیا تھا۔ میں نے عرض کی کہ میری بیماری جس حد کو پہنچ
چکی ہے اسے آنحضرت دیکھ رہے ہیں، میں صاحب مال و دولت ہوں اور میری
وارث میری ایک لڑکی کے سوا اور کوئی نہیں، تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ
کر دوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں، میں نے عرض کی پھر آدھا کر دوں، آنحضرت
نے فرمایا کہ نہیں، میں نے عرض کی، ایک تہائی کر دوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ
تہائی بہت کافی ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو غنی چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے
بہتر ہے کہ انھیں محتاج چھوڑو اور وہ لوگوں کے سامنے ماتھے پھیلاتے پھریں۔
اور تم جو خرچ بھی کرو گے اور اس سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا مقصود
ہوگی اس پر تمہیں ثواب ملے گا۔ اس لقمہ پر بھی تمہیں ثواب ملے گا جو تم اپنی بوی
کے مز میں رکھو گے۔

بَابُ كَوْلِ الْمَرْيُفِينَ قَوْمًا عَتَىٰ:

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ حُذَافَةَ عَنْ
عَنْ مَعْمَرٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ إِقْلَبُزُ نَاعِمٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا
لَا تَضِلُّوهُ بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَا غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَهُ كُفْرُ
الْفَرَسِ أَنْ حَسِبْنَا كِتَابَ اللَّهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ
فَاخْتَصَمُوا مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرَّبُوا يَكْتُبُ
لَكُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اكْتَرَدُوا الدَّلْعُوَ وَ
الْخِلَافَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا نَالِ عُبَيْدُ اللَّهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ
يَقُولُ إِنَّ الدَّرِيَّةَ كُلَّ الدَّرِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنْ

بَابُ ۴۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ حَمْرَةَ حَدَّثَنَا حَازِمٌ

هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ الْحَجَّيْبِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ
يَقُولُ: ذَهَبْتُ فِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اسْبَنَ
أُخْتِي وَجِيعٌ فَسَمِعْتُ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبُرْكَهْ
فَكَرِهْتُ أَنْ تَمُرَّ بِمَنْ دَعَا لِي وَدَعَا لِي وَفَعَلْتُ حَلْفَ
طَهْمِي فَتَنَظَرْتُ إِلَى خَالَتِ الْمُبْرُوكَةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ

مِثْلَ رِيَا الْمُحْجَلَةِ:

بَابُ ۴۳۰۔ مَتْنِ الْمَرْيُفِينَ السُّؤْتِ:

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ

۳۹۰۔ مرفیض کا یہ کہنا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ

۴۲۸۔ ہم سے ابو ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے سچ۔ اور مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عبداللہ بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا تو گھر میں کئی صحابہ تھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی وہیں موجود تھے حضور اکرمؐ نے فرمایا، لاؤ، میں تمہارے لیے ایک تحریر لکھ دوں تاکہ اس کے بعد تم راہِ راست سے نہ گھٹو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ آنحضرتؐ اس وقت سخت تکلیف میں ہیں، اور تمہارے پاس قرآن مجید تو موجود ہی ہے، ہمارے لیے اللہ کی کتاب کافی ہے۔ اس مسئلہ پر گھر میں موجود صحابہ کا اختلاف ہو گیا اور بحث کرنے لگے بعض صحابہ کہتے تھے کہ آنحضرتؐ کو (لکھنے کی چیزیں) دے دو تاکہ آنحضرتؐ ایسی تحریر لکھ دیں جس کے بعد تم راہِ راست سے نہ گھٹو۔ اور بعض صحابہ کہتے تھے جو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا، جب آنحضرتؐ کے پاس اختلاف اور بحث ہو گئی تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہاں سے جاؤ۔ عبداللہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ سب سے بڑی مصیبت یہی ہے کہ ان کے اختلاف اور بحث کی وجہ سے حضور اکرمؐ نے وہ تحریر نہیں لکھی جو آپ مسلمانوں کے لیے لکھنا چاہتے تھے۔

۳۹۱۔ مرفیض نے کہا، اس کے لیے دعا کرنے لے جانا۔

۴۲۹۔ ہم سے ابو ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی آپ اسماعیل کے صاحبزادے ہیں، ان سے حبیب نے بیان کیا کہ میں نے سائب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ مجھے میری خالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! میرے بھانجے کو درد ہے، حضور اکرمؐ نے میرے سر پر ہاتھ بھرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے وضو کی اور میں نے آپ کی وضو کا پانی پیا۔ اور میں نے آپ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑے ہو کر نبوت کی مہر آپ کے دوڑوں شانوں کے درمیان دیکھی، یہ مہر نبوت مجھ پر عروس کی گھنٹی جیسی تھی۔

۳۹۲۔ مرفیض کی موت کی تمنا

۴۳۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے

أَبَسَافِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَلْبَسَنِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوتُ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ
مِنْ خَيْرٍ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَدَيْهِ مَا عَلَيْهِ فَلْيَقُلْ
اللَّهُمَّ أَخْبِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَقَّيْ
إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي ۝

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا إِدْمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْنِ سَعْدٍ
بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي جَارِ هِرَقٍ قَالَ دَخَلْنَا
عَلَى أَخْبَابٍ لَعُودٍ وَكَانُوا رَاكِعِينَ سَبْعَ لَيَالٍ
قَالَ: إِنَّ أَهْلَ بَابِ الْبُيُوتِ سَلَفُوا مَقُورًا وَ
لَمْ تَنْقُصْهُمْ السُّنْبُتُ وَإِنَّا أَهْبَيْنَا مَا لَا غَدَا
فَهُ مَوْفِعًا إِلَّا الشُّدَّابَ، وَلَوْ كَأَنَّ الْبَيْتَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَانًا أَنْ تَدْعُوا بِالْمَوْتِ
لَدَعَوْتُمْ بِهِ شَعْرًا أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى وَ
هُوَ يَبْنِي حَاطِطًا لَهُ قَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ
يُؤْخَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفَعُهُ إِلَّا
فِي شَيْءٍ يُتَجَحَّلُهُ فِي هَذَا
الْتَرَابِ ۝

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يُدْخَلَ أَحَدًا عَمَلُهُ
الْجَنَّةَ تَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَ
لَا أَنَا وَلَا إِنْ يَتَغَمَّدُ فِي اللَّهِ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ
فَسَيَدُودًا وَكَأَيُّ مَوَادٍ لَمْ يَمُوتْ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ
إِنَّمَا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَرُدَّ دَاحِيًا وَإِنَّمَا مُسِيئًا
فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتَبَ ۝

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو
إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمَادٍ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

ثَابِت بَانِي نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی تکلیف میں اگر کوئی شخص مبتلا ہے تو
اسے موت کی تمنا نہ کرنی چاہیے اور اگر کوئی موت کی تمنا کرنے ہی گئے تو
یہ کہنا چاہیے: اے اللہ! جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے مجھے
زندہ رکھ اور جب موت میرے لیے بہتر ہو تو مجھ پر موت طاری کرے۔

۴۳۱۔ ہم سے آدم نے حدیث کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے
اسماعیل بن ابی خالد نے اور ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ ہم غباب
رضی اللہ عنہ کے یہاں ان کی عیادت کرنے گئے۔ آپ نے اپنے پیٹ میں اسات
داغ لگوئے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانہ میں وفات پا چکے وہ یہاں سے اس حالی میں رخصت ہوئے کہ
دنیا نے ان کے عمل میں کوئی کمی نہیں کی۔ اور ہم نے دمال و دولت اتنی پائی کہ جس
کے خرچ کرنے کے لیے ہمارے پاس مصرف مٹی (میں ڈال دینے) کے سوا اور کوئی
نہیں؛ اور اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا
تو میں اس کی دعا کرتا۔ پھر ہم آپ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے تو آپ اپنی
دیوار بنا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: مسلمان کو ہر اس چیز پر ڈاب ملتا ہے جسے
وہ خرچ کرتا ہے سوا اس مال کے جو وہ اس مٹی میں (دوبارہ وغیرہ) میں محفوظ کر
کے رکھتا ہے؛

۴۳۲۔ ہم سے ابویمان نے حدیث بیان کی، انھیں شیب نے خبر دی، ان سے
زہری نے بیان کیا، انھیں عبدالرحمن بن عوف کے مولا عبید نے خبر دی اور ان
سے ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا۔ آپ نے فرمایا: کسی شخص کا عمل اسے جنت میں داخل نہیں کر سکے گا۔
صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کا بھی نہیں؟ حضور اکرم نے فرمایا: نہیں امیر
بھی نہیں، سوا اس کے کہ اللہ اپنے فضل و رحمت سے مجھے نوازے۔ اس لیے
رعل میں (میان دردی اختیار کر دو اور قریب قریب چلو، اور تم میں کوئی شخص موت
کی تمنا نہ کرے، کیونکہ ماوہ نیک ہوگا تو امید ہے کہ اس کے اعمال خیر میں اور
اصافہ ہو جائے۔ اور اگر وہ برا ہے تو ممکن ہے توبہ ہی کرے۔

۴۳۳۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عباد بن عبداللہ بن زہری نے بیان کیا
کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ میرا سہارا لئے ہوئے تھے (مرض الوفا میں)
اور فرما رہے تھے، اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھے پر رحم کر اور حقیق
اعلیٰ سے مجھ کو دعا دیجئے۔

۳۹۳۔ مریض کے لیے عبادت کرنے والے کی دعا۔ عائشہ بنت
سعد نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا کہ ”اے اللہ! سعد کو
شفاعت فرما“ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

۳۹۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے
حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے مسروق نے،
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی
مریض کے پاس تشریف لے جاتے، یا کوئی مریض آپ کے پاس لایا جاتا تو آپ
یہ دعا فرماتے، تکلیف دور کر دے، اے انسانوں کے پالنے والے! شفا
عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا اور کوئی شفا نہیں۔
ایسی شفا جس میں مرض بالکل باقی نہ رہے۔ اور عمرو بن ابی قیس اور ابراہیم بن
طہان نے منصور کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے ابراہیم اور ابو الضحیٰ
کے واسطے سے کہ ”جب کوئی مریض آنحضرتؐ کے پاس لایا جاتا، اور جبریت
بیان کیا، ان سے منصور نے اور ان سے تنہا ابو الضحیٰ نے، انھوں نے بیان
کیا کہ ”جب آنحضرتؐ کسی کے مریض کے پاس تشریف لے جاتے“

۳۹۴۔ مریض کی عبادت کرنے والے کا دمنو۔

۳۹۵۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث
بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن مکرر نے، کہا کہ
میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے۔ میں یہاں تھا۔ آنحضرتؐ نے
وضو کی اور وضو کا پانی مجھ پر ڈالا یا فرمایا کہ اس پر پانی ڈال دو۔ اس سے
مجھے ہوش آگیا، میں نے عرض کی کہ میرے دوتا کلام ربان اور بیٹے کے
سوا، میں تو بر میراث کیسے تقسیم ہوگی؟ اس پر میراث کی آیت نازل ہوئی۔

۳۹۵۔ جس نے وبا اور بخار کے دفع ہونے کی دعا کی۔

۳۹۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان
کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی
اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف

مکی اللہ علیہ وسلم وہو مستنید الخ
یقول: اللہم اغفر لی وارض لی واخلق لی
بالرغبت

۳۹۳۔ دعاء العائِدِ لِلْمَرِیضِ وَكَانَتْ
عَائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهَا - اللَّهُمَّ
اسْتَبْ سَعْدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
هَوَانَةَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ مَرِیضًا أَوْ قُبِلَ بِهِ
قَالَ: أَذْهَبَ النَّاسُ رَبِّ النَّاسِ اسْتَغْفِرُ أَنْتَ
اسْتَغْفِرُنِي لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَائِكَ لَا يُعَادِرُ
سَقَمًا. قَالَ عُمَرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ
طَهْمَانَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَأَبِي الضَّحَى
إِذَا أَقْبَلَ بِالْمَرِیضِ أَوْ قَالَ جَرِيرٌ عَنْ مَنصُورٍ
عَنْ أَبِي الضَّحَى وَحَدَّثَنَا إِذَا أَقْبَلَ
مَرِیضًا.

۳۹۴۔ دُعَاؤُ الْعَائِدِ لِلْمَرِیضِ

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرَ حَدَّثَنَا غَدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِیضٌ فَتَوَضَّأَ
فَصَبَّ عَلَيَّ أَوْ قَالَ صَبَّوْا عَلَيَّ فَقُلْتُ قُلْتُ
لَا يَدْرِي إِنْ كَلَامَهُ فَكَيْفَ الْمِيرَاثُ
فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ

۳۹۵۔ دُعَا بِدَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْخُمَا

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا سَامِعٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ
بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَعَلَى أَبِو بَكْرٍ وَبَدَلُ مَا لَكَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ: يَا أَبَتَ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بَدَلُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: ذَكَانَ أَبِو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَ شَهَ الْحُمَى يَقُولُ: هـ

كُلُّ أَمْرٍ مُمْصِقٌ فِي أَهْلِهِ: وَالْمَوْتُ أَوَّلُ مَبْنَى شَرِّكَ تَعْلَهُ: ذَكَانَ يَدُلُّ إِذَا أُقْبِلَ عَنْهُ يَدْفَعُ عَقَبِيَّتَهُ مُقْبِلٌ هـ

أَلَا كَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبَيْتَ لَيْكَةَ يَوَادٍ وَخَوَلِي إِذْ خَيْرٌ وَحَبِيلٌ

وَهَلْ أَسَاءَ دُنْ يَوْمًا مَيَاةَ حَبْنَةٍ وَهَلْ تُبْدُونَ لِي شَامَةً وَكُفَيْلٌ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَبِيبَ الْيَمِينِ الْمَدِينَةِ لَحْنًا مَكَّةَ أَدَّ أَشَدَّ وَصَحْبَهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاحِبِهَا وَمَوَدَّهَا وَانْقُلْ حُمَاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْحُجْفَةِ: هـ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ كِتَابُ الطَّبِّ

بَابُ ۳۹۶ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاوُدَ إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً: هـ

۴۳۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الذُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرَا بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخُ عَطَاوَةَ ابْنُ أَبِي سَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ: مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاوُدَ إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً: هـ

بَابُ ۳۹۷ هَلْ يَبْغِي الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ أَوِ الْمَرْأَةُ الرَّجُلَ؟ هـ
۴۳۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَسْرُوبُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ رَبِيعِ بْنِ

لَا شَيْءَ - تو ابو بکر اور بلال رضی اللہ عنہما بخاری میں ملنا نہ گئے۔ بیان کیا کہ پھر میں ان کے پاس گئی اور کہا کہ والد صاحب آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ بلال آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جب بخار آتا تو وہ یہ شعر پڑھتے تھے: ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے۔ اور موت تو اس کے جتنے کے تشم سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اور بلال رضی اللہ عنہ کا جب بخار اترتا تو عین آواز سے یہ اشعار پڑھتے: کاش مجھے معلوم ہوتا کہ میں ایک رات وادی میں گزار سکوں گا کہ میرے چاروں طرف اذخر اور حبیل ہوں گے اور کیا کبھی پھر میں مجننہ کے پانی پر اتروں گا۔ اور کیا کبھی شامہ اور طفیل (مکہ کے قریب کی دو پہاڑیاں) کو اپنے سامنے دیکھ سکوں گا یا بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آنحضرتؐ سے اس کے متعلق کہا تو آنحضرتؐ نے یہ دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے دلوں میں عزیز کی محبت پیدا کر دے، جیسا کہ ہمیں اپنے وطن (مکہ) کی محبت تھی بلکہ اس سے زیادہ زیادہ، اور اس کی آب و ہوا کو محبت بخش بنا دے اور ہمارے لیے اس کے صانع اور مدد میں برکت عطا فرما اور اس کے بخار کو کہیں اور منتقل کر دے۔ اے جحفہ میں منتقل کر دے۔: هـ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

طِبُّكَ مُتَعَلِّقٌ بِأَحَادِيثِ

۳۹۶ - اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں بنائی جس کا علاج نہ پیدا کیا ہو۔

۴۳۷ - ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالفضل زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن سعید بن ابی حسین نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عطاء بن ابی رباح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا بیماری نہیں بنائی جس کا علاج نہ پیدا کیا ہو۔

۳۹۷ - کیا مرد و عورت کا یا عورت مرد کا علاج کر سکتی ہے؟

۴۳۸ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن معقل نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے اور ان سے ربیع بن معوذ بن

عمر فاروق رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتے تھے اور مسلمان مجاہدوں کو پانی پلاتے، ان کی خدمت کرتے اور مقتولین اور مجروحین کو دیرینہ منورہ لاتے تھے۔

۳۹۸۔ شفا تین چیزوں میں ہے۔

۴۳۹۔ مجھ سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے احمد بن منیع نے حدیث بیان کی، ان سے مروان بن شجاع نے حدیث بیان کی، ان سے سالم افطس نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شفا تین چیزوں میں ہے، شہد کے شربت، پھینکا نگوں لے کر آگ سے داغے میں، لیکن میں امت کو آگ سے داغ کر علاج کرنے سے منع کرتا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا۔ اور یحییٰ نے روایت کی۔ ان سے لیث نے، ان سے مجاہد نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، شہد اور پھینکا نگوں لے کر آگ سے داغے میں اور ان سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں سرتاج بن یونس ابو حاتم نے خبر دی، ان سے مروان بن شجاع نے حدیث بیان کی، ان سے سالم افطس نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شفا تین چیزوں میں ہے، پھینکا نگوں لے کر آگ سے داغے میں، اور میں اپنی امت کو آگ سے داغے سے منع کرتا ہوں۔

۳۹۹۔ شہد کے ذریعہ علاج اور اسٹغالی کا ارشاد اس میں شفا ہے لوگوں کے لیے۔

۴۴۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ہشام نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شیرینی اور شہد پسند تھا۔ ۴۴۲۔ ہم سے ابن نعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الرحمن بن عسیل نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، انھوں نے فرمایا، اگر تمھاری دواؤں میں کسی میں بھدائی ہے تو پھینکا نگوں لے کر آگ سے داغے میں ہے، اور اگر وہ مرض کے مطابق ہو، اور میں آگ سے داغے کو پسند نہیں کرتا۔

مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ قَالَ: كُنَّا نَخْرُجُ أَكْثَرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِي الْأَنْفُومَ وَنَحْدُمُهُمْ وَنُدْفِئُ الْفَتْلَى وَالْعَرَضَى إِلَى الْمَدِينَةِ -

باب ۳۹۸ الشفاء في ثلاث -

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ: شَرْبِ مَاءِ عَسَلٍ وَشَرْطَةِ حُجْبٍ وَكِتَةِ نَابٍ. وَانْهَى الْمُتَنِيَّ عَنِ الْبُكِيِّ رَفَعُ الْحَدِيثُ، وَرَوَاهُ الْقُتَيْبِيُّ عَنْ كَيْثٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ: شَرْبِ مَاءِ عَسَلٍ وَكِتَةِ نَابٍ. وَانْهَى الْمُتَنِيَّ عَنِ الْبُكِيِّ -

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا سِرَجُ بْنُ يُونُسَ أَبُو حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ: شَرْبِ مَاءِ عَسَلٍ وَكِتَةِ نَابٍ. وَانْهَى الْمُتَنِيَّ عَنِ الْبُكِيِّ -

باب ۳۹۹ الشفاء بالعلس وقول الله تعالى فيه شفاء للناس -

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْبِدُ الْخُذَامَ وَالْعَسَلَ - ۴۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَسِيلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَّتِكُمْ أَوْ يَكُونُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَّتِكُمْ خَبْثٌ فَهِيَ شَرْطَةُ حُجْبٍ أَوْ شَرْبَةُ عَسَلٍ أَوْ كِتَةُ نَابٍ -

۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَخِي

يُطْنُفُ فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَقْبَى النَّاسِيَةَ فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ أَكَاةً فَقَالَ: فَقُلْتُ فَقَالَ: مَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ اسْقِهِ عَسَلًا مَسْقَاةً قَبْرًا؟

بَابُ الدَّاءِ بِالْبَاءِ الْإِبِلِ :

۶۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ مَسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ مَسَاكِينَ سَقَمُوا فَأُلُوا بِأَرْسُولِ اللَّهِ: أَدْبَانًا وَاطْعَمَنَا فَلَمَّا صَحُّوا، فَأُلُوا: إِنَّ الْمَدِينَةَ وَخَمَةَ... فَأَنزَلَهُمُ الْعَرَبَ فِي دُرُوبَتِهِ، فَقَالَ: اشْرَبُوا أَلْبَانَهَا فَلَمَّا صَحُّوا فَتَلَّوْا رَاعِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنُوا دَوْدَاً فَبَعَثَ رَجُلًا يَأْتِيهِمْ فَيَقْطَعُ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَرَّ أَعْيُنَهُمْ فَذَابَتْ الرَّجُلُ مِنْهُمْ بِكَدِّهِمْ أَلَا تَرَوْنَ هَؤُلَاءِ يَلْبَسَانِي حَتَّى يَمُوتَ: قَالَ: سَلَامٌ فَبَلَغَنِي أَنَّ الْحَجَّاجَ قَالَ لِزَيْنٍ: حَدَّثَنِي بِأَشَدِّ عُقُوبَةٍ عَمَّا قَبْلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَّ شَئْءَ بَعْلًا فَتَبَلَّغَ الْحَسَنَ فَقَالَ: وَذِدْتُ أَنَّكَ لَمْ يُخَدِّ شَئْءَ :

بَابُ الدَّاءِ بِالْوَاوِ الْإِبِلِ :

۶۴۵۔ حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

۶۴۳۔ ہم سے عیاش بن الولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الامی نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابو المتوکل نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرے بھائی پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انھیں شہد پلاؤ۔ پھر دوسری مرتبہ وہی صاحب حاضر ہوئے۔ آنحضرتؐ نے اس مرتبہ بھی شہد پلانے کے لیے کہا۔ وہ پھر تیسری مرتبہ حاضر ہوئے (اور عرض کی کہ شہد پلایا لیکن شفا نہیں ہوئی) آنحضرتؐ نے پھر فرمایا کہ انھیں شہد پلاؤ، وہ پھر آئے اور کہا کہ حکم کے مطابق میں نے عمل کیا (لیکن شفا نہیں ہوئی) آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے، انھیں پھر شہد پلاؤ، چنانچہ انھوں نے شہد پھر پلایا اور اسی سے صحت ہوئی۔

۴۰۰۔ اونٹ کے دودھ سے علاج

۶۴۴۔ ہم سے سلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے سلام بن مسکین ابو الروح بصری نے حدیث بیان کی، کہا کہ ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ کچھ لوگوں کو باری تھی، انھوں نے کہا، یا رسول اللہ! ہمیں قیام کی بجز عنایت فرمائیے اور ہمارے کھانے کا انتظام فرمائیے پھر جب وہ لوگ صحت مند ہو گئے تو انھوں نے کہا کہ مدینہ کی آب و ہوا خراب ہے چنانچہ آنحضرتؐ نے جرہ میں، اونٹوں کے ساتھ ان کے قیام کا انتظام کر دیا اور فرمایا کہ ان کا دودھ پو جب انھیں صحت ہو گئی تو انھوں نے حضور اکرمؐ کے حوٹے کو قتل کر دیا اور اونٹ مانک کر لے گئے۔ آنحضرتؐ نے ان کے پیچھے آدمی دوڑائے اور جیسا کہ انھوں نے حوٹے کے ساتھ کیا تھا آپؐ نے بھی ان کے ساتھ گاؤں کاٹ دیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھر داوی میں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ زبان سے زمین چاٹتا تھا اور اسی حالت میں مر گیا۔ سلام نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہوا کہ حججج نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ مجھ سے وہ سب سے سخت سزا بیان کیجئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو دی ہو تو آپؐ نے یہی حدیث بیان کی یہ جس بصری تک یہ بات پہنچی تو آپؐ نے فرمایا کاش وہ یہ حدیث جھجج سے نہ بیان کرتے۔

۴۰۱۔ اونٹ کے پیشاب سے علاج

۶۴۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا
فَالْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ سَحَقُوا بِرَأْعِيهِمْ لَيْسِي الرِّبْدِ فَيَسْتَمُوا مِنْ
الْبَاسِهَا وَأَبْوَالِهَا فَلَحِقُوا بِرَأْعِيهِمْ فَتَنَبَّأُوا مِنْ
الْبَاسِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَلَحَتْ أَسْدَانُهُمْ
فَقَتَلُوا السَّرَاعِيَّ وَسَافَرُوا إِلَى بَلَدٍ قَبْلَهُمْ أَيْتَمَى مَتَى
اللَّهُ مُلْكِيهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي طَلَبِهِمْ فَجَبَّتْ
بِهِمْ فَتَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَسْرَجِلَهُمْ وَسَبَرَ
أَعْيُنَهُمْ - قَالَ قَتَادَةُ فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
سِيرِينَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ -

باب الحبة السوداء

۶۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عُمَيْرُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ
خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ الْبَجَرِ
فَمَرَّضَ فِي الطَّرِيقِ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ
مَرِيضٌ فَقَادَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ فَقَالَ لَنَا عَلَيْكُمْ
بِحَلَالٍ هَذِهِ الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ فَخَذُوا مِنْهَا خَمْسًا
أَوْ سَبْعًا فَأَسْحَقُوا حَتَّى أَفْطَرُوا وَهَاتِي أَفْعِمِ
بِقَطْرَاتٍ زَيْتٍ فِي هَذِهِ الْحَبَّةِ وَفِي هَذِهِ
الْحَبَابِ فَإِنَّ عَاقِبَتَهُ عَدْنٌ أَنْهَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ هَذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا

۶۴۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكِينٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْبٍ
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَسَعِيدُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ
كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَ
الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِيزُ

باب الثَّيْلِينَةِ لِلْسَّرِينِ

۶۴۸ - حَدَّثَنَا جَبَانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ (عرسہ کے) کچھ لوگوں
کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا
کہ وہ آنحضرت کے چرواہے کے یہاں چلے جائیں، یعنی اونٹوں میں اور ان کا دودھ
اور میٹھا پئیں۔ چنانچہ وہ لوگ آنحضرت کے چرواہے کے پاس چلے گئے اور
اونٹوں کا دودھ اور میٹھا پیا۔ جب انھیں جسمانی صحت حاصل ہو گئی تو اونٹوں نے
چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو مالک سے گئے جنھوں کو جب اس کا علم
ہوا تو آپ نے انھیں تلاش کرنے کے لیے بھیجا جب انھیں لایا گیا تو آنحضرت کے
حکم سے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں پٹائی پھیر
دی گئی۔ قتادہ نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی کہ حدود
کے نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے (جو میں اس طرح کی کسر کی ممانعت نازل ہو گئی)
۴۰۲ - کلونجی - ۶

۶۴۶ - ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن
حدیث بیان کی، ان سے اسرافیل نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان
سے خالد بن سعد نے بیان کیا کہ ہم باہر گئے، اور ہمارے ساتھ غالب بن ابی جرحہ
اشعرہ بھی تھے۔ وہ راستہ میں بیمار پڑ گئے پھر جب ہم مدینہ واپس آئے اس وقت
بھی وہ بیمار ہی تھے۔ ابن ابی عتیق ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے لہذا
ہم سے کہا کہ انھیں سیادہ لے کر (کلونجی) استعمال کرادے اس کے پانچ یا سات
دانے لے کر پیس لے۔ اور پھر زیتون کے تیل میں ہار کر دناک کے اس طرف اور
اس طرف اسے قطرہ قطرہ کر کے ٹپکاؤ، کیونکہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے حدیث
بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ یہ کلونجی
بہر بیماری کی دوا ہے سوا سام کے، میں نے عرض کی سام کیا ہے فرمایا کہ موت۔

۶۴۷ - ہم سے یحییٰ بن مکی نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان
کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے ابوسلمہ اور سعید بن
مسیب نے خبر دی اور انھیں ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انھوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ سیادہ دانوں میں بہر بیماری
سے شفا ہے، سوا سام کے، ابن شہاب نے بیان کیا کہ سام موت کو کہتے ہیں۔
اور سیادہ لے کر (کلونجی) کہتے ہیں۔

۴۰۳ - درین کے لیے تبلیغ

۶۴۸ - ہم سے جہان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی

عبداللہ نے خبر دی، انھیں یوحنا بن زبید نے خبر دی، انھیں عقیل نے، انھیں ابن شہاب نے، انھیں عروہ نے، کواثر رضی اللہ عنہما ہمارے لیے اور میت کے سرکاروں کے لیے تبیین (روا، دودھ اور شہد ہمارے لکھا جاتا تھا) پکانے کا حکم دیتی تھیں اور فراتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ تبیین مرین کے دل کو اہل مہم پاتا ہے اور غم دور کرتا ہے۔

۴۳۹۔ ہم سے فروہ بن ابی المغرا نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ تبیین کا حکم دیتی تھیں اور فراتی تھیں کہ اگرچہ وہ (مرین کو) ناگوار گذرتا ہے لیکن نفع بخش ہے۔

۴۴۰۔ ناک میں دوا ڈالنا

۴۵۰۔ ہم سے محلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا گویا، اور پچھنا لگانے والے کراس کی اجرت دی اور ناک میں دوائی ڈلائی۔

۴۵۵۔ دریائی کست ناک میں ڈالنا "قسط" اور "کست" ایک

ہی چیز ہے جیسے "کافور" اور "قافور" یہی صورت "کشت"۔

یعنی زرعہ میں ہے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسے

"قشت" پر پڑھتے تھے۔

۴۵۱۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، انھوں نے عبید اللہ سے کرام تیس بنت محسن رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ کھنور نے فرمایا تم لوگ اس عود ہندی رکست کا استعمال کیا کرو، کیونکہ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے، صحت کے درمیں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے۔ ذات الجنب نہیں چھالی جاتی ہے اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک نوہور در کے کوڑے کو حاضر ہوا، پھر کھنور کے اوپر اس نے پیشاب کر دیا تو کھنور نے پانی منگا کر پیشاب کی جگہ پر چھینٹا دیا۔

۴۵۶۔ کس وقت پچھنا گویا جائے۔ ابوسعہ رضی اللہ عنہ نے

أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالْتَّبْيِينِ لِلْمَرِيضِينَ وَالْمَحْزُونِ عَلَى الْعَالِيَةِ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ التَّبْيِينَ نَجْمٌ فَوَازِ الْمَرِيضِينَ وَذَنَابُ بَعْضِ الْخَمَرِ ۖ ۴۳۹۔ حَدَّثَنَا فَرْدَوْسُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالْتَّبْيِينِ وَتَقُولُ: هُوَ الْبَعْضُ الشَّافِعُ ۖ

باب ۳۳ السُّعُوطُ ۖ

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا مَحَلِيُّ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَبٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ مَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجِمَ وَأَعْطَى الْحُجَّامُ اجْرًا وَاسْتَحَطَّ ۖ

باب ۳۴ السُّعُوطُ بِالْفَسْطِ الْعِنْدِ حَيَّ

الْبَحْرِيِّ وَهُوَ الْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُورِ

وَالْكَافُورِ مِثْلُ كَشَطْتٍ: تَزَيْغَتْ وَقَرَأَ

عَبْدُ اللَّهِ فُشِطَتْ ۖ

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا مَدْفُودُ بْنُ الْمَعْنَى أَخْبَرَنَا مَجْنُ عِيْنَةَ۔ قَالَ سَمِعْتُ الزَّهْرِيَّ عَنْ مَعْبُودِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسِ بْنِ مَجْنُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِذَاتِ الْخَوْدِ الْعِنْدِ حَيَّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَاءَ: يَسْتَعْطِبُ بِهِ مِنَ الْعَذْرَةِ وَكَيْدِ بَيْتِ مَنْ ذَاتِ الْجَنْبِ: وَدَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابُنِي لَحْدًا يَا كُلِّي الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَمَا عَادَ يَمَامُ فَدَسَّ عَلَيْهِ ۖ

باب ۳۵ أَيْ سَاعِدِي يَخْتَجِمُ، وَاخْتَجِمَ

۱۔ اس سے پہلے مراد حقیقی ذات الجنب (نورس) نہیں۔ بل سب سے میں غلیظہ اور فاسد یارح کے جمع ہو جانے سے جو تکلیف ہوتی ہے اس کے لیے یہ نقل استعمال کیا گیا ہے، عود ہندی اس میں مفید ہے نیز میں اس کا استعمال مضر ہوتا ہے۔

ابُو مُوسَى لَيْسَ :

۴۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : اخْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِحٌ -

بابُ الْحَجَامَةِ فِي السَّعْيِ وَالْإِحْرَامِ قَالَهُ ابْنُ مَجِيَّةٍ :

۴۵۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ عَنْ طَائِفٍ وَاعْطَاهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : اخْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حُرٌّ -

بابُ الْحَجَامَةِ مِنَ الدَّاءِ :

۴۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرِ الْحَجَامِ فَقَالَ : اخْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَمِيَّةٍ وَاعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَكَلَهُ مَوَالِيَهُ فَنَحَقُوا عَنْهُ وَقَالَ : إِنْ أَثَلْتُمْ مَا تَدْرِكُونَ مِنْ الْحَجَامَةِ وَالْقُسْطِ النَّجْرِيِّ ، وَقَالَ : لَا تَحْذَرُوا صَبِيئًا مِنْكُمْ يَأْتِيكُمْ مِنَ الْعُنَّةِ وَالْعُنَّةُ :

بِالْقُسْطِ :

۴۵۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَهُ حَدَّثَهُ أَنَّ هَاشِمَ بْنَ عُمَرَ بْنَ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَكَذَا الْمُقْتَمَ ثُمَّ قَالَ لَا أَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنْ فُيِدَ بِشَقَاءٍ :

بابُ الْحَجَامَةِ عَلَى الرَّأْسِ :

رات کے وقت پچھنا لگوا تھا :

۴۵۲- ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی ، ان سے ابوبہ نے حدیث بیان کی ، ان سے عکرمہ نے ابو ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) پچھنا لگوا اور آپ روزہ سے تھے ۔

۴۰۷- بیماری کی وجہ سے پچھنا لگوانا ۔

۴۵۳- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ، ان سے عمرو نے ان سے طاؤس اور عطام نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنا لگوا ۔

۴۰۸- بیماری کی وجہ سے پچھنا لگوانا ۔

۴۵۴- ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی ، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں حمید الطویل نے خبر دی اور انھیں انس رضی اللہ عنہ نے آپ سے پچھنا لگنے والے کی اجرت کے متعلق پوچھا گیا تھا (کہ جائز ہے یا نہیں ؟) آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگوا تھا ، آنحضرت کو ابو طیب نے پچھنا لگایا تھا ۔ آپ نے انھیں دو صاع اناج (اجرت میں) دیا تھا ۔ اور آپ نے ان کے آقاؤں سے گفتگو کی تو انھوں نے ان سے وصول کی جانے والی لگان میں کمی کر دی تھی اور آنحضرت نے فرمایا کہ (خون کے دباؤ کا) بہترین علاج حرقم کرتے ہو وہ پچھنا لگوانا اور درمیانی کست کا استعمال ہے اور فرمایا اپنے بچوں کو عذرہ (حق اور ناک کے درمیان کا درد غالباً) میں درد کی جگہ کو ہاتھ سے دبا کر انھیں تکلیف میں مبتلا نہ کرو ، بلکہ کست سے علاج کرو ۔

۴۵۵- ہم سے سعید بن تلید نے حدیث بیان کی ، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو وغیرہ نے خبر دی ۔ ان سے بکر نے حدیث بیان کی ان سے عامر بن عمرو بن قتادہ نے حدیث بیان کی کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ متعین کی عیادت کے لیے تشریف لائے ۔ پھر ان سے کہا کہ جب تک تم پچھنا نہ لگوا لو گے میں یہاں سے نہیں جاؤں گا ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنبھے ، آنحضرت نے فرمایا کہ اس میں شفا ہے ۔

۴۰۹- سر میں پچھنا لگوانا

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ سَمِيعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَعْرَجِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْتَجَمَ بَنِي جَمَلٍ مِنْ طَرَفِي مَكَّةَ وَهُوَ حُزِيمٌ فِي وَسْطِ رَأْسِهِ وَكَانَ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَ نَاهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْكَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْتَجَمَ فِي رَأْسِهِ

بِأَنبَلِ الْحَجَمِ مِنَ الشَّقِيقَةِ وَ الْمَصْدَاجِ

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِحْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَأْسِهِ وَهُوَ حُزِيمٌ مِنْ دَحِجٍ كَانَ يَمُوءُ يُقَالُ لَهُ لَحَى جَمَلٍ وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّادٍ أَخْبَرَ نَاهِشَامُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْتَجَمَ وَهُوَ حُزِيمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ شَقِيقَةِ كَانَتْ يَمُوءُ

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أَسَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْخُبَيْلِ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ مُعَمَّرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ كَانِ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَّتِكُمْ خَيْرٌ حَبِيئِي شَرِبْتَهُ فَسَلِّ أَوْ شَرَطْتَهُ فَحُجِّمِ أَدْلَدَاةٍ مِنْ نَارٍ وَمَا أَحَبُّ أَنْ أَلْسِنِي

بِأَلِ الْخَلْقِ مِنَ الْأَدْوِيَّةِ

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ هَوَّابٍ عَنْ جَعْفَرَةَ قَالَ أَقْبَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَبَ بَيْتَهُ وَإِنَّا أَوْقَدُ مَحْتَبِ بَرْمَةٍ

۲۵۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ نے انھوں نے عبد الرحمن بن الاعرج سے سنا، انھوں نے عبد اللہ بن محمد رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے راستے میں مقام لحي جمل میں اپنے سر کے نیچے پکھنچا لگوایا، آنحضرتؐ اس وقت حرم تھے اور محمد بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا۔ انھیں ہشام بن حسان نے خبر دی، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر میں پکھنچا لگوایا۔

۲۱۰۔ آدھے سر کے اور (یا پورے سر کے) درد میں پکھنچا لگوانا۔

۲۵۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عدی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں اپنے سر میں پکھنچا لگوایا، یہ پکھنچا آپ نے سر کے درد کی وجہ سے لگوایا تھا جو لحي جمل نامی پانی پر آپ کو ہوا تھا۔ اور محمد بن سواد نے بیان کیا کہ انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں عکرمہ نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں اپنے سر میں پکھنچا لگوایا۔ آدھے سر کے درد کی وجہ سے جو آپ کو ہو گیا تھا۔

۲۵۸۔ ہم سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن خبیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عامر بن معمر نے حدیث بیان کی، اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تمھاری دوا اثر میں کوئی بھلائی ہے تو شہد کے شربت میں۔ پکھنچا لگوانے میں اور آگ سے داغنے میں ہے، لیکن میں آگ سے داغ کر علاج کو پسند نہیں کرتا۔

۲۱۱۔ تکلیف کی وجہ سے سرمہ لگانا

۲۵۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے بیان کیا کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے اور ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مصلح حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے ہیں ایک ہڈی کے نیچے آگ جلا رہا

مٹھا اور جوئی میرے سر سے گری جیسی (احرام باندھ کر نہ سٹھے) انھوں نے دریافت فرمایا، سر کے یہ کپڑے جیسی تکلیف پہنچاتے ہیں؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ فرمایا کہ پھر سر منڈوا لو اور کفارہ کے طور پر (تین دن کے روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ یا ایک قربانی کر دو۔ ایوب نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں کہ کس کا ذکر سب سے پہلے کیا تھا۔

۴۱۲۔ جس نے داغ لگوا یا دوسرے کو داغ لگایا۔

اور داغ نہ لگوانے کی فضیلت۔

وَالْعَمَلُ مِمَّا تَرَىٰ رَأْسِي فَقَالَ: أَيُؤْذِنُكَ هُوَ
أَمْ لَمْ تَلِدْ نَعَمْ قَالَ مَا خُلِقَ وَصَمُّكَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ
أَوْ أَطْعِمَ سِتَّةً أَوْ اشْتِكُ
فَسَيِّئُكَ. قَالَ أَيُؤْذِنُكَ أَوْ يَرَىٰ
بِأَيْمِيهِ مَبْدَأُ ۖ

باب ۱۲ مَنِ اتَّكَى أَوْ كَوَىٰ غَيْرَهُ وَ

فَضَّلَ مِنْ لَدُنْكَ سَيِّئُ ۖ

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هَافِظُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدَنِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْقَسِيلِ حَدَّثَنَا
عَامِرُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ كَانَ فِي نَتْنٍ مِنْ
أَذْوَانِكُمْ شِقَاقٌ دَفَعْتُمْ سَفْرَطَهُ فَحُجِيمٌ أَوْ لَدَغَةٌ
بَيْنَ يَدَيْهِ وَمَا أُجِبْتُ أَنْ أَسْتَوِي ۖ

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسُوَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ
حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ قَامِرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ عَيْنٌ أَوْ
حُمَةٌ، فَذَكَرَتْهُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ: حَدَّثَنَا
ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَرَضْتُ عَلَىَّ الْإِسْلَامَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ
يَسْتَشِيرَانِ مَعَهُ الشَّهْطَ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ
أَحَدٌ حَتَّى دَفَعَنِي سَوَادٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هَذَا؟
أَمْتِي هَذِهِ؟ قِيلَ هَذَا مُؤْمِي وَقَوْمُهُ قِيلَ
النَّظَرُ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِذَا سَوَادٌ يَمْلِكُ الْإِسْلَامَ، ثُمَّ
قِيلَ لِي أَنْظُرْ هَهُنَا هَهُنَا فِي آفَاتِ السَّمَاءِ فَإِذَا
سَوَادٌ قَدْ مَلَكَ الْإِسْلَامَ قِيلَ هَذِهِ أُمَّتُكَ وَ
مَنْ خَلَّ الْحَبَّةَ مِنْ هَذَا لَمْ يَسْبَحْهُنَّ النَّبِيُّ يَحْيَى
حِينَ بَدَأَ هَذَا وَلَمْ يَبْدَأْ لَهُمْ فَأَنَا مِنَ الْقَوْمِ
وَقَالُوا لَحْنُ النَّبِيِّ أَمَّا يَا أَبَتِ وَأَتَّبَعْنَا رَسُولَهُ
فَقَضَّ عَنْهُمْ أَوْ أُولَئِكَ ذُنُوبُ النَّبِيِّ وَلَوْلَا أَنِّي لَأَسْلَمْتُ

۴۱۰۔ ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے
عبد الرحمن بن سلیمان بن غیل نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن عمر بن
قتادہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا،
ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری دو آنوں میں شقاق ہے تو کھپا
لگوانے اور آگ سے داغنے میں ہے لیکن آگ سے داغ کر علاج کو بھی پسند
نہیں کیا۔

۴۱۱۔ ہم سے عمران بن میسوہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے
حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے
عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نظر بد اور زہریلے جانور کے کاٹ کے
سوا اور کس چیز پر جھار پھینک صحیح نہیں حصین نے بیان کیا کہ پھر میں
نے اس کا ذکر سعید بن جبیر سے کیا تو آپ نے بیان کیا کہ ہم سے ابن عباس رضی
اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے
تمام امتیں پیش کی گئیں۔ ایک ایک دو دو نبی اور ان کے ساتھ ان کے
ماتنے والے گزرتے رہے اور لعین نبی ایسے بھی تھے کہ ان کے ساتھ کوئی نہیں تھا
انھیں میرے سامنے ایک عظیم جماعت آئی، میں نے پوچھا، یہ کون ہیں، میری امت کے
لوگ ہیں؟ کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہے۔ پھر کہا گیا کہ ان کی طرف
دیکھو میں نے دیکھا کہ ایک عظیم جماعت ہے جو ان کی پر چھائی ہوئی ہے پھر مجھ سے
کہا گیا کہ ادھر دیکھو، ادھر دیکھو، آسمان کے مختلف آفاق ہیں، میں نے دیکھا کہ
جماعت ہے جو تمام ان کی پر چھائی ہوئی ہے۔ کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور
اس میں سے ستر ہزار حساب کے بغیر جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ اس کے
بعد آنحضرت (آپسے) حرم میں داخل ہو گئے اور کچھ وصاحت نہیں فرمائی کہ وہ ستر
ہزار کون لوگ ہوں گے، لوگ بحث کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم ہی اللہ پر ایمان لائے

فَانَا وَلِيدُنَا فِي الْجَا هِلِيَّةِ. فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ: هَذَا الَّذِي نَسَا يَسْرَتُونَ وَلَا يَتَكَلَّمُونَ وَعَلَى رَجْعِهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَالَ عَكَاشَةُ بْنُ حُجْصٍ: أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: أَمِمْهُمْ أَنَا قَالَ سَبَقْتُ عَكَاشَةَ

۴۶۲: بن

باب الاثم والکحل من

الرمم منہ عن ام عطية

۶۶۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَتَهُ قُوَيْحَةَ زَوَّجَهَا فَاسْتَلْكَ عَلَيْهَا فَنَدَّ كُرُودَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرُوا إِلَهُ الْكُحْلِ وَأَنَّهُ يُجَاوِزُ عَلَى عَيْنَيْهَا فَقَالَ: لَعَنُ كَأَمَتْ أَحَدًا أَكُنْتُ تَمَلَّكْتُ مَبْتَلًا فِي شَرِّ أَحَدٍ سِوَا أَوْ فِي أَحَدٍ سِوَا فِي شَرِّ مَبْتَلٍ فَإِذَا امْرَأَتُكَ رَمَتْ بَعْدَهُ فَلَا أَرْجَاةَ اسْتَهْبِ وَاعْتَرَا

۴۶۳: بن

باب الحبة ام - وقال عفان

حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَبِيَّاءَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَذَابَ دَاحِي وَلَا حَيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا مَغَمًّا وَكَفَرٍ مِنَ الْمُجْدُومِ كَمَا تَغِيَرُ مِنَ الْأَسَدِ

ہیں اور اس کے رسول کی اتباع کی ہے۔ اسی لیے ہم سب صحابہؓ اودہ لوگ میں یا ہمارے وہ اولاد میں جو اسام میں پیدا ہوئے۔ کیونکہ ہم جاہلیت میں پیدا ہوئے تھے۔ یہابی سب حضور اکرمؐ کو پہنچیں تو آپؐ باہر تشریف لائے اور فرمایا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے (یا حساب جنت میں جانے والے) جو منتر نہیں کرتے، نال پر اعتقاد نہیں رکھتے اور داغ کو علاج نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اس پر عکاشہ بن حصن رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہؐ! کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس کے بعد دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہؐ! میں بھی ان میں سے ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے۔

۴۱۳- آنکھ آنے پر اللہ درمہر کا استعمال، اس باب میں

ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث بھی ہے۔

۶۶۲- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا کہ مجھ سے حمید بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے زینب رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا (زنا عدت میں) ان عورت کی آنکھ دھکنے لگی تو لوگوں نے ان کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ ان لوگوں نے آنحضرتؐ کے سامنے سرمہ کا ذکر کیا، اور یہ کہ اگر سرمہ آنکھ میں دھکایا تو ان کی آنکھ کے متعلق خطو ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ زنا و جاہلیت میں عدت گزارنے والی تم عورتوں کو لینے گھر میں سب سے بدتر کڑے میں پڑا رہنا پڑتا تھا، یا آپؐ نے یہ فرمایا کہ، اپنے کپڑوں میں سب سے گھر کے بدتر حصے میں پڑا رہنا پڑتا تھا، پھر جب کوئی کتا گزرتا تو اس پر وہ مینگنی پھینک کر داتی تھی، پس چار بیٹے اس دھک سرمہ نہ لگاؤ۔

۴۱۴- حزام۔ اوصاف نے بیان کیا کہ ہم سے سلیم بن حیان نے

حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مبداء نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپؐ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اراض میں تعدیہ، بدفالی حمامہ اور صفر محرم کو صفر تک کے لیے مؤخر کر دینا، کوئی اسل نہیں ہے۔ (اور ان حضور اکرمؐ کا یہ بھی ارشاد یہ ہے کہ) حزام کی بیماری دالے سے اس طرح بھاگ جیسے شیر سے بھاگتے ہوئے

باب ۱۵۱ اَلَسَّ شِفَاؤُہُ لِلْعَيْنِ :

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ عُمَرُو بْنَ حَدِيثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَلْبُ مِنَ النَّارِ وَمَا ذُحَا شِفَاؤُہُ لِلْعَيْنِ۔ قَالَ شُعْبَةُ وَآخِرُ بَيِّنَاتِكُمْ بِنُ مَعْنِيَةِ عَنِ الْحَسَنِ الْأَعْرَفِيِّ عَنْ عُمَرُو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ لَمَّا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهِ الْحُكْمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ :

۳۱۵۔ من آنکھ کے لیے شفا ہے۔

۶۶۳۔ ہم سے عمر بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے عذر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، انہوں نے عمرو بن حریث سے سنا کہا کہ میں نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ سانپ کی چھری من میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے بشرطہ بیان کیا کہ مجھے حکم بن عتبہ نے خبر دی، انھیں حسن عوفی نے انھیں عمرو بن حریث نے اور انھیں سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبہ نے بیان کیا کہ جب حکم نے بھی مجھ سے یہ حدیث بیان کر دی تو مجھ عبد الملک کی حدیث کے بارے میں مجھے کوئی تاثر نہیں رہا۔

۳۱۶۔ دوا من میں ڈالنا

۶۶۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غش مبارک کو بوسہ دیا۔ (عبداللہ نے) بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ہم نے آنحضرت کے مرض (وفات) میں دوا آپ کے منہ میں ڈالی تو آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ دوا من میں نہ ڈالو، ہم نے خیال کیا کہ مرعین کو دوا سے جو ناگوار ہوتی ہے اس طبعی ناگوار کی وجہ سے آنحضرت منع کر رہے ہیں۔ پھر جب آپ کو آفاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا، کیوں میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ دوا میرے منہ میں نہ ڈالو! ہم نے عرض کی کہ یہ شاید آپ نے مرعین کی دوا سے طبعی ناگوار کی وجہ سے کیا ہوگا۔ اس پر آنحضرت نے فرمایا کہ اب گھر میں

باب ۱۵۲ الدُّدُ :

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَاصِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ۔ قَالَ وَحَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا دُفِنَ فِي مَدْرَجِهِمْ فَجَعَلَ يَشِيرُ الْبَنَاءُ أَنْ تَدْمُكُ دُفْنِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةً السُّوَيْفِ لَيْلًا وَآيَ فُلْمَا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمُ أَنْ تَدْمُكُ دُفْنِي قُلْنَا كَرَاهِيَةَ السُّوَيْفِ لَيْلًا آيَ فَقَالَ : لَا يَبْلُغُ فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا لَمَةً وَأَنَا أَنْظَرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ :

لے (تقریر محمد گشتہ) ایدرف تر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں میں تھیر کے پونے کی تردید فرمائی، دوسری طرف احادیث سے بصر احسن معلوم ہوتا ہے کہ بیماری میں تھیر ہونا ہے۔ بعض محدثین نے کہا کہ اصل دوا طبعا بیماریوں میں تھیر نہیں ہوتا ہے۔ بھولان تھیر نہ ہونے کی مراحث ہے وہاں بھی مراد ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اس کی تحقیق سے شفا بیماریوں میں تھیر ہوتا ہے اور جہاں یہ کہا گیا ہے کہ دوا کی بیماری والے سے بچو اس میں اسی کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اس کا جو جواب ابن قیم نے "زاد المعاد" میں دیا ہے وہ دل کو لگتا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ احادیث میں تھیر کی دوا (پرستی) کو ختم کرنے کے لیے کہ گئی ہے یعنی یہ سمجھنا کہ بیماری اگر کوئی مانتی ہے جیسا کہ ہندوستان کے ہندو بھی اعتقاد رکھتے ہیں غلط ہے اور بیماریوں میں تھیر ہی حقیقت سے قطعاً نہیں ہے۔ اصل تھیر کا انکار مقصود نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سی بیماریوں میں تھیر پیدا کیا ہے اس لیے اس کا بائیں ادا م پکتا ذکر کیا جائے البتہ ایک سبب کی حقیقت سے اسے ماننا چاہیے اور اس سلسلے میں مناسب پر مبنی کرنا چاہیے۔ حاکم کا اعتقاد عرب میں اس طرح تھا کہ وہ بعض پرندوں کے مشتق سمجھتے تھے کہ اگر وہ کسی جگہ مگر کھجور کے کھڑے ہو جاتی ہے شریعت کے اس کی تردید کی کرنا اور اگر کسی پرندہ کی کواڑ سے نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوتا ہے۔

فَاتَتْهُ لَحْدٌ

بَيْتُهُمْ كَحَدٍ

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بَابَ بَنِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثْتُ عَنْهُ مِنَ الْعُدَّةِ فَقَالَ عَلَى مَا تَدْعُونَ أَوْلَا دَكْنٌ بِهَذَا الْعَبْدِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعَوْدِ الْعِنْدِي فَإِنْ فِيهِ سَبْعَةٌ أَشْفِيَهُ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يَسْقُطُ مِنَ الْعُدَّةِ وَبِكُلِّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ - فَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ - بَيْنَ نَاثَتَيْنِ وَلَهُ بَيِّنَةٌ لَنَا خَمْسَةٌ قُلْتُ بِسُفْيَانَ فَاتَتْ مَعَهُمْ يَقُولُ أَعْلَقْتُ عَلَيْكَ قَالَ لَحْدٌ يُحْفَظُ أَعْلَقْتُ مِنْهُ حَفِظْتُهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ - وَوَصَفَ سُفْيَانَ الْعُلَامَ هُجَيْبُكَ بِالْأَصْبَحِ وَأَدْخَلَ سُفْيَانَ فِي حَنَكِهِ إِمْنَا يَعْنِي رَفَعَ حَنَكُهُ بِأَصْبَحَةٍ وَكَمْ يَقُولُ أَعْلَقُوا عَنْهُ شَيْئًا -

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا يَسْرُبُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْنَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَجَّهَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا تَقَدَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْشَدَّ وَجْهَهُ اسْتَأْذَنَ أَمْرًا وَاحِدًا فِي أَنْ يُسَمِّنَ فِي حَبِيبَتِي فَأَذِنَ فَخَرَجَ بَيْنَ وَحَبْلَيْنِ يَحْتَطُّ رَجُلًا فِي الْأَرْضِ مِنْ بَيْنِ عَبَّاسٍ وَأَخْرَجَ أَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ هَلْ تَدْرِي مِنَ الرَّجُلِ الْأَخْرَجَ النَّبِيَّ لَحْدُ تَسَمِّنَ عَائِشَةَ قُلْتُ لَا - قَالَ هُوَ عَلَى قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَالَ

جتنے افراد اس وقت موجود ہیں سب کے منہ میں دو آوازیں جلتے ساور ہیں دیکھنا یہ لوگ، اللہ عباس رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا جائے، کیونکہ وہ اس میں شریک نہیں تھے۔ ۶۶۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے انھیں عبد اللہ نے خبر دی اور انھیں ام قیس رضی اللہ عنہا نے کہیں ایک لڑکے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اسے عذرہ (چھتر) ہو گیا تھا۔ اور اس کی تکلیف کی جگہ کو دبا کر اس کا علاج کیا تھا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ آخر تم عورتیں اپنے بچوں کا گلا دبا کر انھیں کیوں اذیت پہنچاتی ہو، تمہیں چاہیے کہ عذرہ سنہری (دست) ہے اس کا علاج کیا کرو کیونکہ اس میں سات اعضاء سے شفا ہے۔ ان میں سے ذات الجنب بھی ہے، عذرہ کی بیماری میں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے اور ذات الجنب میں چھایا جاتا ہے۔ پھر میں نے زہری سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ صرف دو بیماریوں کی آنحضرت نے وضاحت کی اور باقی پانچ کی نہیں کی۔ میں نے سفیان سے کہا کہ عمر "اعلقت علیہ" (علی کے صدمہ کے ساتھ) بیان کرتے تھے، سفیان نے کہا کہ انھیں "اعلقت منہ" (من کے صدمہ کے ساتھ) محفوظ نہیں ہوگا میں نے زہری سے یہ یاد کیا تھا (عذرہ کی بیماری میں) بچہ کا گلا جس طرح انگلیوں سے دبائے ہیں اسے سفیان نے اپنی انگلیوں کو تالو میں داخل کر کے بیان کیا، یعنی انھوں نے تالو کو انگلیوں سے اٹھایا۔ اور انھوں نے "اعلقتوا عنہ شیئًا" نہیں کہا۔

۶۶۶۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی۔ انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں عمر اور یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب (ممن المرت میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چٹنا بھرنے کا دستور ہو گیا اور آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو آنحضرت نے بیماری کے دن میرے گھر میں گزرنے کی اجازت اپنی دوسری اذواج سے مانگی جب اجازت ملی گئی تو آنحضرت دو اشخاص، عباس رضی اللہ عنہ اور ایک اور صاحب کے درمیان ان کا سہارا لے کر باہر تشریف لائے۔ آپ کے قدم مبارک نے زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا، تمہیں معلوم ہے، وہ دوسرے صاحب کون تھے جن کا عائشہ رضی اللہ عنہا نے نام نہیں بتایا، میں نے کہا کہ میں نہیں سزا یا کہ وہ علی رضی اللہ عنہ تھے عائشہ

رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان کے حجرے میں داخل ہونے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنحضرتؐ کا مرض بڑھ گیا کہ مجھ پر سات مشک پانی ڈالو جو پانی سے لبریز ہوں۔ شاید میں دو گول کو کچھ نصیحت کر سکوں۔ بیان کیا کہ مجھے آنحضرتؐ کو ہم نے ایک لگن میں بیٹھایا، جو آنحضرتؐ کی زوجہ مطہرہ حضرت رضی اللہ عنہا کا تھا اور آنحضرتؐ پر حکم کے مطابق مشکوں سے پانی ڈالے گئے۔ آخر آپؐ نے یہاں اشارہ کیا کہ بس ہو چکا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضرتؐ صحابہؓ کے جمع میں گئے، انھیں مناز پر بٹھائی اور انھیں خطاب کیا۔

۴۱۸۔ عذرہ ۶

۶۶۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ یہی زہری نے کہا کہ مجھے عبد اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی کہ ام قیس بنت محسن اسدی رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی۔ آپ کا تعلق قبیلہ خزیمہ کی شاخ بنی اسد سے تھا آپ ان ابتدائی مہاجرات میں سے تھیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ آپ عکاش بن محسن رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں (آپؐ نے بیان کیا کہ) آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر آئیں۔ آپؐ نے اس لڑکے کو عذرہ (چھوڑ) کا علاج نالوہا کر کیا تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا آخر تم عورتیں کیوں اپنی اولاد کو لوہا کر دیتیں پھر، انھیں چاہیے کہ ہر مرض میں عود مہندی کا استعمال کیا کر دیکھو کہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے، ان میں ایک ذات العجب کی بیماری بھی ہے۔ (عود مہندی سے) آنحضرتؐ کی مراد کست تھی، یہی عود مہندی ہے۔ اور یونس اور اسحاق بن راشد نے بیان کیا اور ان سے زہری نے "علفت علیہ" دلی کے صلہ کے ساتھ)

۴۱۹۔ دستور کی بیماری میں مبتلا شخص کا علاج

۶۶۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابو المتوکل نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرے بھائی کو کست اور ہے ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انھیں شہد پلاؤ، انھوں نے پلایا۔ اور پھر دایس لگ کر کہا کہ میں نے انھیں شہد پلایا، لیکن ان کے دستور میں کوئی کمی نہیں ہوئی آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور تمھارے بھائی کا یہ عود مہندی ہے یا شہد ہی سے انھیں شفا ہوئی اس روایت کی متابعت نے شعبہ کے

الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا دَخَلَ يَتَعَمَّقُ وَاسْتَدَايِمَ وَحَجَّهُ: هَبْنِي أَوْ عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قَرَبٍ لَمْ تَحُلْ أَوْ لِيَمُوتَنَّ لَعَلِّي أَهْبَدُ إِلَى النَّاسِ. كَالْتِ فَاجْلَسْنَا فِي غَضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ ابْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَضِبُ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقَرَبِ حَتَّى جَعَلَ يَشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْنَا، فَالْتَمَسْنَا دَخْرَجَ إِلَى النَّاسِ فَضَلَّ لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ ۝

باب العُدَّة ۶

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسِ بِنْتِ مُحْصِنِ بْنِ سَدِيقَةَ - أَسَدَ حَزِيمَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى - أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ أَحْتَمُ عَكَاشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ لَهَا قَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُدَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا تَدْعُونَ أُولَئِكَ وَكَانَ هَذَا الْعِلَاقَ عَلَيْهِمْ هَذَا الْعُودُ الْمَهْنَدِيُّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْعِيَةِ مِمَّا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكُسْتُ وَهُوَ الْعُودُ الْمَهْنَدِيُّ. وَقَالَ يُونُسُ وَاسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عُلِفْتُ عَلَيْهِ ۝

باب دَوَاءِ الْمُسْطُونِ ۶

۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُوَيَّْلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنَهُ فَقَالَ اسْتَعِمْ عَسَلًا فَسَقَا، فَقَالَ إِنْ سَقَيْتَهُ قَتَلَهُ فَبَزَّاهُ إِلَّا اسْتَطْلَقَ، فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَعْلُ أَخِيكَ تَابَعَهُ النَّصْرُ عَنْ

شُعْبَةُ ۶

واسطہ سے کی۔

۴۲۰۔ صفحہ کی کوئی اصل نہیں، یہ پیٹ کی ایک بیماری ہے

۴۶۹۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبد اللہ وغیرہ نے خبر دی اور ان سے ابوسہرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ارض میں تسدیر، صفحہ اور حمار کی کوئی اصل نہیں۔ اس پر ایک اعرابی بولے کہ یا رسول اللہ! پھر میرے اونٹوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ جب تک ریت میں رہتے ہیں تو ہرنوں کی طرح و صاف اور چمکنے لگتے ہیں پھر ان میں ایک خارش والا اونٹ آجاتا ہے اور ان میں گھس کر انھیں بھی خارش لگا جاتا ہے، انھوں نے اس پر فرمایا لیکن پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟ اس کی روایت ذہری نے ابوسلمہ اور سنن ابن ابی سنان کے واسطہ سے کی۔

۴۲۱۔ ذات الجنب

۴۷۰۔ محمد سے محمد بن عتبہ نے حدیث بیان کی، انھیں عتبہ بن بشیر نے خبر دی، انھیں اسحاق نے ان سے ذہری نے بیان کیا، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی کہ ام قیس بنت محسن، جو ان ابتدائی مہاجرات میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیحہ کی تھی، عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں۔ ذہری کہہ رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر حاضر ہوئیں، انھوں نے اس بچے کا عذرہ میں تاؤ دبا کر علاج کیا تھا۔ انھوں نے فرمایا، اس سے ڈرو کہ تم اپنی اولاد کو اس طرح تاؤ دبا کر لاؤ گے جیسا کہ تم نے ہمارے ہندو اس میں استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں سات بیماریاں ہیں۔

۴۷۱۔ ہم سے عازم نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، کراویہ سنجینی کے سلم نے ابوتلاب کی مکھی ہوئی حدیث پر بھی گش، ان میں وہ احادیث بھی تھیں جنھیں (ایوب نے ابوتلاب کے واسطہ سے) بیان کی تھیں اور وہ بھی تھیں جو ان کے سامنے بڑھ کر سنائی گئی تھیں۔ ان مکھی ہوئی احادیث کے ذخیرہ میں انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بھی تھی کہ ابو طلحہ اور انس بن نضر رضی اللہ عنہما نے انس رضی اللہ عنہ کا داغ لگا کر علاج کیا تھا (اور ابو طلحہ

بَانِيَةُ لَا صَفَرَ دَهْوَاءُ بَاخْتِ النَّطْنِ

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَاهُمْ مِرَّةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ لَا عَذْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةً، فَقَالَ أَحَدُنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بَالُ إِبْرَاهِيمَ تَكُونُ فِي الرَّصْلِ كَأَهْمَاءِ الظُّبَا؟ فَيَا فِي النَّبِيِّ الْأَجْرِبُ فَيَدُ حُلٍّ بَيْنَهُمَا فَيُخْرِجُهُمَا فَقَالَ: فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ: سَأَلَ الْأَنْزَهْرِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَنَانِ ابْنِ أَبِي سَنَانٍ:

بَانِيَةُ لَا صَفَرَ دَهْوَاءُ بَاخْتِ النَّطْنِ

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَتَبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ الْأَنْزَهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مَحْسَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأَوَّلِ اللَّاتِي بَالِيَيْنِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أَحْتُ عَكَاشَةَ بْنِ مَحْسَنٍ أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَنِي لَهَا قَدْ عَلَّقْتُ عَلَيْكِ الْعَذْمَ قَالَتْ: فَقَالَ: اتَّقُوا اللَّهَ عَلَى مَا تَدْعُونَ أَوْلَادَكُمْ مِنْهُ وَالْعَذْمَ عَلَى عَذْمِكُمْ مِنْهُ الْعُودُ الْهَنْدِيُّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكُسْتُ يَعْنِي الْفَسْطُ: قَالَ وَهِيَ لَعْنَةُ:

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا عَازِمٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ قَالَ ذُرِّي عَلَى أَجْوَبٍ مِنْ كُتَيْبٍ أَبِي مَلَكَةَ مِنْهُ مَا حَدَّثْتُهُمْ وَمِنْهُ مَا ذُرِّي عَلَيْهِ وَكَانَ هَذَا فِي الْكِتَابِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ وَأَنَسَ بْنَ النَّضْرِ يَأْكُلَا وَكَوَاكَا أَجْوَبَ طَلْحَةَ بَيْدًا: وَقَالَ مَتَا وَابْنُ مَسْرُوبٍ عَنْ أَجْوَبٍ عَنْ أَبِي قَلْبَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَدْرَى رَسُولُ

رضی اللہ عنہ نے ان کو خود اپنے نامہ سے دعا تھا۔ اور عباد بن مسعود نے بیان کیا، ان سے ایوب نے ان سے ابراہیم نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ انصار کے بعض گھرانوں کو زہریلے جانوروں کے کاٹنے اور کان کی تکلیف میں بھارتے کی اجازت بخشی، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ذات الجنب کی بیماری میں مجھے دعا گیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں، اور اس وقت ابراہیم انس بن نضر اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم موجود تھے اور مگر رضی اللہ عنہ نے مجھے دعا تھا۔

۴۶۲۔ خون بند کرنے کے لیے چٹائی جلا کر زخم پر لگانا۔

۴۶۲۔ مجھ سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عمار بن قاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے اور ان سے سہل بن سعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر خود ٹوٹ گیا۔ آپ کا مبارک چہرہ خون آلود ہو گیا اور سامنے کے دانت ٹوٹ گئے۔ و جنگ احد کے موقع پر، تو علی رضی اللہ عنہ ڈھال میں بھر بھر کر پانی لاتے تھے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے چہرہ مبارک سے خون دھو رہی تھیں پھر حبیب اللہ علیہا السلام نے دیکھا کہ خون پانی سے بھی زیادہ اڑ رہا ہے تو آپ نے ایک چٹائی جلا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں پر لگایا اور اس سے خون رکا۔

۴۶۳۔ بخار جہنم کی بھاپ ہے۔

۴۶۳۔ مجھ سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے، پس اس کی گرمی کو پانی سے سجاؤ۔ نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جب بخار آتا تو فراتے کہ اسے اللہ ہم سے اس عذاب کو دور کر۔

۴۶۴۔ ہم سے عبداللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے ہشام نے ان سے فاطمہ بنت منذر نے کہ اسما بنت ابوبکر صدیقہ رضی اللہ عنہا جب کسی بخار میں مبتلا عورت کے سایہ آتیں تو اس کے لیے دعا کرتیں اور اس کے گریبان میں پانی ڈالتیں، آپ بیان کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں حکم دیا تھا کہ بخار کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔

۴۶۵۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھوا مَبِيتُ
مِنَ الْهَابِ اَنْ مَبِيتُكَ مِنَ الْحَمَةِ وَالْاَذَى
قَالَ اَسْ كَوَيْتُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى وَ
شَمِدَ فِي أَبُو طَلْحَةَ وَ اَسْ بَن
النَّضْرَ وَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَ اَبُو طَلْحَةَ
كَوَايَ :

۴۶۲۔ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ
بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ : لَمَّا كُسِرَتْ عَلَى رَأْسِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْفَةُ وَ
اُذِيَ وَجْهُهُ وَ كُسِرَتْ رِجْلَا عَيْتِهِ وَ كَانَ
يُحْيَى يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْجَنْبِ وَ عَادَتْ فَاطِمَةُ تُغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ
الْمَاءَ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامَ الْمَاءَ يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثِيرًا
عَبْدُ اللَّهِ حَمِيرًا فَاحْرَقَتْهَُا وَ اَلْتَمَعَ عَلَى حَمِيرٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَ اَلْتَمَعَ مِنَ الْبُخْلِ مِنْ فَمِهِ جَهَنَّمَ :

۴۶۳۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو وَهَبٍ
حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْبُخْلُ
مِنْ فَمِهِ جَهَنَّمَ فَاطْفِئُوهَُا بِالْمَاءِ : قَالَ
نَافِعٌ وَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ اَكْشِفْ عَنَّا
الرَّجْمَةَ :

۴۶۴۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ أَنَّ أَسْمَاءَ
بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِالْمَرْأَةِ وَ
حَسَتْ مَقْعُوهَا أَخَذَتْ مِنَ الْمَاءِ فَصَبَّتْ مِنْهَا وَ مِثْنًا فَالْتَمَعَ
عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ أَنْ تُقْرَءَ بِالْمَاءِ :
۴۶۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَثْنًى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا

هَذَا مَا أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعُحْشِيُّ مِنْ حَيْلِمٍ جَهَنَّمُ فَأَبْرِدُوْهُمَا بِالْمَاءِ ۖ

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو الدَّحْوَهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُودٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ سَافَا عَنْ عَنْ حَبَّابٍ عَنْ أَبِي خُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْعُحْشِيُّ مِنْ حَيْلِمٍ جَهَنَّمُ فَأَبْرِدُوْهُمَا بِالْمَاءِ ۖ

بَابُ تَلْبِيسِ مَنْ خَرَجَ مِنْ أَرْضِهِ لَا تَلْبِيسٌ

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ نَاسٍ وَأَبُو بَالَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ قَيْسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ وَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ مَنْجُوعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رَيْفٍ وَاسْتَوْضَحْنَا الْمَذْيَبَةَ دَامَرْتَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي ذَرٍّ وَبَرَاءٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهُ فَيَسُرُّوا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَأَبُو الْبَحَا، فَأَنْطَلَقُوا حَتَّى كَانُوا نَاحِيَةَ الْخَسْرِ فَكَفَرُوا وَبَدَأُوا إِسْلَامًا وَقَتَلُوا رَاحِمَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنُوا وَدَّعَوْهُ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي أَثَرِهِمْ وَأَمَرَهُمْ فُسْرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَبَدَرُوا فِي نَاحِيَةِ الْخَسْرِ حَتَّى سَأَلُوا عَلَى حَالِهِمْ ۖ

بَابُ تَلْبِيسِ مَنْ كَفَرَ فِي الطَّاعُونَ

۶۶۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَسَامَةَ بْنَ سَرْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا

بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخار جہنم کی جھاپ میں سے ہے، اس لیے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۶۶۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالدحوص نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے حدیث بیان کی، ان سے حباب بن رما نے ان سے ان کے دادار فتح بن خدیج نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ بخار جہنم کی جھاپ میں سے ہے اس لیے اسے پانی سے ٹھنڈا کر دیا کرو۔

۶۶۷۔ جرابلسی سرزمین سے نکلا جو اس کے موافق نہیں تھی۔

۶۶۷۔ ہم سے عبد اللہ بن علی بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثعلبہ بن ناس اور ابو ببالہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن عبد قیس نے حدیث بیان کی، ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام کے مقابلہ میں گفتگو کی، انھوں نے کہا کہ اے اللہ کے نبی، ہم موشی ولس میں (اور اسی پر زندگی کا انحصار ہے) ہم لوگ کاشتکار نہیں ہیں دراصل مدینہ کی طرح (سے) مدینہ کی آب و ہوا انھیں موافق نہیں آئی تھی چنانچہ حضور اکرم نے ان کے لیے چند اونٹوں اور ایک چرواہے کا حکم دیا اور آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ ان اونٹوں کے ساتھ باہر چلے جائیں اور ان کا دودھ دھو اور عیشیاب پیئیں۔ وہ لوگ چلے گئے۔ لیکن حرہ کے اطراف میں پہنچ کر اسلام سے استلاد اختیار کیا اور حضور اکرم کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹوں کو ساتھ لے کر کھجور کے بڑے حبیب حضور اکرم کو اس کی اطلاع ملی۔ تو آپ نے ان کی تلاش میں ان کے پیچھے آدمی دوڑائے۔ پھر آپ نے ان کے متعلق حکم دیا اور ان کی آنکھوں میں ملائی پھر دی گئی، ان کے ماتھے کاٹ دیئے گئے اور حرہ کے ایک کنارے میں چھوڑ دیا گیا۔ وہ اسی حالت میں مر گئے۔

۶۶۸۔ طاعون سے متعلق روایتیں

۶۶۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حبیب بن ابی ثابت نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابراہیم بن سعد سے سنا، کہا کہ میں نے اسامہ بن زید سے سنا، وہ سعد رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم سن لو کہ کسی

جگر طاعون کی وبا، چھوٹ پڑی ہے تو دہاں نہ جاؤ لیکن جب کسی جگہ یہ وبا چھوٹ پڑے اور تم وہیں موجود ہو تو اس جگہ سے لکھو بھی مت رحیب بن ابی ثابت نے بیان کیا کہ میں نے ابراہیم بن سعید سے کہا، آپ نے خود یہ حدیث اسامہ سے سنی ہے کہ انھوں نے سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا اور انھوں نے اس کا انکار نہیں کیا۔ فرمایا کہ اہل -

۶۷۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے، انھیں عبدالحمد بن عبد الرحمن بن زید بن خطاب نے، انھیں عبداللہ بن حارث بن نوفل نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام تشریف لے جا رہے تھے جب آپ مقام مصر پر پہنچے تو آپ کی ملاقات فوجوں کے امراء ابو عبیدہ بن جراح اور آپ کے ساتھیوں رضی اللہ عنہم سے ہوئی۔ ان لوگوں نے امیر المؤمنین کو بتایا کہ طاعون کی وبا شام میں چھوٹ پڑی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس مہاجرین اولین کو بلاؤ۔ آپ انھیں بلا لائے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا اور انھیں بتایا کہ شام میں طاعون کی وبا چھوٹ پڑی ہے۔ مہاجرین اولین کی رائیں مختلف ہو گئیں، بعض حضرات نے کہا کہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی باقیہ مذہ جماعت آپ کے ساتھ ہیں اور یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ انھیں اس وبا میں ڈال دیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچھا اب آپ لوگ تشریف لے جائیں۔ پھر فرمایا کہ انصار کو بلاؤ۔ میں انصار کو بلا کر لایا۔ آپ نے ان سے بھی مشورہ کیا، ان حضرات نے مہاجرین کی طرح جواب دیا اور ان کی طرح ان کی بھی رائیں مختلف ہو گئیں بلکہ المؤمنین نے فرمایا کہ اب آپ لوگ بھی تشریف لے جائیں۔ پھر فرمایا کہ یہاں پر جو قریش کے بڑے بوڑھے ہیں، جو فوج مکہ کے وقت اسلام قبول کر کے مدینہ آئے تھے۔ انھیں بلاؤ، میں انھیں بلا کر لایا۔ ان حضرات میں کوئی اختلاف رائے پیدا نہیں ہوا سب نے کہا کہ ہمارا خیال ہے کہ آپ لوگوں کو ساتھ لے کر واپس چلیں اور اس وبا میں انھیں نہ لے جائیں۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ میں صبح کو واپس مدینہ منورہ جاؤں گا تم لوگ بھی واپس چلو۔ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کیا اللہ کی تقدیر سے فرار اختیار کیا جائے گا؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کاش یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی۔ مال، ہم اللہ کی تقدیر سے فرار اختیار کر رہے ہیں لیکن اللہ ہی تقدیر کی طرف۔ کیا تمھارے پاس اور طریق

سَمِعَ بَارِزُ بْنُ دَاوُدَ مِنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي بَرِزَةَ
خَرَجُوا مِنْهَا فَقُلْتُ
أَنْتَ سَمِعْتَهُ يُجِيبُ
سَعْدًا وَلَا تُنْكِرُ
مَالِ نَعْمَةٍ

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ زَيْدِ بْنِ خَطَّابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْحَارِثِ بْنِ نُوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى إِذَا
كَانَ بِمِصْرَ لَقِيَهِ أَصْرَاءُ الْأَنْجَادِ أَبُو عَبِيدَةَ
بْنُ الْحِرَاحِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ خَرَجَ
وَقَعَّ بِأَرْضِ الشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ إِذَا
لِيَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَوَّلِينَ فَذَعَاهُمْ فَأَشْتَارَهُمْ
وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ خَرَجَ وَقَعَّ بِالشَّامِ فَأَخْتَلَفُوا
فَقَالَ بَعْضُهُمْ: فَذَعَرَجَتْ لِمِصْرَ وَلَا تَرَى أَنَّ
تَرْجِعُ عَنْهُمْ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ يَقِيَّةُ النَّاسِ
وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَرَى
أَنْ تَقْتَرِيَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ، فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جِئْتُ
نَحْنُ قَالَ: ادْعُوا إِلَى الْأَنْصَارِ فَذَعَرُوهُمْ فَأَشْتَارَهُمْ
فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ
فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جِئْتُ نَحْنُ قَالَ: ادْعُوا لِي مَنْ كَانَ لِي مَعًا
مِنْ تَشِيعَةِ قَوْمِي مِنْ مِهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَذَعَرُوهُمْ
فَكَرَّخْتَلَفَ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا: نَرَى
أَنْ تَذْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تَقْتَرِيَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ
فَنَادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ: إِنِّي مُصِيبٌ وَأَعْلَى تَطْهَرُ
فَاصْبَحُوا عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبِيدَةَ بْنُ الْحِرَاحِ:
أَفِئْدَامُ امْنِ فَذَرَا اللَّهُ، فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غِنِيتُ
فَالْهَآيَا أَبَا عَبِيدَةَ: نَعَمْ: فَقَبُرُ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ

اور تم انھیں نے کسی ایسی وادی میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں، ایک سرسبز و شاداب اور دوسرا خشک کیا یہ واقعہ نہیں کہ اگر تم سرسبز کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہوگا اور خشک کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہوگا۔ بیان کیا کہ میر عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے اس وقت موجود نہیں تھے، آپ نے فرمایا کہ میرے پاس اس سلسلے میں ایک "علم" ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا کہ جب کسی سرزمین میں (دوبارہ کے متعلق) سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی ایسی جگہ دیا آجائے جہاں تم خود موجود ہو تو اس سے فرار اختیار کرنے کے لیے وہاں سے نکلو بھی نہ، بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد کی اور پھر واپس ہوئے۔

۶۸۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے انھیں عبد اللہ بن عامر نے کہ عمر رضی اللہ عنہ شام کے لیے روانہ ہوئے جب مقام سرع میں تھے۔ تو آپ کو اطلاع ملی کہ شام میں وبا پھوٹ پڑی ہے۔ میر عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم دوبارہ کے متعلق سنو کہ وہ کسی جگہ ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی ایسی جگہ دیا پھوٹ پڑے جہاں تم موجود ہو تو وہاں سے فرار اختیار کرنے کے لیے نکلو بھی نہ،

۶۸۱۔ ہم سے عبد الرحمن بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نعیم مجمر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ منورہ میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا اور نہ طاعون۔

۶۸۲۔ ہم سے یونس بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے حدیث بیان کی، ان سے حفصہ بنت سیرین نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یحییٰ بن مسیرین کا کس بیماری میں انتقال ہوا ہے؟ میں نے کہا کہ طاعون میں۔ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔

۶۸۳۔ ابوہم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے سمعی نے ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے اور طاعون کی بیماری میں

إِلَى قَدِيرِ اللَّهِ، أَسَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِبِلٌ هَبَّطَتْ وَأَوْبَالُهَا عَذْوَةٌ تَأْتِي أَحَدًا هُمَا خَصْبَةٌ وَالْأُخْرَى حَبْدٌ مَبْذُومَةٌ أَلَيْسَ إِنَّ تَعَيَّنَتِ الْخَفِيَّةُ سَاعِيَتَهَا بَعْدَ بَرَاءَةِ؟ قَالَ نَحْبَاءُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ: إِنْ عِنْدِي فِي هَذَا أَعْلَانًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَادِيَةً فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضِنَا وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا حَتَّى رَأَيْنَهُ قَالَ فَحَبَدَ اللَّهُ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ ۝

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ عُمَرُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا كَانَ بِسَرْعٍ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضِنَا فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضِنَا وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا حَتَّى رَأَيْنَهُ ۝

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَعِيمٍ الْمُجَمَّرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الدَّيْلَةَ السَّيِّئُ وَلَا الطَّاعُونُ ۝

۶۸۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَالِيدِ حَدَّثَنَا عَامِرٌ حَدَّثَنَا حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ قَالَتْ قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَحْيَى بِنَا مَا؟ قُلْتُ مِنَ الطَّاعُونِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ۝

۶۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَمْعِي عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَبْطُوتُ تَهْبِئَةٌ وَالْمَطْعُونُ

شہید

مرنے والا شہید ہے۔

۴۲۶۔ طاعون میں صبر کرنے والے اجر

۶۸۴۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں جہان نے خبر دی ان سے
 داؤد بن ابی العزات نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے حدیث
 بیان کی، ان سے یحییٰ بن عمر نے اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے
 متعلق پوچھا، انھوں نے فرمایا کہ یہ ایک عذاب تھا اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا
 رہا تو ان قوموں پر بھیجتا پھر (اس امت میں) اللہ تعالیٰ نے اسے ستمین
 کے لیے رحمت بنا دیا۔ اب کوئی بھی اللہ کا بندہ اگر صبر کے ساتھ اس شہر
 میں ٹھہر رہا جائے جہاں طاعون کی وبا چھوٹ پڑے ہو اور یقین رکھتا ہے
 کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسی کے لیے لکھ دیا ہے۔ اس کے سوا اس کو اور کوئی
 نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اور پھر طاعون میں اس کا انتقال ہو جاتا ہے تو اسے
 شہید جیسا اجر ملے گا۔ اس روایت کو متابعت کرنے والوں کے واسطے
 سے کی۔

۴۲۶۔ قرآن مجید اور معوذات سے دم کرنا۔

۶۸۵۔ محمد سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے
 خبر دی، انھیں عمر نے، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ
 عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض الوفا میں اپنے اوپر معوذات سورہ
 الفلق، انسان اور سورہ اخلاص کا دم کیا کرتے تھے۔ پھر جب آپ کے لیے
 دشوار ہو گیا تو میں ان کا دم آپ پر کیا کرتی تھی اور برکت کے لیے انھیں پڑھا کرتی
 آپ کے جسم مبارک پر پھرتی تھی پھر میں نے اس کے متعلق پوچھا کہ انھوں نے کس
 طرح دم کرتے تھے انھوں نے بتایا کہ اپنے ہاتھ پر دم کر کے ہاتھ کو چہرے پر
 پھرتے تھے۔

۴۲۸۔ سورہ فاتحہ سے دم کرنا۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ

عنہما کی ایک روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۶۸۶۔ محمد سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عنذر نے حدیث
 بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوبشر نے ان سے ابوالمتوکل
 نے، ان سے ابوسعد خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ
 عرب کے ایک قبیلہ میں گئے، انھوں نے ان کی میزبانی نہیں کی کچھ درجہ اس قبیلہ

باب ۲۲۶۔ اَجْرُ الصَّابِرِ فِي الطَّاعُونِ

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ
 بْنُ أَبِي النُّفَرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدٍ عَنْ
 يَحْيَى بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَخْبَرَنَا أَنَّهَا سَأَلَتْ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الطَّاعُونِ
 فَأَخْبَرَهَا نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ
 عَذَابًا يُبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَيَجْعَلُ اللَّهُ رُحْمَةً
 لِمُؤْمِنِينَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَهْجُمُ الطَّاعُونَ فَيَمُوتُ
 فِي بَيْتِهِ مَابِدًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَهُ إِلَّا
 مَا كُتِبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ
 الشَّهِيدِ تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ

دَاوُدَ

باب ۲۲۶۔ اِسْتِذْقُ بِالْقُرْآنِ وَالْمُعْذَاتِ

۶۸۵۔ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَانَ يُنْفِثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ
 فِيهِ بِالْمُعْذَاتِ فَلَمَّا قُتِلَ كُنْتُ أَفْنُثُ عَلَيْهِ
 بِهِمْ وَأَمْسَمُ بِيَدِ نَفْسِهِ كِبْرُكَهَا، سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ
 كَيْفَ يُنْفِثُ قَالَ كَانَ يُنْفِثُ عَلَى مِيدِ جَوْثَمِهِ
 يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ؛

باب ۲۲۸۔ اِسْتِذْقُ فِي بَيْتِ حَجَّةِ الْكَأَبِ وَيَذْكُرْ

ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
 حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذُوا عَلَى أَحْيَاءِ الْعَرَبِ

کے مردار کو بچھڑنے کاٹ لیا۔ اب قنید والوں نے ان حضرات صحابہ سے کہا کہ آپ لوگوں کے پاس کوئی دوا یا کوئی جھاڑنے والا ہے، صحابہ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے یہیں مہمان بھی نہیں بنایا۔ اور اب ہم اس وقت تک نہیں جھاڑیں گے جب تک تم ہمارے لیے اس کی اجرت نہ مقدور کرو چنانچہ ان لوگوں نے چند بکریاں دینی منظور کر لیں۔ پھر (ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) سورۃ فاتحہ پڑھنے لگے اور اس پر دم کرنے میں مر کا حقوک بھی اس جگر پر ڈالنے لگے جیسا کہ دم کرنے میں اکثر حقوک کے جھینٹے بھی پڑجاتے ہیں اس سے وہ شخص اچھا ہو گیا۔ چنانچہ قنید والے بکریاں لے کر آئے لیکن صحابہ نے کہا کہ جب تک ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لیں یہ بکریاں نہیں لے سکتے پھر جب ان حضرات سے پوچھا تو آپ مسکرائے اور فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ سورۃ فاتحہ سے جھاڑا بھی جا سکتا ہے! ان بکریوں کو لے لو اور اس میں میرا بھی حصہ لگائو۔

۴۲۹ - جھاڑنے میں بکریوں کی شرط

۶۸۷ - ہم سے سیدان بن معنار ابومرہ مابلی نے حدیث بیان کی، ان سے ابومعشر یوسف بن یزید ابوراس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبید اللہ بن اخنس ابوامک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن میکہ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ چند صحابی ایک پانی سے گذرے جس کے پاس کے قنید میں ایک بچھو کا ٹاٹھا۔ (الربیع یا سلیم راوی کو ان دونوں الفاظ کے بارے میں شہرت تھا۔ مفہوم دونوں کا ایک ہی ہے، ایک شخص تھا قنید کا ایک شخص ان حضرات کے پاس آیا اور کہا کیا آپ لوگوں میں کوئی جھاڑنے والا ہے؟ قنید میں ایک شخص کو بچھڑنے کاٹ لیا ہے۔ چنانچہ صحابہ کی اس جماعت میں سے ایک صاحب اس شخص کے ساتھ گئے اور چند بکریوں کی شرط کے ساتھ اس شخص پر سورۃ فاتحہ پڑھی۔ اس سے وہ اچھا ہو گیا وہ صاحب شرط کے مطابق بکریاں اپنے ساتھیوں کے پاس لائے تو انھوں نے اسے قبول کر لیا پسند نہیں کیا اور کہا کہ اللہ کی کتاب پر اجرت لے لی ہے! حضور اکرم نے فرمایا جن چیزوں پر تم اجرت لے سکتے ہو ان میں سب سے زیادہ اس کی مستحق اللہ کی کتاب ہی ہے۔

۴۳۰ - نظر لگ جانے کی صورت میں دم کرنا۔

۶۸۸ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انھیں سعیدان نے خبر دی کہ

فَلَمَّا يَفْعُرُوهُمْ فَبَيْنَمَا هُمُكَذَاكَ إِذْ كَرِهَ سَيِّدُهُ وَلَيْسَ فَقَالُوا أَهْلَ مَعَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ سَاقٍ، فَقَالُوا إِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُوا دُهَا وَلَمْ تَفْعَلْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جِلْدًا لَجَعَلُوا لَهُ جِلْدًا مِّنَ الشَّاءِ، فَعَلَّ يَفْعُرُ بِأَهْلِ الْفَرَانِ وَحَبِيبِهِمْ بَزَاقَةً وَتَقَعُ عَيْنًا كَمَا تَوَدُّ يَا مَسَاءُ فَقَالُوا لَا نَأْخُذُكَ حَتَّى تَسْأَلَ الشَّيْءَ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ فَضَحِكَ وَقَالَ: وَمَا أَدْرَاكَ أَتَّهَمُ رُقِيَهُ حَذُّ دُهَا وَاهْوِجُوا

إِلَى يَسْمُجِهِ

۴۲۹ الشَّرْطُ فِي رُقِيَةِ قِطْعَةٍ مِّنَ الْفَرَانِ

۶۸۷ - حَدَّثَنَا سَيِّدَانُ بْنُ مُضَارِبٍ التُّوَيْحِكِيُّ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُشَيْرٍ الْبَصْرِيُّ هُوَ صَدُوقٌ يَوْمُئِذٍ مِنْ تَزْيِيدِ الْبَرَاءِ، قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الرَّحَنِسِ أَبُو مَالِكٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مِلْثَكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَفْسًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَدُّو بِمَاءٍ فَبِيْعُهُمْ لِدَيْحٍ، وَسَلِيلُهُ فَقَرَأَ قَالُوا لَهُمْ وَجَلَّ عَيْنُ أَهْلِ الْمَاءِ فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ مِّنْ سَاقٍ فِي الْمَاءِ رَجُلًا لَدَيْحًا أَوْ سَلِيمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّمَّكُمْ فَقَرَأَ بِهَا تَحْتَ الْكِتَابِ عَلَى شَاءٍ فَبَرَأَ، فَنَاءُ بِالشَّاءِ إِلَى أَصْحَابِهِ فَكَرِهُوا ذَلِكَ، وَقَالُوا أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا حَتَّى تَكُونُوا الْمُدْنَةُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا فَقَالَ: وَيْلَ اللَّهِ عَلَى مَنْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ أَحَدًا أَخَذَ مَعْقِلِيهِ أَجْرًا

بِأَنْبِئَةٍ نَّفْسُهُ الْعَيْنُ

۶۸۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدَانُ قَالَ

کہ مجھ سے سعید بن خالد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن شداد سے سنا، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا (آپ سے اس طرح بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے حکم دے کر نظر لگ جانے پر قرآن مجید کی کوئی آیت) ہم کر لی جاتے۔

۶۸۹۔ مجھ سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن وحب بن علیہ دمشقی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ولید الزہری نے حدیث بیان کی، انھیں زہری نے خبر دی، انھیں عروہ بن زہیر نے، انھیں زریب بنت ابی سلیم رضی اللہ عنہا نے، اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی جس کے چہرہ پر (نظر لگنے کی وجہ سے) دھبے پڑے ہوئے تھے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس پر دم کر دو کیونکہ اسے نظر لگ گئی ہے اور عقیل نے کہا، ان سے زہری نے انھیں عروہ نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اس روایت کی متابعت عبداللہ بن سالم نے زبیری کے واسطے سے کی۔

۶۸۳۔ منظر لگنا حق ہے۔

۶۹۰۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نظر لگنا حق ہے اور آل صفور نے گودنے سے منع فرمایا۔

۶۸۲۔ سانپ اور بچھو کے کاٹے میں جھاڑنا

۶۹۱۔ ہم سے عروسی بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن اسود نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے زہری سے جانور کے کاٹے میں جھاڑنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہر زہری جانور کے کاٹے میں جھاڑنے کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی تھی۔

حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَيْدًا اللَّهُ بْنُ شَدَادٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمْرَانُ مِنَ الْعَيْنِ ۖ

۶۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ بْنُ عَطِيَّةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى فِي بَيْتِي حَارِبَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ: أَسْتَرْقُوا لَهَا مَا تَمَّا النَّظَرُ وَقَالَ عَقِيلُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِحٍ عَنِ الزُّبَيْرِيِّ ۖ

بَابُ الْبُيِّنِ حَقٌّ ۖ

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُعَمَّرُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْبُيِّنُ حَقٌّ وَنَهَى عَنِ النُّزْجِ ۖ

بَابُ مَقِيَّةُ الْحَيَّةِ وَالْقَرَّةِ

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقِيَّةِ مِنَ الْحَمَةِ فَقَالَتْ رَفَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقِيَّةَ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ ۖ

بَابُ بَنٍ ۖ بَابُ ۖ

الحمد لله تفہیم البخاری کا تیسواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۴ چوبیسواں پارہ

یا ۳۳۳ - بِرُقِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۹۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ الْوَالِدِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتٌ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَازِمَةَ إِشْتَكَيْتُ فَقَالَ أَنَسٌ أَلَا أُرَاكَ بِرُقِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى قَالَ أَلَلَّهِمَّ رَبَّ النَّاسِ مَذْهَبَ النَّبِيِّ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ شِفَاءٌ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

۶۹۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ أَبِي حَدَّ شَنَاخِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَوِّذُ بَعْضَ أَهْلِهِ بِمَنْهَمٍ بِيَدِهِ الْيُمْنَى وَيَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اذْهَبِ النَّاسَ الشَّيْءَ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءٌ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا - قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثْتُ فِيهِ مَنْصُورًا حَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنَّا

۳۳۳ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دم کرنا

۶۹۳ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے بیان کیا کہ میں اور ثابت بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ثابت نے کہا: ابو حازمہ! میں طبیعت غراب ہو گئی ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر کبھی دوسرے تم پر وہ دعاء کر دے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ ثابت نے عرض کی کہ ضرور کیجئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے اس پر یہ دعا پڑھی: اے اللہ! لوگوں کو پالنے والے تکلیف کو دور کرنے والے شفاء عطا فرما، تو ہی شفاء دینے والا ہے، میرے سوا کوئی شفاء دینے والا نہیں، ایسی شفاء (عطا فرما) کہ بیماری بالکل باقی نہ رہے۔

۶۹۴ - ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے بعض دیباہوں پر تعویذ پڑھ کر دم کرتے اور اپنا دامن اٹھ پھیرتے اور یہ دعاء پڑھتے: اے اللہ! لوگوں کے پالنے والے، تکلیف کو دور کرنے والے شفاء دے، تو ہی شفاء دینے والا ہے، حیرت شفاء کے سوا کوئی شفاء حقیقی نہیں، ایسی شفاء (دے) کہ کسی قسم کی بیماری باقی نہ رہے۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث منصور کے سامنے بیان کی تو انہوں نے مجھ سے یہ حدیث ابراہیم کے واسطے سے بیان کی ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی حدیث کی طرح۔

۶۹۵۔ مجھ سے احمد بن ابی رجا نے حدیث بیان کی، ان سے نضر بن عدس نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دم کیا کرتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے یہ تکلیف کو دور کرے اسے لوگوں کے ہاتھ پر تیرے ہی ہاتھ میں تھا ہے نیز اسے سوا تکلیف کو دور کرنے والا کوئی نہیں۔

۶۹۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مر لیض کے لیے یہ دعا پڑھتے تھے۔ شروع اللہ کے نام سے ”ہماری زمین کی مٹی ہمارے کچھ تنھوک کے ساتھ ہمارے مر لیض کو شفا عطا فرما۔ ہمارے رب کے حکم سے۔“

۶۹۷۔ مجھ سے مدد بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عبید نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن سعید نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دم کرتے وقت یہ فرماتے تھے ”ہماری زمین کی مٹی اور ہمارا بعض تنھوک، ہمارے رب کے حکم سے ہمارے مر لیض کو شفا دے۔“

۶۹۸۔ مجھار نے میں بھونک مارنا۔

۶۹۸۔ ہم سے خالد بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا کہا کہ میں نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ ”اے نبی! کہ دعا کر دے کہ خواب اللہ کی طرف سے ہے، اور حکم دے کہ خواب جس میں گھبراہٹ ہو شیطان کی طرف سے ہے۔“ اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو ناگوار و نا پسند ہو تو جاگتے ہی تین مرتبہ بھونک مارے اور اس خواب کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے کہ اس طرح خواب کا اسے نقصان نہیں ہوگا۔ اور ابوسلمہ نے فرمایا کہ اب اگر میں ایسے خواب دیکھوں جو مجھ پر ہمارے سے بھی زیادہ گراں ہوں تو اس حدیث کو سننے کے بعد میری نظر میں اس کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی اور نہ میں اس کی پروا کرتا۔

۶۹۹۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویس نے حدیث بیان کی، ان سے

۶۹۵۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَا حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِي يَقُولُ أَمْسَحُ الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ بِمِدْرَةِ الشَّعَاءِ لَدَا كَاشِفٍ لَهُ إِلَهًا أَنْتَ ۖ

۶۹۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ رَزِّقِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ بِسْمِ اللَّهِ تَرْجُوهُ أَرْضُنَا بِرِيقَةٍ ۖ بَعْضُنَا نُسْفَى سَقِيمًا بِأَذْنِ رَبِّنَا ۖ

۶۹۷۔ حَدَّثَنِي مَدَدُ بْنُ فَضْلٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ رَزِّقِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الرَّقِيَّةِ تَرْجُوهُ أَرْضُنَا ۖ وَرِيقُهُ بَعْضُنَا نُسْفَى سَقِيمًا بِأَذْنِ رَبِّنَا ۖ

بِالْبُكَاءِ فِي الرَّقِيَّةِ ۖ

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَلِيدٍ حَدَّثَنَا سَلِمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ۖ الرَّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْعِلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا شَكَّ هُوَ فَلْيَتَفَتَّ حِينَ يَسْتَيْقِظُ شَلَاثَ مَرَّاتٍ ۖ وَيَتَعَوَّذُ مِنْ شَرِّهَا فَأَمَّا لَا تَضُرُّكَ ۖ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَإِنْ كُنْتَ لَا تَرَى الرَّؤْيَا أَثَقَلَتْ عَلَى مِنَ الْجَبَلِ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتَ

هَذَا الْحَدِيثَ فَمَا

بِالْبُكَاءِ ۖ

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَدَوِيُّ

سلمان نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آرام کے لیے لیٹے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں پر قیل حواضہ احد اور محوذین (قل العوذ رب الناس واللغو) سب پڑھ کر دم کرتے، پھر دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر اور جسے جس حصہ تک ہاتھ پہنچ پاتا، پھرتے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر جب آپ بیمار ہوتے تو آپ مجھے اسی طرح کرنے کا حکم دیتے تھے۔ یونس نے بیان کیا کہ میں نے ابن شہاب کو بھی دیکھا کہ وہ اسی طرح کرتے تھے جب اپنے بستر پر لیٹے۔

۷۰۰۔ ہم سے یحییٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حواری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو شریحہ نے ان سے ابو التوکل نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار صحابہ ایک سفر کے لیے روانہ ہوئے جسے انھیں ملے کرنا تھا پھر انھوں نے عرب کے ایک قبیلہ میں پڑاؤ کیا۔ اور چاہا کہ قبیلہ والے انھیں مہمان بنائیں لیکن انھوں نے انکار کیا۔ پھر اس قبیلہ کے سردار کو کھجور نے کاٹ لیا۔ اسے اچھا کرنے کی طرح کی کوشش انھوں نے کر ڈالی، لیکن کسی سے نفع نہیں ہوا۔ آخر انھیں میں سے کسی نے کہا کہ لوگ جنھوں نے تمہارے قبیلہ میں پڑاؤ کر رکھا ہے ان کے پاس بھی چلو، ممکن ہے ان میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہو چنانچہ وہ صحابہ کے پاس آئے اور کہا: لوگو، ہمارے سردار کو کھجور نے ڈس لیا ہے، ہم نے ہر طرح کی کوشش اس کے لیے کر ڈالی لیکن کسی سے کوئی فائدہ نہیں ہوا، کیا آپ لوگوں میں سے کسی کے پاس اس کے لیے کوئی چیز ہے، صحابہ میں سے ایک صاحب ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی نے فرمایا کہ ہاں واللہ! میں جھاڑا جاتا ہوں، لیکن ہم نے تم سے کہا تھا کہ تم ہمیں مہمان بناؤ تو تم نے انکار کر دیا تھا۔ اس لیے میں بھی انھیں اس وقت تک نہیں جھاڑوں گا جب تک تم میرے لیے اس کی اجرت نہ متعین کر دو۔ چنانچہ ان لوگوں نے چن کر ان پر معاملہ طے کر لیا۔ اب یہ صاحب روانہ ہوئے۔ یہ تھوکتے جاتے دھونکتے مارنے وقت جس طرح تھوک کی چھینٹیں نکلتی ہیں، اور الحمد للہ انھیں پٹھنے جاتے، اس کی برکت سے وہ ایسا ہو گیا جیسے اس کی رسی کھل گئی ہو اور وہ اس طرح چلنے لگا جیسے اسے کوئی تکلیف ہی نہ رہی ہو۔ بیان کیا

حَدَّثَنَا سَلَمَانٌ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ فَتَفَتْ فِي كَفِّهِ يَقُولُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَبِالْمُعْذَرَتَيْنِ جَمِيعًا ثُمَّ يَمْسَحُ بِمَا وَجْهَهُ وَ مَا بَلَغَتْ، يَدَاهُ مِنْ حَبِيدِهِ - قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا اسْتَيْسَى كَانَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ بِهِ قَالَ يُونُسُ، كُنْتُ أَسْمَى ابْنَ شِهَابٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ إِذَا أَتَى إِلَى فِرَاسِهِ ۝

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو حَوَارَةَ عَنْ أَبِي شَرِيحَةَ عَنْ أَبِي التَّوَكُّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ وَهْطًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوا فِي سَفَرَةٍ سَافَرُوا حَتَّى نَزَلُوا بِحَيٍّ مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَأَسْتَضَاؤُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يَصْنَعُوهُمْ فَلَدَغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ فُسْعُوَالَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْنَاهُ هُوَ لَدَغَ الرَّهْطِ الَّذِينَ هَذَا نَزَلُوا بِكُمْ لَعَلَّهُ أَنْ تَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ فَنَالُوا، يَا جِئَا الرَّهْطِ إِنَّ سَيِّدَنَا لَدَغَ فُسْعِيَالَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِّنْكُمْ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَذَاقٌ وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَعَنَّا اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تَضِيفُوا فَمَا أَنَا بِذَاتِ تَكْرٍ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعَلًا، فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قِطْعٍ مِّنَ الْعَنَبِ فَأَنْطَلَقَ فَجَعَلَ يَنْقُبُ وَيَضْرُمُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى لَكَاتَمَا نَشْطَ مِنْ عَقَالٍ، فَأَنْطَلَقَ يَبْشِي مَا بِهِ قَلْبُهُ قَالَ مَا وَفَّوْهُمْ جَعَلَهُمُ الدَّيُّ مَا حَوَّوْهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ائْتِمُوا فَقَالَ

کہ پھر معاہدہ کے مطابق تنبیہ والوں نے ان صحابی کی اجرت ادا کر دی۔ بعض صحابہ نے کہا کہ اسے تقسیم کرو، لیکن جنہوں نے جھارٹھا انھوں نے کہا کہ ابھی نہیں اپنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں، پوری صورت حال آپ کے سامنے بیان کر دیں، پھر دیکھیں انھیں کھنڈہ میں حکم دیتے ہیں۔ سب حضرات حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ اسے دم کیا جاسکتا ہے تم نے ٹھیک کیا۔ تقسیم کرو اور میرا بھی اپنے ساتھ ایک حصہ لگاؤ۔

۴۳۵۔ تکلیف میں دم کرنے والے کا اپنا دایاں ہاتھ پھیرنا
۴۰۱۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے اور ان سے عیسیٰ نے ان سے مسلم نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے بعض افراد پر دم کرنے وقت دایاں ہاتھ پھیرتے تھے، رادر دعا پڑھتے تھے (تکلیف کو دور کر، اے لوگوں کے رب! اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ شفا وہی ہے جو تیری طرف سے ہو، اسی شفا کہ بیماری ذرا بھی باقی نہ رہ جائے) (سفیان نے بیان کیا کہ) پھر میں نے یہ حدیث منصور سے بیان کی تو انھوں نے مجھ سے ابراہیم کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس حدیث کی طرح۔

۴۳۶۔ عورت کے بارے میں جو مرد پر دم کرے
۴۰۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں عمر بن زبیر نے، انھیں ازہری نے، انھیں عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں معوذات پڑھ کر پھونکتے تھے۔ پھر جب آپ کے لیے ریشوار ہو گیا تو آپ پر دم کیا کرتی تھی، اور برکت کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ آپ کے جسم پر پھرتی تھی (عمر نے بیان کیا کہ) پھر میں نے ابن شہاب سے سوال کیا، کہ آنحضرت کس طرح دم کیا کرتے تھے؟ انھوں نے بیان کیا کہ آنحضرت پہلے اپنے ہاتھ پر دم کرتے تھے اور پھر انھوں کو چہرے پر پھرتے۔

۴۳۷۔ جس نے دم نہیں کیا۔
۴۰۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حصین بن زبیر نے حدیث

النَّبِيِّ رَفِي لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْكُرْكُمْ الْكَذِبُ كَانَ فَتَنَظَرُوا مَا يُمَرُّنَا فَقَدْ مَوَّاعِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْكُرْكُمْ وَاللَّهِ، فَقَالَ: وَمَا بَدْرِيكَ أَمْ هَا سُرْقَةُ؟ أَصَبْتُمْ دَهْمًا وَاصْبِرُوا إِلَى مَعَكُمْ سِتْمًا

بَابُ ۳۵ سِرِّ الرَّاغِبِ الْوَجَعِ بِيَدِ الْيَمِينِ
۴۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ بَعْضَهُمْ بِمَسْحَةِ يَمِينِهِ أَدْبَابِ النَّبَاسِ رَبِّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا فَنَذَرْتُهُ لِمَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ

بَابُ ۳۶ فِي الْمَرْأَةِ تَرْفِي الرَّجُلِ
۴۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفِثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تَمَيَّزَ فِيهِ بِالْمَعُذَاتِ فَلَمَّا قَدَّرَ كُنْتُ أَنَا أَنْفِثُ عَلَيْهِ بِجَهْتٍ فَأَمْسَمُ بِيَدِ نَفْسٍ لِبَرَكَتِهَا فَسَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ كَيْفَ كَانَ يَنْفِثُ قَالَ يَنْفِثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهَا وَجْهَهُ

بَابُ ۳۷ مَنْ لَسَّ بِرَفِي
۴۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا حَصِينُ بْنُ زَبِيرٍ

عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
حَبِيبٍ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:
خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا
فَقَالَ: عُرِضْتُ عَلَى الْكُفَرِ، فَجَلَّ بَنُو
النَّبِيِّ مَعَهُ الرَّحْلُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّحْلَانِ
وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّحْلُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ
أَحَدٌ وَرَأَيْتُ سَوَادَ الْغَيْدِ اسْدَأَ الْأُخْفَ
فَوَجِئْتُ أَنْ تَكُونَ أُمِّي فَقِيلَ هَذَا مُوسَى
وَقَوْمُهُ، ثُمَّ قِيلَ لِي أَنْظُرْ فَإِنَّ سَوَادًا
كَثِيرًا اسْدَأَ الْأُخْفَ فَقِيلَ لِي أَنْظُرْ هَكَذَا
وَهَكَذَا فَإِنَّ سَوَادَ الْكَثِيرِ اسْدَأَ الْأُخْفَ
فَقِيلَ هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَمَعَ هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ
أَلْفًا يَخْلُقُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَتَفَرَّقَ
النَّاسُ وَلَهُ مِائَتِينَ لَحْمًا، فَتَنَزَّلَ أَكْرَاضُهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَا
عَنْ قَوْلِهِ نَافِي الشِّرْكِ وَلَكِنَّا أَمَّا يَا اللَّهِ
وَمَا سَوْلِهِ وَلَكِنَّا هَؤُلَاءِ يَهُودٌ نَا، فَقِيلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هُمُ الَّذِينَ
لَا يَتَطَهَّرُونَ وَلَا يَسْتَرُ قَوْنٌ وَلَا يَكْتُمُونَ
وَعَلَى رِجْلِهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عَكَاشَةُ بْنُ
مُحْصَنٍ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟
قَالَ نَعَمْ، فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَمَا؟
فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عَكَاشَةُ؟

باب الطيرة ۵

۶۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عُمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ
عَنْ سَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَلَامٌ
عَدَاوِي وَلَا طَيْرَةٌ وَالشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْمَرْأَةِ

بیان کی، ان سے حصین بن عبد الرحمن نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے
پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ (خواب میں) مجھ پر تمام امتیں پیش کی
گئیں۔ بعض نبی گذرتے اور ان کے ساتھ ان کی اتباع کرنے والا صرف
ایک ہوتا، بعض گذرتے اور ان کے ساتھ دو ہوتے، بعض کے ساتھ پوری
جماعت ہوتی اور بعض کے ساتھ کوئی بھی نہ ہوتا۔ پھر میں نے ایک بڑی
جماعت دیکھی جس نے افق کو بھر دیا میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ
یہ میری ہی امت ہوتی لیکن مجھ سے کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت
ہے۔ پھر مجھ سے کہا کہ دیکھو، میں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی جس
نے افق کو بھر دیا تھا، پھر مجھ سے کہا گیا کہ ادھر دیکھو، ادھر دیکھو، میں
نے دیکھا کہ بہت سی جماعتیں ہیں جو تمام افق پر محیط تھیں۔ کہا گیا کہ یہ تمہاری
امت ہے اور اس میں سے ستر ہزار وہ لوگ ہوں گے جو جنت میں
حساب کے بغیر داخل کئے جائیں گے۔ پھر صحابہ مختلف جگہوں میں چلے
گئے اور آنحضرت نے اس کی وضاحت نہیں کی۔ صحابہ نے آپس میں اس
کے متعلق مذاکرہ کیا اور کہا کہ ہماری پیدائش تو شرک میں ہوئی تھی۔ البتہ بعض
سم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے آئے لیکن یہ جو ہمارے اولاد ہیں بچا
مرا وہیں (اور وہی بلا حساب جنت میں جانے والوں میں ہوں گے) جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے
جو شگون نہیں کرتے، دامن سے ہمارے چھوٹ کر کے اور نہ داغ لگاتے،
بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں، عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا
یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں سے ہوں (جو جنت میں بلا حساب داخل
کئے جائیں گے؟) فرمایا کہ ہاں ایک دوسرے صاحب نے کھڑے ہو کر عرض
کی میں بھی ان میں سے ہوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے

۴۳۸- شگون

۶۰۴- مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے
ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی
اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امراض میں تقدیر کی کوئی
اصل نہیں شگون کی کوئی اصل نہیں، اور اگر نحوست ہوتی تو تین چیزوں میں
ہوتی، عورت میں، گھر میں اور سواری میں۔

۷۰۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ شگون کی کوئی اصل نہیں اور اس میں بہتر فال ہے صحابہؓ نے عرض کی فال کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ اچھا کلمہ جو تم میں سے کوئی سنتا ہے؛

۲۳۹۔ فال

۷۰۶۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں عمر نے خبر دی۔ انھیں زہری نے، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شگون کی کوئی اصل نہیں، اور اس میں بہتر فال ہے۔ پوچھا کہ فال کیا ہے، یا رسول اللہؐ؛ فرمایا، کلمہ صالح (اچھی بات) جو تم میں سے کوئی سنتا ہے۔

۷۰۷۔ ہم سے سلیمان ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تقدیر کی کوئی اصل نہیں اور شگون کی کوئی اصل ہے۔ اور مجھے اچھی فال پسند ہے، کوئی کلمہ حسنہ۔

۲۴۰۔ حامہ کی کوئی اصل نہیں۔

۷۰۸۔ ہم سے محمد بن حکم نے حدیث بیان کی، ان سے نصر نے حدیث بیان کی، انھیں اسراہیل نے خبر دی، انھیں ابو حصین نے خبر دی، انھیں ابوسالم نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تعدیہ، شگون، حامہ اور صفر کی کوئی اصل نہیں۔

۲۴۱۔ کہانت

۷۰۹۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ ذہیل کی دو عورتوں کے بارے میں خبروں نے جھگڑا کیا تھا۔ ان میں سے ایک عورت نے دوسرے کو پتھر پھینک کر مارا اور پتھر عورت کے پیٹ میں جا کر لگا۔ یہ عورت حاملہ تھی۔ اس لیے اس کے پیٹ کا بچہ (پتھر کی چوٹ سے) مر گیا، یہ حامہ و ذہلی فریق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے تو آپؐ نے فیصلہ کیا کہ عورت کے

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا طَيِّبَةَ وَلَا خَيْرَ هَا الْفَالُ؛ قَالُوا وَمَا الْفَالُ؟ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ؛

باب الْفَالِ

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا طَيِّبَةَ وَلَا خَيْرَ هَا الْفَالُ؛ قَالَ وَمَا الْفَالُ؟ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ؛

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى وَلَا طَيِّبَةَ وَلَا يُغَيِّبُنِي الْفَالُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ؛

بَابُ لَا هَامَةَ

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكِيمِ حَدَّثَنَا الثَّعْلَبِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْرَءِيلُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي سَالِمٍ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى وَلَا طَيِّبَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ؛

بَابُ الْكَلَامَةِ

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيٍّ حَدَّثَنَا الثَّلَاحِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعِيَ فِي إِمْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذَلٍ اقْتَتَلَا فَرَمَتْ أَحَدَهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلَةٌ فَفَتَكَتْ وَلَدًا هَالِكًا فِي بَطْنِهَا نَا خَتَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعِيَ

أَنْ دُمِيَّةَ مَا بِي بَطْنَهَا عُرِّيَّ عُبْدًا أَوْ أَمَةً فَقَالَ
وَلِيَ الْمَرْأَةَ السَّيِّئَةَ عَرِمْتُ كَيْفَ أَغْرَمُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا
اسْتَمْعَلَ؟ فَمَثَلَ ذَلِكَ بَطْلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّانِ ۖ

۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ
رَمَتْ أَحَدًا هُمَا الْأَخْرَى يَجْعَرُ فَطَرَحَتْ حَبْنَتَهُمَا
فَقَعْنِي فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِفُ عَبْدًا
أَوْ وَلِيدَةً - وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْحَبَشِينَ
يُقَاتِلُ فِي بَطْنِ أُمَيَّةَ يَعْرِفُ عَبْدًا أَوْ وَلِيدَةً فَقَالَ النَّبِيُّ
قَضَى عَلَيْهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَا لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا نَطَقَ
وَلَا اسْتَمْعَلَ؟ وَمَثَلَ ذَلِكَ بَطْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّانِ ۖ

۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ
عَنْ أَبِي سَعُودٍ قَالَ تَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
مَنْ الْكَلْبِ وَكُمَرِ النَّبِيِّ وَحَلَوَانِ الْكَاهِنِ ۖ

۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ
يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ
عُزْرَةَ بْنِ الزَّهْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَاسٌ عَنِ الْكُفَّانِ فَقَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ ۖ فَقَالُوا:
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْهُمْ يَجْعَرُونَ أَفَمَا نَأْمُرُ بِهِ فَيَكُونُ
حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطُفُهَا مِنَ الْحَبَشَةِ
فَيَقْرَأُ فِي أَدْنِ وَلِيِّهِ فَيَخْطُفُونَ مَعَهَا بَائِتَهُ كَذِبًا
قَالَ عَلِيُّ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَقْرَبُ مَرْسَلًا الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ

نیٹ کے بچہ کا تادان ایک غلام یا باندی ہے۔ جس عورت پر تادان واجب
ہوا تھا۔ اس کے دل سے کہا، یا رسول اللہ! میں ایسی چیز کا تادان کیسے
دوں۔ جس نے دکھایا۔ نہ پیا، نہ بولا اور نہ ولادت کے وقت اس کی آواز
ہی سنائی دی؟ ایسی صورت میں تو کچھ بھی تادان نہیں ہر سکتا حضور اکرم
نے اس پر فرمایا، اگر شخص کا منہول کا بھائی ہے۔

۱۰۔ یہ ہے تنبیہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن
شہاب نے، ان سے ابوسعلمہ نے اور ان سے ابوبررہ رضی اللہ عنہ نے کہ دو عورتیں
تھیں، ایک نے دوسرے کو پتھر سے مارا، جس سے اس کے پیٹ کا
جنین گر گیا۔ آنحضرت نے اس معاملہ میں ایک غلام یا باندی کے تادان میں دینے جانے
کا فیصلہ کیا۔ اور ابن شہاب نے بیان کیا ان سے سعید بن مسیب نے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین، جسے اس کی ماں کے پیٹ میں مار ڈالا گیا، اس کے
تادان کے طور پر ایک غلام یا ایک باندی دینے جانے کا فیصلہ کیا تھا جسے تادان
دینا تھا اس نے کہا کہ ایسے بچہ کا تادان آخر کیوں دوں جس نے دکھایا، نہ پیا، نہ بولا
اور نہ ولادت کے وقت ہی آواز نکالی؟ ایسی صورت میں تو تادان نہیں ہر سکتا۔
آنحضرت نے فرمایا کہ شخص کا منہول کا بھائی ہے۔

۱۱۔ یہ ہے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث نے
اور ان سے ابوسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت،
زنائی اجرت اور کاهن کے دکھات کی وجہ سے ملنے والے اہل ہرے سے منع فرمایا تھا۔

۱۲۔ یہ ہے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف
نے حدیث بیان کی، انھیں عمر بن زبیر نے، انھیں زہری نے، انھیں یحییٰ بن عروہ بن
زبیر نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کچھ لوگوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاهنوں کے متعلق پوچھا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ
اس کی کوئی نیا دہن نہ ہو، لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! بعض اوقات وہ ہمیں
ایسی چیزیں بھی بتاتے ہیں جو صحیح ہوتی ہیں۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ اگر یہ صحیح
ہوتا ہے، اسے کاهن کسی جنت سے حاصل کرتا ہے، وہ جنت اپنے دست
کاهن کے کان میں ڈال جاتا ہے، کسی طرح فرشتوں کی باتیں سن کر اور پھر
یہ کاهن اس کے ساتھ سو بھڑٹا کر بیان کرتے ہیں، علی نے بیان کیا اور ان
سے عبد الرزاق نے مرسل بیان کیا، "کلمۃ من الحق" پھر مجھے معلوم ہوا کہ انھوں نے

ثُمَّ بَلَغْنِي أَنَّهُ اسْتَدَاكَ بَعْدَ ذَلِكَ

بعد میں یہ حدیث موصولاً بیان کی۔

بِأَمْرِ السَّحَرِ - وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا وَأَعْلَمُونَ النَّاسَ السَّحَرِ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَازِلٌ وَمَا سَأَدَتْ وَمَا يَعْلَمِينَ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا عَنُوتُنَا فَلَا تَكْفُرْ فَيَعْلَمُونَ مِنْهُمَا مَا يَفْعَلُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَرَجُلِهِ وَمَا هُمْ بِضَائِرِينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا يَأْذَنُ اللَّهُ وَيَعْلَمُونَ مَا بِيضٌ هُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ - وَقَوْلُهُ تَعَالَى: وَلَا يَفْلَحُ السَّاجِدُ حَيْثُ أَقْبَى - وَقَوْلِهِ: أَفَنَّا نَكُونُ السَّحَرِ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ - وَقَوْلِهِ: يُخَيِّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنْهَا سَعَى - وَقَوْلِهِ: وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ - وَالنَّفَّاثَاتُ: السَّوَاهِرُ تَسْحَرُونَ تَحْمُونَ

۴۴۲۔ جادو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: بلکہ شیطان ہی کفر کیا کرتے تھے۔ لوگوں کو سحر کی تعلیم دیتا اور اس علم کی بھی جو بابل میں دو فرشتوں کا روت اور رات پر اتارا گیا تھا، اور وہ دونوں کسی کو بھی اس فن کی باتیں نہیں بتاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ تم تو بس ایک ذریعہ امتحان ہیں، سو تم کہیں کفر نہ اختیار کر لینا، مگر لوگ ان دونوں سے وہ (سحر) سیکھ ہی لیتے جس سے وہ جہلی ڈالتے، مرد اور اس کی بیوی کے درمیان، حالانکہ وہ (فی الواقع) کسی کو بھی نقصان اس کے ذریعہ پہنچا سکتے، مگر ان ارادہ الہی سے۔ اور یہ وہ چیز سیکھتے ہیں جو انھیں نقصان پہنچا سکتی ہے اور انھیں نفع نہیں پہنچا سکتی، اور یہ خوب جانتے ہیں کہ جس نے اسے اختیار کر لیا۔ اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور جادوگر کہیں جائے کامیاب نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: کیا جان لو جو کہ تم جادو کی پیروی کرتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ان کی رسیاں اور لالچیاں (موسیٰ کے خیال میں ان کے جادو کے زور سے ایسی نظر آنے لگیں گویا کہ وہ دور پھر رہی ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور اگر وہ پڑھ پڑھ کر بھوکے والیوں سے) النماطات، یعنی جادوگر نیاں۔ ”تسحر وں“ ای نعمون۔

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَحَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي زَيْدٍ يُقَالُ لَهُ لَيْسَ بْنَ الْأَعْصَمِ حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيِّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ عِنْدِي لِكُنْهَ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَعَرْتَ أَنَّ اللَّهَ أَفْئَانِي نِيْمًا اسْتَفْنَيْتُهُ فَنِيْمٌ فَأَنِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُ هُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَ

۱۳۸۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی زید کے ایک شخص لیس بن اعصم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا۔ اور اس کی وجہ سے آنحضرتؐ کسی چیز کے متعلق خیال کرتے کہ آپ نے وہ کام کر لیا ہے حالانکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔ ایک دن یا رات میں یہ بیان کیا کہ ایک رات آنحضرتؐ میرے یہاں تشریف رکھتے تھے اور مسلسل دعا کر رہے تھے، پھر آپ نے فرمایا، عائشہ! تمہیں معلوم ہے اللہ سے جوابات میں پوچھ رہا تھا اس نے اس کا جواب مجھے دے دیا۔ میرے پاس دو شخص رخصتے، جبرئیل و میکائیل علیہما السلام آئے، ایک میرے سر کی طرف کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کی طرف، ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے

الْأَخَرُ عِنْدَ رَجُلٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِيَصَاحِبِهِمَا
رَجُلٌ السَّحَابُ؟ فَقَالَ مَطْبُوبٌ، قَالَ مَنْ طَبَّعَهُ؟
قَالَ، لِبَيْدِ بْنِ الرُّعْبِ، قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَالَ
فِي مَشْطٍ وَمَشَاطَةٍ وَجُفِطٍ طَلْعٍ غُخْلَةٍ ذُكْبَرٍ
قَالَ وَأَنْتَ هُوَ؟ قَالَ فِي بَيْتِهِ دَسَدَانٌ، فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ أَهْلِهِمْ فَخَبَّرَهُ
فَقَالَ يَا عَائِشَةُ كَأَنَّ مَا هَذَا نَقَاعَةُ الْحَيَاءِ أَوْ كَانَ
مُكُوفٌ وَمِنْ غُخْلِمَارٍ وَمِنْ الشَّيْبِ طِينٌ، قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَفَلَا أَسْخَرُ جَبْدِي؟ قَالَ قَدْ عَافَا فِي اللَّهِ فَلَكَ
أَنْ تَخْرُجَ عَلَى النَّاسِ فِيهِ شَرٌّ فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَ.
تَابِعَهُ أَبُوسَامَةَ وَأَبُو حَمْسَةَ وَأَبُو أَبِي
السَّرَّادِ عَنْ هِشَامٍ. وَقَالَ اللَّيْثُ وَأَبُو عُبَيْدَةَ
عَنْ هِشَامٍ فِي مَشْطٍ وَمَشَاطَةٍ. يُقَالُ الْمَشَاطَةُ
مَا يَخْرُجُ مِنَ الشَّعْرِ إِذَا مِيلَتْ، وَالْمَشَاقَّةُ مِنَ
مَشَاقَّةِ الْكَلْبِ.

باب ۳۳ الشِّرْكِ وَالسِّحْرِ وَالْمُؤَيَّقَاتِ

۱۴۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
سُلَيْمَانُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اجْتَنِبُوا الْمُؤَيَّقَاتِ الشِّرْكَ وَالسِّحْرَ

باب ۳۴ هَلْ يَسْتَخْرِجُ السِّحْرَ

۱۴۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ رَجُلٌ بِهِ
طَبٌّ أَوْ يُقَالُ عَنْ امْرَأَةٍ أَفْخَلَ عَنْهُ أَوْ
يُنْشَرُ قَالَ لَهَا بِسْ بِمِ الْإِصْلَاحِ فَأَمَّا
مَا يَنْفَعُ وَلَهُ مِنْهُ
عَنْهُ

۱۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ
عُبَيْدَةَ يَقُولُ أَوَّلَ مَنْ حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ
يَقُولُ حَدَّثَنِي أَلْ عُرْوَةُ عَنْ عُرْوَةَ فَسَأَلْتُ هِشَامًا

پوچھا ان صاحب راخفروہ کی بیماری کیا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ ان پر
جادو ہوا ہے۔ اس نے پوچھا، کس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لعین بن
اعمر نے، پوچھا کس چیز میں؟ جواب دیا کہ کنگھ کے بال میں جوڑ کھجور
کے خوشے میں رکھے ہوئے ہیں سوال کیا۔ اور یہ جادو ہے کہاں؟ جواب
دیا کہ ذردان کے کونٹوں میں۔ پھر اخفروہ اس کونٹوں پر اپنے چند صحابہ کے ساتھ
تشریف لے گئے۔ اور جب واپس آئے تو فرمایا عائشہ! اس کا پانی لیا
(سرخ) تھا جیسے مہندی کا پتھر ہوتا ہے اور اس کے کھجور کے درختوں کے
سر اور کاحصہ شیطان کے سروں کی طرح تھے۔ میں نے عرض کی، یا رسول
اللہ! آپ نے اسے کھولا کیوں نہیں؟ اخفروہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے
مجھے اس سے عافیت دے دی، اس لیے میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ کسی دوسرے
پس برائی کو ڈالوں۔ پھر اخفروہ نے اس کے مشق حکم دیا۔ اور اسے دفن کر دیا
گیا۔ اس روایت کی متابعت ابواسامہ البزمرہ اور ابن ابی الزناد نے مشام کے
واسطے سے کی اور لیث اور ابن عبید نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا وہ فی
مشط و مشاقۃ۔ مشاط ان بالوں کو کہتے ہیں جو کنگھا کرنے وقت نکلتے ہیں
اور المشاقۃ۔ مشاقۃ المكان سے مشتق ہے۔

۱۴۴- شرک اور جادو تباہ کرنے والی چیزیں ہیں۔

۱۴۴- مجھ سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان
نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابوالغیث اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تباہ کرنے والی
چیز، اللہ کے ساتھ شرک اور جادو سے بچو۔

باب ۳۵ کیا جادو کو نکال جا سکتا ہے؟ قتادہ نے بیان کیا

۱۴۵- کہیں نے سعید بن مسیب سے کہا، ایک شخص پر اگر جادو ہو یا اس
کی بیوی تک پہنچنے سے اسے باز دیا گیا ہے تو کیا اس بندھے
ہوئے مرد کو کھولا جائے گا؟ فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ
کھولنے والے کا ارادہ تو اصلاح کا ہے۔ جس سے نفع پہنچتا
ہے وہ ممنوع نہیں۔

۱۴۵- مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عبید سے
سنا، کہا کہ سب سے پہلے یہ حدیث ہم سے ابن جریج نے بیان کی، وہ بیان
کرتے تھے کہ مجھ سے یہ حدیث اہل عروہ نے عروہ کے واسطے سے بیان کی، اس

لیے میں نے (عہدہ کے صاحبزادے) ہشام سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے ہم سے اپنے والد (عروہ) کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا تھا اور اس کا آپ پر اثر ہوا تھا کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ اپنے اپنے اذواج مطہرات میں سے کسی کے ساتھ ہم بستری کی ہے حالانکہ آپ نے انہیں ہرگز نہ بھینچا تھا۔ میں نے بیان کیا کہ جادو کی یہ سب سے سخت قسم ہے جب اس کا ریزہ اچھڑو اگر تم نے فرمایا عائشہ! تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی تھی اس کا جواب اس نے مجھ سے دیا ہے میرے پاس دھڑشتے اُسے ایک کمرے سے سر کے پاس کھڑا ہو گیا اور دوسرے میرے پاؤں کے پاس، جو فرشتہ میرے سر کی طرف کھڑا تھا اس نے کہا ان صاحب (آنحضور) کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو کر دیا گیا ہے پوچھا کہ کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ بسید بن اعصم نے یہ یہودیوں کے حلیف بنی زید کی ایک فرد تھا، اور منافق تھا۔ سوال کیا کہ کس چیز میں کیا ہے؟ جواب دیا کہ کنگھے اور بال میں۔ پوچھا، جادو ہے کہاں؟ جواب دیا کہ زکھور کے خوشے میں جو دروان کے کوئٹھ کے اندر رکھے ہوئے پتھر کے نیچے ہے۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم اس کوڑیوں پر تشریف لائے اور جادو انڈر سے نکالا۔ آنحضور نے فرمایا کہ یہی وہ کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا اس کا پانی مہندی کے عرق جیسا تھا اور اس کے کھجور کے درختوں کے سر شیطا نوں کے سروں جیسے تھے۔ بیان کیا کہ پھر وہ جادو کوڑیوں میں سے نکالا گیا، عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا۔ آپ نے اس جادو کو کھولا کیوں نہیں؟ فرمایا، ہاں واللہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی، اور میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ کسی اور شخص کو کسی برائی میں مبتلا کر دوں۔

۴۳۵- حبادو

۱۶- مریم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی وہ ان سے ابراہام نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ

عَنْهُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجِرَ حَتَّى كَانَ بَرَأً يَأْتِي النَّسَاءَ وَلَا يَأْتِيَهُنَّ قَالَتِ سَفِيَانٌ وَهَذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السَّجَرِ إِذَا كَانَ كَذَا، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَعْلِمْتِ أَنَّ اللَّهَ حَذَقَنَا فِي دِينِهِمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَا أَحَدُهُمَا عِنْدَ سَائِسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ السَّائِسِيُّ عِنْدَ رَأْسِي بَلَا خَيْرَ مَا بَالَ الرَّجُلُ قَالَتْ مَطْبُوبٌ قَالَتْ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ أَعْقَمٍ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ خَلِيفٌ لِّيَهُودَ كَانَ مَنَاقِبًا قَالَتْ وَفِيمَ؟ قَالَ فِي مَشْطٍ وَمَشَافَةٍ قَالَتْ وَآيَنَ؟ قَالَ فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرْتُ رَغُوفَةً فِي بَيْتٍ ذُرَّاءُ قَالَتْ فَأَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ حَتَّى اسْتَخْرَجَهُ فَقَالَ هَذِهِ الْبُرْدَةُ الَّتِي أُرْسِيَتْهَا وَكَانَ مَا هَذَا نَقَاعَهُ الْخِيَاءُ وَكَانَ تَخْلَعُهَا رَأْسُ الشَّيْطَانِ قَالَتْ مَا سَتُخْرِجُ قَالَتْ فَقُلْتُ: أَفَلَا تَنْتَشِرُ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ فَقَدْ شَفَانِي وَكَأَنَّكَ أُمِّيَّةٌ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ شَرًّا

پارہ ۲۳۵ السجور

۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَجِرَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۔ اسی معنوں کی ایک حدیث پر اس سے پہلے ایک نوٹ لکھا جا چکا ہے۔ حدیث کے یہ الفاظ قابل غور ہیں اکثر احادیث میں الفاظ عام استعمال کئے گئے ہیں اور یہ شرب ہوتا ہے کہ جادو کے اثر سے بہت سے کاموں میں رکاوٹ پڑتی تھی۔ حالانکہ ایسا نہیں تھا۔ جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے لکھا ہے، جادو کی ایک خاص قسم ہے جس میں مرد عورت کے ساتھ محبت سے رک جاتا ہے۔ اس کے لئے مرد کو باندھنا، استعمال کرتے ہیں، آنحضور پر بھی جادو کیا گیا تھا جیسا کہ اس حدیث کے الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن روایات کے مبہم الفاظ کی وجہ سے ابوبکر جصاص نے اس حدیث کی تصحیح سے ہی انکار کر دیا ہے لیکن جیسا کہ معلوم ہے حدیث صحیح ہے اور جادو کا تعلق صرف عورتوں کے معاملات سے ہے اور کسی بھی دوسرے معاملہ سے نہیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَتْهُ لِيَحْيَلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ
يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ
وَهُوَ عِنْدِي وَمَا اللَّهُ وَدَعَا، ثُمَّ قَالَ
أَشْعَرْتُ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ آمَنَ فِي
فِي مَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ جَاءَ فِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ
أَحَدُهُمَا عِنْدَ أُسْحَى وَالْآخَرُ عِنْدَ رَحِيلٍ
ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا رَجَعَ الرَّجُلُ
قَالَ مُطْبُوعٌ، قَالَ وَمَنْ طَبَعَهُ؟ قَالَ لَيْسَ
بُنِ الْإِسْمِ الْيَهُودِيِّ مِنْ بَنِي زُرَّاقٍ، قَالَ
فِي مَاذَا؟ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُسَاطِيَةٍ وَجَفٍّ طَلَعَتْ
ذِكْرًا، قَالَ فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ فِي مِثْرٍ ذِي
أَسْرٍ وَأَنْ، قَالَ فَهَبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي أَنَا مِنْ أَهْلِهِ إِلَى الْبُشَيْرِ
فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا تَحَلَّى ثُمَّ رَجَعَ إِلَى
عَائِشَةَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَ أَمَّا هَا فَتَقَاعَةُ الْحَيَاةِ
وَلَكَ أَنْ تَحْلِيَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ، قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَفَأَخْرَجْتَ قَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَى اللَّهُ دَ
شَقَا فِي دَحْشِيَّتٍ أَنْ تُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ
شَرًّا وَأَمْرِيهَا قَدْ فُتَتْ

باب ۴۴ من البیان بسحر

۴۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ وَدَّعَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَنَظَبَا
فَجَبَّ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا وَإِنْ
لَبَعْضُ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ

باب ۴۵ السحر والنجوة للسحر

۴۱۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزَنَةَ مَرْقَانٌ أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ

عنه عن بيان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا تھا اور اس کا اثر یہ
تھا کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ سے کوئی چیز کچے ہیں، حالانکہ وہ چیز زکی ہوتی
ایک دن آنحضرت میرے بیان تشریف رکھتے تھے اور مسلسل دعائیں کر رہے
تھے۔ پھر فرمایا، عائشہ تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی
تھی اس کا جواب اس نے مجھے دے دیا ہے۔ میں نے عرض کی، وہ کیا بات
ہے، یا رسول اللہ! آنحضرت نے فرمایا: میرے پاس دو فرشتے (جبرائیل و
میکائیل علیہما السلام) آئے اور ایک میرے سر کے پاس کھڑے ہو گئے اور
دوسرے پاؤں کی طرف۔ پھر ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا، ان
صاحب کی تکلیف کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو ہے۔
پوچھا، کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ فرمایا بنی زریق کے لیدر بن اعصر یہودی نے۔
پوچھا، کس چیز میں؟ جواب دیا کہ کنگھ اور بال میں جو زکھور کے خوشے میں
رکھا ہوا ہے۔ پوچھا اور وہ جادو رکھا کہاں ہے؟ جواب دیا کہ ذروان کے
کنوٹ میں۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم اپنے چند صحابہ کے ساتھ اس کنوٹ پر
تشریف لے گئے اور اسے دیکھا، وہاں کھجور کے درخت بھی تھے۔ پھر آپ
واپس عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیان تشریف لائے اور فرمایا لا واللہ۔ اس
کا پانی مہندی کے عرق جیسا (سرخ) ہے اور اس کے کھجور کے درخت
شیاطین کے سرور جیسے ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے اسے
کھولا بھی؟ فرمایا کہ نہیں مجھے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے عافیت دے ہی دی
اور شفا دے دی۔ لیکن مجھے خوف ہوا کہ کبیں اس کی دیر سے لوگ کسی برائی
میں مبتلا ہو جائیں، پھر آپ کے حکم سے اسے دفن کر دیا گیا۔

۴۴۶- بعض تقریریں بھی جادو ہوتی ہیں۔

۴۱۷- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی
انھیں زید بن اسلم نے اور اسے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ دو افراد
دریہ منورہ کی مشرق کی طرف سے آئے اور لوگوں کو خطاب کیا، لوگ ان کی
تقریر سے متاثر ہوئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض تقریریں
بھی جادو ہوتی ہیں (جادو کا اثر رکھتی ہیں) یا (آپ نے یہ الفاظ فرمائے) "إِنَّ
بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ" (مفہوم ایک ہی ہے)۔

۴۴۷- عجمہ (دریہ میں ایک عمدہ قسم کی کھجور) سے جادو کا علاج۔

۴۱۸- ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے مروان نے حدیث بیان کی،

انھیں ہاشم نے خبر دی، انھیں عامر بن سعد نے خبر دی اور ان سے ان کے والد (سعد رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص روزانہ چند عجوہ کی کھجوریں کھالیا کرے گا اسے اس دن رات تک ذرہ اور حادہ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے علی کے سوا دوسرے راوی نے بیان کیا کہ ”سات کھجوریں“۔

۱۹۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں ابواسامہ نے خبر دی ان سے ہاشم بن ہاشم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عامر بن سعد سے سنا، انھوں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں اس دن اسے ذرہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ حادہ۔

۲۴۸۔ حامد کی کوئی اصل نہیں۔

۲۰۔ محمد سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابویسر نے اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تغیر، صغر اور لامہ کی کوئی اصل نہیں۔ ایک اعرابی نے کہا کہ یا رسول اللہ! پھر اس اونٹ کے متعلق کیا کہا جائے گا جو ریت میں ہرن کی طرح شاہنشاہ بننا ہے، لیکن ایک عارض زدہ اسے مل جاتا ہے اور اسے بھی عارض لگا دیتا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا لیکن پہلے اونٹ کو کس نے عارض لگائی تھی؟ اور ابویسر سے روایت ہے انھوں نے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے بیمار اونٹوں کو کسی کے صحت مند اونٹوں میں دے جائے۔ ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے پہلی حدیث کا انکار کیا۔ ہم نے عرض کی (ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے) کیا آپ ہی سے ہم سے یہ حدیث نہیں بیان کی ہے کہ امراض میں تغیر نہیں ہوتا؟ پھر آپ (غصہ میں) حبشی زبان بولنے لگے (یعنی آپ کی باتیں ہم سمجھ نہیں سکے کہ کیا کہا) ابویسر بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہ اس حدیث کے سوا میں نے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ کو اور کوئی حدیث بھولتے نہیں دیکھا۔

أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْطَبَعَ كُلَّ يَوْمٍ ثَمَرَاتِ عَجْوَةٍ لَشَرِّ بَصُرَةٍ سَمٌّ وَلَا سَجَرُ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ وَقَالَ عَلَيْهِ سَبْعُ ثَمَرَاتٍ:

۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَصْطَبَعَ سَبْعَ ثَمَرَاتِ عَجْوَةٍ لَشَرِّ بَصُرَةٍ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سَجَرُ:

بَابُ ۲۴۸ لَا هَامَةَ

۲۰۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا صَغَرٌ وَلَا هَامَةَ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي التَّمْلِكِ كَالْحَمَّاءِ الطَّبَّاءِ فَيَمْلِكُ بِطَمَ الْبَعِيرِ الذَّجْرُ فَيَجُوجُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى الْإِدْلَ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ جَدًّا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤِيدَنَّ مُؤْمَرٌ عَلَى مُصْبِحٍ وَانْكَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدِيثَ الْإِدْلَ قُلْنَا لَكُمُ خُذُوا أَنَّهُ كَمَا عَدْوَى فَزَطْنِ بِالْحَبَشِيَّةِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَمَا رَأَيْتُهُ، فَشَيْءٌ عَدِيَّتًا عَيْرَةً:

اس حدیث کے تعارض پر ہم ایک نوٹ پہلے لکھ چکے ہیں۔ راوی کا یہ خیال غلط ہے کہ ابوبریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بھول گئے تھے، اس لیے آپ نے انکار کیا۔ بلکہ غالباً انکار کی وجہ شاید کہ حدیث کو تعارض کی شکل میں پیش کرنا تھا آپ کو اس پر نا اطمینان ہوئی کیونکہ غالباً آپ کی رائے میں دونوں حدیثیں (تغیر و صغر)

۴۲۹۔ امراض میں تقدیر کی کوئی اصل نہیں۔

۶۲۱۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ اور حمزہ نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تقدیر کی کوئی اصل نہیں، شگون کی کوئی اصل نہیں (اگر ممکن تھی تو) محسوس تین چیزوں میں ہوتی، گھوڑے میں، عورت میں اور گھر میں۔

۶۲۲۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تقدیر کی کوئی اصل نہیں۔ ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ میں نے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امراض اونٹوں والا اپنے اونٹ، تندرست اونٹوں والے کے اونٹ میں نہ چھوڑے، اور زہری سے روایت ہے، بیان کیا کہ مجھے سنان بن ابی سنان دؤلی نے خبر دی اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تقدیر نہیں ہے، اس پر ایک اعرجی نے کھڑے ہو کر پوچھا آپ نے دیکھا ہو گا کہ ایک اونٹ جو ریت میں بہن جیسا رہتا ہے، لیکن جب وہی ایک خارش زدہ اونٹ کے پاس آجاتا ہے تو اسے بھی خارش ہو جاتی ہے آنحضرتؐ نے فرمایا لیکن پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟

۶۲۳۔ مجھ سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تقدیر نہیں ہے اور شگون نہیں ہے، ابن جعفر نے مجھے پسند ہے صحابہؓ نے عرض کی، قال کیا ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اچھی بات۔

۴۵۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہر میں نہ جانے تھے خلق احادیث۔

اس کی روایت عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے کی انھوں

باب ۳۱۰ لا عداویۃ

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَمَزَةُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدَاوَةَ وَلَا طَبِيرَةَ إِلَّا مَا لَشَوْمٍ فِي ثَلَاثٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالْمَذَارِ

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدَاوَةَ. قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ أَبَاهُ بِرَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُؤْمِدُ وَالْمُصْرَضُ عَلَى الْمُصْرِجِ. وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدَّؤَلِيُّ أَنَّ أَبَاهُ بِرَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدَاوَةَ، فَقَامَ اعْتِرَافِي فَقَالَ: أَرَأَيْتَ الْإِبِلَ تَكُونُ فِي الدِّسَالِ أَمْثَالَ الطَّبَايِمِ نِيَابَتِيهَا الْبَعِيرُ الْجَبْرُ فَتَجْرُبُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَنْ أَعْدَايَ إِلَّا ذَلْ

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدَاوَةَ وَلَا طَبِيرَةَ يُعْجَبُ مَا لَعَالُ قَالُوا ذَمًّا لَعَالُ قَالَ كَلِمَةٌ طَبِيرَةٌ

باب ۳۱۱ مَا يُدْكَرُ فِي سَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ

دقی صفحہ ۳۱۱ دو ایک ایک معنائیں بیان کرتی ہیں اور ان میں لغات میں لاکھوں سوال نہیں لیکن حضرات نے لکھا ہے کہ ان معاملات میں عام لوگوں کے ذہنوں میں جو دم پڑتا ہے اسی سے بچنے کے لیے حکم حدیث میں ہے کہ صحت مند جانوروں کو بیمار جانوروں سے الگ رکھو، کوئی نہ اگر ایک ساتھ رکھنے میں محنت مند جانور بھی بیمار ہو گئے تو مالک کے ذہن میں یہ دم پیدا ہو سکتا ہے کہ یہ سب کچھ اس بیمار جانور کی وجہ سے ہوا ہے اور اس طرح کے اداام کی شریعت نے ممانعت کی ہے۔

الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ قَالَ لَمَّا فَتَحَتْ خَيْبَرَ أَهْبِثْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فَبِمَا سَمُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِينَ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبْوَكَهُ قَالُوا أَبُو نَافِلَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبْوَكَهُ فَلَانٌ فَقَالُوا صَدَقْتَ وَيَرْمَتْ، فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِينَ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أُمِّيْنَا، قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَهْلُ النَّارِ فَقَالُوا نَكُونُ فِيهَا لَيْسِيذًا ثُمَّ تَخَلَّفُونَا فِيهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسُوا فِيهَا وَاللَّهِ لَا تَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَحَدًا. ثُمَّ قَالَ لَهُمْ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِينَ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا فَقَالُوا نَعَمْ، فَقَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالُوا أَرَأَيْتَ إِنْ كُنْتَ كَذَّابًا لَسْتَ تَرَاهُمْ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَرَفِضُوكَ :

باب شُذُوبِ السِّتَمِ وَاللَّذَائِمِ وَ

بِمَا يُهَايَا مِنْهُ :

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ

نَبِيَّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۶۲۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابویہ ہریری نے، آپ نے بیان کیا کہ جب خیمہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بکری درمیں پیش کی گئی (ایک یہودی عورت زینب بنت حریش نے پیش کی تھی) جس میں زہر بھرا ہوا تھا۔ (خصوصاً دست وغیرہ میں زہر زیادہ ڈالا گیا تھا کہ آنحضرتؐ اسے زیادہ رغبت سے کھاتے ہیں) اس پر حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ یہاں پر جتنے یہودی ہیں انھیں میرے پاس جمع کرو جتنا چاہو سب آنحضرتؐ کے پاس جمع کئے گئے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں تم سے ایک بات پوچھوں گا کیا تم مجھے صحیح بات بتا دو گے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ اے ابوالقاسم، پھر آنحضرتؐ نے فرمایا۔ تمہارا اجداد کون ہے؟ انھوں نے کہا کہ فلاں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم جھوٹ کہتے ہو، تمہارا اجداد تو فلاں ہے۔ اس پر وہ بولے کہ آپ نے سچ فرمایا، درست فرمایا۔ پھر آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا، کیا اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو تم مجھے سچ بتا دو گے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ اے ابوالقاسم۔ اور اگر ہم جھوٹ بولیں بھی تو آپ ہمارا جھوٹ پکڑ لیں گے، جیسا کہ ابھی ہمارے اجداد کے متعلق آپ نے ہمارا جھوٹ پکڑ لیا تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، دوزخ والے کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا کہ کچھ دن کے لیے تو ہم اس میں رہیں گے پھر آپ لوگ ہماری جگہ لے لیں گے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، تم اس میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو گے۔ دائرہ ہم اس میں تمہاری جگہ کبھی نہیں لیں گے۔ آپ نے پھر ان سے دریافت فرمایا، کیا اگر میں تم سے ایک بات پوچھوں تو تم مجھے اس کے متعلق صحیح بتا دو گے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا۔ کیا تم نے اس بکری میں زہر لایا تھا؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں اس کام پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟ انھوں نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہوں گے تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی۔ اور اگر سچے ہوں گے (دعویٰ نبوت میں) تو آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

۶۲۵۔ زہر پینا اور اس کی دوسری ان چیزوں کی جن سے

خوف ہو دوا کرنا، اور ناپاک دوا۔

۶۲۵۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے

بیان کیا کہ میں نے ذکوان سے سنا۔ وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پیار سے اپنے آپ کو لڑکھو کشتی کر لی وہ جہنم کی آگ میں ہوگا اور اس میں ہمیشہ پڑا رہے گا، اور جس نے زہری لڑکھو کشتی کر لی تو وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں وہ اسے اسی طرح ہمیشہ پیتا رہے گا۔ اور جس نے لوہے کے کسی ہتھیار سے خودکشی کر لی تو اس کا ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ کے لیے وہ اسے اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔

۶۲۶۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں احمد بن بشر ابوہریرہ نے خبر دی۔ انھیں ہاشم بن ہاشم نے خبر دی، کہا کہ مجھے عامر بن سعد نے خبر دی کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت سات عجرہ کھجوریں کھالے اسے اس دن زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔

۶۵۲۔ گدھی کا دودھ

۶۲۷۔ محمد بن عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابودریس خولانی نے اور ان سے ابوالعباس خشعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ندال نیش والے درندہ جانور (کے گوشت) سے منع کیا۔ زہری نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث اس وقت تک نہیں سنی جب تک شاہ نہیں آیا۔ اور لیث نے اضافہ کیا ہے، کہا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ میں نے ابودریس سے پوچھا، کیا ہم دوا کے طور پر گدھی کے دودھ سے منو کر سکتے ہیں یا اسے پی سکتے ہیں۔ یا درندہ جانوروں کے پتے (انگل بیڑ وغیرہ میں) استعمال کر سکتے ہیں یا اونٹ کا پیشاب پی سکتے ہیں؟ ابودریس نے فرمایا کہ مسلمان اونٹ کے پیشاب کو دوا کے طور پر استعمال کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ ابوزہر گدھی کے دودھ کے متعلق ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت نے اس کے گوشت سے منع فرمایا تھا، اس کے دودھ کے متعلق ہمیں کوئی حکم یا ممانعت آنحضرت سے معلوم نہیں ہے۔ البتہ درندوں کے پتے کے متعلق ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے ابودریس خولانی نے خبر دی اور انھیں ابوالعباس خشعی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ندال نیش درندے سے منع فرمایا ہے۔

ذَكَوَانٌ مُّجَدِّثٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ السَّيِّمِيِّ مَكَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ قَتَلَهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ سِتْرًا دَمِي فِيهِ خَالِدٌ الْخَلْدُ أَفِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى سِمًا قَتَلَ نَفْسَهُ قَتَلَهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدٌ الْخَلْدُ أَفِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَمَلَّ نَفْسَهُ بِجَدِيدٍ فِي حَدِيدٍ قَتَلَ فِي يَدِهِ بَجَائِعًا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدٌ الْخَلْدُ أَفِيهَا أَبَدًا ۝

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ أَبُو هُرَيْرَةَ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَصْطَبَحَ بِسَبْعِ تَمْرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سَجَرَةٌ

بِالْبَابِ الْاِثْنَانِ

۶۲۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي دُرَيْسٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ دَمِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ حَتَّى أَتَيْتُ الشَّامَ وَرَأَيْتُ اللَّيْثَ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ شِهَابٍ قَالَ: وَرَأَيْتُهُ هَلْ تَمَوَّضًا وَنَشَرْتُ الْبَابَ الْاِثْنَانِ أَوْ مَرَّاتٍ السَّبْعِ، أَوْ أَجْوَالِ الْاِثْنَانِ، قَالَ هَذَا كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَتَدَوَّنُونَ بِهَا فَكَلَا يَمُرُّونَ بِذَلِكَ بِأَمْنِهِ مَا مَا الْبَابُ الْاِثْنَانِ فَقَدْ بَلَغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُحُومِهَا وَلَمْ يَبْلُغْنَا عَنْ أَلْبَانِهَا أَمْزَدَ لَا فَهِيَ، وَآمَّا مَرَّاتٍ السَّبْعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو دُرَيْسٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْبِيِّ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ دَمِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ ۝

باب ۳۵۳۔ اِذَا وَقَعَ الدُّبَابُ فِي الْإِنَاءِ :

۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَمْعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى بَنِي يَزِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا وَقَعَ الدُّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَانِبَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءٌ :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب اللباس

باب ۳۵۴۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : قُلْ مَنْ حَرَّمَ

زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّوا وَاشْرَبُوا وَالسُّبُورُ وَنَقَدُوا فِي غَيْرِ اسْتِرَافٍ وَلَا حِيلَةٍ . وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ مَا شِئْتَ وَالنِّسْ مَا شِئْتَ مَا اسْتَطَعْتَ ثَلَاثَتَانِ : سَوْفٌ أَوْ حَيْلَةٌ :

۲۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَمْعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَبَنِي أَبِي أَسْلَمٍ يُخْبِرُونَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَدَّ ثَوْبَهُ خِيَلَةً :

باب ۳۵۵۔ مَنْ جَدَّ إِزَارَهُ مِنْ غَيْرِ خِيَلَةٍ :

۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هَيْثَمُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ جَدَّ ثَوْبَهُ ، خِيَلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ أَحَدٌ شَفِيَ إِسَارِعِي يَسْتَرْجِي إِلَا أَنْ أَلْقَاهَا ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۳۵۳۔ جب مکھی برتن میں پڑ جائے ۔

۲۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ، ان سے بنی تیم کے مولا عبد بن مسلم نے ، ان سے بنی حنین کے مولا عبد بن حنین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مکھی تم میں سے کسی کے برتن میں پڑ جائے تو پوری مکھی کو برتن میں ڈبو دے اور پھر اسے نکال کر پھینک دے ، کیونکہ اس کے ایک پر میں شفا ہے اور دوسرے میں بیماری ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لباس

۳۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد : کس نے اللہ تعالیٰ کی زمین کو حرام

کیا ہے جو اس نے بندوں کے لیے زمین سے نکالی ہے ؟ (جیسے روٹی وغیرہ) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور پیو اور سبورو اور نقد کرو لیکن بغیر فضول خرچی اور بغیر شکر کے ۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا شریعت کے احکام کی حدیں جو چاہو پہنو ، بشرطیکہ دو چیزیں نہ ہوں فضول خرچی اور تکبر ۔

۲۹۔ اسماعیل ، مالک ، نافع و عبد اللہ بن دینار و زید بن اسلم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر نہیں کرے گا جو اپنا کپڑا غور سے سب سے زمین پر گھسیٹ کر چلے ۔

۳۵۵۔ بغیر شکر کے اپنا تہہ گھسیٹنا چلے ۔

۳۰۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ان کے والد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، جو شخص شکر کی وجہ سے تہہ گھسیٹا ہوا چلے گا ، اللہ اس کی طرف قیامت کے دن نظر بھی نہیں کرے گا ۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے تہہ کا ایک حصہ ٹٹکتا رہتا ہے ، اللہ اگر خاص طور سے اس کا خیال رکھا کر دے ۔ (تو وہ بھی رکھ سکتا ہوں) حضور اکرم نے فرمایا ، آپ ان لوگوں میں نہیں ہیں ، جو ایسا تکبر کی

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
دَارُ الْإِشَاعَةِ کی مطبوعہ مستند کتاب

تفاسیر علوم قرآنی

تفسیر عثمانی بدر تفسیر عزائم جدید جلد ۱	مفسر ابو محمد عثمانی
تفسیر مظہری اردو	۱۲ جلدیں
قصص القرآن	۲۴ جلدیں در ۲ جلدیں
آئینہ امین القرآن	مدرسہ اسلامیہ سیالکوٹ
قرآن اور ماحولیات	انجینئر شفیق میر پور
قرآن سائنس اور تہذیبی تمدن	ڈاکٹر حفیظ انیسامی قادری
غنائم القرآن	مولانا عبدالرشید نعمانی
جامعہ تونس القرآن	جامعہ تونس المستطین
جامعہ تونس القرآن الکبیر (عربی انگریزی)	ڈاکٹر عبدالرحمن عس
منہک البیان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی)	حسان بن علی
دعوت قرآنی	مولانا اشرف علی تھانوی
قرآن کی آیات	مولانا احمد سعید صاحب

تفہیم النجاری مع ترجمہ و شرح اردو	جلد ۱	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ مع شرح	جلد ۲	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ مع شرح	جلد ۳	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ مع شرح	جلد ۴	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ مع شرح	جلد ۵	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ مع شرح	جلد ۶	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ مع شرح	جلد ۷	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ مع شرح	جلد ۸	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ مع شرح	جلد ۹	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ مع شرح	جلد ۱۰	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ مع شرح	جلد ۱۱	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ مع شرح	جلد ۱۲	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ مع شرح	جلد ۱۳	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ مع شرح	جلد ۱۴	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ مع شرح	جلد ۱۵	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ مع شرح	جلد ۱۶	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ مع شرح	جلد ۱۷	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ مع شرح	جلد ۱۸	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ مع شرح	جلد ۱۹	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ مع شرح	جلد ۲۰	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایچ اے جناح روڈ
کلیجی پاکستان، فونی ویکس (071) 7774471 لاہور اسلام آباد علی گڑھ کراچی
دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں مقررین کے حوالے سے قیمت کتب مفت اور ڈی وی سی میکرز فراہم کریں۔